



اَحْمَدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَعَلٰی اٰلِهِ وَصَحْبِهِ اَجْمَعِينَ
 حمد اور رحمت کے بعد دریافت کیا چاہیے کہ علم حدیث اشرف العلوم ہے اس واسطے کہ اشرف الناس کا کلام شریف مشہور ہو کہ
 کلام المسؤل کاؤں کا کلام اور سب علوم دینی اور سکے محتاج ہیں علم تفسیر بدون حدیث کے معتبر نہیں اور علم عقائد اور علم فقہ اور
 علم سلوک اور علم تاریخ بدون اس کے کچھ شے نہیں ہیں کیونکہ باوجود اسکے ہندوستان میں اس علم شریف کا چرچا نہیں سمجھتے کہ تو کیا اور اگر
 اگر سمجھتا تو خبر نہیں اس واسطے نہایت مناسب معلوم ہوا کہ کسی حدیث کی کتاب کا ترجمہ عوام فہم اردو زبان میں کیسے ہو سکتا ہے
 مشارق الانوار حسن خفائی کی نہایت پسندانی اس واسطے کہ مختصر کتاب ہو اور اسکی احادیث کی صحت پر اتفاق ہو کوئی اور کسی حدیث
 نہیں جو غیر تہذیب و تہذیب کے کہ اس میں ہر جنس کی روایت صحیح بھی اور ضعیف بھی ہاں البتہ نہ کہ بارہ سو اچاس احادیث
 حسب الخواہ ترجمہ ہو اور تحفۃ الانبیاء ترجمہ مشارق الانوار اسکا نام مقرر کیا حق تعالیٰ ایسے کام سے بہت کچھ
 مقبول کرے اور اہل اسلام کو فائدہ عام بخشے اور بھول چوک کو حافز بنائے آمین مقصد اس میں چند اصطلاحات حدیث کا
 توضیح دینا امام بخاری اور مسلم اور کتاب مشارق الانوار اور اس کے مصنف کا حال بیان کرنا ضرور ہوا تاکہ ناواقفوں کو بتیہ حال ہو چینی
 فصل اول اصطلاحات حدیث میں حدیث کا کوئی ترجمہ نہیں ہے بغیر ضعیف علی اندامہ آدھ و سلم نے زبان مبارک سے فرمایا خود کیا یا جو حضرت
 سائے ہوا اور حضرت نے اسکو روک رکھا سو جو زبان فرمایا اسکو حدیث قوی کہتے ہیں اور جو کیا اسکو حدیث ضعیف کہتے ہیں اور جو حضرت نے
 پائے ہوا اسکو حدیث تقریری کہتے ہیں اہل اسلام میں اتنا تک علم حدیث میں کسی کتاب نہیں تصنیف کی زبانی سب یاد رکھتے
 ہیں اہل عرب اور امام مالک اور شیخ تصنیف و جمع کی بھر تو تصنیف بہت چرچا رکھتا حدیث جو حدیث کو شمار کیا تو لا کھتہ نہیں لیکن

مَا شَاءَ اللَّهُ لَا فَوْقَ الْإِلَهِ

بفضل معونته و توفيقه ان براهین کمالی که در این کتاب آمده است از تسبیح قدس و تحمید علی کبار

RESEARCH INSTITUTE
BIO. LIBRARY

LIBRARY

5332

باب تمام از غفران عبد الرحمن بن محمد رسول الله و بریت خدایت که در مصطفی خان

مطبعه دارالافتاء دارالکتاب مطبوعه

۱۵۰
در اجزای مختلف

فہم المحدثین دو قسم ہیں سواثر اور اتحاد متواتر وہ ہیں جسکو ہر زمانے میں اتنا بکثرت لوگوں نے روایت کی ہو کہ عقل و
نحوہ ہونے کو محال ہے اور اتحاد وہ ہے جسکی روایت میں اتنی کثرت ہو کہ اتحاد کی قریب میں پیش ہو اور ضرر زیادہ تر بہت ہو ورنہ ہر
زمانہ میں قریب ہزار روایوں نے روایت کی ہو اور ضرر زیادہ تر ہر زمانے میں دین و دنیاویوں کا کم نے روایت کی ہو اور غریب بہت ہیں جنکی
روایت کسی زمانے میں ایک ہی راوی سے ہو متواتر سے ہر ایک کو نفیق کامل حاصل ہوتا ہے جو کہ بھی عوام کو بھی اور اتحاد روایت سے
علم ظنی حاصل ہوتا ہے اور بعضی صورت میں کثرت قرائن سے اہل علم کو یقین صحیح حاصل ہوتا ہے سوا اتحاد میں بعضی روایتیں مقبول ہیں اور انکو
عمل واجبیہ و اگر راوی کی نیاں اس سے ہی معلوم ہوں اور بعضی روایتیں مردود ہیں اگر راوی کی زبان سے درست ہی ثابت ہو جائے مگر قبول اتحاد
کی دو قسم ہیں جو حسن صحیح اور کو کہتے ہیں جسکو دیندار پر میر کا خوب یاد رکھنے والے لوگوں نے ہر زمانے میں ہر روایت کیا ہونہ اسکو بھی
جسپا عیب اور متبر لوگوں کے محال ہے جو صحیح حدیث کی ثابت میں ہیں اول عمدہ قسم تو وہ ہے جو صحیح بخاری و صحیح مسلم دونوں میں ہو اسکو
حدیث متفق علیہ کہتے ہیں اسکے بعد دوسری قسم وہ ہے جو صرف بخاری میں ہو یا تیسری قسم وہ جو فقط مسلم میں ہو چوتھی جو بخاری اور مسلم کی شرط
اور ان کے طور پر ہو یا چوتھیں جو صرف بخاری کے طور پر ہو چوتھی وہ جو فقط مسلم کے طور پر ہو سوا تینوں جو بخاری اور مسلم کے سوا اور اہل حدیث
اور صحیح بخاری میں ان حدیث کو کہتے ہیں جو صحیح حدیث کی طرح ہو لیکن اسکو راویوں کا حفظ اور یاد صحیح کے راویوں کے برابر نہیں کہ
مقبول اور محبت اور واجب العمل دونوں میں لیکن صحیح حسن نہایت مقدم اور افضل ہے حسن صحیح تہ میں کم ہے فائدہ
مردود اتحاد کی جولائی حجت نہیں ہر ضعیف حدیث اسکو کہتے ہیں جو صحیح اور حسن کے مخالف ہو خواہ اسکا کوئی
راوی در بیان ساقط ہو یا سطوح ہو سوا اگر ابتدا سے راوی ساقط ہو اسکو معقول کہتے ہیں اور اگر انتہا ساقط ہو یعنی صحابی نہ ہو
نہ تو اسکو مرسل کہتے ہیں اگر در راوی برابر ساقط ہو گئے تو اسکو متحمل کہتے ہیں زمینین نقطہ اور قطعہ راوی کا یہ کہ وہ چھوٹا ہو
تو اسکی حد کو موضوع کہتے ہیں یا اسکو چھوٹھ کی تمت لگی ہو تو اسکو متروک کہتے ہیں یا راوی غلطی بہت کرتا ہو یا غافل ہو یا غیر
ہو یا اسکی روایت متحد لوگوں کے مخالف یا قاسمی یا بدعتی ہو تو اسکی حدیث کو منکر کہتے ہیں فائدہ علم حدیث میں بہت کتابیں ہیں
لیکن چھ کتابیں نہایت مشہور ہیں جنکو صحاح ستہ کہتے ہیں اول صحیح بخاری و تیسری صحیح مسلم و چوتھی ترمذی یا بیہقی
نسائی چھٹی ابن ماجہ سوا بخاری اور مسلم کے باقی چار کتابوں میں قسم کی حدیث بھی صحیح ہے اور حسن یعنی ضعیف یعنی چنانچہ ان کے ضعیفوں
بیان کر دیا ہے جو حسن ضعیف کا دریافت کرنا ہر سید کا کام نہیں چنانچہ انکو عقل اور شعور ایسا دیا ہے کہ وہی انکو خوب جان جائے
بعضے صراف کھوٹا یا کھڑا دیکھ کر دیکھ لیتے ہیں بدون اس کے بتلا ہر شخص نہیں جان سکتا ہر چند اصطلاحات حدیث کی تفصیل بہت
لیکن عام کی فہم میں نہیں آسکتی اس واسطے ہی قدر اجمال پر کفایت کی کہ اتنا بھی اس ترجمہ دریافت کرنے کو کافی ہے فصل صحیح بخاری
صحیح مسلم کے ذکر میں ان دونوں کتابوں کو صحیحین کہتے ہیں علم حدیث کی کتابوں میں صحیحین بہت اہمیت پر اتفاق ہوا ہے خصوصاً
صحیح بخاری کہ بعد از ان صحاح الکتب ہی ان دونوں کتابوں میں ہوا صحیح حدیث کے حدیث بھی نہیں ضعیف کا تو کیا ذکر ہے امام بخاری
مسلم ایسے استاد کامل ہوئے علم حدیث میں یہ تیسری حاصل زمین فی الحقیقہ یہ دونوں گر آسمان تحقیق کے اعتبار سے بہت تباہ ہیں

مجموعہ احادیث مشرق و لاہ انوار

۱۱۵

اور خدا کے درمیان حجت ہو رہی خوب جانتا ہے کہ قدر رحمت میں سے نہیں اٹھائی ہو اور کتاب کی خوبی اور بزرگی شخص پر نہیں
 کہ سکتا اسکو علم جائز ہو عکس بھی ہے عالم جائز ہے جنکو علم حدیث میں بڑا ملکہ اور کمال مہارت ہو دوسرے کہ مصنف نے اس
 کتاب کو بارہ بار کیا ہے لیکن انہوں نے فصلوں میں بطور اور کتابوں کے استعاوضہ کی رعایت نہیں کی کہ مثلاً صلوة کی احادیث
 ہوں اور صوم اور حج کی یکجا بلکہ الفاظ اور حروف پر مرتب کیا ہو مثلاً حین شیون کے سر پر صحت ہوا یا ب میں یا اور ان کی حدیثوں
 کو دوسرے باب میں اور جن پر کہہ ہی ہو تو تیسرے باب میں اور باوجود اسکے پھر حروف تہجی کی رعایت کی ہے جیسے لغت کی کتابوں میں
 ہوتی ہے خلاصہ یہ کہ اس میں ترتیب معنوی نہیں ہے بلکہ لفظی ہے عجب محنت اور استاد کی ہے کہ احادیث کو بنگارنگ ترتیب سے مرتب کیا
 جو اسکو خوب سے دیکھو وہ اسکا لطف پاوے ہر چند معنوی ترتیب میں یہ بڑا فائدہ ہے کہ جس معنوں کی حدیثوں کو چاہا ہو انکو باہر فصل سے
 دیکھ لیا لیکن لفظی ترتیب میں بھی عجیب لطف ہے کہ جس حدیث کا سر معلوم ہوا مثلاً تکلف اور سکو کمال لیا علاوہ اسکے قرآن کی طرح ہر
 بزرگ کے مضمون ہر وقت دریافت ہونا کمال انشاؤں کے ہوتا ہے گویا ایک کتاب سب سے جس کے ہر تحریر تو بزرگ اور خوشبودار قسم کی
 تیسرے کہ مصنف بعضی حدیث کو ٹکڑے کر کے اپنی ترتیب کے موافق چند مقام پر لایا ہے اور یہ کام عالم عارف کو درست ہے نہ غلط کہ
 معنی میں غلطی نہ پڑے چنانچہ مصنف نے ایسا ہی کیا جو تھے یہ کہ بقول شارح کا ذرونی کے سب احادیث مشارق الانوار میں ہزاروں
 چھالیس ہیں ^{۲۷۵۴} فائدہ معلوم کیا ہے کہ اس کتاب کے ترجمے میں چند امور کی رعایت کی ہو اول یہ کہ مصنف مختصراً کے واسطے
 احادیث کے اسناد یعنی راویوں کے نام کو حذف کیا فقط صحابی کا نام جو اس حدیث کا اول راوی ہے مذکور کیا اس طرح کہ ہر حدیث میں
 اول کتاب کا اشارہ کیا پھر صحابی کا نام لیا پھر حدیث کو بیان کیا اور مختصراً کے واسطے ہر حدیث پر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں لیا
 لیکن ترجمہ ہر حدیث کے ترجمے میں کہہ دیا ہے کہ حضرت یوں فرمایا اور کتاب کا نام ہر حدیث میں لیا ہے تاکہ عوام کو شبہ نہ پڑے
 دوسرے کہ حدیث کا ترجمہ تحت لفظ نہیں لیا اس واسطے کہ عرب کا محاورہ ہند محاورے کے ساتھ مطابقت نہیں بلکہ محاورہ مقدم
 رکھا ہے راوی مطلب جابجا لکھا اور باوجود اسکے حتی المقدور تحت لفظ ترجمے کی بھی رعایت کی ہے تیسرے یہ کہ اصلی غرض
 اس سے یہ کہ اصل اسلام کو فائدہ عام ہو یہاں تک کہ حروف ثنائی اور عوام بھی محروم نہ رہیں اس واسطے نہایت مشکل مطالبات
 لکھے جو تھے یہ کہ اس کتاب کے خطبے کا ترجمہ نہیں کیا کہ عوام کو اس کے فائدہ نہ تھا خطبے کا خلاصہ مطلب ہی کہ مصنف نے کہا کہ جب
 بگڑا اور اہل علم ہر گز اور کلمہ فہم جنکو صحیح وضعیف کی تمیز نہیں عالم و پیشو شہود ہوئے تو میں نے اس کتاب مشارق الانوار میں اپنی تصنیف
 دو کتب مصباح الدجی اور شمس منیرہ کی صحیح احادیث جمع کی اور کتاب النجم افلیسی اور کتاب الشہداء نامی سے صحیح روایت بھی
 وہ بھی ہیں لہذا تاکہ صحیح احادیث مختصر کتاب میں لکھا ہو وین صحیح بخاری کی علامت نسخ صحیح مسلم کی ہم اور دونوں میں
 اسکی علامت ق مقرر کی یعنی مصنف اس کتاب پر صحیحین کی احادیث لکھی ہو چاہا افلیسی اور ضاعی کی کوئی لفظ بھی
 لایا ہے چنانچہ اہل اطلاع بھی کہ دی ہو وہ لفظ بھی صحیح ہے خیالی نہیں پانچویں کہ مصنف نے کمال اختصار ہر جگہ قصہ قد
 نہیں کیا کہ حضرت نے ہر حدیث کو وقت اور کس تقریب فرمائی تو اسکا مطلب بھی نہیں معلوم ہوتا اس واسطے حدیث کے ترجمہ کے بعد

در نماز روزہ سب پر فرض ہے والد اس پر یا محتاج خلاصہ یہ ہے کہ بیان حکم عام بیان فرما منظر ہو واجب سب لمالون کو شامل ہو
 عسکری ایمان کی حدیث مقدم کی اس سے کہ ایمان سب عبادت اور نیکیوں کی طرح ہر بدون ایمان کوئی عبادت اور نیکی در
 حدیث بن خالد **قَالَ** مَنْ أَوَى ضَالًّا فَهُوَ ضَالٌّ مَا كَثُرَ قَوْلُهُ صَحَّحَ سَامِعُ بْنُ يَرْبُوعٍ خَالِدُ بْنُ رَوَيْتَ بِه
 کہ حضرت فرمایا کہ جس نے ضال کو روک دیا وہ خود دین کی راہ سے ہٹکا ہر جب تک اس کو نہ پہنچاؤ **ف** بھوکے بھگتے
 لو بدون شہد کیے اپنے گھر میں باز در کھلا درست نہیں اکثر شہد کی کتابوں میں اس حدیث برفان کی علامت ہے یعنی بخاری
 اور مسلم دونوں میں حدیث بالاتفاق ہے حال آنکہ یہاں خطا ہے اس سے صاحب جامع الاصول اور شارح کا ذرونی سے نکلے ہو کہ
 یہ حدیث صرف مسلم میں ہے بخاری میں نہیں اور اس کا جز نے صحیح بخاری میں کیا زید بن خالد او سمین میں مضمون کی حدیث میں
 پانی معلوم ہو کہ کاتب کی غلطی ہے **قَالَ** ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ طَعَامًا فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ شَيْءٌ فَهُوَ كَالْمَاءِ فِيهِ شَيْءٌ فَهُوَ كَالْمَاءِ
 بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جو کھانے کا غلہ ہو لے کو تو اس کو نہ پہنچے جب تک اس کو تول کر قبضہ میں نہ لاؤ **ف** پلو
 اما سون کا یہی مذہب ہے کہ غلہ چھپنا مول لینے والے کو بدون اپنا قبضہ کیے درست نہیں اور امام شافعی کے نزدیک کوئی چیز غلہ ہو
 زمین اور باغ بدون قبضہ چھپا درست نہیں اور امام عظیم کے مذہب میں زمین اور باغ اور گھر قبضہ ہو یا شرط نہیں باقی مستحبات
 قبضہ شرط ہے بقول وہ مال ہے جو ایک جگہ سے دوسری جگہ جاسکے اور غیر منقول جیسے زمین اور باغ **قَالَ** ابْنُ عُمَرَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
 نَحْنُ أَكْبَدُ أَنْ نَقُولَ قَوْلَهُمْ هَذَا الَّذِي بَاعَهُمْ أَلَا أَنْ يَشْتَرِ طَعَامًا الْمُبْتَاعُ وَمَنْ ابْتِاعَ عَبْدًا كَفَعَالَهُ الَّذِي بَاعَهُ
قَالَ أَنْ يَشْتَرِ طَعَامًا الْمُبْتَاعُ وَصَحَّحَ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمر روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جو مول اس کو کچھ کے دخت کا
 پوندر کے بعد تو اس کے چل کا مالک ہے جو جسے بچا کر یہ کہ مول لینے والا بچل کی بھیجے طارک لیسے اور جو غلام کو مول لے تو اس کے
 پاس کے مال کا وہی مالک ہے جسے اس کو بچا کر یہ کہ مول لینے والے اس مال کی بھیجے طارک لے ہو **ف** کچھ کا دخت زانو را
 ہو یا ہی مادہ کی بلی چیر کے ترکی بلی اوس میں پوندر کرتے ہیں بہت بھلتا ہے امام شافعی اور مالک احمد کا یہی مذہب ہے کہ بعد
 کے بچل کا مالک دخت کا بیچنے والا ہے اور اگر شرط کر لی ہو تو مول لینے والا مالک ہے اور امام عظیم کے مذہب میں جب بخت کا بچل نہ ہو
 ہو گیا تو دخت کے بکنے سے بچل نہیں بک جانا خواہ پوندر ہو یا نہ ہو اہو یہ حدیث بخاری اور مسلم دونوں میں ہے اکثر مفسرین
 اس حدیث پر مشتمل معنی صرف مل کی علامت ہے سو غلط ہے **قَالَ** عَالِيَةُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ ابْنَةَ ابْنِ عَبَّاسٍ بَشَعَتْ كَأَخِي
 ابْنِ عَبَّاسٍ كُنَّ لَهُ سِتْرَانِ مِنَ النَّارِ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جو بچا جاوے بیٹوں کو
 میں بچلوں کے ساتھ بھلائی کرے تو بیٹیاں قیامت میں اوس کے آٹے آجاوین گی اس کو دو سو چارونگی **ف** حضرت عائشہ
 رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت دو بیٹیاں لے کر میرے پاس آئی کہ تیری آئی اور تیرے بچے جو نہ تھا میں نے ایک بچہ دیا تو اس کا
 دو بچے کر کے اپنی دونوں بیٹیوں کو دی اور چلی گئی حال میں حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے یہ حدیث فرمائی یعنی بیٹیاں کی ان بیٹیوں
 جسے ان بھلائی کی نذرہ دوزخ سے بچا بھلائی یہ کہ اس کی بخوبی پرورش کرے اس کو دینا رسی سکھاؤ اور کھارے دیں

مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو خدا کا لقا یعنی موت اور آخرت چاہتا ہو خدا اس کے ملنے کو چاہتا ہو اور جو خدا کو پسند نہ کرے
ملنے کو پسند نہ کرے حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے یہ حدیث سنی کہ اگر کسی کو موت تو سب کو مری معلوم ہوتی ہے حضرت نے فرمایا یا رسول اللہ
مطلب بین بلکہ جیسا جان اور تہا تو اس وقت فرشتے اس کو خدا کی رضا مندی اور کرم کی خوشی سناتے ہیں وہ موت کو بد اچھا
موت خدا کا نہایت شائق ہوتا ہے تو خدا بھی اس کا ملنا چاہتا ہے اور کافر کو مرنے وقت عذاب الہی نظر آتا ہے تو وہ موت کو اور خدا کے ملنے
بڑا جانتا ہے تو خدا بھی اس کا ملنا بڑا جانتا ہے یعنی زندگی میں موت بُری اور مر وہ معلوم ہوتی ہے اس کا کچھ ضائقہ نہیں تو موت کا اعتناء
ہی سوا اس وقت تا جان ارشاد تو ہا اور کافر گھبراہٹا ہے اور یہ حدیث صحیح بخاری میں بھی ہے علامت صحیح مسلم کی خطا ہے صحیح
ابوہریرہ سے کہ مَنْ أَحَبَّ سَبِيلَ اللَّهِ أَحَبَّ نَاجِيًا بِاللَّهِ وَتَصَدَّقًا بِوَجْهِهِ فَإِنَّ شِبَعَهُ وَبَرَكَةً وَكَرَمًا
بَعَاكَ فِي مَا كُنْتَ تَقُومُ الْعَمَلَةَ بخاری میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو خدا کی راہ میں یعنی جہاد کی نیت سے گھڑا
روک رکھے خدا کو مان کر اور اس کا وعدہ سچا جان کر تو البتہ اس کے چار اور پانی پینے کے اور اس کی امید اور پیشاب کے برابر ثواب ہوگی تو اس کی نیت
ہوگا قیاس کے دن یعنی جب اسی کو اس سے خالص جہاد کی نیت گھڑا جائے نام اور شخصیت نہ ہو تو یہ ثواب پادوسے
صحیح مسلم میں ہے کہ مَنْ أَحَبَّ سَبِيلَ اللَّهِ أَحَبَّ نَاجِيًا بِاللَّهِ وَتَصَدَّقًا بِوَجْهِهِ فَإِنَّ شِبَعَهُ وَبَرَكَةً وَكَرَمًا
غلبہ نہ کر سکے اور زیادہ گرائی کی نیت دیکھتے وہ گنہگار ہیں ابن ماجہ میں عمر فاروق سے روایت ہے کہ جو گرائی میں غلبہ نہ کر سکا
خدا اس کو کڑی اور محتاج کر ڈالے گا اور عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ جس نے چالیس دن قحط میں غلبہ نہ کیا وہ خدا سے جدا ہوا اور خدا
اس سے جدا ہوا قحط میں اناج بند کر رکھنا اور زیادہ گرائی کو انتشار کرنا چاروں مذہب میں نہایت حرام ہے اس واسطے کہ خلاق کی بدخواہی
اور جس نے غلبہ اپنے لئے کھرج کے واسطے بند کیا ہو اور سوداگری کی نیت نہ ہو تو درست ہے اناج کی سوداگری کرنا منع نہیں جبکہ عوام
میں نہ ہو بلکہ قحط اور گرائی میں غلبہ نہ کر رکھنا اور زیادہ گرائی کی راہ دیکھنا منع ہے سودا اناج اور چکر کے اور کسی چیز کا بند کرنا منع
ق عایشہ سے کہ أَخْبَرْتُ فِي أَهْلِ نَاهُ هَذَا مَا لَيْسَ فِيهِ فَهِيَ كَرَمٌ بخاری اور مسلم میں حضرت عایشہ سے روایت ہے کہ حضرت
فرمایا کہ جو شخص نئی بات سنا کہ پہلے اس کا نام یعنی پہلے دین اور شریعت میں آئے تھے وہ نئی بات یا اس کا کھانے والا مردود ہو
یعنی جو دین میں نئی چیز نکالے جس کی شرع میں کچھ نہیں ہے نہ کھلی نہ چھپی سو وہ نہایت گمراہی ہے اور اس کا نام حدیث
دین میں چار چیزیں ہیں ایک تو قرآن و دوسرے حدیث تیسرے اجماع اور اتفاق امت چوتھے قیاس شرعی جس کی بحث ہوا فقہین
ہو جو بات ان چاروں میں نہیں ہے وہ بدعت ہے بدعتیں گوئی نے خلاف شرع نکالیں ہیں اس حدیث سے سب بدعتیں منسلک
کچھ حاجت نہیں مثلاً قبر پر گرج کر نالہ نہانا قبروں پر شوی کرنا تخریر نہانا بزرگوں کا سید کرنا اولیاء کی منت نہانا جعدہ کے نشان
کھڑے کرنا سرسریں خلاف ہیں قرآن اور حدیث اور اجماع اور قیاس شرعی میں ان کی کچھ اصل نہیں بلکہ بعض کام صریح احادیث میں
منع ہیں مثل طرح اور عتوں کو خیال کرے اگر کوئی کہے کہ قیاس کرنا جب درست ہو تو ہمارے قیاس میں یہ چیز درست معلوم ہوتی
تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ بخیر و حلو اور دونوں باقی قیاس کی بہت شرطیں ہیں سو اگر مجتہد کے سید کا قیاس حجت نہیں ہے جس
اس حدیث میں عجیب ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سب بدعتوں کی بدعتیں ہو گئی اگر نادان آدمی اس کو خوب سمجھ لے سب بدعتوں کی برائی

خود وجہ جانے زیادہ دلیلوں کی کھجابت نہیں اس واسطے کہ علم حدیث کہا ہے کہ اس حدیث پر مدار اسلام ہی قرار
 عتیق جوف حدیث سے رہتی ہیں سنی ہو کر تو بدعتی ست بن گئے کہ بدعت ہو دین کی بہترین چیز بدعت
 محمدی بن چا پشاد ہوں تجھے تار رسول خدا **ق** **اِنَّ مَسْعُوْدَ مِّنْ اَحْسَنِ فِي الْاِسْلَامِ فَلَا يُؤْتَى اَخْلًا بِمَا عَمِلَ**
فِي الْجَاهِلِيَةِ وَمَنْ اَسْلَمَ فِي الْاِسْلَامِ اُخْلًا بِمَا كَوَّلَ وَالاَخِرَ بَخَارِی اور سلم بن عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ
 حضرت فرمایا جو اچھی طرح اسلام میں آیا تو جو کفر میں کیا اور سپر کفر انجاو گیا اور جس نے اسلام میں برائی کی تو اگلے پچھلے دونوں گناہوں
 اور سکے پر مٹو گئی **ف** جو اچھی طرح اسلام لایا یعنی ظاہر اور باطن سے مسلمان ہو آخر دم تک اس پر قائم رہا تو وہ مگر گناہوں کا
 ہوا خذہ نہیں اور جو ظاہر میں اسلام لایا اور باطن میں یہاں تک مرتد ہو گیا اس کے اگلے پچھلے گناہوں پر ہوا خذہ ہو **خ**
اَبُو اَهْرَيْرَةَ مِّنْ اَخْلًا مَّا لَكَ اِسْمٌ يُّرِيدُ اَدَاكُمَا اَذْهَلَلَهُ عَنْهُ وَمَنْ اَخْلًا هَا يُرِيدُ اَدَاكُمَا فَهَذَا اَتَمُّهُ
 اللہ بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا جو لوگوں کے مال ایسے بطور قرض یا عاریت لے کر نیکے ارادہ پر تو خدا اس سے
 ادا کر دے گا یعنی ادا کر نیک سا مان کر دے گا دنیا میں یا آخرت میں اور جو ادا نہ کرے یا تو نکور باد کرے یا اسے پر لے کر تو خدا اس کو
 بر باد کر دے گا **ف** یعنی جس مسلمان کو کچھ ضرورت ہو اور وہ بنیت ادا قرض کرے اور اس کے ادا کرنے میں کوشش کرے
 تو خدا اس کا مدد کرے اور جو مال مردم خوری کی نیت لے گا تو خود بر باد ہو گا خواہ دنیا میں یا آخرت میں مسلمان اور کافر کا قرض
 برابر ہو کافر کا بھی مال بامداد نہیں اس واسطے کہ اس حدیث میں مسلمان کی کچھ خصوصیت نہیں آتی مگر عین عبداللہ بن عمرو سے
 روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ خدا قرض دار کے ساتھ یہ مسلمان کہ قرض ادا کرے بشرطیکہ نیت بری نہ کرے ہی اس واسطے عبداللہ
 جعفر حاجت بھی قرض لیتے تھے تاکہ خدا ہر ساتھ سے اور اس طرح حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ قرض لیتی تھیں کسی نے
 کہا کہ آپ کو تو قرض کی کچھ حاجت نہیں تھی تھیں کہ حضرت فرمایا کہ جس کی نیت قرض ادا کر نیکی ہوتی ہو خدا کی طرف سے اس پر ایک فضل
 اور مددگار رہتا ہے اور اگر بزرگ قرض احتیاط کرتے تھے اس واسطے کہ مال کی محبت آدمی کے دل میں بہت ہر شایستگی بدل جائے
ق **سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ مِّنْ اَخْلًا مَّا لَكَ اِسْمٌ يُّرِيدُ اَدَاكُمَا اَذْهَلَلَهُ عَنْهُ وَمَنْ اَخْلًا هَا يُرِيدُ اَدَاكُمَا فَهَذَا اَتَمُّهُ**
 بخاری اور مسلم میں سعید بن زید سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جو چھین لیگا یا بشت بھرتیں مل سے تو ادا کی گردن میں یا کسی نے
 طوق الاجاو گناہ میں سے ساتوں طبق تک **ف** طبرانی اور احمد نے یحییٰ سے روایت کی کہ حضرت فرمایا کہ جو بشت بھرتیں
 کسی کی ظلم سے چھین لیگا خدا اسی پر بزرگ کرے گا کہ اس میں کو ساہ طبق تک کہو پھر اس کے گلے میں قیامت دن اس کا طوق
 ڈالا جاوے گا یہاں تک کہ حساب فراغت ہو تو اس حدیث معلوم ہوا کہ زمین گھر کر اس کے گلے میں مثل طوق پڑی تاکہ وہ ظالم سب
 لوگوں کے در و بر و نصیحت ہو اور دوسرے طوق ہونے کی صورت ہے کہ ظالم زمین میں مہسا یا جاوے گا تو زمین مثل طوق ہو جائے گی چنانچہ اہل
 حدیث میں صاف اس کا بیان ہے معلوم ہوا کہ زمین کا غصب کرنا نہایت سخت گناہ ہے **خ** **اَبُو اَهْرَيْرَةَ مِّنْ اَخْلًا مَّا لَكَ اِسْمٌ يُّرِيدُ اَدَاكُمَا فَهَذَا اَتَمُّهُ**
 شہر کثیر حقہ حصہ عنہ یہ یوم القیامۃ الی سبعۃ اقصین بخاری میں عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا
 کہ جو بشت بھرتیں ناحی ایگاہہ زمین میں ساتوں طبق تک دھسایا جاوے گا **ق** **اَبُو اَهْرَيْرَةَ مِّنْ اَخْلًا مَّا لَكَ اِسْمٌ يُّرِيدُ اَدَاكُمَا فَهَذَا اَتَمُّهُ**
 فقہ اکبر لکھنؤ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جس نے زمین کی ایک کھت پانی تو اس سے البتہ

یا کجی زبھی دیو یعنی دھکے مارنے کا صنایع لکھنؤ کے حساب سے ایک چھٹائی تین سو سترہ ہاتھ امام شافعی اور احمد اور مالک کا یہی مذہب ہے کہ جب غریب ثابت ہو تو پھر دیکھو اور ایک صاع دودھ کے بدلے اور اگرے امام عظیم کے نزدیک تحنوں میں دودھ بند کرنے کے بیچا لایا نہیں جس سے گائے بکری کا پھر دینا ہونے بلکہ بقدر تفاوت دودھ کی قیمت کو کم کر دینا چاہیے حتیٰ کہ تیرہ ماہ یہ حدیث اور آثار اور کلیات شرع مخالف ہو تو ابیل کے لائق ہی والد علم ابو ہریرہ سے من اطا عنی فقد اطاع الله ومن عصانی فقد عصی الله ومن اطاع ائویری فقد اطاع عنی ومن عصی ائویری فقد عصی الله عینی فقد عصی الله عنی من ابوبہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جس نے میری اطاعت کی تو مقرر اسے خدا کی اطاعت کی اور جس نے میرا خلاف کیا اور کسانہ مانا او سننے کے خدا کا کسانہ مانا اور جس نے میرے حکام کا کسانہ مانا او سننے کے میرے حکام کا کسانہ مانا او سننے کے مقرر میرا کون نہ مانا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اطاعت خدا کی بدون حضرت کی اطاعت ممکن نہیں اس واسطے کہ خدا کی مرضی اور نامرضی ہو کہ حضرت معلوم ہے بعض لوگ کہتے ہیں کہ خدا ہی جائزہ خدا کی بات میں اضی ہو تو کوئی تو اس حق اور جہاں میں یا نہیں کے منکر ہیں اس واسطے کہ تمام قرآن و حدیث یہ بات ثابت ہے کہ خدا کی رضا مندی اور خدا کی اطاعت بدون اطاعت شریعت محمدی ممکن نہیں جو شخص خدا کی محبت اور خدا کی تابعداری کا دعویٰ کرے اور شریعت محمدی پر شیطانی بصورت انسان اور جو نہ دیر کا غلبہ دون اجماع اور حاکم کے ممکن نہیں اس واسطے حاکم عادل کی اطاعت واجب ہے لیکن حضرت کی اطاعت ہر قول فعل میں واجب ہو اور حاکم کی اطاعت خلاف شرع کام میں واجب نہیں اس واسطے کہ حضرت علی معصوم ہیں اور حاکم معصوم نہیں ہم ابو ہریرہ سے من اطلع فی بکیت قوم بنی نضیر فہم فقد حل لکم ان یفقیوا عینہ من ابوبہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جو شخص کسی قوم کے گھر میں جھانکے بدون اس کی اجازت کے تو البتہ اس کو حلال کر دے اس کی تکفیر ہو ڈالیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدون اجازت کسی گھر میں جھانکنا حرام ہے اور گھر والے کو اس کا منع کرنا اور اینٹ پتھر مارنا درست ہے اگر اس کی تکفیر ہو جائے تو امام شافعی کے نزدیک خن بہا نہیں لیکن امام عظیم کے نزدیک خن بہا ہونے کے نزدیک حدیث کا یہ طلب کہ جھانکنے والا اس لائق ہے کہ اگر نہ مانے تو اس کی تکفیر ہو ڈالیں اور یہ نہیں کہ اگر تکفیر ہو تو خن بہا نہ دیکھو ابو ہریرہ سے من اعتق رقبة مؤمنة اعتق الله بكل امری قتلہا و یا وثقہ من النار بخاری اور مسلم ابوبہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جو لوٹے غلام مسلمان کی گردن آزاد کر گیا تو حق تعالیٰ پڑھ جو پڑھ غلام جو پڑھ آزاد کر دے اور اگر دو رخ آزاد کر گیا اب لوٹے غلام کا آزاد کرنا عمدہ عبادت ہے اور اتنا ثواب ہے کہ آزاد کرنے والا دوزخ سے آزاد ہوتا ہے اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ غلام انہما یا لنگرہ الا انہما یہیہ صحیح مسلم ہوا کہ جو پڑھ آزاد کرنے والا یا آزاد ہو و ابو ہریرہ سے من ائمن شقیصہ ما من ثم لولہ فلعینہ و خلاصہ فی مرالہ فان لم یکن لک مال قوم المسلمین فیکف عک لشم الشمس غیوہ شفق علیہ بخاری اور مسلم ابوبہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جو اپنا حصہ صاحبہ کے غلام سے آزاد کرے تو اس پر ضروری اپنے مال سے اس کو بکل خلاص کر دینا یعنی اسے شریکوں کے حصے لینے مال سے آزاد کرے اور اگر آزاد کرنے والا مالدار نہ ہو تو اس غلام کی واجب قیمت ٹھہرائی جاوے پھر نقد حصے اور شریکوں کے غلام کو کرای اور زروی کر دے مگر اوپر چہرہ ڈالیں یعنی اگر ایک غلام کے کئی مالک ہوں اور میں نے ایک شخص اپنا حصہ آزاد کرے اگر وہ مالدار ہی تو غلام اس وقت بکل آزاد ہو گیا اور شریکوں کے حصے لینے مال سے آزاد کرے اور یہی مذہب امام شافعی اور احمد و ابی یوسف و احمد و محمد بن ابی

ہم عامل کریں اور کچھ کام لین پھر وہ چھپا سکے جسے ایک سوئی یا اس سے زیادہ کوئی اور چیز تو یہ بھی چوری میں داخل ہو قیامت کی
 دن کو شکوے اور کچھ یعنی قیامت میں کسی چوری یا ہر ہر گئی اس کو فضیحت کہی **ف** اس حدیث معلوم ہوا کہ تحصیل راہ کسی کا گناہ
 کے دار و شکوہ مال کے بدون مرضی ہوئی برابر بھی چیز سے خرچ میں لانا درست نہیں کہ صاف چوری ہو جس کو قیامت میں جہنم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 دیکھ لانا ہو وہ بگانی چیز سے چھپا ہے اس کو آسان سمجھ **خ** ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جو کان لگا دے کسی کو
 صدقہ صحت فی اذنیکہ اکانک یوم القیامۃ بخاری میں عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جو کان لگا دے کسی کو
 بات سننے کے واسطے اور اس کا شفا او کو برکت لگتا ہو یا دوسرے بھانگے پھر ہوں تو ان کے دونوں میں کچھ لاشیشہ پلایا جاوے گا
 قیامت دن **ف** یہ حدیث اس واسطے ہو کہ اس نے کان کو گونج دیا **ی** ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جو کان لگا دے کسی کو
م معلوم فی ربی معلوم الی اجل معلوم بخاری میں عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جو کان لگا دے کسی کو
 قیمت لگے سے دیکھنے اور مال کی ہر ایک چیز کو چھپا کر یا نہ ٹھہرا ہو اور قول ٹھہرائی ہو ایک تین میں تک **ف** جب حضرت سے
 میں نے تشریف لائے تو دیکھا کہ وہاں لوگ بیچ سلم کرتے تھے تو ان اور میں جھگڑا ہوتا تھا تب حضرت یہ حدیث فرمائی ہر چند حدیث میں
 کچھ رکاوٹ ہے اس واسطے کہ میں نے بھی ہمت پیدا ہوتی ہے لیکن بیچ سلم کرنا اکثر چیز میں درست ہے بشرطیکہ تو ان اور مایا و ریت مقرر
 ہو گئی ہو اس طرح کہ تیس گریوں یا چھپا کر ایک جینے کے بعد یا دو جینے کے بعد فقیر میں کسی شبہ طین کو رہیں یا عظم کے نزدیک کہ ریت
 جہینا بھریا اور جو بعض جگہ معمول ہے کہ قیمت لگے سے دیکھتے ہیں کہ جو فصل میں زیادہ بھاؤ ہو گا وہی ہماری اس حدیث سے معلوم ہوا کہ
 درست نہیں اس واسطے کہ اس قول مقرر کر لینا ضروری زیادہ بھاؤ کچھ غیر چیز نہیں کہیں شائیس سے بھاؤ ہو یا کبھی چالیس سے ہندو
 میں بیچ سلم کو بیٹھ ملک میں بی بی اور کٹوتی کہتے ہیں اس کتاب میں شاری میں اس حدیث کی روایت حضرت عائشہ سے لکھی ہے سو خطا ہے
 اس واسطے کہ بخاری اور مسلم میں اس حدیث کی عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے حضرت عائشہ سے نہیں **خ** ابو ہریرہ سے روایت
 اشارہ کی اخیہ یحکدیکہ فان اللہ لکذہ تلغثہ وان کان اخاک و بیہ و اقصہ بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت
 کہ حضرت فرمایا کہ جو اپنے بھائی مسلمان کی طرف لوہے سے اشارہ کرے یعنی تلوار یا چھری سے تو مقرر فرشتے اس کو سکولت کر دیں
 اگرچہ اس کا سگ بھائی ہو **ف** اشارہ کرنا یعنی ہتھیار دھمکانا مسلمان کو درست نہیں کہ شاید زیادہ غصے سے نوبت قتل کی پوچھ
 اور سگ بھائی کے ساتھ ہر چہ ظاہر میں قتال کی نہیں تو بھی اس کی طرف ہتھیار اشارہ کرنا ہلال نہیں اور جب صرف ہتھیار اشارہ
 کرنے سے قتل و سہقت کرتے ہیں تو خیال کیا جائے کہ ناحیہ کا کتا یا عذاب کا ہم ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جو انانج والے کو سونے سے چھپے جب تک اس کو نہ لے تو اس کو قہر کر
ف مروان بنی کویہ میں ہا ہوں تو تنخواہ میں چھپان لکھ دیتا کہ اتنا انانج فلا کرے فلا کا توں لیا تو سپاہی لوگ بدون انانج لے
 لوگوں کے ہاتھ و چھٹیان بیچ ڈالتے تب ابو ہریرہ فرماتے کہ کہ تو بیچ جلال کر دیا کہ بدون قبضہ ہو لوگ انانج کی چھٹیان بیچ ڈالتے ہیں
 میں نے حضرت پر حدیث سنی کہ بدون قبضہ ہو انانج بیچنا درست نہیں پھر مروان منع کر دیا **ی** ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جسے گایا بکری مال لی
 قحطہ قحطہ کا قحطہ روئے معھا کذا کا بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جسے گایا بکری مال لی
 جس کا ذوق اس کا مال لے کر دین میں ہوتا تھا کہ بہت دودھ حاصل ہو کہ پھر مول لینے والا اس کو پھر اچھا تو اسے نہ تنہا ایک صاع غلام

نسب میں روایت ہے ابوہریرہؓ کہ حضرت فرمایا کہ جسے چھیڑنے سے وضو کیا یعنی وضو کے فرض سنت سب بجا لایا پھر مسجد میں آیا
پھر غصہ نہ کیا اور چپکا بیٹھا رہا تو اس کے گناہ بخشے گئے اور اس وقت پہلے جسے تک اور تین روز اور بھی زیادہ اور جو خطبہ کے وقت
نکریاں نہ لایا تو اسے یہود و کافر کا کام کیا ہے ابوہریرہؓ کہ من قال صافاً جَسَنَ اَوْ ضَوَّعَ حَرَجَتْ خَطَايَا هُوَ حَسْبُهَا
حَسْبُهَا فَتَحْتَ اَخْفَارِهِ مُسْلِمٌ مِنْ اَبَوِّهِرٍ رَوَى اَيْتُ ہر حضرت فرمایا کہ جس نے بہت اچھی طرح وضو کیا تو اس کے
تمام گناہوں کو مٹا دیا جائے یہاں تک کہ ناخوہوں کے نیچے سے کل جائے میں رخ ابوہریرہؓ کہ من تَوَضَّأَ فَلَيْسَتْ تَنَوُّوْهُ مِّنَ
السَّجَرِ فَكُلُّهُ يَنْتَحَرِي مِّنْ اَيْتِ ہر ابوہریرہؓ کہ حضرت فرمایا کہ جو وضو کرے تو چاہیے کہ پانی ڈال کر نال کو صاف کرے اور جو
دھیلے تو چاہیے کہ طاق یعنی تین یا بیس یا سات ق عِثَانُ مِّنْ تَوَضَّأَتْ وَضَوَّعَ فِيْ هَذَا اَلْقَرَامِ قَرْنٌ كَرِهَتَيْنِ
كَفَّ بِهِنَّ فِيْهَا مَغْسَهُ غُفْرَانًا مَا تَقَدَّرَ مِنْ ذَنْبِهِ فَكَأَنَّ حِينَ تَوَضَّأَ كَلَّتَا بَخَارِيَّ اور مسلم میں روایت ہے
حضرت عثمانؓ کہ حضرت فرمایا کہ جو میرے طرح وضو کرے جیسے میں نے یہ وضو کیا ہے کھڑے ہو کر دو رکعت حضورؐ کے نماز پڑھنے کے
واپس نہ جائے بلکہ اس کے اگلے گناہ مٹ جائیں گے حدیث اس وقت حضرت فرمائی جب تین تین بار وضو کیا حضرت
ایک دن ایک ایک بار وضو کیا اور فرمایا کہ اسکے یہ دن جو تعالیٰ نماز نہیں قبول کرتا پھر دو دو بار وضو کیا اور فرمایا کہ اس وضو سے دونا
ثواب ملتا ہے پھر تین تین بار وضو کیا اور فرمایا کہ میرے وضو کا طریقہ ہے اور اگر کبیرہ و کبیرہ کا رخ سہل ہو سَعْدٌ مِّنْ تَوَكُّلٍ
كَابَيْنَ رَجُلَيْنِ وَمَا بَيْنَهُمَا كَلِمَةٌ تَقَالَتْ لَهٗ بِالْحَبَشَةِ بخاری میں روایت ہے مسلم بن الحنفیہؓ کہ حضرت فرمایا کہ جو مجھے نماز
اوسکا جو اس کے دونوں یوں میں ہے یعنی حرام کاری کرے اور جو نماز میں اس کا وجود نہ ہو جبر میں ہے یعنی ربا کے چھو
نے سے غیبت کرے حرام مال کھاوے تو میں اس کے واسطے بہشت کا ضامن ہوں تاہوں ان کے گناہ انھیں دونوں تمام ہوتے
جسے انکو روکا بہشت کو یا یا اَبْنُ مَسْرُورٍ مِّنْ جَاءَ مِنْكُمْ اَلْحَمْدُ فَلَيْسَ تَكْتَسِلُ بخاری اور مسلم میں روایت ہے عبداللہ بن
عمرؓ کہ حضرت فرمایا کہ جو جمعہ پاوہ نہ اُخِ عِثَانُ مِّنْ جَعَزَ جَيْشُ السُّورِ وَقَالَ اَلْحَمْدُ بخاری میں روایت ہے حضرت
عثمانؓ کہ حضرت فرمایا کہ جو تنگی کے لشکر کا سامان رست کر دیا تو اس کے لیے بہشت ہے تبوکل ایک مقام تھا شام کے ملک بن
میں سے سو لوگوں کی راہ حضرت وہاں کی لڑائی کا ارادہ کیا ستر ہزار لشکر جمع ہوا سامان کچھ نہ تھا تنگی اور تکلیف بہت تھی پھر
اس لشکر کے سامان کر دیا کہ بہشت کا وعدہ کیا تو حضرت عثمانؓ اچھے لشکر کا سامان کر دیا چار سو اونٹ اور دو ہزار شرفیان
راہ خدایں حاضر حضرت بہت راضی ہوا شرفیوں کو اپنے دامن میں اچھال دیا تھا اور فرماتے تھے کہ عثمانؓ کی کامیابی کا ضرر نہ کر سکیگا
ذَكَرَ تَوَضَّأَ اَلْحَمْدُ مِّنْ جَعَزَ غَزَايَا فِي سَبْعِ اِلَهِ فَقَدْ غَنِيَ اَوْ مَنَ خَلَّتْ غَزَايَا فِي اَكْهَلِهِ وَفِيْهِ وَقَدْ غَزَا
بخاری اور مسلم میں روایت ہے کہ حضرت فرمایا جو راہ خدایں لڑنے والے کا سامان رست کرے تو بیشک وہ بھی غازی ہو
اور جو غازی کی پیچھے اس کے گھر کی اچھی طرح خبر لایا تو وہ بھی غازی ہو یعنی غازی کی برابر ثواب پاویگا رخ ابوہریرہؓ کہ
مَنْ رَجَّحَ لِلَّهِ فَلَمْ يَكُنْ فِتً وَّكَرَّ يَسْتَقِي رَجَّحَ كَيْفَ اَمَّا وَلَكِنَّهُ اَمَّا بخاری میں ابوہریرہؓ روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ
جس نے اللہ کے واسطے حج کیا پھر جو رست محبت کی نہ محبت کی بات کی اور نہ گناہ کیا نہ راہ میں کسی جھگڑا تو گناہوں سے پاک
اپنے گھر میں رہا تاہو کہ جس دن کا پیٹ پیدا ہوا تھا ف حاجی کو لازم ہے کہ حج کی راہ میں گناہوں سے بچے ساتھ ہی کوں ساتھ

فرمایا کہ جو معمول کر لائے اور غری کی قسم کھا دے تو پتا ہے کہ اوس کے بعد لا الہ الا اللہ کہہ لے **ف** لائے اور غری عربی و یونانی
کہ کا در او کی قسم کھانے کے بعد جو کس مسلمان ہو تو بموجب حدیث بعض لوگ بھول کر بتوں کی قسم کھاتے تو حضرت اوس کا علاج یہ تھا
کہ کلمہ پڑھ لیا کرے کہ کاشہ درود ہو **ق** ابن عمر و ابو ہریرہ کہ من جعل علیہ السلاح فلا یس مننا بخاری اور مسلم
مین عبد بن عمر اور ابو ہریرہ روایت ہے کہ حضرت فرمایا جو ہمارے اوپر تھیا راوے گا وہ ہم سے نہیں **ف** ایسی جو مسلمانوں کو
وہ کامل مسلمان نہیں **ح** ابن عمر کہ ان لا یعقلم من اخرج اللیل فلیقتر او لہ ومن طمع ان یفقد اخرہ
فلیقتر اخر اللیل فان صلح اخر اللیل مشہور ہے کہ وذلک افضل مسلمین بخاری روایت ہے کہ حضرت فرمایا جو
کو میں بچھل رات کو نہ اٹھ سکے گا تو اوس کو چاہیے کہ اول رات غصہ کے ساتھ دیر سے اٹھ جائے اور جس کو بچھل رات اٹھنے کا گمان ہو تو دیر کو
بچھل رات بچھل رات سے اٹھ کر بچھل رات کی نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور بچھل رات کی نماز بہت بہتر ہے اور ابو ہریرہ کہ من خرج
من الطاعة وفارق الجماعة فمات مائة جاهلیة ومن قاتل یحیی سائر جمیعة فقتل بعبادة
او یکثر الی العصبية او یضرب عصبه فقتل فقتلہ جاہلیہ ومن خرج علی امری یضرب برہا و فاجر کما
ولا یحاشی فرقتہ منہا ولا یحیی لذلک عاقل فلیس منی وکسی حدیث مسلمین ابو ہریرہ روایت ہے کہ حضرت
فرمایا جو امام کی تابعداری سے کل گیا اور جس نے مسلمانوں کی جماعت کو چھوڑا پھر وہ مر گیا تو کفر کی موت ہوا اور جو اڑا انہما دھند
جھمکے کے لئے غصہ ہوا تو ہر دو کی واسطے نہ خدا کیلئے لوگوں کو گمراہ نہ لایا تو ہر دو کی واسطے مدد کی تو ہر دو کی راہ نہ خدا کی واسطے
پھر وہ اس حالت میں مار گیا تو اوس کا قاتل بطور کفر ہوا اور جو میری امت سے پیار کرے یا نہ کرے کلام اللہ کا نیک اور بد کو نہ ایمانی اور کفر
چھوڑنے قول والوں سے یعنی طبع الاسلام کو کون سے قول پر اکیلا نہ تو وہ میرا ہی نہیں **ق** ابو ہریرہ کہ من دخل
دار ابی سفیان فهو امن ومن اتقى السلاح فهو امن ومن اتقى بابه فهو امن **ق** ایسی
فتح مکہ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ روایت ہے کہ حضرت فرمایا جس نے ان کے فتح ہوا کہ جو ابو سفیان کے گھر میں گھسے گا وہ پناہ
میں ہوا اور جس نے تحصیل یدین کے لئے وہ پناہ میں ہوا اور جس نے اپنا دروازہ بند کر لیا وہ پناہ میں نہ **ف** حضرت سی
زار کا لشکر لیکر فتح کرے تو ایک روز فتح ہونے سے پہلے حضرت عباس کے وسیلے سے ابو سفیان پناہ میں مسلمان ہوئے
حضرت عباس نے عرض کیا یا رسول اللہ ابو سفیان اپنی نام آوری کو بہت چاہتا ہے کچھ ایسا کہیے کہ میں اس کا نام ہو جائے
تب حضرت نے کہ میں یہ فرمایا کہ جو ابو سفیان کے گھر میں ہو وہ پناہ میں ہے **ق** ابو ہریرہ کہ من دعا الی الهدی کان لہ
من اجر مثل العبد من تبعہ لا ینقص ذلک من اجرہ ثم شیئا ومن دعا الی ضلالة کان علیہ
من الاثم مثل انام من تبعہ لا ینقص ذلک من اثمہ شیئا مسلمین ابو ہریرہ روایت ہے کہ حضرت
فرمایا جو خلق کو نیک کام کی طرف بلا دے گا تو اوس کو ثواب ملے گا برابر اُس کے ثواب کے جو نیک کام میں اوس کے تابع ہوئے اور بتائے وہ نیک
ثواب کے لئے والوں کے ثواب کو نہ گھٹا دے گا یعنی دونوں کو پورا ثواب ملے گا یہ نہوگا کہ کچھ بتائے والے کو ملے کچھ کرنے والوں کو اور جو کہ اپنی
کی طرف لوگوں کو بلا دے گا وہ سب اور تنگناہ ہوگا جتنا اوس کے کہنا ماننے والوں پر ہوگا گمراہ کرنے والی کچھ بتائے والے کو ملے گا نہ کہ
منہر گھٹا دے گا یعنی دونوں کو برابر پورا ثواب ملے گا **ق** ابو مسعود کہ عقبہ بن عمر وہا کہ انصار یمن من کل علی خیر فلا یمنی

شہادت مانے کا سچے دل سے تو اللہ تعالیٰ ہر کوئی شہید کن کھرتوں پر پونچھا دیکھا اگرچہ اپنے بستر پر موابہ اس پر سے
معلوم ہو کہ کفار میں تہمت کو دخل ہے نہ ان کو ہرگز نہ من سائل الناس امواکھم نکاتر افاکھما ہی جہم غلبت قتل منہ
ابو لیسہ تنکذہ مسلم میں ابو ہریرہ روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جو لوگوں کے مال مانگے جمع کرنے کے لیے اور مالدار ہونے کے واسطے تو وہ مال اوس کے
حق میں چکاریاں ہیں ورنہ خلی چاہا چکاریاں کر کے چاہت **ف** فائے میں حال کرنا درست ہے جمع کرنے کے واسطے نہیں **ہ**
صغیۃ بنت ابی عبیدہ من سائل عنہ قال لا یقبل لہ صلوة امرئین لیکلہ مسلم میں روایت ہے صفیہ ابی عبیدہ کی بیٹی کہ حضرت نے
فرمایا کہ جو بی بی یا فال کھینچنے والے سے کچھ نہ مانے تو اوس کی نماز جائز نہیں تاکہ قبول نہ کی **ف** غیب کی بات خدا سے کوئی نہیں سنا
جسے نبوی یا مال اشکوینیہ یا فال مانے سے کچھ نہ چاہا اوس کے ایمان میں خل ہے **ہم** ابو ہریرہ سے من سبغ اللہ فی ذہب کل صلوة ثلاثا
وثلثین وحمد للہ ثلاثا وثلثین وکبر للہ ثلاثا وثلثین فتک تسعة وتسعون وقال تمام ایما تہ کلا لہ الا اللہ
وحدہ کہ شہر ہائے کہ لہ الملك وله الحق وھو علی کل شیء قدیر حضرت نے فرمایا کہ حکایا یا و ان کانت مثل ذل البصر
مسلم میں ابو ہریرہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ہر نماز کے بعد تیس بار سبحان اللہ کے اور تیس بار الحمد للہ کے اور تیس بار
اللہ اکبر کے تو یہ تین سو بار پڑھ کر کے کہ لا الہ الا اللہ وحده لا شریک لہ الملك للہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر تو اوس کے
گناہ بخشے جائیں گے اگرچہ ستر برس پہلے سے پڑھ کر کے کہ لا الہ الا اللہ وحده لا شریک لہ فی حقہ ویسأ فی اتوبہ فلیصل بحمہ
مسلم میں اس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو خوش گئے یہ بات کہ اوس کی روزی کشادہ ہو اور زندگی اوس کی بڑھائی جائے تو یہ تین سو بار
خبر گیری کرے **ف** طول عمر کا یہ طلب وہ نیک نام مدت تک رہے یا اوس کی نیک لاد ہو کہ اوس کے واسطے دعا مغفرت کرے اوس کی
روح کو تواب پونچھا اور پروری فرض ہے اوس کے واسطے دعا و طریقے ہیں یعنی اگر محتاج ہیں تو نیک لکھنے ایک کی خبر لے اور اگر محتاج نہیں تو اس طرح
سلوک کرنا ہے بخیرے محبت سے **ہ** ابو قتادہ الحارث بن ربیع من سئل ان یحییٰ فیما للہ محمد بن سیرین القضاۃ
فلینقص عن مفسر او یضع عنہ مسلم میں ابو قتادہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بعد از معلوم ہو کہ خدا اوس کو قیامت کی
سخیون نجات دے گا تو سب سے کہ محتاج قر خدا کو فرصت قرض مانگنے میں جلدی کرے یا قرض معاف کرنے سب یا شہو براق
ابو ہریرہ سے من سئل عن ان یطرق الی رجل من اهل الجنة فلیظہر الی ہذا قال لیرجل قال دلنی علی عمل
یذا عملتہ دخلت الجنة قال عبد اللہ لا شریک لہ شیء او یقیم الصلوة المکاتبۃ و یؤدی الزکوۃ
المقرضۃ و یصوم رمضان فقال واللہ انی نفسی بیدہ ان یرید علی ہذا شیء ابدا و لا انقص منہ
بخاری و مسلم میں ابو ہریرہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جو خوشی سے چاہے بہشتی مرد کو دیکھنا تو اس کو دیکھے یہ بات حضرت نے اس کو خوش
فرمائی جس نے کہا تھا یا رسول اللہ مجھ کو وہ کام بتلائیے جس کے کرنے سے میں بہشت میں جاؤں حضرت نے فرمایا کہ تو اس کی بندگی کر کیسا و کا
شریک مت ٹھہر اور نماز فرض پڑھا کر اور فرض کوہ دیا کر اور رمضان روہ کر کھا کر پھر اوس مرد کو اس کی ذات کی قسم جسے تھما
میں میری جان ہے کہ اپنی طرف قرض جان کر نہ اس پر کچھ بڑھایا و گناہ گستاو کا **ف** اس حدیث میں حج کا ذکر نہیں فرمایا تو اس شخص نے
حج فرض نہو گا یا یہ سب حج عمر بھر میں ایک بار فرض تہی نماز روزہ اور زکوہ ہمیشہ فرض ہے **ح** ابو ذر و ابو ہریرہ من سئل
طریقا یقین فیہ علی سئل اللہ کہ لا یطریق الی الجنة بخاری میں ابو ذر و ابو ہریرہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا

عشر انساب من اہل ہریرہ روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جو چہر ایک بار درود پڑھدے گا خدا او سے دس رحمت کرے گا
 و نیز ہشتم کا ثواب یہ ہے اور حدیث میں حضرت فرمایا ہے کہ قیامت کی صیبتوں میں جب لوگ گرفتار ہوں گے تو میں
 اول ان کو بخشاؤں گا جو چہر بہت درود پڑھا کیے **خ** ابو ہریرہ کہ میں نے صلی فی ثوب فلیک الکف بین حکم فیکہ
 بخاری میں ابو ہریرہ روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جو ایک کپڑے میں نماز پڑھے تو اس کو چھپسہ کہ دونوں کھونٹ جدا کرے یعنی
 اگر لہنا پیر ہو تو ایک کھونٹ سے ستر چھپاؤ دوسرے کھونٹ کو ہونڈھوں پر ڈالے اور اگر چھوٹا کپڑا ہو تو اس سے ستری چھپاؤ اور نماز پڑھے
خ ام حنیڈہ کہ میں نے صلی فی یوم شنبی عشرۃ سجدة نطق عابی لہ بکت فی الجنة بخاری میں حضرت ام حبیبہ سے
 روایت ہے کہ حضرت فرمایا جو سنت نماز پڑھے ہر دن بار درکت اس کے لیے بہشت میں گھر بنایا جائیگا **ف** مراد ان کھونٹوں سے
 رات دن کی معمول سنتیں ہر فجر کی چھ نظر کی دو ضرب کی دو خشکی **خ** عمران بن حصین کہ میں نے صلی قداما فھو افضل
 ومن صلی قداما فھو افضل **ف** انما فکہ نصف الجہر القاعد بخاری میں عمران بن حصین سے
 روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جسے کھڑے نماز پڑھنی بہتر ہے اور جسے بیٹھے پڑھنی اوس کو کھڑا آدھا ثواب اور جسے لیٹے نماز پڑھنی اوس کو
 بیٹھے کا آدھا ثواب ہے **ف** یہ حدیث اوس بن جاس کے احادیث میں ہے کہ جو بیٹھے نماز فرض پڑھتا ہے لیکن اگر چہ اسے تو تکلیف اور ٹھاکر ہو بیٹھا
 پڑھے اور لیٹے فرض پڑھتا ہے لیکن تکلیف سے بیٹھ کر بھی پڑھ سکتا ہے تو ایسے بیمار کو آدھا ثواب ہے اور جس بیمار سے کسی طرح
 اٹھا بیٹھا سجاو اور کھانا پانی رہا بیٹھے پڑھے یا کھڑے اور بعضوں کے نزدیک اس حدیث سے فصل نماز مراد ہے **خ** ابن عباس کہ میں نے
 من صلوٰۃ صلوٰۃ فان الله معک وبہ حتی ینفخ فی الصور ولکن ینافخ فیہما ابدا بخاری میں عبد اللہ بن
 عباس سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا جس نے کسی جاندار کی تصویر بنائی تو اس کا دس سو عذاب کرنا سزا کا یہاں تک کہ وہ اوس میں جا لے گا
 اور جان الناس اوس سے کبھی ہو سکیگا یعنی تو عذاب بھی حوقوف نہ ہوگا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جاندار کی تصویر بنانا
 بہت بڑا گنہگار ہے اس لیے کہ یہ کام خدا کا ہے تو تصویر بنانے والا گویا درود خدا کی کاغذی کراہی دوسرا سب سے کہ تصویر ساز ہی ہے تو
 کی لیکن سخت اور بہار اور میل و تابانہ درست ہے **و** ابن عمر کہ میں نے ضرب غلام مالہ حد ام یانہ او طعمہ فاسکے ہمارے کہ
 ان یعقۃ مسلم بن عبد اللہ بن عمر روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جو اپنے غلام کو ٹھیکے حد یا خواہ حرام کاری خواہ شراب پینے کی اوس کو پکڑے
 مائے تو اس کا خدا یعنی اتوار نیو کرے اوس کو آزاد کرے **ف** غلام کو تو قصیر مانگے سے آزاد کرنا مستحب ہے اور امام شافعی کے
 نزدیک فضیلت میں ہے اس کے معاد بن جبل من طلب الشجادة صدادا عظیمہا و لو لم تصبہ مسلم من النام و معاذ بن
 جبل سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جو ایک خدمتہ شہداء کو پکڑے اس سے تو اس کو شہادت کا ثواب یا باو گیا اگر چہ اسے شہادت نہ پائی **ف**
 معلوم ہوا کہ نیت حاصل دین میں بڑا دخل ہے **ف** سعید بن زید کہ میں نے ظلم قید شدہ بین اکاذب خلق قالہ رسول
 سنج اذین بخاری میں سعید بن زید سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جو ظلم سے بالشت بھر میں چھین لے گا تو خدا اوس کے گلے میں
 سات طبقہ میں کاٹوں گی **ف** بان من عادہ ایضا لم یزل فی حروفہ الجحدۃ مسلم بن ہان سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا
 کہ جو بیمار کو بچھنے کا وہ ہمیشہ بہشت کے باغ سے میرے چھپے گا **ف** بیمار کا بچھنا مسلمان کا حق ہے حضرت کی سنت ہے لازم ہے کہ بیمار کو پاس
 تصور لے کر زیادہ اوس کو نہ بچھاو اور دیکھ کر کہ اگر کھلا ہو شمر انس من عال جارہ تین حتی تبطلوا جائعینم القیامہ ناو ہوا

ایک شخص اپنے تین حضرت یونس سے بہتر جاننے والا ہے کہ حضرت یونس اپنی قوم کی تکلیف دہ خبر کے اندر حکم خدا کے
 واپس چلے گئے اور حبلی کے بیٹ میں قید ہو گئے تو میں ان کے صبر میں بہترین ہوں تو وہ شخص جھوٹا اس واسطے کہ یہ خبر سے کوئی بہترین
 ہو سکتا اور اس پر مطلق حضرت کو حضرت یونس سے بہتر کہ حال ان کے ہمارے حضرت یونس سے افضل ہیں اور حضرت کے ازاد ان کے اس کے حکم
 اس بات سے کہ مبادا ان لوگ مجھ کو فضل کہتے کہ میں یونس کو زیادہ کہنے لگوں کہ کافر ہو جاؤں جیسے یہودیوں نے حضرت موسیٰ کی زبان
 کر کے حضرت جیسی کو برا کہا اور کافر ہو گئے **حَسْبُكَ ابْنُ آدَمَ وَقَاصٍ مِنْ قَالَ حِينَ يَجْمَعُ الْمُؤَدَّنَ وَأَنَا أَشْهَدُ أَنَّ**
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ كَلَّمَ شَرِيكَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ نَصِيَّتُ بِاللَّهِ رَبِّكَ وَنَحْنُ قَدَرُكَ وَنَحْنُ قَدَرُكَ
 دینا غفر کہ ذنبہ مسلم میں حد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مومن اذان سن کر یوں کہ میں بھی گواہی دیتا ہوں
 کہ سوا خدا کے کوئی لائق بندگی کے نہیں ہے اگر کوئی ہو سکا شریک نہیں اور محمد اس کا بندہ ہے اور اس کا رسول میں اسی ہوں اس کی
 ملکہ اور محمد کی پیغمبری اور سب ان کی دین سے تو اس کے گناہ بخشے جائیں گے **جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ يَرْفَعُ رُتَبَ هَذِهِ**
الدَّعْوَةِ الْبَاقِيَّةِ وَالصَّالِحَةِ الْقَائِمَةِ أَبْتِ حُجَّةِ الْوَسِيلَةِ وَالْفَضِيلَةِ وَابْتِثَةً مَقَامًا لَمْ يَكُنْ فِي الدُّنْيَا وَفَتْحَةً
حَلَّتْ لَهَا شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بخاری میں بخاری سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص جب اذان سنے تو یہ دعا یعنی اللہم سے
 وعدہ تک پڑھے تو اس کو قیامت میں میری شفاعت ہو جائے گی یعنی حضرت اس کو بخشا دینگے اس کے بعد کہ یہ دعا اس کی عمر سے پکار
 اور سدا رہنے والی عمارت کے صاحب کو وسیلہ اور برائی پونہا اور سب کو سرکار میں چھوڑے اور اس سے وعدہ کیا ہے پوری جگہ یعنی
 ثواب کی تاثیر میں پوری ہو سدا رہنے والی عمارت یعنی قیامت تک اس کا حکم موقوف نہ ہوگا وسیلہ ہشت میں بہت بڑی نعمت ہے کہ اس کو
 خاص حضرت کے واسطے ہی مقام محمود یعنی سفارش کا رتبہ جیسا کہ اس کی نصیب ہون میں گرا فتنار ہو اور سب سے بڑی نعمت جواب دینے
 کی سفارش کر سکیں گے اور وقت ہمارے حضرت پر تکلف کے سے سجد میں جائینگے پھر لوگوں کو بخشائینگے اس کا نام تمام محمدیوں پر
قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَرْفَعُ رُتَبَ هَذِهِ الدَّعْوَةِ الْبَاقِيَّةِ وَالصَّالِحَةِ الْقَائِمَةِ أَبْتِ حُجَّةِ الْوَسِيلَةِ وَالْفَضِيلَةِ وَابْتِثَةً مَقَامًا لَمْ يَكُنْ فِي الدُّنْيَا وَفَتْحَةً
حَلَّتْ لَهَا شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ اور علیہ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
 جو شخص شام سنجان اللہ مجھ کو سوا بار پر دعا کرے تو قیامت میں اس سے بہتر کوئی عبادت نہ لایا جائے گی وہی شخص پڑھا گیا ہو یا کسی طرح
 یا اس پر کچھ پڑھنے والی کے برابر وہی شخص ہے جو سجان اللہ مجھ کو سوا بار یا زیادہ پڑھتا ہوگا اس کے سوا اور کوئی اس کے
 برابر نہیں سجان اللہ کیا رتبہ ہے سجان اللہ مجھ کو پڑھنے کا **أَبُو بَكْرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ**
وَحْدَهُ كَلَّمَ شَرِيكَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ نَصِيَّتُ بِاللَّهِ رَبِّكَ وَنَحْنُ قَدَرُكَ وَنَحْنُ قَدَرُكَ
 عن ابی بکر رضی اللہ عنہ بخاری اور مسلم میں ابو بکر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جلالہ الا کہ قدر تک میں بار پڑھیں گے تو اس کا ثواب
 اس کے برابر ہوگا جسے چار غلام حضرت اسماعیل کی اولاد آ کر دے گی معنی اس کے یہ کہ نہیں کوئی سوا خدا کے لائق بندگی کے نہ ہوگا اگر کوئی
 کوئی اس کا شریک نہیں اسی کا پادشاہی ہے اور اسی کو سب سے بیان اور وہ ہر چیز کر سکتا ہے **ف** غلام کوئی ہو اس کے آواز کرنے
 میں اب اس کے حضرت اسماعیل کی اولاد اذات میں سب سے افضل ہے تو اس کے آزاد کرنے میں زیادہ تر ثواب ہے اس حدیث کے کلمہ توحید کی
 فضیلت اور حضرت اسماعیل کی اولاد یعنی عرب کی شرف ثابت ہوئی **قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ**

[illegible]

ابو شعیبہ روایت ہے کہ حضرت فریاد کہ جسے پاس اس سے زیادہ اونٹ ہو تو جسے پاس اونٹ نہیں ہو اور سوار کی ڈاسکے ہے اور
 جسے پاس کھانا یا زیادہ ہو تو جسے پاس کھانا یا بیانا نہیں ہو اور سوار کی ڈاسکے ہے اور
 آئی بکرم من کان معہ کذا ہی فلیکمل علی الحاکم و من لم یکن معہ کذا ہی فلیکمل علی الحاکم
 روایت ہے کہ حضرت فریاد کہ جسے ساتھ قربانی ہو وہ اپنے احرام پر قائم رہے اور جسے پاس قربانی ہو وہ احرام کو کھول ڈالے
ف حضرت کیا رسب لوگوں کو لیکر حج کو گئے جب کہ میں نے نبی حکم کیا کہ جسے ساتھ قربانی ہو وہ احرام پر رہے نہ حج کرے
 اور ہر جسے پاس قربانی ہو وہ عمرہ کے احرام کھول ڈالے اور حج کے موسم میں دوسرے احرام باندھے حج کرے لیکن حضرت کے ساتھ قربانی
 تھی تو حضرت عمر کے احرام باندھے بعد حج کے احرام اور اراق ابو حریرہ سے کہ کان منکم مکیا کا آخا ولا یحالی
 فلیقل احسب قالوا واللہ حسیدہ ولا انی علی اللہ احدا احسب کذا او کذا ان کان یعلم ذلک
 بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ روایت ہے کہ حضرت فریاد کہ جو کوئی اپنے بھائی یا بھائی کی ضرورت پر نہ پاتا تو یوں کہ میں فلا کو گمان
 کرتا ہوں اور غلبی اور غلب جاتا ہوں خدا کے سامنے کیوں عیب نہیں کہ میں نے فلا کو گمان کیا ہے فلا ناخص لیا ہی اور لیا اگر اس
 بات کو سچ سمجھتا ہوں تو **ف** حضرت روایت ہے کہ ایک شخص نے دوسرے شخص کی تعریف کی تو حضرت فریاد کہ تو نے اپنے بھائی کی گردن
 کاٹی یعنی وہ اپنی تعریف میں کہ بھول جائیگا اور آپ کو بہتر سمجھے گا تو خدا اوسے نافرمانی کا پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی تو تعریف
 کرنے کا طریقہ سکھایا یعنی اول تو تعریف کرنا کسی طرح بہتر نہیں پھر اگر تعریف کرنا ضرور ہو تو تعریف کرنا یعنی اوسے کچھ فائدہ دینا سمجھتے جو ہا
 او میں سچی سچی ہوں ان کو پسند ہے کہ کہہ کر گمان میں فلا نا شخص بیزار ہے سچا سچی ہی خوب آدمی ہی دوستی میں پورا ہے کہ اسے
 کہہ کر دیکھا ہے اور دوسری حدیث میں کہ کہہ کر جب مرفوع فاسق کی کوئی تعریف کرنا ہی تو خدا غضب میں آتا ہے تو معلوم ہوا کہ کافر کی تعریف
 کرنا زیادہ مکرنا ہے اور اسے مانی میں اکثر لوگوں کی عادت ہے فائدہ تعریف کرنے کی خصوصاً امیرین کے مصاحبین سے کیا کیا خرافات بکار
 ہیں کام میرے یا کوئی بات بات سے کھا خواہ اچھی اور بری خوش امی کہتے ہیں ایسی حیا کہ کیا کہنا چاہیے اس کو کوئی سمجھی تھی ان چوبی
 تعریفوں کے اپنی عاقبت تباہ کرنے ہیں اور میرے کی خوب گاتے ہیں **ہ** ابو حریرہ سے کہ کان منکم مکیا کا آخا ولا یحالی
 فلیقل احسب قالوا واللہ حسیدہ ولا انی علی اللہ احدا احسب کذا او کذا ان کان یعلم ذلک
 پڑھے اور یہی مذہب ہے امام عظیم کا اور نبی جیسے کہ چھ کھون کی کھی دایت آئی ہے **ہ** ابو حریرہ سے کہ کان منکم مکیا کا آخا ولا یحالی
 والیوم الاخر فاذا اشھک اھک فلیکمل علی الحاکم اولیک بیت مسلم میں ابو ہریرہ روایت ہے کہ حضرت فریاد کہ جاپان
 لایا ہوا اسکے اور بچہ دن کا یعنی قیامت کا تو جب کسی کام میں حاضر ہو یعنی کوئی مشورہ پوچھے یا قصہ فیصل کرے تو اس کو سچا کہنیک
 بات پوچھو **ہ** فضالہ بن عتبہ سے کہ کان یغیرہ باللہ والیوم الاخر فاذا اشھک اھک فلیکمل علی الحاکم
 مسلم میں فضالہ بن عتبہ روایت ہے کہ حضرت فریاد کہ جاپان لایا ہوا اسکے اور قیامت کا سو جائی یا سو کو نہ مومل مگر برابر
 وزن میں یعنی اگر جائی سے جائی ملے تو وزن میں وزن برابر پیمیں اور ہی طرح سو میں وزن برابر ہوں اگر وزن میں کوئی کمی
 زیادہ ہو گا تو وہ سود ہے **ف** مصابیح میں فضالہ روایت ہے کہ میں نے خبر کی فتح میں سوئی کہ جبرائیل ہنسلی بازو اشرفی کو مومل لی پھر
 جب دسے جواہرات کو اوکھا تو اس کا سونا وزن میں بارہ شرفی سے زیادہ نکلا یعنی یہاں حضرت کے کہما حضرت نے یہ حدیث فرمائی

اور ابی یوسف اور محمد کے نزدیک بٹائی پر زین سنا درست ہے رخ را بن عمن من كان عالفا فليخلف بالله او ليصمت
بخاري بن عبد السبع بن عمر روايت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو قسم کھا یا جائے تو اس کی کھا دیا چاہے اس حدیث سے معلوم ہو کہ اس کو
کے کسی قسم میں سنت قرآن کی ناپائے پایا والی چنانچہ اور حدیث میں صلیب منع کیا ہے **ف** انس من كان ذبح قبل ان ياكل
فليعد بخاري اور مسلم بن انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو قربانی ذبح کر چکا ہو تو پھر ذبح کرے **ف**
اس حدیث سے معلوم ہو کہ شہر میں نماز عید پہلے قربانی کرنا نہیں سنت اور حدیثی بستوں میں جہاں عید کی نماز نہ ہوتی ہو وہاں سنت ہو اور
یہی مذہب ہے امام عظیم کا **ھ** سند بن ابی شیبہ نے روایت کی ہے کہ کان عندك شي من هذه النساء الا في تمتع فليخلف
سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں نبیوں میں سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس کے پاس کسی عورت ہو اور جن باتوں کے جسے مستحکم کیا ہو تو اس کو چھوڑ دے
یعنی متعہ کرنا ناجائز ہو **ف** سند اسکو کہتے ہیں کہ کسی عورت کے کہ میں صحت کے واسطے تجھے مستحکم کرتا ہوں پر یا بیچ یا دس پر کے
دور و زما سال کے لیے سواہل سنت و جماعت چاروں مذہب میں متعہ حرام ہی اور ہذا کے مصنف نے جو امام مالک کی طرف نسبت کیا ہے سو
اسکو غلطی ہوئی ہے اس واسطے کہ امام مالک کی روایت میں اور ان کی فقہ کی کتابوں میں متعہ کو صاف حرام لکھا ہے اور علما محدثین کی تحقیق ہے کہ متعہ
دوبارہ حلال ہوا اور دوبارہ حرام ہو پہلے چند روز بیابان یا صحرا پر چرخ فتر ہوا اور حرام ہو گیا چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور بخاری اور مسلم اور ترمذی
میں اس کی روایت ہے دوسری بار جنگ طلاس میں تین دن متعہ صلیب پر چرخ کے میں قیامت تک کہ حضرت نے حرام کیا چنانچہ صحیح مسلم میں
سنن ابن کثیر اس حدیث کی روایت موجود ہے اور سب حضرت کے صحابہ کا متعہ کی حرمت پر اجماع اور اتفاق ہے صرف عبد اللہ بن ابی بلال
اس کو درست کہتے تھے آخر کو جلیا و کو حدیث میں پوچھیں تو وہ بھی حرمت کے قائل ہو چنانچہ ترمذی میں ثابت ہے اور جب حدیث اور فقہ کی کتابوں
سے متعہ کی حرمت ثابت ہو چکی تو آپ شیعہ کو اہل سنت کا الزام دینا محض سچائی اور ان کی وجہ میں غلبہ ہے **ف** عبد اللہ بن عمر بن عبد
ابی بکر من كان عندك طعام اثنين فليذهب بثالث ومن كان عندك طعام اربعة فليذهب بخامس
یسادس اور محمد کا قال بخاری اور مسلم بن عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس کے پاس آدمی کا کھانا ہو
وہ تیس آدمی کو کھائے کے واسطے لیجاو اور جس کے پاس چار آدمی کا کھانا ہو وہ پانچ چھو کر لیجاو اور کسی کو شک ہو کہ پانچ چھو فرمایا ایک سے
بڑے کچھ اور **ف** حضرت کا فزون کو جو ہے کہ چھوڑ دینے میں ہے حضرت کے ساتھ اور صحابہ بھی آئے مال اس باطن میں چھوڑ دیا
صحابہ متعہ کو زیادہ رکھنے کی تکلیف ہو گئی حضرت نے دینے میں سے والوں یہ فرمایا کہ جس کے پاس وہ کھانا ہو وہ تیس آدمی کو ہمارے
پاس لیجاو اور کھانا کھا لاؤ **ف** خرا بن عمر من كان في حاجة أخيه كان الله في حاجته بخاری میں عبد اللہ بن عمر سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ چاہیے بھائی مسلمان کا کام کاج کیا کرے گا تو خدا اس کا کام بنایا کرے گا **ف** یعنی آدمی ہر دم خدا کا محتاج
ہو جو چاہے کہ خدا پر مطلب رکھے اس کو لازم ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کا متعہ و سب کام سنا دے اور اس کے واسطے سب سفارش کیا کرے
ف جابر من كان له شرك في ربة او نخل فليس له ان يبيع حتى يؤذن شريكه فان شريه اخذ
ولان كره تركه بخاری اور مسلم بن عیسا سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس کا کوئی شریک ہو خواہ گھر میں یا باغ میں اس کو وہ دونوں اطلاق شریک
کے شریک کی چیز کا بیچنا نہیں سنت چھوڑ دیا اطلاق کے اگر شریک یا گاؤں میں لے گیا اور اگر بیچا گیا تو لے گیا **ف** ابو سعید من كان
منه فضل فليعده على من لا فضل له ومن كان له فضل فليعده على من لا فضل له **ف** من كان له فضل فليعده على من لا فضل له

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

او من منوکیا او کی برکت پانی بہت ہو گیا سب لشکر کا نام نکال دیا کہ سب نے کہا کہ کون سے قتل الہی کے لئے عیناً
 قتل المشرکین قالوا ان کون کون قال کہ سب نے کہہ دیا کہ کون سے روایت ہے کہ حضرت ابو جہل
 اس آدمی کو مار ڈالا یعنی کافروں کے جاسوس کو لوگوں نے کہا سب نے مارا ہی حضرت نے فرمایا کہ اس کا نام سب بیکہ کا ہی (ف)
 سب سے روایت ہے کہ ہوازن ایک کافروں کی قوم تھی حضرت دعا کی تھی اور پڑھے تھے ایک دن اس کا جاسوس خبر لینے کو حضرت
 لشکر میں آیا لوگوں کے ساتھ لٹا لٹا کر حال دریافت کر کے اپنے اونٹ پر سوار ہو گیا مینے اس کو دوڑ کر مار ڈالا اور تلوار اس کو
 مار کر اور پٹے سے اسباب آباہ حضرت نے اس کا سبب سب مجھو دیا اس حدیث معلوم ہوا کہ اگر کافر مسلمانوں کے ملک میں امن
 اپنے تئیں تو اس کا قتل کرنا درست ہے (ف) جابر بن عبد اللہ کہ کثرت فائزہ قد اذی اللہ و سئل عن بشار بن
 مسلم بن جابر روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کون ایسا ہے کہ جو کعب بن شرف کو مار ڈالے بیشک وہ بہت ہیج دیا ہوا ہے اور اس کے رسول
 (ف) کعب بن شرف یہودیوں کا سردار تھا اور شاعر تھا حضرت کی اور حضرت کے اصحاب کی ہجو کرتا تھا کافروں کو حضرت کے ساتھ
 لڑنے کے واسطے جو نہ لایا تھا اس واسطے حضرت نے اس کے قتل کا حکم دیا تھا تو محمد بن ابی اور حنیہ اصحاب اس کے قلعہ میں جہنم کے پاس
 تھے اور اس کو دم دے کر باہر لائے پھر محمد بن ابی اور اس کا سر کاٹ کر حضرت کے پاس لائے حضرت بہت خوش ہوئے اس حدیث معلوم
 کہ جو اسد رسول کو مار کر اس کا قتل کرنا واجب ہے (ف) انکس من یاخذ محیٰ ہذا امن یاخذ بحقیقہ یعنی سیف
 فاخذ کا ابو دجانہ قالہ یوم اجدہ سلم بن انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کون مجھے یہ تلوار لے گا سو اس کو
 وہ ایسے جو اس کا حق ادا کرے یعنی خوب اور پھر اس تلوار کو اود جانے دیا یہ حضرت نے حکم دیا میں فرمایا تھا (ف) جابر بن
 لڑائی سخت پڑی تو حضرت نے ایک تلوار ہاتھ میں لی اور فرمایا کہ یہ تلوار کون لے گا سب لوگوں نے ہاتھ بٹھایا پھر حضرت نے فرمایا کہ اس کو
 وہ کیونچو خوب اس کر پڑے تب ابو دجانہ نے حضرت کے لیکر دو نوں صفوں کے اندر بیٹھ کر اس کو مارنے لگا حضرت نے فرمایا کہ اس
 چال کو خدا سزا دے گا اور کعب بن سب نے کہنا پھر ابو دجانہ خوب تلوار کی یہاں تک کہ لڑائی آخر ہوئی (ف) انکس من یزد
 عتاکو لک العجۃ (ف) کسب صحراۃ یقہم اجد سلم بن انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ کون ہے جو
 کافروں کو سزا دے اور یہ حضرت نے سات بار فرمایا جنگ احد میں (ف) احد ایک پہاڑ ہے جس سے تین کوس یہاں
 حضرت لڑائی ہوئی مشرکین کے تین ہزار تھے حضرت کا لشکر ایک ہزار تھا حضرت نے جاسوس تیرہ ہزار فوج کا عبداللہ بن جبر کو
 سزا دیا اور یہاں کی گھائی پر اس کو مقرر کیا اور فرمایا کہ کچھ ہو تم یہاں سے یہاں پھیرو لڑائی ہوئے لگی تو حضرت کی فتح ہوئی لوگ کافروں
 کا اسباب کو لے کر لڑائیوں بھی ارادہ کو کا لیا عبداللہ بن جبر نے کہا کہ حکم نہیں لوگوں نے نہ لایا لوٹ میں پڑا
 ناکا جالی ہو گیا خالد بن لید اس وقت تک مسلمان ہوئے تھے اسی کے لشکر کے نام پر جس کو لڑائی ہو گئی حضرت پر کافروں کا
 ہجوم ہوا پیشانی اور سر مبارک زخمی ہوا لگے دانتوں پر پتھر لگا کر گئے اور اس وقت حضرت نے فرمایا کہ جو یہاں سے کافروں کو ہٹا
 وہ ہٹا پاوایک صحابی نکلا اور کافروں کے ارگرد شہید ہو پھر کافروں کا ہجوم ہوا پھر حضرت نے فرمایا کہ جو ان کو ہٹا وہ ہٹا دیا
 دوسرے صحابی نکلا اور ارگرد شہید ہوا اسی طرح سات بار حضرت نے فرمایا تو سات صحابی شہید ہوئے اور لڑائی آخر ہو گئی سب قسمت ہو گئی
 حضرت پر فدا ہوئے عثمان من کیشتر منی یغیر رومۃ فیکون دلوہ فی حاکم (ف) المسجل بن عمار بن عثمان

کیون نبینے نہ کیا تھا کہ بت پرستی نہ کرے کہ ان مان نہ مانا کر کے گا جو ہوا سو ہوا اب میں تمہارا کہنا مانو گا جس نے بہیم جناب
 الہی میں عرض کی کہ ایسی میری رب تو مجھے وعدہ کیا ہے کہ میں تجھ کو قیامت میں جنت کروں گا اور اس سے زیادہ کون سوائی ہو گی کہ میرا کیا
 یہ حال ہے خدا فرمایا کہ میں جنت کو کافروں پر حرام کر چکا یعنی میں نے کون دوزخ نکالا اور دشت میں جاؤ پھر حضرت ابوبکرؓ کو حکم ہوا کہ ان
 یافون کے لئے دیکھو تو دیکھیں کہ اگر خاک لودہ جانور ہو گیا پھر فرشتے اس کو پاؤں کو یکساں گھسیٹ کر دوزخ میں لے آئے یعنی تبدیل صورت
 عذر دہی کہ کوئی اس کو نہ پہچانے گا اس حدیث صاف معلوم ہوا کہ بغیر ایمان کے آثار شے کچھ کام نہ آوے گا سبحان اللہ جب کا برہم خدایا ایسا
 بیٹا ہو وہ دوزخ میں **یوسف** عایشہ ثقات بعض الرجال إلى الله أنه إذا ألقى جسم من جسد من جسد عایشہ سے روایت
 کہ حضرت فرمایا کہ نزدیک سے گون سے زیادہ ترش من اڑا کہ جگر لڑی **وہ** جابر ان ابلیس تصنع عشا شہ علی الماء فتجربہ
 سہ کیا وہ فاکھا ہم مینہ منہ مزلکہ اعظمہم فتنة یحییٰ احکم هو فیقول فعلت کذا او کذا فیقول لکن عدت
 شیئا ثم یحییٰ احدهم فیقول ما کرکته حتی فاققت بکنة و بکنة اخر آیت فیدلہ وہ فیقول نعم انت
 مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ مقرر شیطان اپنا تخت پانی پر رکھتا ہے پھر شکر کون کو عالم میں سدا کر کے کو بھیجتا ہے اور اس
 سر پہ میں بادہ تر قریب ہوتا ہے جو بڑا فساد ڈالے کوئی شیطان اور میں سے اگر کہتا ہے کہ میں نے فلا فلا نام کام کیا یعنی فلا سے چوری کروائی
 فلا سے کو شراب پلائی تو شیطان کہتا ہے کہ تو نے کچھ بھی نہیں کیا پھر کوئی آگے کہتا ہے کہ میں نے فلا سے کو نچھوڑا ایمان تک کہ جدائی کرادی
 او میں اور اس کی جو رو میں تو اس کو اپنے پاس کر لیتا ہے اور کہتا ہے کہ میں نے تو بڑا کام کیا ہے تو میرا بہت پیارا ہے **وہ** جو خداؤ
 کی جدائی میں بڑے بڑے فساد ہیں ایک اولاد ہونا موقوف ہوا دوسرا اولاد ہوئی تو حرام ہوئی تو نہ برکتی پھیلی اس سے شیطان کو
 یہ کام بہت پسند ہے مسلمانوں کو اس میں احتیاط لازم ہے ایسا نہ ہو کہ جسے میں طلاق یا اس کے مانند کوئی اور بات تو نہ مکمل جاؤ اور **وہ**
 اولاد و حرام ہیں **ابو موسیٰ** کہ شعیب ان ابی ابی الجہنہ تحت خلا ل الشیوف بخاری اور مسلم میں ابو موسیٰ
 اشعری سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ مقرر دشت کے دروازے تلواروں کی جھانک ہیں **وہ** یہ راہ خدا میں اڑنے والوں کو اور
 شوبہ وں کو بشارت ہے کہ غلبہ دین کے واسطے راہ خدا میں اپنی جان قربان کرے تو میں کیوں بہشت پاؤں **وہ** ان آیت و اباک
 فی التار **قال** لعل جمل سبک لہ آیت ابی مسلم میں اشعری سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ میرا اور تیرا اب دوزخ میں ہو ایک آدمی نے
 پوچھا کہ میرا اب کہاں ہے تب حضرت نے فرمایا **وہ** اس آدمی سے پہلے فرمایا تھا کہ تیرا اب دوزخ میں ہے چونکہ تم نے حکم کر دیا تو حضرت نے اس کو
 بلایا پھر فرمایا کہ میرا اب اد تیرا دونوں دوزخ میں ہیں تاکہ اس کے دل کو تسلی ہو یعنی تاکہ وہ یوں سمجھے کہ جب پیغمبر کے باپ کا یہ حال ہے
 تو میں کیا چیز ہوں سبحان اللہ کیا خلاق تھے حضرت میں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کافروں کو مغفرت نہیں نصیبے احادیث میں آگیا ہے کہ
 حضرت کی مغفرت سے حضرت والدین کو ہی تعالیٰ نے قبر میں زندہ کیا سو وہ ایمان لائے لیکن محدثین نزدیک کا احادیث معتد نہیں والہ سلم
وہ ابن عمر ان احب الی اللہ و احب الی اللہ و احب الی اللہ **وہ** مسلم میں عبدالبن بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا
 کہ تمہارے ناموں میں بہت بڑا نام اللہ کے نزدیک عبداللہ اور عبدالرحمن ہے **وہ** یہ نام قبول اس سے پہلے کہ ان میں اپنی بندگی
 خدائی کا قرار ہے اور عبد اللہ ہی بندہ علی مدار کش نام رکھنا ہرگز درست نہیں خدا کی بندگی چھوڑ کے بندوں کا بندہ ہونا ایمان دار کو لائق نہیں
وہ ابو ہریرہ ان احب الی اللہ و احب الی اللہ **وہ** مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ مقرر بہت

الباب الثاني
مسلم بن ابی سعید سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا عذاب کی راہ کترن من فی حقون سے وہ شخص ہو گا کہ دو اگلی جو تیرا ہنہ ہوگا جس
بھیجاوے گا مائیدی کی طرح جو تیوں کی گرمی کے سبب **ف** الہی تیری پناہ دوزخ کا کتہ اور ہر کا عذاب یہ سخت عذاب ہے
اسی پر قیاس کیا جائے کہ اے ہر گز نہ کہ ان اذنی مقعدا احدا کہ من الجحیم ان یقول کہ لمن فیکم منی ویکفی
فیقول کہ ہل منک منیت فیقول نعم فیقول کہ فان لک ما منک منیت وعلیہ معہ مسلم بن ابی ہریرہ سے روایت
کہ حضرت فرمایا کہ ہر عمر لوگوں میں کم سے کم ہشتے کا یہ مرتبہ ہو گا کہ اوس خد امیر کا کہے مانگ جی تیری آرزو ہو سونہ مانگے گا پھر وہی
ننگے کا پیر خدا فرمایا کہ کیا مانگ چکا بندہ کہہ گیا کہ مان مانگ چکا جتنا چکو مانگنا تھا پھر خدا اوس فرمایا کہ کہہ منے چکو دیا جتنا تو مانگا
بلکہ اوس کے ساتھ اوتنا اور بھی **ف** ادنی بہشتی کا یہ مرتبہ ہے کہ جتنا مانگے گا اوس کا دونا پادیا گا تو بڑے سے بڑے والوں کو خدا ہی جانے
کہ کیا کیا کچھ دیکھا **ہ** ابن مسعود نے ان ارواح المؤمنین طیر کجھہ تعلق فی شجر الجنت طیر کجھہ اذکرہ الخلیفہ
واختصرہ والی وایہ ان ارواح کجھہ فی جوف طیر کجھہ طیر کجھہ معلقہ بالعرش تسبح من الجنت
حیث شاءت ثم تادوی فی تلک القنادیل فاطلع الیک صحر جہم اطلاعة نکال هل تسکھون شیئا
قالوا ای شیئ نلکھن وکن تسبح من الجنت کجھہ شئنا ففعل ذلک لہو ثلث مرات فلما راوا لکھم
ان یذکرھامن ان یسکھوا قالوا یا رب نراک ان مسد ارواحنا فی اجسادنا کجھہ نقتل فی سبیلک
ہر گز نہ کہ اسی فلما راوا ان لکھم حاجۃ من کجھہ اسمہ مر عبد اللہ بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ شہید کی
روحیں ہر چہ پیران ہر ہشت کے ذوقوں کے سپر کھاتی ہیں اقلیشی فی اتجی ہی روایت کی ہے کہ کہے اور پوری روایت یہ ہے کہ ہر شہید کی
روحیں ہر چہ پیران بیت میں ہیں ان کے واسطے عرش کے نیچے قندیلین لٹکی ہیں کھاتی پھرتی ہر ہشت میں جہاں ان کا جی چاہتا ہے اور
رات کو انھیں قندیلوں میں آکر ٹھہرتی ہیں سو ان کے رہنے ان کو دیکھا اور فرمایا کہ جلا کوئی چیز کو تو تھاراجی بھی چاہتا ہے شہید کے کہا کہ
چیز کو تھاراجی چاہتا ہے تو میں میں ہیں کہ ہشت میں کھاتے پھرتے ہیں جہاں چاہتے ہیں پھر خدا تین بار ہی طرح سے پوچھا جب ہر نے دیکھا
کہ جہنم کچھ مانگے نہیں جی تھی تو کہا ای رب ہم چاہتے ہیں کہ ہماری وحین ہمار بدلوں میں بچڑالی جاویں تو ایک بار اور بھی تیری راہ
مارے جاویں اور کڑے کڑے ہوں پھر جب خدا کو دیکھا کہ ان کو کبھی چیز کی ہوس اور آرزو باقی نہیں ہی تو پھر اوسے پوچھا پھر
ف عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سے پوچھا کہ یا حضرت قرآن میں جتنی آیتیں ہیں کہ شہید کو مردہ سمجھو نہ نہیں
روز یا پائین کھو شیاں کہ نہیں ہیں خدا کے فضل سے سو اس قیمت کا کیا مطلب اور شہید کا مفصل حال کیوں کر ہے حضرت نے یہ حدیث فرمائی
اس حدیث کا مابین معلوم ہوا کہ ایک قویہ کہ روح کو فنا نہیں ہونے کے مرتبے روح نہیں مرنے کی دوسرے یہ کہ شہید ہر ہشت میں داخل
ہوئے ہیں اور زندہ کی طرح کھاتے پیتے اور دیکھو یہ تہہ حال نہیں ہے قیامت میں بعد حساب کتاب ہشت میں جاوینگے کیسے کہ ہشت
بالفضل موجود ہے اور یہی نہایت اہل سنت کا چوتھے یہ کہ بعد پھر وہ شہیدوں کے شہیدوں کے نہایت بڑے ہیں **ہ** ثقیل بان ان اسبی کجھہ
الذی سئل فی یہ اشقی مسلم بن ہاشم سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ البتہ میرا نام محمد ہے جو میرے لوگوں نے میرا نام رکھا ہے **ف**
تو بیان روایت ہے کہ میں حضرت کے پاس کھڑا تھا ایک یہودیوں کا عالم آیا اوسنے کہا السلام علیک یا محمد میں نے اہو کھو ڈھکیل دیا کہ
تسلاہ کی نام کوں لیتا ہے یا رسول اللہ میں نے کہتا ہے حضرت نے فرمایا کہ میرے لوگوں نے میرا نام رکھا ہے تو میں نے اہو کھو ڈھکیل دیا

الباب الثاني
بخاری میں ابوذر سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جو بہت مالدار بنے وہی قیامت میں فاجر ہے مفسرین نے چھینٹ کر کہنے لگا کہ خراج کیا ہے
اور اس طرح اور اس طرح یعنی داد اور بائیں اور آگے طے ہے و غلبہ یا ف یعنی جس مالدار اور خدا میں دے یا دلوں کے ہاتھ لگا
اور جسے نیکی کی اور مال کو دبار کا وقت قیامت میں اس کا مال ہو گا نہ تو مال ہی پاس ہو گا نہ ثواب خ ابو ہریرہ کہ ان کے ایک ایک مالدار نے مال
المدينة کا نام لیا تھا انہی کے لئے ان کے لئے ہا خاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ مقرر ایمان سے گامینے کی طرف سے
سائپ ہوتا ہے بل کی طرف سے مدینہ ایمان کا گھر ہے ہر وقت میں ایمان داروں کو وہاں جاکر حاجت ہی حاجت ہے تاکہ حضرت جیسے
تو مسلمان ہر وقت دین کے لئے کو جاتے تھے پھر خلیفوں کے وقت میں اس طرح لوگ جایا کیے اور وہاں بڑے عالم ہو گئے ہر زمانے کے لوگ علم کرنے کو
جایا ہے پھر حضرت کی قبر مبارک کی زیارت کو ہمیشہ لوگ جاتے ہیں غرض مسلمانوں کو یہ جگہ جانی ہمیشہ حاجت ہے اور قیامت کے قریب کفر کا
ہر طرف غلبہ ہو گا آخر سب لوگوں کے ایمان اور لوگ طے ہو گئے سب کے مینے میں امام محمد علی با حسن معہ ہو تو وہاں ایمان بکلا تھا وہاں سے
جاو بگا ق جابر بن عبد اللہ ان البیت الذی فیہ الصوۃ لا تدخلہ الا الذکۃ بخاری اور سلم میں جابر اور
حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ مقرر جس گھر میں تصویر بنی تی ہوں ان فرج سے نہیں جاتے جب جگہ فرشتے
نہ آتے تو مقرر اس گھر میں برکتی پھیل گئی ق ابن عمر وعائشہ ان التکلیفۃ نحمم فی الدار فیض کذا ہے
بعض ائمہ ان بخاری اور سلم میں عبد اللہ بن عمرو حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جو کا حریرہ مقرر بیکر دل کو راحت
پونہ پاتا ہے اور کچھ غم بھی کھوتا ہے ق التکلیفۃ بے چینی جو کے آٹے کے حریر کا نام ہے دل اور دماغ کو قوت دیتا ہے اور دھوکہ دے
صاف کرتا ہے تو اتنا بیکر کو راحت بھی ہوگی اور غم بھی دور ہو گا سفر السعادتہ میں روایت ہے کہ حضرت عائشہ کا معمول تھا کہ اہل مال
جو کا حریرہ کھلاتی تھیں تاکہ ٹھنڈا ہو اور غم دور ہو ق التکلیفۃ ان یشتہر ان الحلال بکین و ان التکلیفۃ بکین
و بیکہ و مستحبات و لا یحکمون کثاہر و من الناس فمن اتقى الشبهات استبرأ لدينه وعرضه
ومن وقع في الشبهات وقع في الحرام قال الراعي يروي عن حوّل النبی یوم شاک ان یمن لہ فیہ اکوان کل
ملائک حوّل اکوان بحی اللہ حکا و مہ اکوان فی الجسد بضعۃ اذا اصلحت یصلح الجسد کلاہ و اذا فسدت
فسد الجسد کلاہ اکوانھی القلب بخاری اور سلم میں نعمان بن بشیر سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ مقرر حلال کھلا ہے اور حرام
بھی کھلا ہے لیکن حلال اور حرام کے درمیان دو طرفہ فاصلہ ہو تو میں شبہ کی چیز میں ہیں ان کو بہت لوگ نہیں جانتے سو جو شہوتوں بجا دے اپنے
دین اور آبرو کو سلامت لیکھا اور جو شہوتوں میں پڑا وہ آخر حرام میں بھی پڑا جیسے وہ پھرنے والا کہہ دیتے یعنی روکی ہوئی زمین کے آس پاس
چراغ یا قریب ہے کہ کبھی منہ کی چیزیں گے جاو کہ البتہ ہر بلو شاہ کا ایک منہ ہوتا ہے وہاں کہ خدا کا رہنے اور اس کی حرام کی ہوئی چیزیں
میں جان کھو کہ بیشک ان میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے جسے سنو را تو سب سنو را اور جب بکڑا تو سارا بدن بکڑا یا د کھو کہ وہ بکڑا
دل ہی ق یہ حدیث بزرگام کی ہے اس میں شریعت و طریقت سب موجود ہیں اس کو جو بکڑا د کھا چاکر دنیا کی سب چیزیں تین طرح
پر ہیں حلال اور حرام اور شہوتہ اور چیزیں حلال ہیں و قرآن اور حدیث میں صاف کھلی ہیں سب مسلمانوں میں مشہور ہیں جیسے کہ جنتی
سوداگری مزدوری کا بکری اونٹ دودھ شہد میوے اور جو حرام ہیں وہ بھی مشہور ہیں جیسے ناسق قتل شراب جو حرام کا
چوری مٹا بنی جھوٹ ہی طرح اور چیزیں ان کو سب حرام جانتے ہیں جاہل تک بھی اور شہوتہ اور چیزیں یعنی کچھ حلال سے بھی کھتی ہیں

کہ اگر گھر میں بابر اسم کی ہو تو بڑا ترخہ رہے فرمایا کہ یہ خدا کی قدرت ہے تمہارا گمان غلط ہے کیسے کہ جس نے پڑھ لکھ کر قوت نہیں حاصل کی
معلوم ہوا کہ جو لوگوں میں شہرہ ہو کہ جب گھر میں پڑا تو کوئی سرور و شرف نہ ہو غلط بات ہے کہ گھر میں کی نماز و رکعت سنت ہی پڑھتی ہو تو میں
پڑھے جب تک کہ شہرہ نہ ہو اور دعائیں مشغول رہے اور صدقہ دینا بھی سنت ہے ہر جائز ان الشہدائے اکابر نے مستحکم
و جہتیں ہیں مسلمین میں روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مہینہ انیس دن کا بھی ہوتا ہے **و** ایک بار حضرت نے قسم کھائی کہ مہینہ
بیس دن کا ہے پھر انیس دن کے بعد پانچ تشریف لے گئے لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! کہنے میں نے بھی قسم کھائی تھی حضرت نے فرمایا
کہ کیا ہوا مہینہ انیس دن کا بھی ہوتا ہے **و** حجابیں ان الشیطان اذا سمع الذکا اذ بالظلمة ذهب حتی یکھن
بمکان الروحاء مسلمین میں روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قریشیوں نے جب ان دنوں میں تھکا ہوا تھا کہ جاکر جاتا ہوا تھا وہ دور و جا
و ر و حاکم یحکون جو یہ ہے جسے تیس گوس **و** حجابیں ان الشیطان قد یبیس ان یبیس المصلون فی بحر فیر
الغریب و لکن فی التجریشین ہم مسلمین میں روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قریشیوں کی آتش شکاری اس کے انکیزی لوگ کہ
تا پور میں آپ کو جو چین لیکن ان میں فتنہ فساد کا قابو ہے **و** یعنی عربین ہلا م قائم رہے گات پستی و ان کی شیطان پستی سزا
بت پستی ہی سوچ ہے کہ عربین ایک تھا فضل سے بت پستی کوئی نہیں جانتا البتہ فتنہ و فساد بہت ہوا اس آدمی کا فرہنگین ہونا ان
حدیث عرب کی بڑی ثابت ہوئی **ق** ان الشیطان یجری من ارجلہم جگر ہی اللہ بخاری اور مسلم میں روایت ہے کہ
کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ شیطان آدمی کے بدن میں پھرتا ہے خون کی طرح **و** یعنی شیطان کا آدمی پر جو قابو ہے بخیر الی من
حدیثہ ان الشیطان یستحل الطعام ان لا یذکر کلمۃ اللہ علیہ و لای کلمۃ لہذا الجارید لیس یسجل
یہا فاکتبت بیدہا فکما لہذا الاخرانی لیس یسجل بیدہ فاکتبت بیدہ و اللہ یبیدہ ان یکا
فی یکا ہی مع یکا جہا مسلمین میں حدیث ہے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قریشیوں نے جلال جانتا ہوا اس کھانے کو جسے خدا کا نام لیا جا
اور شیطان اس کو لے آیا تھا کہ اس کے سبب کھانا جلال کرے شیطان اور کھانا تھکے پڑ گیا پھر اس جگہ کو لے آیا کہ اس کے سبب
کھانے کو جلال کرے سوا اس کا بھی ہاتھ میں نہ لے سکتا ہے کسی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ شیطان کا ہاتھ میرے ہاتھ میں ہے اس کے
کے ہاتھ کے ساتھ **و** حدیث ہے روایت ہے کہ ہار او ستر تھا کہ جب کھانا آتا تو ہم ہاتھ نہ دے تھے اس لیے کہ حضرت نے کھاتے ہو لیکن
کھانا آیا ایک ٹکی دوڑتی آئی جیسے اس کو کوئی کھینچے لانا ہی سوا اس کا کہ کھانا میں دن میں لے کر ہاتھ نہ دے تھے حضرت نے اس کا ہاتھ
پکڑ لیا پھر ایک گوارا اسی طرح دوڑتا آیا اس کا بھی ہاتھ حضرت نے پکڑ لیا پھر یہ حدیث فرمائی یعنی شیطان نے چاہا تھا کہ یہ لڑکی اور کو
نے خدا کا نام لے کھائے لگے تو میں بھی کھاؤں اس حدیث ثابت ہے کہ کھانا کھاتے اول بسم اللہ کہنا ضروری ہے نہ تو شیطان ساتھ کھاتا ہے
ق ابن مسعود عن الصادق یحدثہ لالی الذی وان الذی یحدثہ لالی الجملۃ وان الرجل لیسجد حتی
یکتب صدقاً وان الذی یحدثہ لالی الجملۃ یحدثہ لالی الذی وان الرجل لیسجد حتی یکتب
عند اللہ کذا ابانخاری اور مسلم میں عبد الباقی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک سچ بولنا سبکی کو بوجہ ناسی اور سبکی
بہشت میں بوجہ ناسی اور البتہ سچ بولنا کہ نیک بولنا سبکی بڑا سچا کھاتا ہے اور جو جھوٹ بولنا نافرمانی کو بوجہ ناسی اور نافرمانی
جو ناسی بوجہ ناسی اور سچ بولنا کہ نیک بولنا سبکی بڑا سچا کھاتا ہے اور جو جھوٹ بولنا نافرمانی کو بوجہ ناسی اور نافرمانی

کہ حضرت فرمایا کہ البتہ جو چیز ہے اور خیال میں آئے ہیں سو خدا نے اسے گناہ میری اس کے معاف کر دے جب تک اس کو نہ ہو یا وہی
 عمل کرے **و** یعنی جس کو کام کا خطرہ دل میں آئے سو معاف ہو اور اگر اس کو موزنہ سے کالایا ویسا کام کیا تو گناہ ثابت ہو
ہ ابوالدرداء **ا** ان الله جَزَأَ الْقُرْآنَ ثَلَاثَةَ اجْزَاءٍ فَعَلَ فَعَلَ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ جَزَعَهُ مِنْ اجْزَاءِ الْقُرْآنِ مَسْمُومٌ
 ابودرداء روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ قرآن کو تین ٹکڑے کیا ہی سو قل ہوا احد کو قرآن کے حصوں ایک حصہ ٹھہرایا **و**
 تمام قرآن کا مطلب تین قسم کی قسم میں جن کی وحدانیت اور اس کی صفات میں دوسری قسم میں قصہ میں تیسری قسم میں جمال اور جہاں کے
 حکم میں جس سے قل ہوا احد تمام قرآن کا ٹھہرا کہ اس میں تین حید اور صفات الہی کا بیان ہے **ق** ابو ہریرہ **ر** کان الله حبس عن
 عَمَلِكُمُ الْوَيْلُ وَسَلَطَ عَلَيْهِمْ رَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنِينَ فَلَهُمْ كُلٌّ لَّاحِدٍ كَانَ قَبْلِي وَلَهُمْ كُلٌّ لَّاحِدٌ كُنِيَ سَاعَةً كُنِيَ
 تَجَاوَزَ لَهَا كُلٌّ لَّاحِدٍ بَعْدِي فَلَا يَنْفَعُ صِدْقُهَا وَلَا يُخْتَلَى شَوْكُهَا وَلَا يُخْلَ سَاقُهَا كَلَامُ اللَّهِ لِيَسْتَدِ
 وَمَنْ قَتَلَ كَفَقِيلٌ فَهُوَ خَيْرٌ لِلنَّظَرَيْنِ لِقَاءُ أَنْ يُعْذَى وَلَا مَقَاتُ أَنْ يُقْبَلَ فَقَالَ الْعَبَّاسُ لَا كَلَامَ وَلَا خَيْرَ
 يَارَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّا لَنَجْعَلُهُ فِي قَبُورِنَا وَنُؤْتِيهِ نَافَقًا لَئِنْ لَمْ يَكُنْ خَرَفًا قَامَ أَبُو سَائِدٍ رَضِيَ عَنْهُ مِنْ أَهْلِ الْإِيمَانِ فَقَالَ
 الْكُتَيْبِيُّ يَارَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ الْكُتَيْبِيُّ كَلَامِي سَائِدٍ بَخَارِي أَوَّلُ مِ مِّنْ أَبُو بَرْزَةَ رَوَيْتَ هَكَذَا رَوَيْتَ هَكَذَا
 مَا تَحْمِي الْوَلَدُ كَوْرُكَ تَحَاوَرَا رَسُولُ أَوَّلِ سَانُونَ كَوْرُكَ تَحَاوَرَا رَسُولُ أَوَّلِ سَانُونَ كَوْرُكَ تَحَاوَرَا رَسُولُ أَوَّلِ سَانُونَ
 ایک ساعت بحر حلال ہوا اور بیشک میری قیامت تک کسی پر کہ حلال نہ ہو گا سو اس کا شکاری جانور نہ ہا کا جاوے اور اس کا درخت کا پتہ
 اور اس کی گری پڑی جیسے کہ لینا درست نہیں مگر اس کو جو ڈھونڈنے والا ہے پھانسی اور جس کا کوئی آدمی مارا جاوے وہ دو باتوں میں
 ایک بات جو ہر جان سو اختیار کرے یا تو خون بہا قاتل سے کہو یا خون کے ملے خون نہیں پھر حضرت کے چچا عباس نے کہا کہ رسول اللہ کے اذنی
 گھاس کاٹنے کی اجازت دیجئے اس لئے کہ ہم نے ولے لوگ اس قبر میں اور اپنی پھتوں پر دلائل میں حضرت نے فرمایا مگر اذنی کاٹنا
 درست ہے حوا کی مراد ابوشاہ نام میں کا رہنے والا کھڑا ہوا بھروسے کہ یہ جب کہ مجھ کو لکھا بھیجے یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا لکھو ابوشاہ
 کے واسطے اس حدیث معلوم ہو کہ حدیثوں کا کتاب میں لکھنا درست ہے بلکہ سنت ہے **ہ** ابوسعید **ا** ان الله حَرَّمَ الْحَمَّ وَالْحَمَّ وَالْحَمَّ
 هَذَا كَلَامِي وَعَنْدَكَ مِنْهَا شَيْءٌ فَلَا يَشْرِبُ وَلَا يَبِيعُ سَلَمٌ مِّنْ أَبُو سَعِيدٍ رَوَيْتَ هَكَذَا رَوَيْتَ هَكَذَا
 حرام کیا جو بکریہ شرب کی چیز کی آیت یہ سو گئی ہو اور اس کی کچھ شربانی ہو سو اس کو پیوے اور **و** جب شرب کی حرمت میں آیت
 ماوری تر حضرت نے حدیث فرمائی **ہ** عَالِيَةُ أَنَّ اللَّهَ خَلَقَ الْجَنَّةَ وَخَلَقَ النَّارَ فَخَلَقَ لِهَذِهِ أَهْلًا وَلِهَذِهِ أَهْلًا
 سلم حضرت عمار نے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قرآن بہشت پیدا کی اور دوزخ پیدا کی پھر اس کے واسطے بھی لوگ بنائے اور اس کے واسطے
و اس حدیث معلوم ہو کہ بہشت اور دوزخ پیدا ہو چکیں ہیں اور یہی سب جہاں سنت **ق** ابو ہریرہ **ر** کان الله خلق
 الْخَلْقَ حَتَّى إِذَا فُتِحَتْ مَقَامَاتُ الرَّحْمِ فَقَالَتْ هَذَا مَقَامُ الْعَالِدِينَ مِنَ الْقَطِيعَةِ قَالَ نَعَمْ أَمَا تَرَى خَلْقَ
 أَنْ أَحْلَلَ مِنْ وَصْلِكَ وَأَوْطَعَ مَنْ قَطَعَتْ قَالَتْ بَلَى ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَرَأَيْتُمْ إِنْ
 شَيْءٌ ثُمَّ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تَقْطَعُوا أَرْجَاءَكُمْ أُولَئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا اللَّهُ فَاعْلَمُوا أَنَّهُمْ وَأَعْلَى
 أَبْصَارُهُمْ بَخَارِي أَوَّلِ مِ مِّنْ أَبُو بَرْزَةَ رَوَيْتَ هَكَذَا رَوَيْتَ هَكَذَا

دیکھتا ہے یعنی بدو صفائی دل اور خاصیت کے ظاہر کی صفائی کا کچھ اعتبار نہیں اس حدیث میں تعجبی اور دوسری
مضمون ہے کہ میں آدمی غور کرے تو بوجھ **ہ** ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کہ لا ینظر الی من یجھزأ از اسرۃ بکسر الهمز من
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا نظر رحمت نہیں دیکھتا اور سبکی طرف چاہنی ازار کو غور کر لکھا کہ لیجھتا جاتا ہوں یعنی
غور سے یا نجاس یا ازار یعنی تہ بند ٹخنے سے نیچے لکھا یا وہ خلکی رحمت دور ہوا یا نجاس بیکار ناخواہ غور ہو ناخواہ غور حرام ہے
دوسری حدیث میں صاف آیا ہے **خ** ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کہ لا ینظر الی من یجھزأ از اسرۃ بکسر الهمز من
سبقت غصبی بخاری من ابو ہریرہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا خلق کو پیدا کیا عرش پر پہنچا پاس لکھا کہ مقرر
میری رحمت لکھ کر رکھی میرے غصے پر **ف** یعنی غصے سے خدا کی رحمت زیادہ ہے ایسی سبب کا فروع اور گناہوں کو جلد نہیں کرتا و
عزیز پیش تادیب نہیں کرتا لکھا دیکھتا ہے اور پردہ و التباہی روزی بند نہیں کرتا **ق** عائشہ رضی اللہ عنہا کہ لم یأمرنا ان نلکس
التحاکک والیطہن بخاری او سلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا ہم کو اسکا حکم نہیں کہ ہم بھراورشی کو
کیر الیئین **ف** حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت ایک بار طائی کو تشریف لیکرے اور سینے دروازہ کو کیرے سے منہ خارج
حضرت نے لکھا تو اسکو حضرت نے بھاڑا الا پھر یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ قبروں پر چادر ڈالنا اور اسکو گدھن
شرعیٹ محمدی بن نہیں **ہ** عائشہ رضی اللہ عنہا کہ لم یأمرنا ان نلکس التحاکک والیطہن بخاری او سلم میں حضرت عائشہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا مجھ کو نہیں بھیجا ہی سختی کرنے والا ولیکن مجھ کو بھیجا ہوا آسانی کرنے والا **ف** ایک شخص کے اوج طیار
نان نفیہ فرحت کے ساتھ حکایت آیت و تری ازواج کو حکم ہوا کہ یا دنیا قبول کریں یا آخرت اور اسد اور اس کے رسول کو تو یہ حضرت
عائشہ صدیقہ سے پیغام کہا اور فرمایا کہ جواب میں جلدی کر واپس باپ سے صلح علیہ عائشہ صدیقہ عرض کی یا رسول اللہ آپ
معدے میں باپ کے پوچھنے کی کیا حاجت ہے میں نے دنیا کو چھوڑا اور اسد اور رسول و آخرت کو قبول کیا لیکن عرض ہے کہ اور ازواج
اسکی نہ بھیجے حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی یہ کام تو یہی ہے کہ میں آسانی سے سکھاؤں اور سختی نہ کروں بی بی مجھ سے پوچھنے کی کہ
عائشہ نے قبول کیا میں بتلاؤنگا تاکہ وہ بھی قبول کرے **ہ** ابن مسعود رضی اللہ عنہما کہ لم یأمرنا ان نلکس التحاکک والیطہن بخاری او سلم میں حضرت عائشہ سے
فجھل لکم سدا و بان القریۃ و الخنازیر کانت قبل ذلک مسلم بن عبد اللہ بن مسعود روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ خدا نے جن قوم کو مثلاً عذاب کیا پھر انکی نسل کو باقی نہیں لکھا اور البتہ بند راو سورا سے آگے بھی تھے **ف** ایک شخص نے
پوچھا کہ اگلی امت کو خدا نے بند اور سوکر ڈالنا ہیہ بند راو سورا کیا اور خیرین کی اولاد ہیں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی **خ** ابو ہریرہ
والنعمان بن مقرن ان الله کفیٰ ذل هذا الدین بالرجل القلجی بخاری میں ابو ہریرہ اور نعمان بن مقرن سے روایت ہے
کہ حضرت نے ایک بار فرمایا کہ مقرر خدا اس میں کی مدد نہ لکھا آدمی سے کرتا ہوں **ف** حنین کی لڑائی میں ایک شخص کا فروع خوب لڑا پھر جب اسکو
رہمن میں بہت درد ہوا تو اپنا بیٹ مار کے گریا حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور جواب دہا کہ نام او طبع دنیا کے واسطے ملک فتح کرتے ہیں
یا فقیر اور عالم حاسی ہنود واسطے خلق کو غطا اور صیحت کرتے ہیں انکے حق میں بھی اس حدیث کو سمجھا جائے کہ اس ان الله لکیرضی عنہما
ان باکل الکلمۃ یجحد علیہا او لکیرضی عنہما علیہما السلام میں روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر
خدا ہر حرف اپنی جگہ اور اس جگہ سے کہ جب کچھ کھا کھا و تو احمد لکھا اور جب کچھ پیے تو احمد لکھا **ق** ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کہ

اندر بکرم صاف مکه لای دیتا بر چرخ پند لیون کا یہ حال ہو تو انکے باقی بدن کا حسن اسی رقیبا کیانچا بیسے **ق** ابو سعید
 ان اهل الجنة کثیرا و ان اهل النار من فوقهم کما تروا ان الکتاب اللدنی فی القبر فی الاقن
 من المشرق او المغرب لتفاحضل ما بیکم فقلوا یا رسول الله تبارک منازل الانبیاء کما یکملون
 غبره فقل کلی والذی نفسی بیدہ رجال امنوا بالله وصدقوا المرسلین بخاری اور لم یمن ابو سعید
 روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ مقرر ہستی لوگ دیکھتے ہیں اونچے محل الوان کو اپنے اوپر جیسے تم دیکھتے ہو رشتہ کے کہ آسمان
 کنا سے پردہ و خواہ پورب کی طرف خواہ کچھ کی طرف اتنا فرق و تین یا دنی مراتب کے سب سے ہوا صاحب نے عرض کی یا رسول اللہ
 عمرہ کان فیہ من بنی ہونکے اوکے سوا کوئی دہان نہ ہو چکے گا حضرت فرمایا کہ کیوں نہیں ہوا کسی جسکے قابو میں میری جان
 ہو کہ اور کانوں میں و مریو نہیں کے جو ایمان لائیں اسکا اور سچا جانا ہو بغیر فکوک **ق** النعمان بن بشیر ان اھون
 اھل النار عذابا من لہ فکان وشرک کان من نار یغلی صمہا و صمہا کما یغلی المرجل ما یراہی ان
 احدا استبد منه عذابا و لایک لاهو فھم عذابا بخاری اور لم یمن ثمان بن بشیر سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ
 مقررہ و خوں میں نہت ہلکا عذاب الودہ ہے جسکے بیرون میں گ کی دو جوتیان میں جسے اسکا و باغ ابلتا ہی جیسے دیکھی آتی ہے
 اور وہ جانتا ہے کہ جسے زیادہ کسی پر عذاب نہیں اور حال انکے اور دن اوپر بہت ہلکا عذاب **ق** ابو سعید ان بالمدينة
 حقا قد اسلموا فاذا اسرا فھم فی شیعنا ذنوبہم فکانہم ایاکم فان بد الکفر بعد ذلک فافعلوہ فاما کھو
 شیطان کسلم میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ مقررہ میں جن میں مسلمان ہو ہیں پھر ختم ہو چکے اور کوئی چیز
 یعنی و سانپا کر بن جاو تو اسکو تین ن اللع کر دھیر بھی کرنا پڑے اس کے بعد تو اسکو مار ڈالو کہ وہ شیطان یعنی وہ کافر
 جن میں سے میں ایک صحابی کی نئی شادی تھی چاہتے تھے کہ گئے دیکھا کہ بی بی دروازہ پر کھڑی ہے سب پوچھا کہ کیا
 گھر میں سب کا ہوا اس صحابی کو سوا مار ڈالا پھر صحابی بھی گڑے اور مگر گئے جب حضرت نے قصہ سنا تو حدیث فرمائی اور ایک حدیث میں یوں
 آیا کہ جب نہ کہ اپنے گھر میں کھو تو تین دن کو کہ ہم سوا نقول غر نوح اور سلیمان دن کے تم سے یا لگتے ہیں کہ ہکو تیرے بند پھر
 بعد بھی اگر سب نکلے تو مار ڈالو **ق** عائشہ ان یاکا لھن ذن بکھن و اسما و اسما و اسما یقوون انہن
 اھم و کھن بخاری اور لم یمن حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ البتہ بلال رات کو اذان دیتا ہی سو تم کھایا پیا کر خوب
 عبداللہ بن کھو اذان دیکھو **ق** بلال کچھ رات سے اذان دیتے تھے تاکہ لوگ تہ کی نماز کو اٹھ کر پڑھیں اور جو جاگے یوں
 سے سو رہیں عبداللہ صبح کو اذان دیتے تھے و اندھے تھے جب تاکو کہ کہتے کہ فجر ہوئی و اذان کہتے تھے سو حضرت فرمایا کہ روزہ داری
 کھایا کرین بلال کی اذان کا خیال نہ کریں **ق** ابن مسعود ان یکن یدکی الساعة ایا ما یکنزل فیہما الجھل و
 و یففع فیہما العلم و یکنر فیہما الھجج و الھجج القتل بخاری اور لم یمن عبداللہ بن کھو روایت ہے کہ حضرت فرمایا
 کہ مقرر قیامت پہلے ایسے دن ہونگے کہ اونمیں جہالت اترے گی یعنی پھیلے گی اور علم اٹھے گا اور قتل بہت ہوگا **ق** یعنی دنیا
 کی حرص ایسی غالب ہوگی کہ لوگوں کو علم دین سکھنے کی پرواہ نہ رہے گی رات دن سوا طلب نیائے اور کچھ طلب کا نہ ہوگا بلکہ قیامت
 پہلے کہ اگر علم بھی پڑھیں تو بھی دنیا ہی واسطے تو در حقیقت وہ علم نہیں ہے وہ جہالت ہی اس واسطے کہ علم وہی ہے جس سے دنیا

کون بال تجکو بہت پسندے اوسنے کہا اونٹ یا کا اسحق بن عبداللہ اس صبیح ایک اوی کو شک پڑ گئی کہ اوسنے اونٹ یا کا کیا
لیکن سفید داغ والے یا ندھے نے انیس ایک اونٹ کہا دوسرے نگلے سوا سو کو دس مہینے کی گابھن اونٹنی ہی پھر کہا حد اسیر واسطے آہستہ
دے حضرت فرمایا پھر فرشتہ گئے پاس آیا سو کہا کون چیر تجکو بہت پسند آتی ہی اوسنے کہا کہ اچھے بال اور یہ بیاری جاتی ہے جسکے سبب لوگ
مجھے گھناتے ہیں پھر اوسنے اوپر ہاتھ ملا سوا کی بیاری دور ہو گئی اور او کو اچھے بال ملے فرشتے نے کہا کہ کون بال تجکو بہت بھانا
اوسنے کہا کہ گلے سوا سو کا گابھن کا بال فرشتے نے کہا کہ حد یہ بال میں کئی حضرت نے فرمایا کہ پھر فرشتہ انھے پاس آیا سو کہا کہ کج کو کچن
بہت پسند ہی اوسنے کہا کہ اندھیری آنکھ میں روشنی دے تو میں اوسکے سبب لوگ کو دیکھوں حضرت فرمایا پھر فرشتے نے اوپر ہاتھ ملا سوا
جسٹار روشنی ہی فرشتے نے کہا کہ کون بال تجکو بہت پسند ہی اوسنے کہا۔ حیرت بکری تو او کو سو کا گابھن بکری ملی نواوٹنی اور او کا بھی بیانی اور
بھی خبی پھر ہوئے سفید داغ والے کے جھگل بھرا اونٹ ہو گئے اور گئے کے جھگل بھرا کالین ہو گئے اور انھیں کے جھگل بھرا کالین ہو گئے حضرت نے فرمایا اب
دیکھ فرشتہ سفید داغ والے پاس اپنی اگلی صورت اور کل میں آیا سو اوسنے کہا کہ میں محتاج آدمی ہوں میں سیر سبب بکٹ گئے سواج منزل
پہونچا ہوں مجھ کو بنہین و خن کی مدد پھر بدوں تیر گرم کے میں تجھے مانگتا ہوں اوسکی نام پر جسے تجکو ستھرا نگ اور ستھری کھال ہی او بال
اونٹ دیے ایک اس ازنی مانگتا ہوں جو سیر سفر میں کام آوے اوسنے کہا لوگوں کے حق مجھ بہت ہیں یعنی قضا ر ہوں یا گھر بکے خرچ سے
مال زیادہ نہیں تجکو بدوں پھر فرشتے نے کہا کہ البتہ میں تجکو کچھ پھانسا ہوں بھلا کیا تو محتاج کو یہی تھا کہ تجھے لوگ گھناتے تھے پھر حد
اپنے فضل سے یہ مال دیا پھر اوسنے جواب دیا کہ میں نے یا ابی یہ ایک ادب جو پستہ تہا پست کے نام ہی دار ہے سو فرشتے نے کہا کہ اگر تو مجھو ٹھا ہو
خدا تجکو ویسا ہی کر ڈالے جیسا تو تھا حضرت نے فرمایا پھر فرشتہ گئے کہ پاس آیا او سی اپنی صورت اور کل میں پھر اوسنے کہا جیسا سفید داغ والے
سے کہا اوسنے بھی جواب دیا جیسا اوسنے جواب دیا تھا فرشتے نے کہا کہ اگر تو مجھو ٹھا ہو تو خدا تجکو ویسا ہی کر ڈالے جیسا تو تھا حضرت نے
فرمایا اور فرشتہ انھے پاس گیا اپنی اوسی صورت اور کل میں پھر فرشتے نے کہا کہ میں محتاج آدمی اور سفر ہوں سیر سفر میں سبب سبب
اور تیر میں کٹ گئیں مجکو آج پہونچنا بغیر مدد آتی اور او سکے بعد بدوں تیر گرم کے مشکل ہی ہو میں تجھے اوس کا نام پر جسے تجکو
آکھتے ہی ایک بکری مانگتا ہوں کہ سیر سفر میں کام آوے اوسنے کہا کہ مقرر میں اندھا تھا سو خدا نے تجکو آنکھ دی تو لیجان بکریوں سے
جنتا تیرا ہی چکا اور چھوڑا جنتا تیرا ہی چکا قسم خدا کی آج جو چیز تو راہ خدا میں لیو گی میں تجکو مشکل دین ڈالوں گا یعنی تیرا ہاتھ پیرا ہوگا
اور دوسری وایت میں یوں کہ کہ نہ لینے میں اگر کچھ تو چھوڑ گیا تو میں تیری تعریف کروں گا یعنی میں لینے سے کچھ خوش نہ ہوں گا
اور تیرا ہی چھوڑی کی تعریف بھی کروں گا سو فرشتے نے کہا بے اپنا مال رکھ تم تیرا آدمی تو صرف آزمائے گئے تھے سو تجھے تو البتہ خدا ر ہئی
اور تیر کو دونوں ساتھیوں سے ناخوش ہوا **و** اس حدیث میں بے شک گزار اور ناحی شانس کا بیان ہی بلکہ اگر غور کیجیے تو یہ حد
سبب عالم کے حال میں ہی یعنی ہم سب لوگ اول کچھ حقیقت تھے جان بال صحت علم حکومت شخص اوسکے گرم سے سب کو مایوس ہو گیا
ہو وہ اپنی حقیقت اور خدا کا گرم ہو چکر شکر گزار ہی اور جو حق ہی وہ اپنی حقیقت اور خدا کا گرم کو بھول کر اپنے سلیقے اور تیر
اور خاندانی ریاست پر مغرور ہی تو خدا اور ہی **و** مہمونی نہ ان خبر میل کان وعکری ان یتلقانی للیسک
فلما یلقانی امّا واللہ ما اختلفنی مسد لم میں حضرت یہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر میں نے مجھے ملاقات کا آج کی
راٹھ ملے کہ تھا سو مجھے ملاقات نہیں کی یہ جانو کہ قسم خدا کی کہ اوسنے مجھے کبھی عدہ ملاقات نہیں کیا **و** حضرت یہ روایت ہے

اور آخرت یاد رہے۔ فرمایا: میں نے ستر گز لٹائی ہیں۔ یہی الساعۃ کہ لڑائی فاحشدہ وہم مسلمین ہا ہرین ہر ہر
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر کیا ہے پہلے جو لوگ پہلے آئیں گے وہ سیدہ زہرا اور اسود اور سحر
اور علیہ اور مختار بن جنوہ نے جو بیغری کے دو کچے بھروسہ آؤں گے اور باد کیا ہے لوگ ہیں جنہوں نے وضعی حدیث بنائیں اور حضرت
کی طرف نسبت کیں اور علیہ حدیث نے آؤں گے میں نے کمال الاق ابوہریرہ کہ ان نکلتے تھے نبی کریم کے آگے
واقف و اعلمی فاراد اللہ ان یتسللوا ہم فبعت الیہم مملکا فانی الابرص فقال ای شیء احب الیک
قال لو ان حسن و حیدر و عبد حب معی الذی قد قدر فی الناس قال فمسخہ فذہب عنہ فذکر
واعطی لو انا حسنا و حیدر احسنا قال فانی المال احب الیک قال الابرص او قال البقر شک استحق بن
عبداللہ احذر و اذ ہذا الحدیث الا ان الابرص او قال احذر الابرص فاعطی
ناقة عسراء فقال بارک اللہ لک فیہا قال فانی الاقرع فقال ای شیء احب الیک فقال شتر حسن
وین حب معی ہذا الذی قد قدر فی الناس فمسخہ فذہب عنہ فاعطی شعرا احسنا قال فانی المال
احب الیک قال البقر فاعطی بقرۃ حاملا قال بارک اللہ لک فیہا قال فانی الاشمی فقال ای شیء
احب الیک قال ان یورد اللہ الی بصری فابصریہ الناس قال فمسخہ فرک اللہ الیہ بصرہ قال فانی المال احب
الیک قال العکم فاعطی شاة و الدان و تلح ہذا ان و تلح ہذا فکان لہذا اود من الابرص و لہذا اود
من البقر و لہذا اود من الغنم قال ثم لہ انی الابرص فی صلوٰتہ و ہب عنہ فقال رجل مسکین
قد انقطعت بی الحبال فی سفری فلا بداع فی الیوم الا باللہ ثم ربک اسئلك بالذی اعطاک اللہ و انک
و اجملا احسن و المال یبذل علیہ فی سفری فقال الخوف کثیرہ فقال لہ کلائی آخر فاک
اکونک ابرص یقذک الناس ففیرا فاعطاک اللہ فقال انما ورت ہذا المال کایرا عن کلیر فقال
ان کنت کاذبا فصبر اللہ الی ما کنت قال وانی الاقرع فی صلوٰتہ و ہب عنہ فقال لہ منک ما قال
لہذا و رد علیہ مثل صابر علی ہذا قال ان کنت کاذبا فصبر اللہ الی ما کنت قال وانی الاشمی
فی صلوٰتہ و ہب عنہ فقال رجل مسکین و ان سبیل انقطعت بی الحبال فی سفری فلا بداع فی
الیوم الا باللہ ثم ربک اسئلك بالذی ربک علیک بصرک شاة اتبغ فی سفری فقال قد کنت اعمی
فرک اللہ الی بصری فابصری فمشیئت و ع ما شیئت فکان الیوم شیئا من شاة اللہ و فرک
لا اجدک الیوم لشیء اخذتہ للہ فقال امسک مالک و انما التباکیر و قد رضی عنک و یخط علی
صلح حدیث بخاری اور مسلم ابوہریرہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حضرت یعقوب کی اولاد میں تین آدمی تھے ایک کوڑھی
سفید داغ والا دوسرا کچھ تیسرا نہ حاسو تھا چاکرا اوکو آڑا تھے تو ان کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
اوسنے کہا کہ جو کون چھو بہت پیار ہی و اوسنے کہا کہ اچھا لگا اور اچھی کھال اور مجھے یہ پیاری درہنہ یاد ہے جسکے کچھ
گھانٹے ہیں حضرت نے فرمایا کہ فرشتے نے اوس پر راجحہ ملا سو اوسکی گھر میں رہی اور اوسکو اچھا لگا اور اچھی کھال دینی گئی فرشتے نے کہا

روایت ہے کہ حضرت ایک درمگین بنی بعلول اٹھے مینے عرض کی یا رسول اللہ صبح حضرت کو کیوں رنجی تھی حضرت نے یہ حدیث فرمائی سو وہ دن انہی طرح گذرا پھر حضرت کے جی میں آگیا کہ جابر بانی کے بیٹے کے کا پلا ہی پھر حضرت نے اوسکو نکلا دیا پھر اپنے ہاتھ سے وہاں بانی پھر جورت ہوئی جبریل سے ملاقات ہوئی حضرت نے اونکے آگے کا سبب جابر بانی کے کہا کہ تم کو حکم نہیں اوس گھر میں جانے کا جابر نے اور گناہوں پھر حضرت نے صبح کو کتوں کے مار ڈالنے کا حکم دیا **ہم سکتہ ان کھڑوہ آخی من اللہ حلالہ** مسلم میں حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تھر حمزہ میرا دودھ شریک تھا فی **ف** امیر حمزہ حضرت کے چچا تھے لوگوں نے حضرت سے کہا کہ آپ حمزہ کی بیٹی سے نکاح کیجئے پھر حضرت نے حدیث فرمائی **ف** یعنی دودھ رشتے سے وہ میری بیٹی ہی ہوئی تو نکاح درست نہیں **وحد یقہ بنی النبی ان سحر خی لا بعد حمزہ ایلہ من عدن والدی نفی سیدہ عائشہ** **ف** **الرجل الا بک انہ یبک عن حوضہ** مسلم میں حذیفہ بن یمان سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ میرا حوضہ ترکافوں سے بہت دور ہوگا جیسے شہر ایک شہر عدن سے دور ہے قسم ہے اوسکی جسکے قابو میں میری جان ہے کہ میں مقرر کا فر لوگوں کو اوس حوض سے ہانکوں گا جیسے میرا یہ حوض سے گناہ اوس کو ہانکتا ہے **ف** ایک شام میں ایک شہر کا نام ہے اور عدن یمن میں ایک شہر کا نام ہے یعنی جیسے ایک عدن سے بڑھ ہی ویسے کا فر میرا حوض سے دور چھینے اوسکا پانی اونکے نصیب میں نہیں یا میرا طلب میرا حوض اتنا لمبا چڑھا ہی جیسے ایک سے عدن تک یعنی باوجود اس مسافت کا فر اوس سے بے نصیب ہیں **عائشہ ان حیضتک لیس فی یدک قالہ** لھا مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ میرا حیض تیرا تھ میں نہیں لگا ہی پھر حضرت عائشہ سے فرمایا **ف** ایک بار حضرت نے حضرت عائشہ سے فرمایا کہ مجھ کو چٹائی کی جانا مار لائے مسجے حضرت عائشہ نے کہا کہ مجھ کو حیض کی حالت ہے یعنی اس حالت میں سجدہ اندر کیوں کر جاؤں پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی قدم سجدہ باہر رکھ ہاتھ بڑھا کر جانا سجدہ اٹھالے **خ انس بن مالک عن حمزہ بن عبد المطلب عن عائشہ ان خالدا بن الولید بن العنبر فی حیل لقریش طلیعہ فخذوا ذات الیوم قالہ** **ف** **من الحدیث بخاری میں** مسند ورنہ اور مروان سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جس سال صلح حدیبیہ ہوئی کہ خالد بن ولید قریش کے سواروں کو لیے غیم میں آگاہ کرے پھر اوس کو تم کتر اچھا دہنی طرف کی راہ **ف** غیم اور حدیبیہ دو مقام ہیں یکے کے پاس حضرت نے نفع یکے سے پہلے عمر کا ارادہ کیا اور جا کے اٹھالے قریش کے مکے میں اچانک داخل ہو دین اور میرا حضرت نے خالد کا حال معلوم ہوا تب حدیث فرمائی پھر اوس سال کافروں نے حضرت کو بل جانے سے روکا صلح کر کے حضرت بل آئے صلح کا قصہ آگے معلوم ہوگا خالد بن ولید اوس وقت تک ایمان لائے تھے ہر چند مروان ناہنسی مذہب یعنی مخالف اہل بیت تھا لیکن بخاری میں اس کی روایت ضعیف آئی ہے یعنی مسند کے ساتھ چنانچہ اس حدیث میں علاوہ اس کے یہ قصہ حدیبیہ کی روایت ہے کچھ مقام تمت نہیں **خ ابو ہریرہ عن داود البیہی** **ف** **صلوات اللہ وسلامہ علیہ** کان کا یا کل لک انہ من عمل یدہ بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ داؤد بغیر علیہ الصلوٰۃ والسلام نہیں کھاتے تھے مگر اپنے ہاتھ کے کام سے **ف** روایت ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام کا معمول تھا کہ رات کو گشت کرتے تھے اور اپنا حال لوگوں سے پوچھتے چہرے تھے اگر کوئی نا مناسب بات کہتا ہو تو اسکو بیل ڈالتے ایک ایک جی عورت سے پوچھا کہ داؤد کیسا آدمی ہے اوسنے کہا کہ ملک کے حصول سے کہتا ہے آدمی خوشی اگر اپنے ہاتھ کی محنت کھائے پھر اوس وقت سے حضرت داؤد علیہ السلام محنت شروع کی جسے اونکے واسطے لوہے کو زمرہ دیا تھا اپنے ہاتھ سے

کہ کلمہ اُتار دیا اور اسی وقت غنیمت کا فرمایا ہوا فی الجرح حتی ولو لخصرک و ہوا فی ذلک
یلتبس مرکباً یخرج من الی بکاء فخرج الرجل الذی کان استشفہ یبصر لکل من کما قد جاء بکاءہ و إذا
بالخشبة الی فیھا المال فآخذ ہما کلاہما حکماً فلما نشرھا وجد المال والخیفة ثم قدم الذی کان
استشفہ فآلی بالآلف دینار فو قال واللہ ما زلت جاهدک فی طلب مرکب لا یتیک بمالک فما وجدک
مرکباً فقبل الذی آتیت فیہ قال هل کنت بعثت الی یسبحی قال اخبیرک انی لم اجد مرکباً فقبل الذی
جئت فیہ قال فان للہ قد اذی عدک المال الذی کنت والخشبة فانصرف بالآلف دینار شراً شدداً
بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قوم ہی اسرائیل میں ایک مرد دو سہری ہیرا شرفیان قرض میں لے گئے
اوسنے کہا گواہوں کو لا کر انکو قرض کو ادا کرو تو اوسنے کہا خدا کو ادا ہونا کفایت کرتا ہی قرض دے والے نے کہا تو کوئی ضمان ہی
لا اوسنے کہا خدا کا ضمان ہی کفایت کرتا ہی اوسنے کہا تو بیچ کر یا پھر اوسکو ہیرا شرفیان کچھ مدت ٹھہرا کر دینے وہ سوداگر کی واسطے
سمندر کے سفر میں سو اپنے کام سے فراغت کر چکا پھر اپنے جہاز کی تلاش کی تا سوار ہو کر مقررہ مدت اندر قرض دے والے پاس آئے سو اوسنے
کوئی جہاز نہ پایا تو ایک لڑکی کو لیکر گریدا پھر اوسمیں ہیرا شرفیوں کو بچھا اور ایک ایسا خط قرض دے والے کے نام کا اوسمیں لایا پھر اوسنے
پھر کو خوب بند کیا اور سمندر پر لے آیا پھر کہا کہ خداوند اتوجاننا ہی کہ میں نے فلا سے ہیرا شرفیان قرض لینے میں تجھ سے اوسنے جسے ضمان
مانگا تھا میں نے کہا تھا کہ خدا کا ضمان ہی کفایت کرتا ہی وہ تیری ضمان ہی ہو گیا تھا پھر اوسنے گواہ مانگا میں نے کہا کہ خدا کی گواہی کفایت
کرتی ہی وہ تیری گواہی ہو گیا تھا اور میں نے بہت دوڑ دھوپ کی کہ کوئی جہاز یا قین تا اوسکا قرض بھیجوں تو نہ پایا یا نہ
تو اس لڑکی کو امانت پر کر تا ہوں پھر اوسکو سمین میں لے آؤں یا یہاں تک کہ وہ ڈوب گئی پھر وہاں سے پلٹ آیا تو اوسنے کے وقت بھی
جہاز کی تلاش میں نہ تھا تا اوسکے شہر کو جاؤ سو دیکھنے نکلا وہ مرد جسے قرض مانگا تھا کہ شاید کوئی جہاز اوسکا قرض لال لایا ہو سو اوسنے
یکایک اس لڑکی کو دیکھا جس میں مال تھا سو اوسکو اپنے گھر والوں کے چلائے واسطے لیا پھر جب اوسکو حیران مال اور خط کو پایا پھر بعد مدت کے
جسیر قرض تھو ادا آیا وہ ہیرا شرفیان لایا اور کہا قسم خدا کی میں ہمیشہ جہاز کی تلاش میں دوڑا دھوپ کیا کہ میں تیرے پاس تیرا مال لاؤں
سو اس وقت کے آنے سے پہلے میں نے کوئی جہاز نہ پایا قرض دے والے نے کہا کہ کیا تو میرے پاس کچھ بھیجا تھا اوسنے کہا میں تجھ کو خبر دیتا ہوں
کہ میں نے اپنے آنے سے پہلے کوئی جہاز نہ پایا قرض دے والے نے کہا حیران معلوم ہو سوال البتہ خدا تیری طرف سے جواب کہ تو نے لڑکی کے ساتھ
بھیجا تھا سو پوچھا دیا سو اپنے ہیرا شرفیان لیکر خیریت سے پھر جانا اس حدیث میں بہت حاکمی اور امانت داری کی
خوبی کا بیان ہے معلوم ہوا کہ جس نے سچا بھروسہ خدا پر کیا اوسکو کوٹا نہیں پڑتا اس حدیث ثابت ہوا کہ قرض میں وعدہ کرنا اور اسے
لیکن امام عظیم اور شافعی کا یہ مذہب ہے کہ قرض کی مدت لازم نہیں مالک اگر چاہے تو مدت سے پہلے قرض مانگا لے سکے اور امام مالک
کے نزدیک سے قبل تھا ضرورت میں **ق** عَالِشَةُ اَنَّ رُوحَ الْقُدُّسِ لَا يَزَالُ يُؤَدِّدُ اَوْ مَانَا فَحَتَّى عَنِ
اللّٰهِ وَرَسُولِهِ **ق** لَحْشَانِ بْنِ ثَابِتٍ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقررہ جہیل
تیری ہمیشہ دیکھ کر تیری جیسے کہ تو خدا اور اس کے رسول کی طرف سے جواب ہی کی ہی خیریت حسان بن ثابت سے فرمایا
کافروں نے حضرت کی لیکنا زوجہ کی تھی حضرت نے حسان صحابی جو بدشاعر تھے فرمایا کہ تم انکو جواب حسان نے چند بیعتوں میں انکی

انتقال کیا اللہ صلی علیہ وسلم خوالہ بنت ثامرہ رات رجا کہ یحییٰ صلی فی مآل اللہ بقرہ حق وکلمہ اللہ
 یوم القیامۃ بخاری میں خود کتب ثانیہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ مقرر ہو کہ گھسے بڑے ہیں خدا کے مال میں ناحق یعنی ناحق
 لوت کھاتے ہیں ان کے لیے قیامت میں آگ ہوتی ہے یعنی بیت المال سے سوا مستحقوں کو دیکھ لینا درست نہیں خ
 ابوہریرہ قرآن مجید لڑائی کل الثری من الطیش فاخذ السجل خطہ فجعل یقرنہ لیکم حتی اڑواہ
 فشکر اللہ لہ فاخذہ الخبۃ بخاری میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ البتہ ایک سڑکتے کو دیکھا کہ پیاس کے مارے کچھ
 کھانا تھا سو اس کو اپنا سوز و لیکر دوسمیں بانی ہجر کو بلایا یہاں تک کہ اس کو چھکا دیا سو خدا اس کی محنت کو کما لائی پھر اس کو
 بہشت میں داخل کیا ابوہریرہ قرآن مجید لڑائی اس آخا کہ فی قریۃ اخری فارصد اللہ علی صدرہ من ملکات فاما
 اتی علیہ قال انی ترید قال ارید اخی فی ہذہ القریۃ قال حل لک علیہ من نعمۃ تریدہا قال
 لاخبر انی احببتہ فی اللہ قال فانی رسول اللہ الیک بان اللہ قد احبک کما احببتہ فیہ میں
 ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ البتہ ایک مرد تھا جس نے اپنے بھائی مسلمان کی جو دوسری سی ہوتا تھا ماقاتا کا ارادہ کیا
 سو خدا اس کی راہ میں ایک فرشتہ بھلا رکھا جب اس کے پاس آیا تو فرشتے نے پوچھا کہ تو کہہ دیا جاہتا ہی اس نے کہا اس میں
 اپنے بھائی کو ملا جاہتا ہوں فرشتے نے کہا کچھ تیرا ویر احسان ہو جس کو بڑھایا جاہتا ہی اس نے کہا نہیں صرف میں اس سے
 خدا کے واسطے محبت رکھتا ہوں فرشتے نے کہا میں خدا کا بھیجا ہوں تیرا پیغام یہ ہے کہ خدا نے بھی تجھ کو دوست رکھا جیسا تو اس کو
 خدا کے واسطے دوست رکھتا ہی اس حدیث معلوم ہو کہ دنیا کے لگاؤ کو کسی نیکو سے لکھنا بڑی عمدہ بات ہی خ
 ابوہریرہ قرآن مجید لڑائی اہل الجنۃ استاذن ربہ فی الذبح فقال لہ اولست فیما اشدھیت قال
 بلی ولا لکنی احب ان اذبح فاسبح ویکرمک بالظرف ونباتہ واستواؤہ واستحصادہ ونکویۃ امانال
 ایجاب فیقول اللہ ذنک یا ابن آدم فانہ لا یستعذک شیء بخاری میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا
 کہ ایک شئی مرد اپنے رب سے کہتی ہے کہ اجازت مانگی سو خدا فرمایا کہ کیا تجھ کو اصل زمین تیرا ہی چاہتا ہی اس نے کہا کیوں نہیں
 کچھ جو دوسری لیکن کہتی ہے کہ راہت بھائی ہی اس حدیث معلوم ہو کہ بہشتی جو چاہے گا سو پاویگا خ
 ابوہریرہ قرآن مجید لڑائی اہل الجنۃ استاذن ربہ فی الذبح فقال لہ اولست فیما اشدھیت قال
 بلی ولا لکنی احب ان اذبح فاسبح ویکرمک بالظرف ونباتہ واستواؤہ واستحصادہ ونکویۃ امانال
 ایجاب فیقول اللہ ذنک یا ابن آدم فانہ لا یستعذک شیء بخاری میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا
 کہ ایک شئی مرد اپنے رب سے کہتی ہے کہ اجازت مانگی سو خدا فرمایا کہ کیا تجھ کو اصل زمین تیرا ہی چاہتا ہی اس نے کہا کیوں نہیں
 کچھ جو دوسری لیکن کہتی ہے کہ راہت بھائی ہی اس حدیث معلوم ہو کہ بہشتی جو چاہے گا سو پاویگا خ
 ابوہریرہ قرآن مجید لڑائی اہل الجنۃ استاذن ربہ فی الذبح فقال لہ اولست فیما اشدھیت قال
 بلی ولا لکنی احب ان اذبح فاسبح ویکرمک بالظرف ونباتہ واستواؤہ واستحصادہ ونکویۃ امانال
 ایجاب فیقول اللہ ذنک یا ابن آدم فانہ لا یستعذک شیء بخاری میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا
 کہ ایک شئی مرد اپنے رب سے کہتی ہے کہ اجازت مانگی سو خدا فرمایا کہ کیا تجھ کو اصل زمین تیرا ہی چاہتا ہی اس نے کہا کیوں نہیں
 کچھ جو دوسری لیکن کہتی ہے کہ راہت بھائی ہی اس حدیث معلوم ہو کہ بہشتی جو چاہے گا سو پاویگا خ

[illegible]

روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ اللہ ہر روز وزن میں اور کتابوں کے وزن میں سحری کے لمحے کا فرق ہے **ف** کتاب الیٰسعی ہو
 اور نصاریٰ کے نزدیک روز میں سحری کا کھانا درست نہیں اور اسلام میں سنت ہے کہ سنت ہے **ع** عبد اللہ بن عمرؓ وان فخر
 المهاجرین یکفون الا عذیبا یوم القیامۃ الی الجنة یار یعیس خریفا مسلمین عبد اللہ بن عمرؓ روایت
 کہ حضرت فرمایا کہ مقرر محاج وطن چھوڑنے والے مالداروں چھوڑنے والوں کے قیاس کے دن چالیس میں بہشت میں آگے جاوینگے **ف**
 حضرت کے اصحاب نے قسم لیا کہ ہاجرین دو کرا انصار مہاجرین کو ہیں جو مکہ فتح ہونے سے پہلے اپنے وطن چھوڑا کہ فاسطہ مدینہ میں
 حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انصار کو ہیں کہ اپنے ذلیل تھے سو مہاجرین انصار سے افضل ہیں اور مہاجرین میں محاج اصحاب
 مالداروں کے واسطے کہ محاجوں پر وہیں کے سب سے زیادہ بڑی بڑی کھیتیں اور باغیں ہوں گے وہ چالیس میں بہشت
 مالداروں کے جاوینگے اور حجاز میں آیا ہو یا تشریف لائے بہشت میں جاوینگے اور اسکا مطلب کہ مہاجرین کو اور مالداروں کو
 سے یا تشریف لائے جاوینگے تو دونوں دعویٰ میں کچھ خلافت نہ رہے **ف** سئل بن سعد ان فی الجنة کما یقال کہ
 الن یان یکحل منہ الصاعون یوم القیامۃ لایدخل منہ احد غبرہم یقال ان الصاعون
 فیکون منہ لایدخل منہ احد غبرہم فاذا دخلوا اُغلق فلم یدخل منہ احد بخاری اور مسلم میں
 بن سعد سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ مقرر بہشت میں ایک واہ ہے جسکو ریان کہتے ہیں یعنی چمکا دینے والا یا سناں چمکا
 والا اور میں وزہ دار جاوینگے قیاس کے روز کوئی اوسے نجاوے گا کہ سو کا جاوے گا کہ ان میں وزہ دار سو کا وٹھ کرے ہوئے
 نجاوے گا کوئی اوسے ایک سو کا جب جاوے گا کہ تو وہ دروازہ بند کیا جاوے گا سو کوئی اوسے نجاوے گا **ف** ابو سعیدؓ ان فی
 الجنة شجرة لیسیر الکلب اجماع المصنف السراج مائة عام ثم یقطعها بخاری اور مسلم میں ابو سعیدؓ سے
 روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ مقرر بہشت میں ایک رخت ہے کہ اچھے گھوڑے یا اونٹن پر قوم کا سوار سو برس چلے اوکو تمام کر کے **ف**
 مقدسیؒ لکھا کہ یہ رخت رتہ نشینی ہے جس کے پیر شکے برابر اور پتے ہاتھی کے کان برابر ہیں اور بعض اوسکو طوبی کہتے ہیں
ف انسؓ ان فی الجنة کسوفان کسوفان کل جعة فھب ریح الشمال فتخوف فی وجوھہم ویتاھم فیرد اذوا
 حسنا وجماعا لا یدرجون الی اھلہم وقد ارددوا حسنا وجماعا فیکون لھم اھلہم واللہ لقد
 ارددہم بعدنا حسنا وجماعا لا فیکونون وانتم واللہ لقد ارددہم بعدنا حسنا وجماعا کہ مسلم میں
 انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ مقرر بہشت میں ایک ناز ہے جس میں بہشتی لوگ ہر جمعے کے دن جمع ہوا کرتے پھر اتر کر
 چلے گی سو طرنگہ اور غبار جو مشک و زعفران ہے اونکے چہروں اور کپڑوں پر پیر گیا سو کا حسن اور جمال زیادہ ہو جاوے گا
 پھر ایک آئینے اپنے گرو والوں کی طرف اور گھر والوں کا بھی حسن اور جمال بڑھ گیا ہو گا سو اوس آئینے کے خدا کی قسم تمھارا
 حسن اور جمال ہمارے بعد تو بہت بڑھ گیا ہے پھر جو ان بویں کہ خدا کی قسم تمھارا بھی حسن اور جمال ہمارے بعد زیادہ ہو گیا **ف** ابو سعیدؓ
 معلوم ہوا کہ بہشتیوں کا حسن ہمیشہ بڑھ کرے گا **ف** ابو ہریرہؓ ان فی الجنة مائة درجۃ اعدھا اللہ للجاہلین
 فی سبیلہ کل درجتین مابینہما کما بین السماء والارض فاذا سأل اللہ اللہ فسئلہم الفر دوس
 فاندھم اوسیط الجنة واعلیٰ الجنة وفوقہ عرش الرحمن ومنہ نھر وانھا الجنة بخاری اور ابو ہریرہؓ سے

یقین کامل حاصل ہوا پچاس سے بھی زیادہ حضرت کے اصحاب نے اسکو روایت کیا ہے سرحید ہر ایک پر جھوٹ باندھنا
 حرام ہے ایک حضرت پر جھوٹ باندھنا نہایت حرام ہے اور سخت گناہ کہہ کر انجام دینا اور اس واسطے علماء حدیث نے
 کہنے میں بڑی سختی اور جان فشانی کیا کہ موضوع حدیثوں کو جانچ کر علیحدہ کر ڈالنا صحیح اور ضعیف کو جدا کیا جیسے ضرر
 کھٹ اور کھوٹے کو پہچان جاتا ہے ویسے علماء حدیث بھی پہچان گئے تو مسلمان فرض ہے کہ جیسی حدیث سنے ہی کتاب میں لکھے
 اور حدیث کو سچا سمجھ کر اسکو حدیث کی مشہور کتابوں میں نہ لکھے یا علماء حدیث کو سختی و عافیت دے ان اصحاب
 اکتفی علیہم اللہ تعالیٰ اور سلم بن عبد الرحمن بن عوف نے روایت کی کہ حضرت فرمایا کہ حق داکو کہنا ہوتا ہے **ف** حضرت پر سب کا
 قرض تھا کہ اگر اتفاقاً کیا اصحاب نے اسکو مارنے کا ارادہ کیا تب حضرت نے حدیث فرمائی یعنی قرض دے والا حق دار ہے کہ سچا
 دے دے کی بات کا برائے سچا منع ابن عمر ان لاک اجر کل شئ شئ بدکار اے اللہ تعالیٰ **قَالَ لَعْنَمَان**
بْنِ عَفَّانٍ بخاری میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان فرمایا کہ مقرر ہو گیا کہ ہر ایک برابر ہوا
 ہے غنیمت کے مال کا اور لوگوں سے جو جنگ بدر میں **ف** حضرت جب جنگ بدر کو چلے تو حضرت عثمان کی بی بی حضرت کی بی بی
 تحیہ بن حضرت عثمان فرمایا کہ تم ہمارے ساتھ چلو اور کی ہمداری کرو جو لوگ لڑائی کو چاہتے ہیں اور میں ایک مکرر ہر کوئی وہاں
 آخر میں اور حملہ کر دینا میں لیگا **قَالَ اَسْنُ اَنْ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَمِيْنٌ اَنْ اَمِيْنٌ اَيْتُهَا اَلْاُمَمَةُ اَبُو عُبَيْدَةَ**
بْنِ اَلْجَرَّاحِ بخاری اور سلم بن اس سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ ہر ایک امت کا ایک معتد امر ہے اور ہمارا معتد
 امانت داری امت سیری ابو عبیدہ ہے **جِرَاحٌ** کا بیٹا **ف** ابو عبیدہ بہشتی حضرت کے مناروں میں ہیں انکو اس امت
 امانت دار فرمایا ہر چند سب اصحاب امانت دار تھے لیکن حسین جو صفت زیادہ ہوتی تھی حضرت اسی صفت اسکی تعریف کرتے تھے جیسے
 صید بن کورم دل اور فاروق کو خدا کی راہ میں لڑا اور حضرت عثمان کو خداوند اور علی رضی کو قاضی اور زبیر کو ولی جان فرمایا
قَالَ جَابِرٌ اَنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَالًا يَكُونُ حَوَالِي النَّبِيِّ بخاری اور سلم بن جابر سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ ہر
 ہر پیغمبر کا کوئی خالص ہوا ہوتا ہے اور سیر خالص ہوگا اور فدائی جان نثار زیر سیر **ف** اصحاب میں روایت
 کہ جب مکہ میں جنگ خندق ہوئی اور کافروں نے گروہ پھوٹ پھٹ گئے تب حضرت نے فرمایا کہ کفار کے لشکر کی کوئی خبر لاؤ
 زیر کیا یا حضرت میں جاتا ہوں تب حضرت نے حدیث فرمائی اور انکی فضیلت بیان کی زیر حضرت کے چھوٹی زاد بھائی بڑے
 ہوا و سپاہی حضرت پر خدا سے تھے چنانچہ اس سے ثابت **اَنَّ اَسْنُ اَنْ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ تَكُونُ اِلَيْهِ اَلْخَبَاءُ**
دَعْوَتِي شَفَاعَةٌ تَكُونُ لِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بخاری اور سلم بن اس سے روایت ہے کہ زیر پیغمبر کی ایک خاص دعا ہے اور یہ دعا
 چھپا رکھی ہے یعنی اس دعا کے واسطے قیامت کے دن **ف** اس حدیث میں اشارت ہے است کی شش کی جو ایمان ملا اور
 معلوم ہوا کہ حضرت کو اپنی امت پر بڑا رحم تھا کہ اپنی فام کے واسطے بھی اپنی ذات کے واسطے کی قربان اس نبی رحیم اور کریم
هَذَا يَوْمَ كُنْتُ اَنْ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ تَكُونُ اِلَيْهِ اَلْخَبَاءُ بخاری اور سلم بن اس سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ تجھ کو لیگا
 و **اَللّٰهُ سَلَّمَ** و کہیں کہ **وَيَرْجُوْنِي اَنْ اَكْبَحَ** سلم بن ابی بن کعب سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ تجھ کو لیگا
 جسکا تو وہاں چاہتا ہے حضرت نے اور ہر فرمایا جو پیدل حضرت کی مسجد میں آتا تھا اور سوار ہوتا تھا اور نہ قدم میں توڑا کی اس

کی حاجت نہیں **الْجَلِيلُ** بڑی شان والا **الْکَرِيمُ** صاحب کرم جس کے عطا کی انتہا نہیں **الرَّقِيبُ** ہوشیار
 نگہبان **الْمُجِيبُ** حاجت وادعا کا قبول کرنے والا **الْوَاسِعُ** کثادہ رحمت کثادہ عطا **الْعَلِیُّ** عظیم حکمت
 استوار **الْعَزِيزُ** دنیویں کا محبوب اہل معرفت کا محبوب **الْحَمِیدُ** بزرگ نے ان نیکوکار **الْبَاعِثُ** قیامت
 قبروں مردوں کا اوشانے والا **الشَّهِیدُ** ہر چیز اور کسے سامنے حاضر **الْحَیُّ** سچ سچ جس کی ذات اور صفات میں
 کچھ کمی ہو کر نہیں **الْوَكِیلُ** سرکار عالم کا کارساز روزی کا خاں **الْقَوِیُّ** زبردست **الْمُسْتَبِیْنُ** ہتھیار
 جس کو تھکاؤٹ اور ماندگی نہیں **الْوَلِیُّ** مددگار عالم کا کارساز **الْمُجِیدُ** ہر کام کا سرکار **الْمُسَدِّدُ** کام کا محمود **الْمُحْصِیُّ**
 ہر چیز کا گیسر نے والا ذرہ بھی اس کے علم سے باہر نہیں **الْمُبْدِیُّ** نے مثال کے عالم کا ایجاد کرنے والا **الْمُعِیدُ** دنیا میں
 زندوں کا مارنے والا آخرت میں مردوں کو زندہ کرنے والا **الْمُحِیُّ** جلاتے والا **الْمُمِیْتُ** مارنے والا **الْحَیُّ** زندہ بخود
الْقَیُّوْمُ ذات خود قائم جهان کا تھانے والا **الْوَاحِدُ** معنی جس کو کچھ احتیاج نہیں **الْمَاجِدُ** بزرگی والا
الْوَاحِدُ اگر جس کا کوئی دوسرا نہیں **الصَّمَدُ** سردار دائمی جو کچھ دیکھنا اور کسے محتاج وہ سب نے نیاز
الْقَادِرُ صاحب رت **الْمُقْتَدِرُ** سب کا قدار والا **الْمُقَدِّمُ** تقدیم بخشنے والا **الْمُؤَخِّرُ** تاخیر بخشنے والا
الْأَوَّلُ پہلا کوئی اس کے قبل نہیں **الْآخِرُ** پچھلا جس کے بعد کچھ نہیں **الظَّاهِرُ** قدرت کی راہ کھلا جس میں کچھ
 شکار نہیں **الْبَاطِنُ** مخلق کی نظر اور دیکھنا **الْوَلِیُّ** مالک صاحب حکومت **الْمُعَالِیُّ** بلند شان جس کا وصف ہو
الْبَرُّ اپنے بندوں پر ہرمان نیکوکار **التَّوَّابُ** توبہ قبول کرنے والا **الْمُنْتَقِمُ** بیکاروں کی سزا دینے والا **الْعَفُوُّ**
 گناہوں کا مٹانے والا **الْكَفُّورُ** کفاروں کا بخشنے والا **الرَّؤُوفُ** نہایت مہربانی والا **الْقَالِكُ** ملکات سب جہان کا مالک
 جو چاہے سو کرے **ذُو الْجَلَالِ** **وَالْإِكْرَامِ** جلال والا صاحب تعظیم و تکریم **الْمُقْسِطُ** عادل **الْقَسَّاصُ** الجامع
 قیامت میں غلات کا جمع کرنے والا **الْغَنیُّ** سب نے نیاز **الْمُغْنِیُّ** جس کو چاہے نے پروا نہا **الْمَانِعُ** روکنے والا
الضَّارُّ ضرر پہنچانے والا **النَّافِعُ** نفع رسان **الْقَوْلُ** بذات خود ظاہر اور غیر کا ظاہر کرنے والا جس کے نور بیان
 کا طور **وَالْهَادِیُّ** نیک راہنما والا **السَّطِیْبُ** پہنچانے والا **الْبَدِیُّ** خود نظیر اور نئی اوج کلینے والا **الْمُنْمُو** نہا
 کرنے والا **الْبَاقِیُّ** موجود دائمی ہمیشہ قائم **الْقَابِضُ** فنا عالم کے بعد قائم رہنے والا **الرَّشِیدُ** راہ نما
الصَّبُورُ بڑا سہارا والا جو بکاروں کے جلد رسید کرنے والا **الْأَسَاسُ** بن **ذَیْدُ** اِن **لِلّٰہِ** مَا اخَذَ مِنْهُ مَا عَطٰی وَکُلُّ
 شے محمد کا یا جمل **مُسْتَعْنٰی** بخاں اولم میں **أَسَاسُ** بن **ذَیْدُ** روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ مقرر خدا ہی کا تھاجو اس نے لیا او
 اوی کا ہو جو اس نے دیا اور ہر چیز کی اس کے نزدیک بدت مقرر ہے **وَف** **أَسَاسُ** روایت ہے کہ ہم حضرت کے پاس تھے حضرت کی کسی
 بیٹی نے حضرت کے کما بھیجا کہ میرا کما تیرا ہے اس پر شریف لائے حضرت نے یہ کما بھیجا یعنی اگر کا خدا کی امانت کا خدا لیا تو میرا کیا
 بگانی چیز پر کچھ غمی نہیں اور ہر کس کے پر کیا موقوف ہے ہر چیز کی ایک ت ہی آخر اس کو فنا ہو **وَسَلَّمَ** اِن **لِلّٰہِ** مَا اخَذَ
رَحْمَةُ فَمِنْ رَحْمَةٍ يَتَرَأَى أَحْوَجُهَا الْخَلْقُ بَيْنَهُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ
 روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ خدا کی شکر جنتیں ہیں ان میں ایک رحمت کے سبب تمام خلق آپس میں الفت اور محبت کرتی ہے

رثاؤہ رحمتیہ کی قیامت کے واسطے ہیں **ف** یعنی خدا اپنی رحمت کے سوجھ کی ایک حصہ تمام خلق کو دیا اوس کی کا یہ
 اثری کو جانو اپنے بچوں کے ہاتھ میں آپ جھکے ہتھ ہیں ان کو کھلاتے ہیں اوس کا اثر ہی کہ بابا اپنی اولاد کو دیتے ہیں اور ان کی
 مصیبتیں اٹھاتے ہیں اور نونوں حصہ خدا کی رحمت قیامت میں ہر سو کی حضرت کی شفاعت اور کنہ کاروں کی شہادت
 کی نہ حساب تین ان میں جو انہی اس حدیث ثابت کہ خدا کی رحمت کی کچھ حد نہیں **ق** ابو ہریرہ **ق** ان الله لا يهلك
 بطلون في الطريق يلقون اهل الذکر فاذا وجدوا قوا ما كانوا يرون الله تنادوا هلموا الى
 حاجتكم قال فيقولون نعم يا اخوتي نعم الى السماء الدنيا فاذا انفروا فوجوا الى السموات
 فليس لهم ربهم وهو اعلم بهم منهم من اين جاءوا فيقولون جئنا من عند عبادك في الاخرين
 قال فليس لهم ربهم وهو اعلم بهم منهم ما يقول عبادي قالوا ليسخروناك ويكلموك ناك
 ويخمدونك ويهللونك ويحيدونك قال فيقول هل راوي قال فيقولون لا والله
 ما راو قال فيقول كيف لو راوي قال فيقولون لو راو كما نوا انشدك عبادك
 واشد لك تحيد او اكثر لك تسبح قال فيقول فما ليس علونني قالوا ليسخروناك الجملة
 قال فيقول هل راو ها قال يقولون لا والله يارب ما راو ها قال فيقول فكيف لو راو ها
 قال يقولون لو انهم راو ها كانوا انشدوا عليك احصاءوا انشدوا لك اعظم فيها رعبه
 قال فيسمعون ذون قال يقولون مرال قال يقولون هل راو ها قال يقولون لا والله
 يارب ما راو ها قال يقول فكيف لو راو ها قال يقولون لو انهم راو ها كانوا انشدوا لك
 فراو انشدوا لك فافه قالوا يستغفرونك قال فيقول فاستشهدكم اني قد غفرت لهم
 قال يقول ملك من الملائكة رب فيهم فلان ليس منهم اما جاء حاجة قال لهم انقوم
 لايشقى جلايسهم بخاري اور سلم بن ابو ہریرہ روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ مقرر خدا کے فرشتے ہیں کہ گھومتے پھرتے ہیں
 راہوں میں ڈھونڈتے ہیں خدا کے یاد کرنے والوں کو پھر جب پاہیں اوس گروہ کو جو خدا کو یاد کرتے ہیں ان کے سپین بچانے میں آتے
 اپنے مطلب کو حضرت فرمایا سو کوئی چھلپتے ہیں اپنے پر وں پہلے آسمان تک جب لوگ کہہ کہ جدا ہو جاتے ہیں تو فرشتے آسمان
 چڑھ جاتے ہیں حضرت فرمایا پھر اوس اذکار پوچھتا ہی حال ان کو وہ اذکار حال اوس سے زیادہ جانتا ہی کہ تم کہہ رہے آتے تو وہ کہتے
 ہم تیرے بندوں کے پاس آتے ہیں زمین پر ہیں حضرت فرمایا پھر اذکار پوچھتا ہی حال ان کو وہ اذکار حال اوس سے زیادہ جانتا ہی
 کہہ کہتے ہیں تیرے فرشتے کہتے ہیں کہ سبحان اللہ کہتے ہیں یعنی عربی اور نقصان سے محفوظ رہتے ہیں اور اللہ کہہ کہتے ہیں
 تجھ کو سب برکتیں ہیں اور اللہ کہتے ہیں یعنی تیری بیاں بیان کرتے ہیں اور اللہ کہہ کہتے ہیں یعنی تیرے سوا کسی کو لا
 بندگی کے نہیں ہے اور لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہتے ہیں یعنی بدو تیری کہ اپنا کسی بات میں اختیار نہیں ہے تیری بڑی بیاں
 کہتے ہیں حضرت فرمایا پھر خدا فرمایا کہ کیا اوصوں تجھ کو دیکھا ہی حضرت فرمایا پھر فرشتے کہتے ہیں خدا کی قسم نہیں دیکھا ہی حضرت فرمایا
 پھر خدا فرمایا کہ کیا اذکار حال ہو جو تجھ کو دیکھیں حضرت فرمایا سو کہتے ہیں اگر دے تجھ کو دیکھیں تو بہت تیری بندگی کریں اور تیری

رجا و یحاج و ائله بن الا سفع ان من اعظم الفرائی ان یلک عی النجل الی غیرہ او یزعی عینہ
 ما لم یزک او یقول علی رسول اللہ ما لم یقل بخاری میں ائله بن اسفع سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ البتہ تم بتاؤ ان
 میں بڑا بہتان ہے کہ میرے باپ کو چھوڑ کر اور سے رشتہ نانا لگا کر اسے اور اپنی آنکھوں کو وہ دکھلا دیا جو آنکھوں نے نہیں دیکھا یعنی جھوٹا ہونا
 بنا کر کہ یا خدا کے پیغمبر پر کہ وہ بت جو پیغمبر نے نہیں کی یعنی حضرت کی طرف سے جھوٹی حدیث بنا کر کہ **ف** علی ان من البین
 لکھن کا وہی میں حضرت علی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم پر بعض ایسا ن تم جادو ہوتا ہے یعنی جیسے جادو آدمی لوٹ پوٹ
 ہوتا ہے وہی ایسی جادو کی تقریر ہوتی ہے **ف** مصابیح میں روایت ہے کہ شروع دو آدمی آئے اور حضور نے حضرت کے روبرو خطبہ
 پڑھنا لگوں کو انکی خوش تقریر سے برا تعجب ہوا تب حضرت نے حدیث فرمائی علی حدیث کہ ہاں اگر اہل بات میں شہر تفریری کرے تو
 حرام ہے اور شی بات میں پسند ہے **ف** ابن عمر ان من الشجر شجرة لا یسقط ورقها و اھا کمثل المسلم بخاری میں
 عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ درختوں میں ایک ایسا درخت ہے جسکے پتے نہیں جھڑتے اور البتہ وہ درخت مسلمان کی مثل
ف عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ ایک بار حضرت نے پوچھا کہ وہ کون درخت ہے جسکے پتے نہیں جھڑتے صحابہ کا دھیان لگی درختوں میں
 کیا کسی دل میں آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے لیکن شروع کہ نہ کا پھر حضرت نے فرمایا کہ وہ کھجور کا درخت ہے اور مراد اس سے مسلمان ہے کہ اسکا
 نقصان کسی طرح نہیں ہوتا راحت میں کرے تاہی اور بیچ میں صبر کرے تاہی تو اسکو وہ نون طرح ثواب ہوتا ہے **ف** حابر ان من الذلیل
 ساعة لا یوافیها عبد مسلم یستعمل الله خبره الا لا یخطا الا لا یؤدی خبره الا من اخر الدنیا والاخر
 الا لا یخطا الا ان لا یخطا کل لیلۃ مسلم من جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ رات میں ایک ساعت ہے جسکے مسلمان
 بندہ خدا بہتری ملے اور اس ساعت کو فاق پڑ جاوے تو خدا اسکو ضرور دیوے اور ایک نایت میں نون آیا ہے جو دین دنیا کی بہتری ملے تو خدا اسکو
 ضرور دیوے اور ساعت ہر رات ہے **ف** یعنی وہ ساعت جس میں حاضر و قبول ہوتی ہے وہ ہر رات میں آتی ہے بعضوں نے کہا ہے کہ وہ ساعت
 پچھلی رات کو صبح کے قریب یعنی ہی بعضوں نے کہا جب ترائی رات بہتی ہے تب ترائی ہی حضرت نے اس واسطے صاف فرمایا تاکہ لوگ اس کے شوق میں
 رات بھر عبادت کریں **ف** ابو سعید ان من آمن الناس علی فی صحبتہ و ماله ابا بکر علی لکھن کثرت
 متخذ خلیفہ لا یشیر الی لا یختار ابا بکر خلیفہ لا ولکن اھوۃ الاساکم و مودتہ لا یقتضیان
 فی المسجد باب الی سید الا باب آئی بکری بخاری اور مسلم میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم سب آدمیوں
 میں سے مجھ پر احسان کرنے والا ساتھ دینے میں اور اپنے مال کے خرچ کرنے میں ابوبکر ہی اور اگر میں اپنے رب سے گھبراؤں تو کو جانی دو
 ٹھہرانا تو ابوبکر ہی کو جانی دوست کرالیکن اسلام کی برادری اور محبت ہمارے اسکے درمیان ہی مسجد کی طرف سے کہ دروازہ بند
 کرے پھر عاویہ بن ابوبکر کا دروازہ کھلا کر **ف** مسجد صحیح لگے لگے احباب کے دروازے تھے سو حضرت نے وفات کے قریب دروازہ
 بند کروادے صرف حضرت ابی بکر کا دروازہ کھلا رکھا اس حدیث سے ابی بکر صدیق کی سب صحابہ فضیلت ثابت ہے فی اور میں صابانہ
 کیا انکی خلافت کا **ف** عائذ بن عمر ان من شوالی عامہ المسلمۃ عائذ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے
 فرمایا کہ تم پر بہت برا ہے اور وہ جو بیٹھ کر کسی مار مارے تمہارے انون تو ہے **ف** مراد اس حدیث سے حاکم ظالم ہے جو عیت پر رحم کرے
ف ابو سعید ان من شوالی الناس عند الله منزلة یقوم القیامۃ ویروای من اعظم الامکانۃ

او کنگ لکھان لوگوں نے ہنگو بند کر لیا پھر حالیا تو انکی ناؤ کو قصہ کر کے پھاڑا تاکہ لوگوں کو بتا دے کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے ہونی نصرت
 کیا ہے تجھے نہ تھا کہ مقرر ہو گیا تھا کہ اس وقت تک کہ اس کو میری جھول چکے پر نہ پڑا اور مجھ پر شکل ڈال یعنی میں نے سوچے
 کہ اس صاف کیجیے تاکہ پیر کی راوی کہی کہ اس کا کہ حضرت نے فرمایا کہ پہلی بار کا پوچھنا سوچی ہے ہے ہو حضرت نے فرمایا کہ ایک چڑا یا سونا و
 کتا ہے پر پوچھا ہے سوچے سوچے ڈبائی دریا میں ایک بار سو حضرت سوچی کہ انہیں ہی میرا علم اور تیرا علم خدا کے علم سے مگر اس کے برابر جتنا اس
 چڑے نے دریا پانی کھسایا یعنی خدا کا علم مثل سمندر ہی اور ہمارا علم قطرے کے برابر جتنا چڑے اپنی پوچھ میں لٹھیا یا پھر وہ نون یا
 نکلے سوچ میں نہ کہ وہ دریا کے پیر پہلے جانتے تھے کہ کیا کہ حضرت نے ایک ٹکے کو دیکھا کہ کھیل رہا تھا تو اس کا ساتھ نہ حضرت نے اس کے سر کو اپنے
 ہاتھ سے پکڑ لیا اور اس کا سر ہاتھ سے اٹھا کر ڈالا سو اس کو مار ڈالا تو سوچی کہ کیا تو نے مار ڈالا معصوم جان کو بدوں بلکہ جان کی کسی کا
 خون کیا تھا جس کے لئے تو اس کو مار ڈالا البتہ ہر کام تجھے ہوا حضرت نے کہا بھلا میں نے تجھے نہ کہہ دیا تھا کہ تو میرے ساتھ نہ تھے اس کا حضرت نے
 فرمایا کہ دوسرا سوال پہلے سے بہت کراہی ہوئی کہ اگر اب میں تجھے کوئی بات پوچھوں اس کے بعد تو مجھ کو اپنے ساتھ نہ لے کر میرا عذر
 مانا پھر دونوں جلیہاں تک ایک کشتی والوں پس پہنچے اول لوگوں کے کھانا لگا اور لوگوں نے انکی جہانی نکی سود و نون لیا کہ لوگوں پر
 کہ گرا ہوا ہی تھی ادنیٰ کہ وہ جھک ہی تھی حضرت نے اپنے ہاتھ سے اسکی طرف اشارہ کیا سو اس کو سیدھا گھر کر دیا تو سوچی کہ کیا
 یہ قوم ہر کیم اس کے پاس آئے سو ہو کہ کھانا کھلایا نہ ہماری ضیافت کی اگر تو جاہل تو دیوار سیدھی کر دینے کی ضرورت ہی لیتا حضرت نے
 اسی وقت میرے درمیان کئی سو اب میں بتاؤں پھر لون تینوں باتوں کا جس پر تو میرے کس کا پھر بغیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نہ فرمایا
 کہ ہمارے جی چاہے کہ اگر مگر موسیٰ علیہ السلام صبر کرتے اور ہر بات کی وجہ پوچھتے تو بہت قصہ دیا کہ اس کا معلوم ہوتا اور خدا کے کاموں کی
 حکمت بہت لوگوں کو معلوم ہوتی **ف** پورا قصہ قرآن شریف میں ہے کہ حضرت نے حضرت موسیٰ کے کہنا کہ ناؤ کا حال تو یہ ہے کہ
 وہ ناؤ محتاج لوگوں کی تھی کہ دریا میں جھٹ کر کے اس کے کر لینے سے اوقات بسر کرتے تھے سو میں نے چاہا کہ اس میں عجیب لگا دوں اس لئے کہ
 وہاں ایک ظالم بادشاہ تھا کہ درست لوگوں پرستی جیسے لیتا تھا تو اس کو ناقص جان کر قیدیوں اور لڑکے مارنے کا سبب یہی کہ وہ ہر
 پیدا ہونے کا فریاد اور اس کے بابا یا جان پر تھے سو ہم نے کہ ہمیں ان بچوں کو اپنے کفر اور بزدلی سے تیار کر کے اس کو منہ چاہا کہ خدا
 اس کے لئے اس سے اچھا نہ کیا بیٹا او کو دیکھ اور دیوار کا قصہ یہ کہ وہ دیوار ڈھیر ٹکڑوں کی تھی اور اس کے نیچے بہت مال تھا
 اور او کا بانی نہ کہ آدمی تھا سو منہ چاہا کہ وہ اپنی جوانی کو جب بچپن میں اس کو کال کے خرچ کرے اگر ابھی دیوار گر پڑتی تو او لوگ
 اس مال کو لیتا اور یہ کام میں اپنی طرف سے نہیں کیا یعنی حکم خدا کیا مجھ کو سمجھ کر کہ حضرت نے **ف** خواجہ ضرک نام ایک یار مل گیا
 اور حضرت نے اس کا لقب کہ جس کا نام میں اپنے قدم کی برکت سے سبز ہو جاتی تھی فریادوں بادشاہ کے وقت میں تھے اور سکندر کے ساتھ بھی رہا
 بعضہ کہتے ہیں بنی اسرائیل کی قوم میں بھی بعضہ کہتے ہیں کہ شاہ ہر دتھے دنیا چھوڑ کر فقیری اختیار کی او کی پیغمبری میں اختلاف ہوتی
 کال ہوتی ہیں کہ جیسے نہیں اور حضرت نے شیخ بن فراسیم بن یوسف بن یعقوب علیہم السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہمیشہ
 اپنے ساتھ رہے اس کے بعد خلیفہ ہوئے اور خیر بھی تھے **ف** حضرت موسیٰ اور حضرت خضر کے قصہ میں بہت فائدہ ہیں اول یہی کہ
 علم کے واسطے سفر کرنا مستحب دوسرے یہ کہ طلب علم میں صبر کرنا اور سختیاں سہنا اور کمزوریاں اٹھانا شرط ہیں بدوں اس کے علم نہیں آتا
 جلد بازی آدمی علم سے محروم رہتا تو جس کے کہ عالم کو کتنا ہی بڑا عالم کیوں نہ ہو کھنڈ ہے کہ جہاں میں ایک ایسا یاد وجود ہے جو کچھ یہ کہ

جائز سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اس آدمی نے مجھ پر میری تلوار سے بھی سونچا اور اس کے ہاتھ میں ننگی تلوار تھی تو وہ کہنے لگا
 کہ تجھ کو ان جہاد کا سیر ہاتھ سے مینے تین بار کہا اللہ بچاؤ گا **ف** عرب میں تجھ ایک ملک ہے حضرت ہان جہاد کو گئے تھے اور
 سے پھر تو ایک جنگ میں جس کے عاملی علی بن ابی طالب اور حضرت ابی بن حنیفہ تلوار اور مین لٹکا کر سو گئے حضرت کے احباب نے وہاں
 پہنچے جا کر سو رہے تھے مین ایک فرمایا حضرت کی تلوار بھیج کر حضرت کہنے لگا کہ اب تجھ کو ان جہاد کا سیر ہاتھ بچاؤ گا سو چونک
 مابے اس کے ہاتھ سے تلوار گر پڑی حضرت نے اٹھالی اور اس کے کہہ لگا کہ بھلا تم کو اب کچھ بچاؤ گا اس نے عاجزی اور منت کی حضرت نے معاف
 کر دیا پھر بھی کچھ بکریاں خرید فرمائی **ف** صحابہؓ نے فرمائی اِنِّي سَعْيَانٌ اِنَّ هَذَا الْاَكْهَرُ فِي فُرْقَتِي لَا يَكْدِيهِمْ حَاحِدٌ اَلَا
 كَبَّةُ اللّٰهِ عَلٰى وَجْهِهِ مَا قَامُوا الدِّينَ بخاری میں مغویہ بن ابی سفیان سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ چیز یعنی فلاح
 اور سرداری قریش کی قوم میں بیسیگی جب تک یہ لوگ نبی کو قائم نہ کیسے جو ان سے دشمنی کرے گا خدا اس کو منہ کے بھل ڈھکیں اور **ف**
 یعنی سرداری قریش کی حق ہی دوسری قوم کو دین کی سرداری درست نہیں حضرت کا فرمانا سچ ہوا کہ جب تک قریش دین پر مضبوط نہ ہوئی
 اور یہ عالم نہ ہو کہ سب سے تہہ سب سے تہہ تک سلطنت خلفاء عیسائی کی قائم رہی جب وہ دین میں مست ہوئے تو ہلاک و خاں ہاتھ سے برباد
ق انھم اِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ اَنْزَلَ عَلَى سَبْعَةِ اَشْرَافٍ فَاَقْرَأُوا مَا تَكْفُرُ كَيْفَ بَخَارِی اور سلم میں عمر فاروق سے
 روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قرآن اور ان کے عرب کی سات بولیوں میں سے اس میں سے پڑھو جو تم کو سچ معلوم ہو **ف** عمر فاروق سے
 روایت ہے کہ مینے ہشام بن حکیم کو سورہ فرقان دوسری طرح پڑھنے سنا اور مجھ کو اور طرح سے یاد تھا سو مین اس کو حضرت کے پاس
 لایا کہ مجھ کو اپنے جس طرح سورہ فرقان سکھایا ہے اس کے خلاف ہشام پڑھتا ہے حضرت نے کہا ای ہشام پڑھ اس نے پڑھا جس
 اس کو معلوم تھا حضرت نے فرمایا اسی طرح قرآن اور تراویح پڑھتے ہوئے فرمایا کہ تم پڑھو جو تم کو سچ معلوم تھا مینے پڑھا حضرت نے فرمایا کہ اسی طرح قرآن
 اور تراویح اس کے حدیث فرمائی عرب کی سات بولیاں عمدہ جن میں قرآن اور تراویح وہ مین پہلی قریش کی بولی پھر مکی بولی کی بولی تیسری
 ہوازن کی بولی چوتھی مین کی بولی پانچویں طو کی بولی چھٹی ثقیف کی بولی ساتویں بنی تمیم کی بولی آٹھویں کے سلطانین اختلاف ہے
 بعض کہتے ہیں کہ سات قرآنین میں سے بعض کچھ اور کہتے ہیں کہ مین لیکن ٹھیک بات یہی ہے کہ سات بولیاں ہوازن **ق** عَالِشَةُ اِنَّ
 هَذَا شَيْءٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَى بَنَاتِ اٰدَمَ فَاَقْرَءُوهُمَا يَقْضِي الْحَاجَّ عَيْنُكَ اَنْ لَا تَطْلُقِي بِالْبَيْتِ حَتّٰى تَقْسَمِي قَالَهُ
 لَهَا حَتّٰى حَاضَتْ لَيْسَ مِنْ عِلْمِ حَجَّةِ الْاَوَّلَى بخاری اور سلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حیض ہونا وہ
 چیز ہے کہ خدا آدم کی بیٹیوں پر ٹھہرا دیا ہے یعنی امین کچھ اختیار نہیں پیدا ہوتی بات ہے سو تو ادا کر جو حاجی ادا کرتے ہیں مگر اتنا ہے کہ
 بغیر غسل کے خانہ کعبہ کا حواف کیجیو یعنی اس کے گرد نہ گھومیو یہ بات حضرت نے حضرت عائشہؓ سے فرمائی جب ان کو حیض آیا سرف کی منزل میں
 حجة الوداع کے سال **ف** حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ہم حضرت کے ساتھ حج کو چلے جو سرف کی منزل میں پہنچے تو مجھ کو حیض
 ہوا تو مین نے ننگی کمری سخت برباد ہوئی کہ اس حالت میں حج کیوں کر ہو گا حضرت نے مجھے پوچھا کہ کیوں دیتی ہو مین نے چال کہا تب
 حضرت نے حدیث فرمائی یعنی حیض کی حالت میں حج کے سبب میں سوا طہارت کے سوا کو غسل کے کر لینا **ق** ابُو مُوسٰی
 اِنَّ هَذَا قَدَرَةُ الْبَشَرِ اِي فَاَقْبِلَا اَنْتُمَا قَالَهُ لَا اِنِّي مُعَانِي وَرَبِّ اِلٰهِ حَتّٰى قَالَ الْاَكْهَرُ اِنِّي اَكْثَرُ
 عَلٰى سَوْنِ الْاَشْرَ بخاری اور سلم میں ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ اس شخص نے بشارت کو بلیا تم دونوں بشارت کو قبول کر

فما یکونوا من ايماننا في المسجد کما نمن في مناب کما اصحابه او سکوا لکلا احضر في صحاب کما منع کما انما
انتهى کما جهر فاما کما آسانی کما واسطه پید او کما هو سختی کما واسطه نهید پهر پانی سے او سرکان کو دود حلاؤ الا پهر او سرکان کو پلا کر
یہ حدیث فرمائی سچان انصرت کی ذات کیا رحمت تھی اس حدیث معلوم ہوا کہ سب کو پاک صاف رکھنا چاہیے اور سچین کو عبادت کے
اور کچھ نہ سب نہیں اس معلوم ہوا کہ جو سجد نہ جانتا ہو او سپر غصہ پچا **ق** ابی موسیٰ ران هذا والشار انما کما عذو لکما فاذا
منه فاطمہ عی علی کما کما بخاری اور مسلم بن ابی موسیٰ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر یہ آگ تو تھلکی تھن ہی یعنی جلادتی ہو تو تخم
سو پہنے کا ارادہ کیا کہ تو اپنے پاس اس کو بچھا دیا کہ **و** ایک بار میں نے ایک کھجور کھروالون جل کیا یہ حضرت نے حدیث فرمائی
اس حدیث معلوم ہوا کہ سختی وقت آگ ہو یا چراغ بچھا دینا سنت ہے لکھن چراغ قندیل میں ہو اور آگ نکلنے کا اور سخت خوف نہ ہو تو بچھا
کچھ ضرور نہیں **ع** عبد اللہ بن مسعود بیان ہذا میں لکھا اس **ق** فاما تلک کما **ق** لہ جہن رای علیہ السلام
مصحف میں **و** فی رواية انه قال امك اذک هذا اقلت غسلک ما قال بل اخر فمما مسلم بن عبد اللہ بن
عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ یہ لباس کا فروں کا ہو تو تو اس کو تہہ میں حضرت نے عبد اللہ بن عمر سے فرمایا جب یہ روئے
کشم کے رنگ کے دیکھے اور ایک روایت میں یوں ہے کہ حضرت نے عبد اللہ سے کہا کہ کیا تیری ہاتھ نچو کشم کا رنگا کپڑا پہنتا تھا یا
عبد اللہ کہتے ہیں کہ سہنے کہا کہ میں انکو دھو ڈالوں حضرت نے فرمایا بلکہ انکو جلادے **ف** جلادے کا حکم مصلحت کی راہ سے تھا
تا اسکی بڑائی خوب دل میں ثابت ہو جائے جلادینا کچھ ضرور نہیں چنانچہ دوسری روایت میں آیا ہے کہ تو نے اس کو
کیون جلادیا اپنی عورتوں کو دیتا اس حدیث معلوم ہوا کہ کشم کا رنگا کپڑا مرد کو حرام ہے عورت کو درست
فصل اس فضل میں دو حدیثیں ہیں جنکے سر پرانی کی غلطی ہے **و** ابو ہریرہ روایت ہے **ق** اخر الکتاباء و ان مسیحین
ق اخر المساجد مسلم بن ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ میں سب پیغمبروں بچھا پیغمبر ہوں اور مقرر میری مسجد
پیغمبرین کی مسجد بچھلی مسجد ہے **و** یعنی میں سب پیغمبروں کے بعد آیا ہوں میرے بعد کسی اور پیغمبر کا دین بخاری ہوگا تو میرا
میں اور میری مسجد کی تعمیر قیامت تک بنی رہے گی **ع** عبد اللہ بن مسعود بیان ہذا میں لکھا اس **ق** فاما تلک کما **ق** لہ جہن رای علیہ السلام
خلیل **ق** ان الله قد اتخذ لي خلیلاً **ق** ان الله قد اتخذ لي خلیلاً **ق** ان الله قد اتخذ لي خلیلاً **ق** ان الله قد اتخذ لي خلیلاً
فرمایا کہ میں انکا کرنا ہوں خدا رو برو کہ تم لوگوں میں سے کوئی میرا جانی پیارا نہیں اس واسطے کہ خدا نے مجھ کو اپنا دوست بنا لیا ہے
لہذا ہم علیہ السلام کو دوست بنا یا تھا **ف** خلیل اور دوست کہتے ہیں جسکی محبت بالکل دل کے اندر جم گئی ہو خواہ جس کی
محبت پیغمبر کے دل میں ہو خدا کے کسی بھی لیکن امت پر شفقت اور رحمت شہود و حساب تھی بعضی روایت میں آیا ہے کہ حضرت
کی وفات کا پنج دن باقی ہے تو کیسے کہا کہ یا رسول اللہ میں آج بہت چاہتا ہوں آپ بھی مجھ کو چھپاتے ہیں میں تمہارے پیٹ
فرمائی **ع** سعد بن ابی وقاص روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں نے اپنے دو دونوں طرف بھر لی زمین اندر کاٹنے والے درخت کا ٹٹا اور ان
مسلم بن سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں نے اپنے دو دونوں طرف بھر لی زمین اندر کاٹنے والے درخت کا ٹٹا اور ان
شکار کا بار بار حرام کیے دیتا ہوں یعنی جیسے کہ میں درخت کا ٹٹا اور شکار کرنا درست نہیں ہے میں بھی درست نہیں ہے
خاموشی کا یہ نہ ہے امام عظیم کے نزدیک ملو ہیں حدیث سے میں نے کی عظمت میں ہوں کا درخت کا ٹٹا اور شکار کرنا کلمہ کی طرح نہ

کہ تو مسلمان ہوا ہی مہینے کہنا کہ نہیں مجھے نہایت فرمائی معلوم ہوا کہ امام کا فروع مدد پہنچا شاید کہ دعا کریں **قَالَ السَّوْمُ**
عَمَّ مِمَّا وَهَرَوَانِ بْنِ الْحَكِيمِ اَنَا لَمْ يَكُنْ لِقَاتِ اَلْاَحَدِ وَلَكِنْ اَجْتَمَعْنَا بِمُعْتَمِرِينَ وَلَبَّ اَنْ قُلْنَا شَاقُّكَ هَكَذَا وَ
اَلْحَرْبُ وَاصْرَفَتْ بِحَوْفَانِ شَاوَا اَمَادَكَ تَمَّ مَوْلَاكَ وَتَخْلُوَا بَيْنِي وَبَيْنَ الْبَيْتِ فَاَنْ اَظْهَرَ فَاَنْ
مَشَاوَا كَانَ يَكُنْ خَلُوَا فَمَا دَخَلَ فِيهِ النَّاسُ فَعَلُوا اَوْ اَلَا فَعَلُوا حَتَّى اُولَانِ هُمْ اَبُو اَلْفَا الَّذِي نَفْسِي بَيْنَ
اَلَا قَاتِلَكُمْ عَلَى اَمْرِي هَذَا حَتَّى تَنْفَرُوا سَالِفَتِي اَوْ لِيْتَفَذَاتِ اللّٰهُ اَمْرًا بَخَارِي اَوْ لَمْ يَمْسُ
 بن حجر مرزا اور مروان بن حکم سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ اللہ ہم سے کسی طرح کو نہیں لے لیکن جو عمر کرنے کو لے نہیں اور قریش
 کو لڑائی نہ سست کروالا اور انکو ضرر پہنچایا ہی ہوا اگر وہ صلح چاہیں تو میں ان کے لیے یہ حدیث قرار کروں اور جو کوں کہے جائے نہ روکین
 یہ صلح کی مدت میں اور کافروں پر اگر غالب ہو جاؤ تو اگر قریش داخل ہو اپنا جن میں لوگ داخل ہو میں یعنی مسلمان ہوا یا نہیں مسلمان
 ہوں اور اگر مسلمان ہو گا اور وہ نہ تو صلح کی مدت میں انھوں نے اگر تم ہی پائی اور اگر قریش بھی مانگے تو قسم یہی اس بات کی جسکے
 قابو میں میری جان ہے کہ اللہ پر اگر وہ کا اس اپنے اس کام پر یعنی بن پر یہاں تک کہ میری گردن اچھا ہوا خدا اپنے دین کو غلبہ دے گا
 سال حج کی حضرت سے کہ کھیلے عمر کرنے کو جب کے پاس اس منزل کو پہنچے جسکا حد یہ ہے نام یہی کفار کے یہ بل میں قاتلوں بھی بیٹھا
 یہ کہ ہم تم کو ملے میں چاندیوں کے اتنے کہ مجھے نہایت فرمائی پھر دس برس کی صلح ہوئی حضرت بدو عمر کے پھر آئے دس سال عمر
 کی قضا کو بشرف لے گئے **قَالَ الصَّعْبُ بْنُ جَسْتَامَةَ اَنَا لَمْ يَكُنْ لِقَاتِ اَلْاَحَدِ وَلَكِنْ اَجْتَمَعْنَا بِمُعْتَمِرِينَ وَلَبَّ اَنْ قُلْنَا شَاقُّكَ هَكَذَا وَ**
 صاحب بن منذر سے روایت ہے کہ حضرت مجھے فرمایا کہ سننے کو نہ چاہو نہیں پھر دیا مگر اس واسطے کہ ہم احرام باندھیں ہوں حضرت حج
 یا عمر کے کو احرام باندھ جاتے تھے صاحب بن جسامہ کو زخ کا شکار کیا اور انکو زندہ حضرت کے پاس لائے حضرت اسکو قید قبول کیا اور حدیث فرمائی کہ
 ہوا کہ احرام ادا کرنا اور زندہ شکار لینا درست نہیں ہاں شکار کا گوشت کھانا احرام واد کو درست ہی بشرطیکہ شکار کو اٹھانے سے بلا یا نہ

فصل فی حدیثین میں جنکے سرے پر انہی **قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ اَنَّ اَمَامَاتِ اَحَدٍ**
اَنْقَطَعَ عَمَلُهُ وَاَنَّهٗ لَا يَنْبَغُ اَلْمُؤْمِنُ مِنْ عَمْرٍ اَوْ اَلْمُؤْمِنَةُ مِنْ عَمْرٍ اَوْ اَلْمُؤْمِنَةُ مِنْ عَمْرٍ
 حضرت فرمایا کہ حال یوں ہے کہ جو نبی تم میں مگر کیا عمل اسکا کاٹ گیا اور البتہ ایمان دار کی زندگی تو نیکی ہی کو بڑھاتی ہے **قَالَ صَالِحُ بْنُ**
 روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تکلیفوں سے تنگ ہو کر موت نہ مانگا کرو اس واسطے کہ جب آدمی مگر کیا تو عمل اس کے قطع ہو گئے کوئی نیک کام نہیں کرتا
 اور ایمان دار کی زندگی سے تو نیکی ہی بڑھتی ہے یعنی اگر ایمان دار کی عمر تکلیف میں گزری تو سب کا بڑا ثواب پاویگا اور اگر خوشی میں گزری تو
 شکر کا ثواب پاویگا تو ایمان دار کی زندگی میں ہر طرح بہتری ہے **قَالَ عَدِيَّةُ بْنُ اَبِي اَرْطَبَةَ اَنَّهٗ خَلَقَ كُلَّ اِنْسَانٍ مِنْ نَبِيِّ اَدَمَ عَلَى اِسْمَيْنِ**
وَيُكَلِّمُهُمْ مَقْصِلٍ فَمَنْ كَثَرَ اللّٰهُ وَحَمَدَ اللّٰهُ وَهَلَّلَ اللّٰهُ وَسَبَّحَ اللّٰهُ وَاسْتَغْفَرَ اللّٰهُ وَعَنَى اَلْحَجَرَ اَعْنَجَ
طَرِيقُ النَّاسِ اَوْ شَوْكَةً اَوْ عَظْمًا عَنِ طَرِيقِ النَّاسِ اَوْ اَمْرًا بِمَعْرُوفٍ اَوْ هَيَّ عَنْ مُنْكَرٍ عَدَدَ خَلْقِ
السَّيِّئِينَ وَالتَّكَلُّفُ اِنَّهٗ السَّالَامُ فَاِنَّهٗ يَمْسِي وَيُؤْوِي يَمْشِي يَوْمَ هَزِيْزٍ وَقَدْ نَجَّحَ نَفْسَهُ عَنِ النَّارِ
 مسلم میں خرچہ عاید ہے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ بات تو یہ ہے کہ آدم کی اولاد ہر آدمی تین سو ساٹھ سو چوبیس بنایا گیا ہے سو شخص الیکبر
 کہے اور اچھو چھ کہے اور لا الہ الا اللہ اور سبحان اللہ اور استغفر اللہ اور لوگوں کی راہ سے اینٹ پتھر پھینک دیا گئے کو یا پتھر ہی کو لوگوں کی

خبر کے واسطے بہت ہی مختصر ہے۔ خبر فرمائی معلوم ہوا کہ وارثوں کا حق مقدم ہے فقیروں پر اور تہائی سے زیادہ وصیت درستی
اور عروار کو کوٹھنے کے لئے پختہ و ختمین بھی جواب دیا کہ اگر اس کا حکم جان کر دیتے اور سہ کے میں سب کا واسطے رنج تھا کہ مہاجرین کے
رہنا تھا کہ واسطے چھوڑا تھا تو اس میں پھر رہنا کر دیتے تھے سو حضرت فرمایا کہ اگر عذر رہنا ہو تو عبادت کے ثواب میں نقصان نہیں ہے اور ان کی
کا اشارہ فرمایا چنانچہ سعادتاً کہ عمر فاروق کی خلافت میں اس عرق کو فتح کیا پھر اتنی مہاجرین کے واسطے دعا کی کہ ایمان اور حجت پر
ثابت رہیں بعد اسکے سعد بن ابی وقاص نے حجۃ الوداع میں گئے تھے فسوس کیا **قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّكَ سَتَأْتِي قَوْمًا أَهْلُ كِتَابٍ**
فَإِذَا جِئْتَهُمْ فَأَذِّنْ لَهُمْ إِلَى أَنْ يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا أَلَا يَدْرِيكَ
بِذَلِكَ فَافْخِرْ بِهِمْ إِنَّ اللَّهَ مَرْضٍ عَلَيْهِمْ خَشَّ صَلَواتِي فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْكَةِ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا أَلَا يَدْرِيكَ
فَافْخِرْ بِهِمْ إِنَّ اللَّهَ مَرْضٍ عَلَيْهِمْ صَدَقَهُ تَشْخُذُونَ عَيْنًا هُمْ فَرُّوا عَلَى فَقْرَائِهِمْ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا أَلَا
يَدْرِيكَ فَإِيَّاكَ وَكَأَيُّ أَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهُ لَيْسَ بِكَيْفَاؤِهَا وَبَيْنَ اللَّهِ حِجَابٌ بخاری اور مسلم
عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت عیسیٰ بن جریج کو میر کا حکم کر کے بھیجا تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے عرض ہو کہ میر کا حکم کر کے
یعنی یہود اور نصاریٰ کو جب ان کے پاس جانا تو ان کو بلا اس طرف کہ گواہی دیوں اس کی کہ کوئی خدا کے سوا لائق پوجنے کے نہیں ہے مگر خدا
خدا کا رسول ہو سوا کہ اس بات میں تیرا کہنا مانیں تو ان کو خبردار کر اس کہ خدا نے ان میں پرہیزگاری کی بات میں پانچ نماز میں فرض کی ہیں
سو اگر میں بھی تیرا کہنا مانیں تو ان کو خبردار کر اس کہ خدا نے ان کو زکوٰۃ فرض کی ہے کہ ان کے مالداروں کی جاؤ سو ان کے محتاجوں پر
پھیر کر دی جا سوا کہ اسکو بھی مانیں تو ان کے عدل سے خبردار کر اس کہ خدا نے ان کو زکوٰۃ فرض کی ہے کہ ان کے مالداروں کی جاؤ سو ان کے محتاجوں پر
بڑھا سو بات یوں ہو کہ مظلوم کی دعا میں اور خدا میں کچھ تو نہیں یعنی مظلوم کی دعا جلد قبول ہوتی ہے کسی ظلم کرنا شہر تبرک نہ آوے
مظلومان کو تیرے دواد کاردن دعا بیت از حق بہر استقبال ہی آید **سَلَّمَ بَنُو الْأَكْهَمِ أَنَّكَ كَالَّذِي قَالَ الْأَوَّلُ**
اللَّهُمَّ اجْعَلْ حَبِيبًا هُوَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي قَالَهُ کہ مسلم بن سلیم بن اروع سے روایت ہے کہ حضرت
مجھے فرمایا کہ مقرر تو وہی ہے جیسا ان کے زمانے میں کوئی مثل کہہ گیا ہے کہ ایسا دوست جو میرے نزدیک ہے جیسا
پیارا ہو میرے سلیم بن اروع سے فرمایا **قَالَ** حضرت کسی راوی نے میرے سلیم بن اروع کو ڈھال دی سلیم نے کسی اور سے دوستی دی
حضرت پوچھا کہ تیری حال کہاں ہے سلیم نے کہا کہ میں اپنے دوست کو دی میرے چہرے پر حدیث فرمائی یعنی اپنی زبان پر دوست کو مقدم رکھنا
عمہ بات ہے **عَمْرُو بْنُ عَبْسَةَ أَنَّكَ لَا تَسْتَطِيعُ ذَلِكَ بَعْدَ مَا كُنْتَ فِي هَذِهِ الْأَقْرَى حَالِي وَحَالِ النَّاسِ لَكِنْ**
الْحُجَّجُ إِلَى أَهْلِكَ فَإِذَا سَمِعْتَ فِي فَدْكَ ظِلْمَ كَذِبٍ فَاتَّبِعْ قَالَهُ کہ حبن قال لانی مُتَّبِعُكَ مسلم بن عمرو بن
عبسہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ بیشک میرا ساتھ دینا ہے نہو سکے گا اس وقت میں کیا تو نہیں میرا حال اور لوگوں کے حال کو دیکھنا
یعنی ابھی کفر غالب ہے اور اسلام غلبہ لیکن چھوڑا لوگوں میں پھر حجت میرا حال سنو کہ میں کافروں پر غالب ہوں تو میرے پاس آئیو یہ حضرت نے
عمرو بن عبسہ سے فرمایا جب اس کو کہا کہ میں تیرا ساتھ دینگا تا بعد اسی کرونگا **قَالَ** پورا قصہ بخاری اور مسلم میں عمرو بن عبسہ سے روایت
روایت ہے کہ میں نے کفر کے وقت میں بھی کافروں کے گمراہ اور بت پرستوں کو برا جانتا تھا پھر میں نے سنا کہ ایک شخص کے میں غیب کی خبر پڑی تھی میں نے اسی
اشتیاق سے کہ کیا کہ دیکھا حضرت کافروں کے علم سے اپنے مکان میں نہیں بکھل سکتے ہیں حضرت کے پاس کیا پھر میں نے پوچھا کہ تم کوئی اور حضرت نے فرمایا

کہا ابو سعید خدری کہ ہم کو دیکھی منزل پر حضرت نے فرمایا کہ البتہ تم صبح کو لوگ اپنے دشمن اور روزہ توڑنا تم کو نہایت غصہ ہو گا اور
سو توڑو روزہ کو تو سفر میں تو نہ اسباب تھا حضرت کے حکم سے فرض کیا تو ہنسنے روزہ توڑا پھر اس سفر کے بعد مقرر ہونے تئیں دیکھا کہ ہم
سفر میں روزہ رکھتے تھے حضرت کے ساتھ **ف** جس سال مکہ فتح ہوا حضرت نے سے رمضان میں روزہ رکھا کہ چاہے کہ قریب ہو
تب حدیث فرمائی خلاصہ مطلب کہ سفر میں روزہ رکھنا اور توڑنا دونوں رستہ ہیں لیکن شرط طاعت رکھنا افضل ہے اگرچہ میں تو
افضل ہے کہ وہ طاعت کا کام ہی بلکہ اوس سال جن لوگوں نے روزہ توڑا حضرت نے ان کو گنہگار فرمایا **ق** **حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ**
كَانَنْ دُونَ لَكُمُ أَنْ تَبْتَكَوْا بِنَجَارِي أَوْلَمَ مَرِيضٌ وَفَرَّ رَوَيْتُ عَنْهُ کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تم نہیں جانتے ہو شاید کہ تم بلاتین
نے **ق** حدیث روایت ہے کہ ہم حضرت کے ساتھ تھے حضرت نے فرمایا کہ گنو تو کہتے مسلمان بلکہ وہ ہیں ہمنے کہ اس کا حضرت نے ہمارے
واسطے کہ آپ کو خون پریم لوگ تھوڑے سوکھتے ہیں حضرت نے حدیث فرمائی سو جب حضرت نے فرمایا تھا ہم بلاتین پر کا فزون کے علیے
نماز پڑھ سکتے تھے مگر چھپ کر اور ابتداء اسلام میں بہت صحابہ حبش وغیرہ کی طرف کہ چھوڑ کر گئے تھے **ق** **النَّسْأُ الْكُفْرُ الْكُفْرُ**
أَمَّا وَاللَّهِ لَوْ تَأَدَّى لِي الشَّهْدُ لَوَاصَلْتُ وَصَاكَ يَكُنْ عِ الْمَشْهُوقُونَ نَعْتَقُكُمْ ہم بخاری اور مسلم میں اس روایت
کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک کہ تم لوگ میرے برابر نہیں جاؤ قسم خدا کی اگر رمضان کا مہینہ مجھ کو زیادہ ہو جا تا تو برابر اتنے طے کے روزہ رکھتا جا تا کہ
چھوڑ دیتے شد سے محنت کے لئے اپنی شدت کو **ف** ایک بار حضرت نے آخر رمضان میں طے کے روزہ رکھے بعض صحابہ بھی حضرت کے
ساتھ طے کے روزہ رکھنے لگے حضرت نے حدیث فرمائی یعنی چاند جلہ ہو گیا اگر مہینہ زیادہ بڑھتا تو میں اتنا طے کرتا جا تا کہ لوگ عاجز ہو کر طے کرنا
چھوڑ دیتے یہاں حضرت نے غصہ سے فرمائی طے کا روزہ حضرت کو درست تھا اور فلو نہیں **ق** **هَذَا رَأَى عِبَّاسٍ رَأَى كُفْرًا وَقَالَ اللَّهُ**
مُشَاهَاةً خُفَاةً عَمَّا عَمَّرَ مسلم میں عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر تم قیامت میں جن کو ملو گے بیدل چلتے
ننگے پیرنگے بدن میں غنیمت ہو **ف** یعنی دنیا کے سامان میں شبہ روز مشغول رہتے ہو سواری اور پوشاک پر تم ہو
قیامت میں یہ کچھ بھی نہ رہے گا کہ اگر ان میں پر ہو گا جیسے ننگے مادر زاد پیدا ہوئے تھے ویسے ہی قبروں سے اٹھو گے
فصل میں حدیث ہے جسے اگر کسی نے حفظ ہی **ق** **عَاشِرَةُ الْاَنكَارِ الْاَنكَارُ الْاَنكَارُ الْاَنكَارُ الْاَنكَارُ الْاَنكَارُ**
بِالنَّاسِ قَالُوا فِي مَرَجِيهِ الَّذِي تَوَقَّيْ فَيَدِي بِنَجَارِي أَوْلَمَ مَرِيضٌ وَفَرَّ رَوَيْتُ عَنْهُ کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر تم یوسف کے ساتھ
عورتوں کی طرح ہو گئی ہو خلافت مائی کرتے ہو کہ وہ ابی بکر سے کہ لوگوں کو خود امام ہو کر نماز پڑھا وہ حضرت نے اتون بخاری میں فرمایا جس میں انتقال ہوا
ف بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے مرض الموت میں فرمایا کہ کہو ابی بکر سے کہ لوگوں کو نماز پڑھا دینے کہ اس
ابو بکر نرم دل مرد ہو اگر حضرت کے مقام پر نماز پڑھانے کو کھڑا ہو گا روئے لے گا قرآن کی آواز لوگ سنیں گے غمگین ہو جائے کہ نماز پڑھا کہ حضرت نے
فرمایا کہ ابو بکر سے کہو کہ نماز لوگوں کو پڑھا کہ پھر میں نے حصہ رکھا کہ اس کا حصہ حضرت نے ہی کہ اس نے حضرت نے حدیث فرمائی چنانچہ
حضرت کی حیات میں پانچ صدیق اکبر نے امامت نماز پڑھائی یہ اشارہ ہوا صدیق اکبر کی خلافت کا کہ جو محمد حضرت کے خاص تھے یعنی نماز کی
امامت کا سوا ہی نہ تھی صدیق اکبر کو یا جیسے بادشاہ اپنی زندگی میں کسی کو تخت یا تختہ شاہی دیکھ تو یہ خلافت تک با دستہ او سکویا حرم کیا
فصل میں حدیث ہے کہ میں نے اپنے سر پر **ق** **اَيْنَ عُمَرَ اَتَعْمَا اَجْلَكَ فِي اَجَلٍ مِّنْ خَلْقِكَ اَمْ لَمْ**
كُنَّا بَيْنَ صَلَوةٍ الْعَصَا لِي مَعْرِ السُّنَنِ وَبِالْمَا مَشْهُدٌ وَمِثْلُ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى لَمْ يَجْلِ اِسْتَحْلُ

پانچ رکعت پڑھیں تو حضرت نے بعد سلام کے دو سجے کیے پھر حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ نسیان متفقاً بشریت ہے بخیر و برکت کو بھی ہوتا ہے
 پیغمبر کی نسیان سے خالی نہیں جہاں پر سوکا مسلہ ہی معلوم ہو گیا **ق** اُمّ سلمۃ انما کان البشر و اولادہ یأثمون الخضم فاعلم
 بعضہم ان یكون ابلغ من بعض فاحسب انک صادق فاقضی الہ فمن قضیت لک بحق مسل فیما ہی
 قطعہ من النار فلیعلمہا ویدرہا بخاری اور سلم میں ام سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں بھی آدمی ہی ہوں
 اور اللہ آسمانی ہے میرا پس میں بھی اور میں بھی اس پر سوچتا ہوں شاید بعض شخص غصے سے زیادہ گویا اور خوش تقریر ہو تا ہی تو میں جانتا ہوں کہ وہ سچا ہو تو
 فیصلہ کرتا ہوں اس کے منوائے سودھو جسے جو کہیں کسی مسلمان کا حق دلا دو تو وہ تو اس کے حق میں نفع کا ٹکڑا ہی ہے اس کو لوٹو و صاحب
 یا مہاجر و دیوک عایشۃ انما اھلک الذین قبلکم انھم کانوا اذا سرق فی حقہم الشریف ثم کونوا
 و اذا سرق فی حقہم الضعیف فاقموا علیہ الحد و ایما اللہ لو ان فاطمۃ بنت محمد سرقت لقطعہ
 یکا ہا بخاری اور سلم میں حضرت عایشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اس نے تو کھپا ڈالا اور کو جو تیس پہلے تھے کہ اپنے میرے کی شریعت اور
 رئیس چری کرتا تو اس کو چھوڑ دیتے سزا دی اور جب نے میرے کی بچا اگر بچہ چوری کرتا تو اس کو چوری کی سزا کرتے تو میں میرے خدائی کہ اگر فاطمہ
 محمد کی بیٹی چوری کرتی تو میرے اس کا ساتھ کاٹوں **ف** فاطمہ قیس کی بیٹی قریش میں شریف آدمی تھی اس نے چوری کی تو کوئی اس کی سزا
 کی حضرت نے فرمایا کہ خدائی سزا سزا کر کے ہو سکی سفارش حضرت نے نہ کی بعد اس کے حدیث فرمائی پھر اس کے ساتھ کوٹھ ڈالا
 معلوم ہوا کہ حکم شرع میں کی رو رعایت بچا بیٹا کی اتنی اس کی سبب ہلاک ہوئیں بچھڑانے میں اسلام کی بھی سلطنت میں سزا کر
 سے سست ہو گئی اور یہ بعضہ نادانفہ کہتے ہیں کہ ہر چند سینہ زنی اور نو حکری حرام ہے لیکن سیدہ عطفی اور جگر گوشہ فاطمہ زہرا رضی
 عنہا کے غم میں دست ہوئیں جس سے معلوم ہوا کہ غلط بات ہے اس واسطے کہ حکم شرع کے واسطے برابر ہی جو چیز حرام ہے اس کے واسطے
 برابر ہی شریف اور ذلیل کا اس میں کچھ فرق نہیں **ح** ابن عمر انما بقاؤکم و ما اسلفتم قبلکم من الہم کتابکم
 صلۃ النصارى الى عمر و ابی سلمی بن عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تمہاری زندگی کی تودت جو
 آگے آئیں جو حکم میں آتی ہو جتنی مدت عصر کی نماز ہو شام تک یعنی اگلی اتوں کی عمر بہت ہوتی تھی اور تمہاری کہ یعنی اس تمہاری
 زندگی میں جس قدر عبادت ہو سکے سو کرو دنیا کی ہوس میں زیادہ نہ سوچو **ح** جبکہ وہ منقطع **ح** انما بقاؤکم و ما اسلفتم قبلکم من الہم کتابکم
 شیء و احد بخاری میں ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ طلب کی اولاد اور ہاشم کی تو ایک ہی چیز ہے **ف**
 عبد مناف کے چار بیٹے ایک ہاشم دو سر مطلب تیس خندیس چو نفل سوچتے ہیں نفل سے اور حضرت عثمان غنی سے ہیں حضرت نے فرمایا
 پانچواں ہاشم اور مطلب کی اولاد کو دیا عبد اللہ بن نفل کی اولاد کو نہ دیا تیس خندیس میں طعمہ و عثمان نے حضرت عرض کی کہ یا رسول اللہ
 ہاشم کی شرافت اور بزرگی کے تو ہم قائل ہیں لیکن اس کا کیا سبب ہے کہ مطلب کی اولاد کو حضرت نے دیا اور عبد اللہ بن نفل کی اولاد کو نہیں
 اگر بزرگی کی جہت دیا ہی تو ہم اور حضرت کے ساتھ برابر ہیں تب حضرت نے حدیث فرمائی یعنی ہاشم اور مطلب کی اولاد بھی جہت میں
 کفر اور لام میں نفع اور غم میں ہمیشہ شریک ہے اس سبب ہوا کہ ان کی خصوصیت کا اسی سبب امام شافعی نے بھی مطلب کے آل دین اہل جہنم
ق سئل عن سیدۃ النجار حیل الود من قبل الہ بنی ہاشم اور سلم میں پہلے بن جبر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
 کہ ان کے لئے کی اجازت مانگنا تو صرف ظہر کی سبب ٹھہرائی گئی ہے **ف** اصحاب میری روایت ہے کہ ایک شخص حضرت کے گھر چھو گئے ان کی حضرت

ف امام شافعی کے مذہب میں پانچ بار دو روزہ سے کھانے کی منع ہے ایک روز بیکر نہیں ہو جیسا کہ عیسیٰ اور امام عظیم کے نزدیک کیا گیا
 دو بار بھی کھانے کی منع ہے اس کے قرآن میں ملتا ہے ایک بار دو بار کی قید نہیں اس علم سے عایشہؓ کا حکم مطلقہ و مطلقہ
 مسلم حضرت عایشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک بار دو بار دو روزہ کا جو سنا کھانے حرام نہیں کرتا **ابو جریج** الحنفی کا
 تحقیق ان المعروف شیخاؤ کا لواء اعدا احاکم موعدا فخلیفہ مسلم بن ابوجریج سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
 کہ یہ کلام اور احسان کوئی نیکی ہو کہ تیرا تو تھوڑا ہے سمجھنے کی قوت غالب نہیں اس لئے بھائی مسلمان ایسا وعدہ کر کہ پھر اس کے خلاف
 کرے **عبد الرحمن بن سنان** کہ لا تخلقوا یا اظوا انی و لا یأثمکم مسلم بن عبد الرحمن بن سنان سے روایت ہے کہ
 حضرت نے فرمایا کہ قسم نکھایا کرو تو ان کی اور تہا یوں کی **ف** سو ا خدا کے کسی قسم نہیں کہست **عبد المطلب بن سیدہ**
 لا تحل الصدقة الا ل محمد و آل محمد انما ہی او ساخ الناس سلم بن عبد المطلب بن سیدہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
 حلال نہیں کہ وہ کمال النبیانی یا شتم کر کہ وہ کمال تو آدمیوں کا میل ہے **ف** بعضہ بنی ہاشم نے حضرت کے کہا کہ مجھ کو بھی تحصیل
 زکوٰۃ کا خاکہ کر کے بھیجیے تاکہ مجھ کو بھی نصیب ہو جیسے اور دن ہوتی ہے حضرت نے حدیث فرمائی یعنی تم میری برادری تمہارے لائق نہیں
 کہ لوگوں کا میل انجیل و صدقہ لیاؤ کی تسکین کے واسطے فرمایا اور دوسرے بہت بھی غلام ہوتا ہی اگر حضرت کو نہ اپنی آل اور اولاد کے واسطے
 حلال کرتے تو کافر تہمت لگا کہ پیغمبر نے زکوٰۃ اپنے نفع کے واسطے مقرر کی ہے **ابو ہریرہ** کا کہ لا تحفظوا لیلۃ الیحدہ یقیناً
 من بین اللہائی و لا تحفظوا یومک الیحدہ بصریام من بین الایام الا ان یتکون فی صوم یصوم
 احدکم کو مسلم بن ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سب تو جن جمعے کی رات کو شب بیداری اور نماز کے واسطے حاضر ہو اور
 دنوں میں جمعے کے دن کو روزہ رکھنے کے واسطے خاص کر وگھر اس سبب مضائقہ نہیں کہ اور روز جو تم رکھتے ہو اس میں جمعہ بھی آئے ہو
ف جمعے میں غسل کرنا اور اوقات جامع مسجد میں جانا اور نماز جمعے کی پڑھنا ضروری ہو سو اس واسطے اس کی شب بیداری اور
 روزے سے منع کیا کہ روز کی سستی کہیں ان کاموں میں خلل نہ پڑے اور دوسرے سبب یہ کہ عبادت کے واسطے سب دن برابر ہیں اور
 بدوین ہم شرع کے کسی وقت کو فضیلت نہیں دیتے بلکہ دوست نہیں کر اپنی طرف سے کسی دن میں خصوصیت لگاؤ **ابن مسعود**
 لا تحفظوا فان من کان قبلکم اختلقوا فھلکوا بخاری میں عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے
 فرمایا کہ اختلاف نہ کیا کرو اس واسطے کہ جو لوگ تم سے آگے تھے انھوں نے اختلاف کیا پھر برباد ہوئے **ف** عبد اللہ بن مسعود سے
 مضامین میں روایت ہے کہ ایک شخص نے قرآن پڑھا اور مجھ کو اور طرح معلوم ہوا میں اس کو حضرت یاسر بن کثیر لایا حضرت نے فرمایا کہ تم دونوں
 خوب پڑھو پھر حدیث فرمائی یعنی قرآن کی قرات جو طرح ثابت ہو اس کا انکار نہ کرو **ف** ابو ہریرہ کا کہ لا تحذروا بین
 الا کتابہ بخاری اور سلم بن ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پیغمبر بن میں ایک کو دو سرے پر تھکر **ف** یعنی اس کی
 میں سب برابر ہیں نہ ان کو کوئی گتہ کی کوئی بہتر اس واسطے کہ سب شریفوں کا ایمان الافرغ ہی باقی حق جس کی تفضیل دلیل ثابت ہو اس کے
 بیان اور عقائد میں مضائقہ نہیں **ف** ابو سعید کا کہ لا تحذروا فی من بکیر الا نبیاء فان الناس یضعفون
 یوم الیقینہ فا کون اول من یقیم فادانکامعوسیٰ اخذ بقیۃ من قواہم العرش فلا ادری
 افاق فقیل ام جری یضعفہ الطور بخاری اور سلم بن ابی سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سب پیغمبر بن میں مجھ کو بہتر

الباب الثالث
 داؤد اور سلیمان کی بنائی **ف** اکثر احتیاط و عالم بموجب اس حدیث کے اولیا اور بزرگوں کی قبروں پر جانا اگر تین نزل ہو
 یا زیادہ درست نہیں تھا اور بعض کہتے ہیں کہ اس حدیث میں فقط مسجد و مکان ذکر یعنی عبادت کے واسطے سب مسجدیں برابر ہیں سو
 ان تین مسجدوں اور کسی شہر کی مسجد میں سفر کر کے جانا درست نہیں ہوگا مسجدوں کے اور کائنات کو متبرک کرنا جانا اس حدیث میں منع
 نہیں بلکہ علم اور حدیث میں آیا ہے کہ جس نے فرمایا کہ میری مسجد میں ایک بار نماز پڑھنا اور سب دن ہزار بار فضل ہی اور کعبہ میں نماز
 میری مسجد سو بار افضل ہو تو معلوم ہوا کہ کعبہ کی نماز اور مسجدوں کے لاکھ بار افضل ہو جائیگی **و** لاکھ بار کعبہ کا فضل ناقص
 علیہا الکفاۃ مسلم میں ابو ہریرہ روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ ہمارا ساتھ وہ اوستی ہے جسے حضرت **ف** حضرت سفر میں
 ایک مرتبہ اپنی اوستی پر لعنت کی تھی حضرت نے حدیث فرمائی یہ چیز کے واسطے فرمایا کہ لعنت کرنے کی عادت چھوڑ کر معلوم ہوا کہ جانوروں
 بھی لعنت کرنا نہیں سہی **و** ابو ہریرہ کہ لاکھ بار اللہ کا ذکر کرنا کعبہ کا ذکر کرنا سے زیادہ افضل ہے مسلم میں ابو ہریرہ روایت ہے
 روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ ساتھ نہیں دیتے جس کے فرشتے اون لوگوں کا جن میں گناہ اور گھٹنا ہوتا ہے **و** ابو ہریرہ کہ لاکھ بار
 اهل الکتاب لکن ابو ہریرہ روایت ہے کہ لاکھ بار اللہ و ما انزل الیکنا الا لکے بخاری میں ابو ہریرہ روایت ہے کہ حضرت نے
 فرمایا کہ کتاب ان یعنی یہود اور نصاریٰ کو نہ سچا جانو ان کو نہ جھٹلاؤ اور کہہ دینے مانا خدا کو اور اس کو مانا جو ہر اوستی یعنی قرآن اور
 لکھ بیگزین پر اور **ف** حضرت وقت میں یہود تو ریت کے عبرانی زبان میں پڑھتے تھے اور سید ان لوں کے واسطے عربی میں اوستی کا ترجمہ
 کرتے تھے جسے حضرت نے حدیث فرمائی یعنی ان کو سچا جانو شاید کہ مضمون اللہ اور جو جھٹلا بھی جانو شاید کہ سچی بات ہو اور جملہ اوستی کو کہ ہم
 قرآن اور تورات اور انجیل کو ملتے ہیں مگر ہر کو تمھارا اعتنا نہیں ہے خدا نے کہ تم نے کیا رکھا ہے اور کیا بگاڑا **و** ابو ہریرہ کہ لاکھ بار
 الاول والآخر فمن ابتاعها فانه یخبر الناس بان یحکما ان شاء امساک وان شاء رخصھا وصاۃ
 حق بخاری میں ابو ہریرہ روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ نہ بند رکھا کر کوئی ان کا دودھ اوستی اور بکری اور بھیر کے ٹخنوں میں جو ان کو
 مول کیو وہ بعد دو کے دو کام میں مختار ہو جائے خواہ ان کو چھیر دے تو تین سے چھیر بدلا دے **و** دستور یہ دعا بازو کا کئی دن کا دودھ
 گائے بکری کا بند رکھتے ہیں تا مول لینے والا دھو کے سے مول کیو سو فرمایا کہ بچوں لینے کے اس کو اختیار ہو خواہ بکے خواہ چھیر بدلا دے اور
 یہی ہے امام شافعی کا امام عظیم کے مذہب میں لا دینا نہیں اس واسطے کہ جانور کا دانہ اور چار دودھ کا عوض ہو گیا چنانچہ باب ان
 میضمون کو روکا **و** ابو ہریرہ کہ لاکھ بار اللہ و ما انزل الیکنا الا لکے بخاری میں ابو ہریرہ روایت ہے کہ حضرت نے
 لاکھ بار دینہ و ما انفق من کسبہ من غیر امرہ فان نصف اجرہ لہ مسلم میں ابو ہریرہ روایت ہے کہ حضرت نے
 فرمایا کہ نفل روزہ عورت کے خاوند کو عتق ہونے پر ان کے حکم کے اور خاوند کو عتق ہونے پر ان کے حکم کے اس کی کو کسی م کے واسطے گھر میں آنے دیوے
 اور عورت جو خاندن کی کمائی سے بدن اوستی حکم خدا کی راہ میں دیوے کی تو اس کا ادھانواں خاوند کو ہوگا **و** اس حدیث میں خاوند کو
 عورت پر مقرر و زمین و خاوند کی اجازت کی حاجت نہیں نفل روزہ بغیر اس کی مرضی درست نہیں کہ مرد کو کسی سبب تکلیف ہو
 اور خاوند کی کمائی سے راہ خدائیں دینا واجب ہے کہ اس کی اجازت ہو صریحاً یا اس کو سبب نہ ہو اور اگر ناخوش ہو یا منع کیا ہو تو
 عورت کو کسی طرح دینا درست نہیں **و** عمر لا تظہر قینی کا اظہری عیسیٰ بن مریم کو قتل ہوا بعد اللہ و مرسلہ
 بخاری اور مسلم میں غفران روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ نہایت یہ میری تعریف نہ کیا کرو جیسے یہ عیسیٰ مریم کے بیٹے کی تعریف کی

مہر برین یا دنیا اختیار کر کے اور جہاد حق پہلے عاید شدہ فی اللہ اور رسول کو اختیار کیا اور دنیا کو چھوڑا اور عرض کی کہ حضرت میرا والد
رسول کو اختیار کرنا چاہی اور یہ جو سن فرمایا گیا یعنی دوسری جہاد کی جس نے حضرت نے حدیث فرمائی اس حدیث کا قصہ کہ بھی گذر چکا ہے
کے تَسْبُوتِ اَکْصَاوَاتٍ فَافْتَضَحُوا اِلَى مَا قَدْ صُفِيَ بَخَارِی مِنْ حَضْرَتِ عَلِیْشَہ رِوَایَتِ ہر کہ حضرت نے فرمایا کہ مَرُوذِ کَوِی کالی
مٹ داور ہر اس کو تو پہونچے اپنے کیے کو **و** یعنی مردوں نے جو نیک بیکام کیے تھے سو قبر میں اب یا عذاب کو پہونچ گیا اب انکو
بدنامی عائد ہو بلکہ ناحی اولی زندہ اولاد کو رنج دینا ہی **ہ** ابی ہر میں کہ **لَسْتُ بِاَصْحَابِی کَ لَسْتُ بِاَصْحَابِی فِی الَّذِی**
نَفْسِی بَیْدَہ لَکِ اَنْ اَحْکَمَ اَنْ تَفْقَ مِثْلَ اَحَدٍ ذَہْبًا مَّا اَدْرَا اَصَدًا اَحَدٌ هَمَّ وَکَ لَاضِیْفَہ مَسْلَمٌ مِّنْ اَبِی ہر میں
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بدنامی صحابہ کو نہ بدنامی صحابہ کو قسم دلاؤ نہ اس کی جسکے قابو میں میری جان ہے کہ اگر تم اُحد پہونچے برابر
سواراہ مذہب میں خیر کرو تو انکے تین باؤں برابر بھی ثواب ملے اور نہ اس کے اچھے برابر **و** یعنی صحابہ نے اس وقت مال خرچ کیا کہ جب اسلام
نہایت ضعیف تھا اور کمال تنگی تھی اور خیر مال خرچ کرنے کو جہاد کرنے اور جانفشانی سے ہفت ظہیم میں اسلام پھیلایا ہی بہت تمام قرآن
میں مہاجرین اور انصار کی تعریف بھری ہو تو معلوم ہو کہ اگر وہ فی عبادت کے برابر یہی عبادت اقامت نہیں دے سکتی پھر ایسے دین کے سراروں کو کہنا
کیونکر درست ہوگا خیرات کے اُن اوبوں جو حضرت کے صحابہ کے ہتھتے ہیں یہ وہ اور دستہ اُن کے کمالات کو مٹانے میں **ہ** سَمَسُ کُتُبُ جُنْدِی
کَ لَسْتُ بِمِنْ غَلَامَکَ یَسَارُکَ دَیَا حَاوِکَ خُجَّجَکَ وَکَ اَفْلَحَ فَاِنَّکَ تَفْعُو لَ اَعْمَہُو فَاَ لَیْکُمْ فِی عَقُو لَ
کَ اَتَمَّ اَھَمَّ اَنْ یَعُ فَاَ لَ تَنْ یَدُکَ عَلَی مَسْلَمٍ مِّنْ شَہْرَہ بن جندب روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے غلام کا نام نہ رکھو کیسے یعنی سارا
والا اور نہ رکھو کہ معنی نفع والا اور نہ خیر کہ معنی مطلب والا اور نہ اَفْلَحَ کہ معنی نجات والا سو تو یوں کہیگا کہ یہاں غلاما نام ہی پھر وہاں
نہو تو جواب دے والا کہیگا کہ یہاں میں ہے نام تو جاری ہے اس سے زیادہ مجھ پر باندھنا یعنی اپنی طرف سے نہ بڑھائیو **و** تو یوں ہے
لوگوں کہ غلاموں کے اکثر نام بہتر رکھتے ہیں کہ ان کے واسطے جیسے نفع اور آسان اور بطلب اور نجات اور سی طرح مبارک اور فادار اور
حال انکے بھی اس کا مطلب ادا ہو جاتا ہو تو اسکو بدنامی جان کر نکلیں پھر میں جیسا پوچھا کہ نجات مبارک ہی کسینے چاہیں کہ انکے نہیں یعنی
نجات دلاؤ انکے نہیں مطلب ادا لٹا ہوا اس واسطے حضرت نے منع کیا یعنی ایسے نام نہ رکھنا کہ ضرورت جمین رنج ہو اور بعض کہتے ہیں کہ حکم
ابتدا اسلام میں تھا جب اعتقاد و تمسک ہو اور لوگ تقدیر کو سمجھتے تو ایسے نام نہ رکھنا درست ہو گیا **ف** عَمَّہ کہ **لَسْتُ بِمِنْ**
کَ لَسْتُ فِی ضِدِّ قِتَکَ وَرَ اَنْ اَعْطَاکَ هُوَ یَدِ اَحْمَرٍ فَاِنْ اَتَاکَ فِی ضِدِّ قِتَہ کَالَا تَدِ فِی قِتَہ
لَہِ جُنَّ حَکَ عَلَی فَرَسٍ فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ فَاصْاَعَہُ الَّذِی کَانَ عِنْدَہ فَارَاکَ اَنْ لَیْشَہ تَرِیَہ بخاری اور مسلم میں
عمر فاروق روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مٹ دلو اور نہ پھیرے اپنے ہتھ کے اگرچہ تجکو وہ ابانم کو دیکھو مگر اپنے ہتھ کے کا
پھیر لینے والا ایسا ہی جیسا اپنی نو کوئی پیٹ میں ڈالے یو یہ حضرت نے عمر فاروق سے کہا جب انھوں نے ایک گھوڑا چڑھنے کو روک دیا میں نے
دیا تھا پھر اسے اسکو ضائع کیا دبا کر ڈالا پھر عمر فاروق نے اسکو مول لیا چاہا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو چیز خدا کی
راہ میں دیکھو اسکو پھر مول بھی کیو **ق** ابی ہر میں کہ **لَسْتُ بِاَحْکَمَ اَلْاَحْکَمِ اِلَّا ثَلَاثَہ مَسَاجِدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ**
وَالْمَسْجِدِ الْاَشْوَہ وَالْمَسْجِدِ الْاَقْصَا بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جافے نہ باندھ جاؤ میں نے سفر کرنا
سوا تین جگہ نہیں کیا تو ارباب مسجد یعنی کعبہ دوسری مسجد یعنی مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد اقصیٰ یعنی بیت المقدس کی مسجد

عَمْرَاءُ لَا تَقْعُدُوا خِدْمَةَ اللَّهِ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ بخاری میں بیچ بنت سوچو روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حکومت کہ
 اور وہ بات کہ جو کہ گئی تھی **ف** بخاری میں بیچ سے پوری روایت یوں ہے کہ میری شادی ہوئی حضرت میرے پاس آئے جو علی بن ابی طالب
 جنگ کے وقت کے گاتی تھیں وہ بجا کر اس میں ایک لڑکی نے یہ کہا کہ ہم میں ایسا پیغمبر ہو جو کل کی ہونے والی بات جانتا ہے حضرت نے
 یہ حدیث فرمائی اور منع کیا یعنی غیب کی بات سوا خدا کوئی نہیں جانتا جو کچھ بھی نہیں معلوم ہے غیبی علم کے نزدیک ہر شے دنوں میں آگ
 وک کے ساتھ پیش لیا کہ اور اچھے نمون اور مضمون اس کا خلاف شرع نہ ہو اور گانے والا لڑکا اور اجنبی عورت نہ ہو اور دست ہر
 اَنَسُ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ اَلَا عَلٰی شَرِّ النَّاسِ سلم میں اس روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت قائم ہوگی مگر نہات
 بڑے لوگوں پر **ف** یعنی جس وقت قیامت آوے گی کوئی ایمان دار نہ ہوگا سب کافر ہوں گے **ف** ابو ہریرہ **ف** لَا تَقُومُ السَّاعَةُ
 حَتّٰی تَاْخُذَ اَصْحٰی مَا خِذَ الْقُرُونُ شَرًّا لِّشَرِّ مَا عَابَدَا رَاٰ فَنَقِيلُ يٰ اَرْسُولَ اللّٰهِ كَقَارِيسٍ وَالزُّوْمُ قَالَ
 وَمِنْ النَّاسِ اِلَّا اُولَئِكَ بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت قائم ہوگی جب تک کہ نہ کرنے لگے میری بات
 اگلے زمانوں کے طریقوں کو بالشت بہت بھر اور ماتھے بھر یعنی بے تفاوت جو اگلے زمانے کے کافروں کی سرین تھیں میری بات بھی کر لی
 لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہ جو میری اور نصاریٰ کی طرح لوگ ہو جائیں گے حضرت نے فرمایا اور کون لوگ ہیں سوا ان کے یعنی انہیں کے قدم قدم جلیں گے
ف اجموں اور نصاریٰ کی یہ تین نہیں کہ تین تھیں کٹر پہننا چاندی سونے کے ہر تھون میں کھانا دینا انہی سے پوچھ کر کام کرنا اور اٹھ
 مٹھانا لگنا ہوں پر اڑ جائا تو بے مکرنا شریعت کے حکموں پر خیال مکرنا شراب پینا ہوسوس کر پیر بہ میں مسلمانوں میں جاری ہو گئیں خصوصاً ہندوستان
 میں حضرت نے جیسا فرمایا ویسا ہی ہوا **ف** ابو ہریرہ **ف** لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَخْرُجَ نَارٌ مِنْ اَنْفِ الْحِجَابِ تُصْغِي
 اخْتِاقَ اَوَّلِ بَصَرِی بخاری اور سلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت قائم ہوگی یہاں تک کہ نکالے آگ جباری
 زمین سے روشن کر دے گی بصری کے اونٹوں کی گردنوں کو یعنی اسی اوکی روشنی تیر ہوگی کہ عرب شام تک پہنچے گی **ف** حجاز غزین
 اوس میں کا نام ہے حسین مکر اور مدینہ ہوا اور بصری ایک شہر کا نام ہے تارخ مدینہ میں مذکور ہے کہ اول چند روز زمین برابر زلزلہ لوگوں نے
 جانا کہ قیامت آئی پھر ایک طرف زمین بھٹ گئی اور دوسری طرف بھٹ گئی پھر سب بھٹ گئی پھر سب بھٹ گئی پھر سب بھٹ گئی پھر سب بھٹ گئی
 بختی تھی سیکڑوں کو سب تک اسی روشنی تھی آخر سلطان عباسیہ یہ باہر گذر آئے سو برس زیادہ ہوا تو جیسا حضرت نے فرمایا تھا ویسا ہی
 ہوا یہ خبر ہو کر حضرت نے **ف** ابو ہریرہ **ف** لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَقْطُرَ بِالسَّيِّئَاتِ سَاءَةٌ دَرَسٌ عَلٰی ذٰلِی الْخَلْقِ
 بخاری اور سلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت قائم ہوگی یہاں تک کہ جو ٹھوسکانی ہو سکی قوم دوس کی عورتیں بہت گرد
 جسکا ذوق الخلفہ نام ہے **ف** اوس ایک قوم کا نام ہے بن نین ابو ہریرہ بھی اسی قوم سے ہیں ذی الخلفہ ابو ہریرہ سے کہ بت کا نام تھا اوس
 کا فر کعبہ بانی بھی کہتے تھے یہ قوم مسلمان تھی تب حضرت نے اوس بت کو ٹھوڑا والا سو حضرت نے فرمایا کہ قیامت کے قریب قوم ٹھوڑا ہو جائے گی او
 بت کو ٹھوڑا بنا دینگے اور ان کی عورتیں اوس کے گرد لٹاویں گے **ف** ابو ہریرہ **ف** لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ
 مِنْ مَغْرِبِهَا فَاِذَا رَاَهَا النَّاسُ اٰمَنَ مِنْ عَلَیْهَا فَاِذَا رَاَهَا مِنْ غَيْرِهَا اٰمَنَ مِنْ غَيْرِهَا اٰمَنَ مِنْ غَيْرِهَا اٰمَنَ مِنْ غَيْرِهَا اٰمَنَ مِنْ غَيْرِهَا
 بخاری اور سلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت یہاں تک کہ کلیہ کا سورج اپنے ڈوبنے کے کہان سے پھر جلا ہو کر نکلیں گے
 لوگ نہ ایمان لاویں گے جو زمین پر ہیں اوس وقت فائدہ کریگا کسی جان کو اور سکا ایمان جسکو پہلے سے ایمان تھا **ف** بعض بن دینے کا

قبول نہیں اور حرام مال کو خدا کی راہ میں دینے سے کچھ ٹوٹا نہیں **ف** ابو ہریرہؓ کہلا تقبل صلواتہ من احدث حتی
یصلیٰ صلاۃ بخاری اور سلم بن ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؓ فرمایا کہ جسکو وضو کرنا ہو اسکی نماز قبول نہیں جب تک وضو نہ کر لے **ف**
وضو ٹوٹتا ہے اوس سے جو کہ اور بھیجے سے نکلتا اور تکیہ لگا کر سونے سے اور خون میٹھن پر ہنسنے سے اور عینکی اور دیوانگی سے **ف**
ابو ہریرہؓ کہلا تقبلتہم وکنتی دیناراً امنا کت بکد نفقۃ لیسائی وموتی نذۃ عاصی فصلا صدقۃ
بخاری اور سلم بن ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؓ فرمایا کہ نہ بائین کے لیے وارث سونے کے دینار کے برابر بھی جو چھوڑ جاؤں میں بعد میں
بیبیوں کے خرچ اور کارندگی کی محنت کے سوا قہر خدا کی راہ میں **ف** حضرتؓ پاس کچھ عین بدین تھی اور کچھ فداک اور بدین
سو حضرتؓ کا معاملہ تھا کہ اوس کے حاصلات اپنی بیبیوں کے سال بھر کا خرچہ جو باقی رہتا تو اوسکو محتاج مسلمانوں میں خرچ کیا کرتے
تھے سو فرمایا کہ میرا وارث تو ایک دینار برابر بھی کچھ بائین کے باقی ہی زمین بعد بیبیوں کے اور کارند کے خرچ کے یہ بھی اہل عین صدقہ
کارند سے مراد یا خلیفہ یا اوسن میں کا عامل یا غیر کے مال میں جو وارث نہیں ہے سوا اسکی حکمت ہے کہ تعلق کو معلوم ہو کہ پیغمبرؐ کی محنت
اور جان فشانی صرف خدا ہی واسطے تھی دنیا کا کچھ لگاؤ نہیں یہاں تک کہ اولاد اور وارثوں کو بھی کچھ اوسکا حصہ نہیں ملتا اور حضرتؓ
کو اول حال معلوم تھا اسی واسطے صدیق اکبرؓ سے پاک حصہ مانگا جب معلوم ہوا کہ پیغمبرؐ کے مال میں وارث نہیں تو خاصو میں میں اصل
تقریر تو اتنی ہی بانی جھگڑے ہیں بیفائدہ **ف** المقداد بن اسودؓ کہلا تقبلہ فان قتلته فانہ عجز لیاہ قبل
ان تقبلہ وانک بمنزلتہ قبل ان یقول کلمتہ الی قال **ف** قالہ حین سألہ المقداد عن قتل
من اسلم من الی قد ارید ان قطع یکا فی الشرح بخاری اور سلم بن ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؓ فرمایا
کہ مت مارو میں کو جو اب مسلمان ہو گیا سو اگر تو اوسکو مار گیا تو وہ میرے مارنے سے پہلے میرا برابر مسلمان ہو گیا ہے اور تو واجب القتل اوس کے
برابر ہو جاوے گا جیسے وہ تھا کا فر کلمہ پڑھنے سے پہلے حضرتؓ فرمایا جبقتلے اور پوچھا اوس شخص کا حال جو کا فر تھا پھر اسی میں مقتدا
ہاتھ کاٹ کر مسلمان ہو گیا **ف** یعنی اگر تو اوسکو حال کفر میں مار ڈالتا تو درست تھا اور اب یہ مسلمان ہوا اوسکا خون
بچ گیا اگر تو اوسکو اب مار گیا تو اوس کے لئے تو مارا جاوے گا **ف** عائشہؓ کہلا تقطع ید السارق کہ فی رجب دینار
فصاعدا بخاری اور سلم بن ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؓ فرمایا کہ نہ کاٹا جاوے جو کا ہاتھ مگر چھائی دینار یا زیادہ میں **ف**
دینار سا چارہ سو فی ہوتی ہے تو اوسکی چوتھائی ایک ماشہ اور ایک تی ہوتی یعنی جب چوبیس ایک ماشہ اور ایک تی سونے کے برابر یا اس
زیادہ مال جو پڑے تب اوسکا ہاتھ کاٹا جاوے اور اگر اس کم چور کو تونہ کاٹنا چاہو یہی نہ پڑے بلکہ شافعی کا اور امام مالک کے نزدیک
تین مہینہ کی برابر یا زیادہ چوری کرے تو اوسکا ہاتھ کاٹا جاوے اور امام عظم کے نزدیک جب دس درم کے برابر یا زیادہ چوری کرے
تو ہاتھ کاٹا جاوے اس کم میں نہیں اونکی دلیل سوری حدیث ہے جس میں دس درم کی حد ہے **ف** ابو ہریرہؓ کہلا تقولوا ہکذا
لا یحییٰ علیہ الشیطان **ف** قالہ حین قال رجل اخذک الله لیسکر ان ضرب الحد بخاری اور سلم بن ابی ہریرہؓ
روایت ہے کہ حضرتؓ فرمایا کہ ایسا کہ شیطان کی اوسے اوپر بددکر جو حضرتؓ نے اوس وقت فرمایا کہ جبسینے اوس شرابی کو جو حد مار لیا تھا
یوں کہ کہا کہ خدا تجکو فیضیت اور زور کرے **ف** یعنی جب گنہگار کی سزا ہو چکی تو اوسکو برا لکھو اوس اسطے کہ شیطان خوش ہو جائے
مسلمان کی سوائی سے تو گویا تم نے شیطان کی مدد کی بلکہ یوں کہہ کر کہ خدا تیری توبہ قبول کرے **ف** حاکم بن حنیف بن علی بن ابی

اور اوس کو گھسٹا اور غنا زیا مردوں کو حرام ہوا اور چاندی سونے کے برتنوں میں کھانا پینا یا عطران یا نڈان بنانا حرام ہوا اگرچہ سخت منہ ہوا
تو اور عمدہ کپڑے اور عمدہ کم کے چینے اور بور اور شیشے کے برتن کپڑے اور چاندی سونے کے برتنوں کو استعمال کے خدا اور سوال کو
نا خوش کہیے **ہ** معاویہ بن ابی سفیان لا تخرجوا فی المسکاة فواللہ لا یستحب لی احدکم ان یشکک شئاً فخرجہ کہ
مستحب لہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یشکک شئاً فخرجہ کہ **ک** قیاد لہ فیما اعطیکہ مسلم بن جاوید بن ابی سفیان روایت ہے کہ حضرت
فرما کہ بہت چپٹ کرنا اگر مرقوم خلی کہ جو میں کی مجھے کچھ مانگا اور مجھ کو نا خوش کر کے پاویگا تو جو میں کو کو دوں گا اس کو ان کو مل
ف ایضاً جو چپٹا سوال کرے کچھ حصے پاویگا وہ مال بے برکت ہوگا معلوم ہوا کہ سوال کرنا حرام ہے خصوصاً چپٹ کرنا لگنا زیادہ تر حرام
ہ ابو ہریرہ کہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ما شئ منہ فاذا آتی سیدنا السواق فہو بالخیار مسلم بن حذافہ
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر بڑھکر نالج کی کھینچ لی اور سوچیں پکاری کی کھینچ کے بڑھکر مول لیا تو وجہ بیماری کھینچ کا یا کڑا ہون
آئے تو اس کو اختیار ہے یعنی اگر کھینچے کچھ بے درستی اور چاہے تو نہ درست کھینچے بلکہ اپنا وہی نالج بازار میں بیچ دے **ف** شہر کو کون کون کے
بڑھکر نالج کی کھینچ لی لیا حرام ہے اس واسطے کہ سید بن نقضائین ایک نقضائین پاری کا کہ شاید بازار میں زیادہ بکتا دوسرے تمام شہر کی حق تلفی ہو کر
بازار میں کھینچ آتی تو سب کو مل لیتے سو اس واسطے حضرت نے اس میں بیماری کو اختیار دیا **ہ** حاکم بن حاکم کہ تمشش فی نقل واحد **ف**
ک لا یحب فی اذا راہ واحد ولا تأکل لیسوا لاک ولا تشتمل الطقاء ولا تضر احدی رجلیہ علی
الاحضار اذا استلقت مسلم بن حذافہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ چلا کر ایک جگہ تی بہن کر اور ایک بند میں انواٹھا کر
اگر وہ نہ چلتے یعنی نہ کھلیجا و گیا اور نکھا بائین ہاتھ سے اور اسی طرح کپڑے کو سبٹن پر لپیٹ کر نہ اوڑھ کر ناز یا اور کسی کام میں نہ
بڑھکر سکیں اور نہ رکھ دیاں کو دوسرے پاؤں پر چلی پٹ لیتے یعنی اگر تہ بند ہوگا تو بدن کھلیگا یہ حضرت نے مسلمانوں کو ایسا نہ
ف ابن عباس کہ لا تمسوا ما علی اللہ مساجد اللہ بخاری اور مسلم بن عبد بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ منع کرو
خدا کی باندیوں کو نہ کی مسجدوں **ف** ایضاً اگر عورتیں مسجد میں نہانے کے واسطے جاویں تو منع نہ کرو حضرت عائشہ نے فرمایا کہ اگر حضرت
دیکھتے جو عجب توں نے خلاوشہ وضع نکالی ہے تو سبھی نہیں ان کا جانا منع کرے اس واسطے مجتہدوں نے کہا ہے کہ حضرت نے ان عورتوں کا
مسجد میں جانا درست تھا اور ان کے زمین میں سادہت ہوا بدست نہیں **ف** ابو ہریرہ کہ لا تمسوا فضل الماء
لتمسوا بہ فضل الک بخاری اور مسلم بن ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ روکو زیادہ پانی کو تا اس کے حیلے
زیادہ چار روکو **ف** ایضاً اگر تمہارا کنواں یا خوض یا تالاب ہو اور تم اس کا کام کر چکے ہو تو لوگوں کو اس کے پانی پانی پیے
یا کھیت پیچھے سے نہ منع کرو اور اگر پانی روکے تو جانور کو زمین کا چار لہی جو تالاب و خوض کے گرد ہوتا ہے اس حیلے سے نہ چرنے دو گریہ اور
زیادہ بہ کام یعنی پانی روکنے سے غرض تمہاری یہ ہے کہ اس میں سیر چار لہی کہ نہ آدمی اور جانور و نال و گیان چار لہی چار لہی **ف** قتادہ
الحارث بن ریحی لا تفت بدو اللہ هو والی طب جمیعاً لا تفت بدو اللہ طب والی طب جمیعاً لا تفت بدو اللہ طب والی طب جمیعاً لا تفت بدو اللہ طب والی طب جمیعاً
ک واحد علی حدیثہ مسلم بن ابی بوقت دہ حارث سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ پانی میں تر رکھا کر و گدراور پکی کچھ کو نکال کر
اور نہ تر رکھو اور نہ کھو لکڑی نہ لکڑی کر دہر ایک کو علاحدہ **ف** عرب مجاور مستقی ترک کر کے اس کا شیعہ بنیا کرتے تھے سو حضرت نے
فرمایا کہ دوسری چیز نکال نہ کر کیا کر وہ اس میں جلد نشا ہو جاتا ہے **ف** انس کہ تفت بدو اللہ تاع و کافی المرفوع بخاری

ف قحطان ایک شخص تھا میں نے اصل عرب اور اسکی اولاد پر سب فرمایا کہ اس قسم سے ایک بادشاہ پیدا ہوگا بڑا حکم والا لوگ اس سے کہیں
قابو نہ ہونگے جیسے کہ بیان پہلے طے کے قابو میں کہ جب حرجا اودھر ہوا تاکہ ایسا ہو شاید کہ اوس بادشاہ کا نام حجاج ہو جیسے کہ اول حدیث
ق ابو ہریرۃ لا تقوم الساعة حتی یکثر نفقکم المال ففیقتل حتی یجھم مرہب المال من یقتل منہ
صدقۃ بخاری اور مسلم بن ابی ہریرہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت قائم ہوگی یہاں تک کہ تم میں مال بہت ہو جاوے گا تو ابل پر
یہاں تک کہ مالدار ظفر میں نہ ہوگا کہ کون اوسکی زکوۃ کا مال ہو **ف** یہ قیامت کے قریب امام محمد علی کے وقت میں ہوگا کہ مال ابل پر
کوئی محتاج نہ ملے گا جو زکوۃ کا مال قبول کرے یا قیامت کی نشانیاں دیکھے ایسا خوف پیدا ہوگا کہ مال لینے کی فرصت ہوگی **ق** ابو ہریرہ
لا تقوم الساعة حتی یمر القجل یقتل القجل فیقول ینبکی ینی جھکا نہ بخاری اور مسلم بن ابی ہریرہ روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ قیامت قائم ہوگی یہاں تک کہ گدیز گام کو ہی مردکی قبر پر کوئی کسی طرح میں اسکی جگہ پر ہوتا **ف** یعنی قیامت کے قریب
ایسے فتنے اور فساد عالم میں پھیلنے کے لوگ موت کی تمنا کرنے قبروں دیکھ کر حدیث اور اسکے پہلے کی حدیثوں میں حضرت نے قیامت جو پہلے
پڑنے والی چیزیں ہیں انکی آخرین میں ہیں تاکہ یعنی چیزیں پہلے میں آوریں گے ہوں گی پھر حضرت کا کہ جیسا فرمایا ویسا ہوا اور گے ہوگا
ق ابوسعد کہ لا تکلموا عنی و تکلموا عنی و لا تکلموا عانی و لا تکلموا عانی ہذا احادیث مسند
صدقہ بخاری اور مسلم بن ابی ہریرہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ لکھو میری حدیث کو سو جسے مجھے شکر ہو قرآن کے جو لکھا ہو سو اس
مٹاؤ اور حدیث نقل کرو جسے یعنی جوابات مجھے سنو وہ لوگوں کو سکھاؤ اور چھوٹے چھوٹے ہاتھوں کا صفائی اس کتاب کے کہ اس حدیث
اول مضمون یعنی حدیث کے لکھنے کو منع فرمانا سنسج **ف** اصحاب قرآن اور حدیث کو ایک کاغذ میں لکھتے تھے حضرت پر کہ کہیں
قرآن اور حدیث ثناء و اقوال کے نزدیک نہ لجاوے یا اشتباہ ہو کہ قرآن کی لفظوں کی آواز حدیث کی کون اس واسطے حضرت نے حدیث کا لکھنا
منع کیا جب قرآن کو کوئی غیب سے ہو گیا اور شہادہ کا شہد کیا تو حدیث لکھنے کی بھی اجازت ہی چنانچہ ابو ہریرہ کی حدیث اس کتاب میں
ہو چکی کہ حضرت نے ابوشامہ بنی کو حدیث لکھوادی یہ بندہ بوسبت جو دین محمد علی میں کسی میں نہیں کہ خدا کا کلام علیحدہ اور حدیث پھر
علیحدہ پھر حدیث کے مرتب بھی جدا جدا صحیح علیحدہ حسن علیحدہ ضعیف علیحدہ اور صحابہ اقوال جدا جدا ہوں اور نصاریٰ کہ اوکی کتابوں میں
گھال سیل ہو چنانچہ اوکی تورات اور انجیل میں خدا کا کلام اور پیغمبر کا کلام بلکہ انکے اصحاب اور راویوں کا کلام ایسا مخلوط ہے کہ عاقل تخیل
ہوتا ہو گیا تاریخ کی کتاب میں نہیں صحیح و سانی کلام نہیں **ق** عانی کہ لا تکلموا عانی و لا تکلموا عانی فانیہ من یکتب علی سبیل السار
بخاری اور مسلم بن علی رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو چھوٹے ہاتھ جو مقرر یہ بات ہے کہ جو چھوٹے ہاتھ ہیکل گاہہ و فرج میں
ق عمر کہ لا تکتبوا عنی و لا تکتبوا عنی فی الدنیا لکم لیسۃ فی الاخرۃ بخاری اور مسلم بن عمر فاروق روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ نہ سنو نہ لکھو نہ پڑھو نہ دنیا میں آخرت میں اوسکو نہ پہنچا **ق** حدیث یقۃ بن الیمان کہ لا تکتبوا
عنہ و لا الذی یج و لا تکتبوا فی انبیاء الذہب الفضۃ و لا تکتبوا فی صحابہ و لا تکتبوا فی انبیاء الذہب
ولکم فی الاخرۃ بخاری اور مسلم بن حذیف بن یمان روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ سنو نہ لکھو نہ پڑھو نہ دنیا میں
بڑوں میں اور لکھا و لکھو نہ لکھو نہ دنیا میں اس واسطے کہ یہ چیزیں کافروں کے واسطے دنیا میں ہیں اور تمہارا واسطے ایسے مسلمانوں آخرت میں ملے گی
ف ایسا ایک لکھنے کی قسم ہے اور حضرت نے فرمایا کہ دار کو دیا کہتے ہیں اس حدیث معلوم ہو کہ خواب و مافیت اور دیا

زکوٰۃ ایک بکری ہی تو مثلاً دو شخصوں کی چالیس چالیس بکریاں علیحدہ علیحدہ تھیں تو زکوٰۃ دینے کے وقت یہ چلیا کریں کہ اون سیاسی بکریوں کو
 ملا کر ایک شخص کی بتا دیں تا ایک بکری کو دین میں سجاو اور اگر علیحدہ علیحدہ تھیں تو دو بکریاں کو دین میں جائیں تاکہ مثلاً ایک شخص کی چالیس
 بکریاں میں تو ایک بکری سنا لازم تھا اسے زکوٰۃ دینے کے وقت بیس بیس دینا چاہیے کہ دین تاکہ زکوٰۃ دینا نہ پڑے اس واسطے کہ چالیس
 بکری سے کم میں کو نہ دین تو فرمایا کہ زکوٰۃ دو مالار کو دے خوف ایسا جب تک کہ اسے اور نہ حاصل کو دے لینے والا بھی اسی طرح زیادہ لینے کا حیلہ
 کرے معلوم ہوا کہ زکوٰۃ سچا کا حیلہ کرنا درست نہیں جیسے بعض ظاہری لہان کو ق کے مال کو ایک تن میں کھا و سکواں ج سے چھپا کر
 فقیر کو دیتے ہیں اور فقیر کو نہیں معلوم کہ اس میں کیا ہے پھر دوسرے آدمی کو اشارہ کرتے ہیں کہ زیادہ قیمت دیکر اس فقیر سے وہ برتن اور
 اناج مول لے لے لوگ خدا کو دم دیتے ہیں بازی بازی بریش با بازی ایسے نادرست حیلے یہودی لوگ کرتے تھے جن خدا نے غضب اور
 عذاب کیا **عَالِشَةَ لَا يَجْعَلُ أَهْلُ بَيْتٍ عِنْدَهُمْ الْقَمَرُ** محمد بن حنفیہ روایت ہے کہ حضرت فرمایا نہیں ہے
 رہنے کے لئے گھر والے جسکے پاس کچھ جو رہیں ہیں **فَإِنَّهُ لَيُؤْكَلُ مِنْهُ** یہ روایت ہے کہ حضرت انصار کے حق میں فرمایا کہ نہ ان کو دوست کہیں گے سوائے
 عازب **لَا يَجْعَلُ أَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنْ أَهْلِ بَيْتٍ عِنْدَهُمْ الْقَمَرُ** محمد بن حنفیہ روایت ہے کہ حضرت انصار کے حق میں فرمایا کہ نہ ان کو دوست کہیں گے سوائے
 یعنی ان کو نصیب نہ دے بخاری اور مسلم میں براہین عازب کے روایت ہے کہ حضرت انصار کے حق میں فرمایا کہ نہ ان کو دوست کہیں گے سوائے
 ایمان والے اور نہ ان سے عداوت کہیں گے سوائے منافق کچھ جو ان کو دوست کہیں گے خدا اور کو دوست کہیں گے خدا
 اس سے عداوت کہیں گے **فَإِنَّهُ لَيُؤْكَلُ مِنْهُ** محمد بن حنفیہ روایت ہے کہ حضرت انصار کے حق میں فرمایا کہ نہ ان کو دوست کہیں گے سوائے
 ان کی محبت مسلمہ انوں پر فرمائی **قَالَ أَبُو بَكْرٍ لَا يَجْعَلُ أَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنْ أَهْلِ بَيْتٍ عِنْدَهُ الْقَمَرُ** محمد بن حنفیہ روایت ہے کہ حضرت انصار کے حق میں فرمایا کہ نہ ان کو دوست کہیں گے سوائے
 بخاری اور مسلم میں ابو بکر صدیق سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ نہ جج کرے ان سے بعد کوئی کافر شریک نہ والا اور نہ کھوے
 کہے گے گردن کا آدمی **فَإِنَّهُ لَيُؤْكَلُ مِنْهُ** محمد بن حنفیہ روایت ہے کہ حضرت انصار کے حق میں فرمایا کہ نہ ان کو دوست کہیں گے سوائے
 کہ بیک حکم پوچھا کہ دوسرے سال کوئی کافر جج کو شوائے کافروں کا دستور تھا کہ طوائف لنگے کرتے تھے ان کا گمان یہ تھا کہ کپڑوں میں
 گناہیہ ہیں ان کے کیا طوائف کریں عین برہنہ ہونا حرام ہے خصوصاً مکعب اور مسجد میں **قَالَ أَبُو بَكْرٍ لَا يَجْعَلُ أَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنْ أَهْلِ بَيْتٍ عِنْدَهُ الْقَمَرُ**
 بہن اثبتن وھو غصبان بخاری اور مسلم میں ابو بکر سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ نہ حکم کرے کوئی دوا دیوں میں غصب کی
 حالت میں **فَإِنَّهُ لَيُؤْكَلُ مِنْهُ** محمد بن حنفیہ روایت ہے کہ حضرت انصار کے حق میں فرمایا کہ نہ ان کو دوست کہیں گے سوائے
 کسب اور جھوٹے کو سچا اسی طرح بہت بھوکھا ہوا اس کا پیٹ بہت بھرا ہوا کسی بات کا رنج اور فکر نہ ہو یا بہت جاگا ہو تو قاضی اور
 حاکم کو حکم کرنا نہیں بہت کہ ان التوں میں ہوش نہیں ہے تا جیسا غصے میں **قَالَ أَبُو بَكْرٍ لَا يَجْعَلُ أَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنْ أَهْلِ بَيْتٍ عِنْدَهُ الْقَمَرُ**
الْأَبَادِیَّةِ أَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنْ أَهْلِ بَيْتٍ عِنْدَهُ الْقَمَرُ محمد بن حنفیہ روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ نہ حکم کرے کوئی دوا دیوں میں غصب کی
 طرہ سے **مَوَاشِیَہُ حَرَامٌ** محمد بن حنفیہ روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ نہ حکم کرے کوئی دوا دیوں میں غصب کی
 کہ حضرت فرمایا کہ نہ کوئی دوا کیے جانور کو نہ اس کی اجازت بھلا کوئی تم میں چاہتا ہو کہ کوئی اس کی کوٹھری میں کے اس کا خزانہ کوٹھری
 اس کے کھانے کا غلہ نکال سجاوے اس کے جانوروں کے تھن ان کے کھانے کے دودھ کو حفاظت میں رکھتے ہیں یعنی تم کوٹھری کی طرح
 حفاظت کے واسطے سوہر گرد نہ کوئی ایک ایک جانور کو نہ دن اس کی اجازت **قَالَ أَبُو بَكْرٍ لَا يَجْعَلُ أَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنْ أَهْلِ بَيْتٍ عِنْدَهُ الْقَمَرُ**

ہ اُمّ مکیس کہ ایک رجل الثالث أحد بائع تحت الشجر فی سلم من ام مبشر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دوزخ
 میں نجاو گیا کوئی جس نے دوزخ کے بیچ بیعت کی **ف** چھ سال پہلے جگہ مدینہ میں ہول کے دوزخ کے بیچے پندرہ یا چودہ
 اصحاب نے حضرت سے بیعت کی اور اقرار کیا کہ ہم مر جاوینگے حضرت کے ساتھ سے نہ پھرینگے خدا اون رہی ہوا قرآن میں اون کا ذکر کیا ہے
 اون کو حضرت نے فرمایا کہ اون میں کوئی دوزخی نہیں و نہشتی ہیں **ہ** اُمّ مکیس کہ ایک رجل الثالث أحد بائع تحت الشجر
 الشجر و أحد الذین بايعوا تحتها فقالت حصّة بلى يا رسول الله فانتصت لها فقالت حصّة
 و أنت منكم الا و اريد ما فقال النبي صلى الله عليه وسلم وقد قال الله تعالى انتم نبى الذين
 اتقوا و نذرا لظلم الذين فيها ايديهم لا يؤمنون ام مبشر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو خدا کو نہ مانے اور ان کا دوزخ
 میں نہ بیعت نہ کیا کوئی جہنم کے بیچ بیعت کی تو حضرت نے کہا کہ کیونکہ داخل ہونگے یا رسول اللہ حضرت نے اون کو جہنم کا پھر
 حضرت نے حصہ کہا کہ خدا قرآن میں فرماتا ہے کہ تم میں سے ایک دوزخ پر وارد ہوگا تو حضرت نے فرمایا کہ خدا قرآن میں اُس کے آگے فرماتا ہے کہ جو ہم پر ایمان لائے
 ہو نیز گاروں اور دوزخ میں لیکن عالم کافروں کو گمشدگی کے **ف** حضرت نے حصہ کو یہ کہہ دیا کہ حضرت فرماتے ہیں کہ اون کو
 کوئی دوزخ کی طرف نجاو گیا اور قرآن میں ثابت ہوتا ہے کہ سب کا دوزخ پر ہوگا حضرت نے یہ جواب دیا کہ ہر چند دوزخ پر سب کا لڑ ہوگا
 لیکن ہرگز گاروں کے بیچے کافروں میں گریں گے تو دوزخ میں داخل ہونا نہ ثابت ہوا **ہ** عبد اللہ بن عمر کہ ایک رجل بعد
 یومئذی هذا اعلیٰ من عتبة ارم و صاعه رجل او اثنان مسلم بن عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ آیا کہ کوئی مرد
 اس کے بعد اس عورت پر اس کا خاوند سفر کو گیا ہو یا مگر گیا ہو مگر اس کے ساتھ ایک مرد ہو یا دو مرد ہوں **ف** یعنی عورت کا
 خاوند غائب ہو اس کے پاس میں ہو یا گیا ہو یا کہ اور اگر وہ میں ہو تو بیعت مضائقہ نہیں مرد اور عورت کی تنہائی میں بڑے بڑے فساد ہیں
 حضرت نے خلوت منع فرمایا **ف** اُمّ سلمہ کہ ایک رجل کلن کلوا علیکم یعنی الخنثی بن بخاری اور سلم حضرت ام سلمہ سے
 روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ انہر ایاکین تمہارے پاس بیٹے خنثی نہ تھے **ف** حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ ہمارے گھر میں ایک نائے لگا
 حضرت نے اون کو دیکھا یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ عورتوں کو نہ تار مرد پر وہ کرنا ضرور سخت اس کو کہتے ہیں جو مرد اور زنانہ مرد ہو
 نعم ابعاد امامہ کہ ایک رجل هذا ابنت قوم الا اذ خلک الذل **قَالَ** لکما ساری شکیا من الله انک کثرت
 بخاری میں ہوا امامہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ میں داخل ہوا ہے کھیتی کا اسباب کسی قوم کے گھر میں مگر اون قوم میں فلت اور خوری
 داخل کرتا ہے حضرت نے فرمایا جب کھیتی کا اسباب لکھا **ف** یعنی جس قوم نے جہاد چھوڑا اور کھیتی میں مشغول ہوئی وہ ہمیشہ ذلیل اور
 بیحد ہوئی کہ حکم اون کو محضوں کے واسطے پکڑا ہوا اور عار تابی اور ہزار طرح سے ذلیل کرتا ہے حدیث میں اشارہ ہے کہ مسلمان جہاد چھوڑیں
 اور دنیا کمائے میں مشغول ہوں نہ میں ذلیل اور خوار ہوں گے اور کافر غالب ہو جائینگے چنانچہ اس میں زمین سیاحی ہوا **ف** امامہ
 بن زید کہ ایک رجل المسلم الکافر ولا الکافر المسلم بخاری اور سلم میں امامہ بن زید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
 کہ میرے پاس ایک مسلمان کافر کی اور کافر مسلمان کی **ف** یعنی کافر اور مسلمان میں رشتہ نہیں ہر ایک ایک کا باپ کافر ہو تو مسلمان
 بیٹا اس کا حصہ لےو اور مسلمان باپ کا کافر بیٹا حصہ پاو اور یہی نہ ہے چارو اما سون کا شجر جڑو لا ینحکم الله ممن
 لا یحکم الناس بخاری میں جڑو سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ رحم کرے گا خدا وہ جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا **ف**

حضرت فرمایا کہ نہ سنگی کہے تم میں کوئی اپنے بھائی مسلمان کی سنگی پر **ف** یعنی جب ایک مسلمان کسی عورت کی نسبت
 ٹھہر گئی ہو تو بھروان اپنا پیغام دینا حلال نہیں کہ اس میں کسی مسلمان کی حق تلفی ہو اور اگر بھی ایک ٹھہری نہ تو پیغام دینا مضامین
 خیر ابو ہریرہ کہ لا یدخل أحد الجحش الا امری مقعد من النار لو اساع لیرد اذ شکک انک قد
 النار أحد الا امری مقعد من الجنة لو احسن لیکون علیک حسرة بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت
 فرمایا کہ نہ داخل ہوگا بہشت میں کوئی مگر اس کو دکھایا جاوے گا اور کسی دوزخ کا مکان اگر وہ برائی کرتا تھا زیادہ شکر کرے اور نہ داخل ہوگا کوئی
 دوزخ میں مگر دکھایا جاوے گا اس کو اس کا بہشت والا مکان اگر وہ نیکی کرتا اس کو اس کو افسوس ہو **ف** یعنی بہشتی کو دوزخ دکھائی جائے گی اگر
 نورانی کرتا تو دوزخ کے قاتل مقام میں رہتا تو وہ زیادہ تر شکر ادا کرتا کہ خدا نے اپنے کرم سے مجھ کو ایسی بھلائی اور دوزخ کو بہشت دکھائی
 کہ اگر تو نیکی کرتا تو قاتل مقام میں رہتا تو اس کو افسوس افسوس ہو گا **ف** حدیث کا ایک دخل احد اھل الجنة واکلوا من ثمره ولا یخجلوا
 من النار واکلوا من ثمره **ف** حدیث میں بخاری سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ تم میں سے کسی کو اس کا عمل بہشت میں نہ لیا جاوے گا
 اور نہ اس کو دوزخ سے بچاویگا اور نہ میرا عمل کیو بہشت میں لیا جاوے گا اور دوزخ بچاویگا بدو خدا کی رحمت اور کرم کے **ف**
 اس حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ نیک کام کچھ کام نہ آوے گا جیسا بعض نے دین کہتے ہیں اس واسطے کہ قرآن میں ہے کہ خدا نیکیوں کو ناپا کر محنت
 منافع کرے گا بلکہ یہ مطلب ہے کہ آدمی اپنے نیک کام پر کھنڈ کرے اس واسطے کہ نیک کام خالصت سے بدو خدا کی توفیق سے نہیں ہوتا تو نیک کام
 میں بھی اصل خدا کی رحمت ٹھہری یعنی اصل سبب بہشت میں جانا اور دوزخ سے بچنا خدا کی رحمت ہے اور نیک عمل اس کی نشانی ہے **ف**
 انس لا یدخل الجنة عبد الا یامر بجا وکذا بقا ائقہ **ف** حدیث میں اس سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ بہشت میں نہ
 بندہ نہ جاوے گا جس کا ہم سایہ اور پڑوسی اس کی بدی و ظلموں سے امر نہ کیا **ف** بہشت کو رنج دینا ایسا حرام ہے کہ بہشت سے
 محروم رکھتا ہو **ف** جبہ بن مطعم کا ایک دخل الجنة قاطع بخاری اور مسلم میں جابر بن مطعم سے روایت ہے کہ حضرت
 فرمایا کہ بہشت میں نہ جاوے گا برادری کا والا یعنی جو برادر وں احسان اور سلوک کرے **ف** حدیث کا ایک دخل الجنة
 قتات بخاری اور مسلم میں حذیفہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ چل خور بہشت میں نہ جاوے گا **ف** یعنی جو فساد کرنے کے
 واسطے ادھر کی بات ادھر کہ وہ بہشت سے محروم ہو کہ شیطان کی خواہش سے اختیار کی **ف** حدیث کا ایک دخل الجنة
 من کان فی قلبہ ویتقال حسرة فکمال لجل ان الوجل یحب ان یتکلم فکمال حسنة حسنہ وفتک
 حسنة قال ان الله جمیل یحب الجمال **ف** حدیث میں اس سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ بہشت میں نہ جاوے گا جو
 حضرت فرمایا کہ نہ داخل ہوگا بہشت میں جس کے دل میں ایسا رنج و غم ہو کہ وہ اپنے گناہوں کا سوچا کر کہ وہ کہتا ہے کہ اللہ ہر روز
 یہ کہ اس کا اظہار اچھا ہو اور اس کا جوتا اچھا ہو حضرت فرمایا کہ مقرر خدا جمیل ہے یعنی نیک صفت ہے جمال و تہران کو دوست رکھتا ہے
 اچھی پوشاک خدا کو پسند ہے غرور نہیں بلکہ گھٹن اور غرور حق کو باطل کرنا و اجبی بات کی انکار کرنا لوگوں کو ذلیل اور حقیر کرنا
 ابو بکر کا ایک دخل الجنة **ف** حدیث میں اس سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ مینے میں نے آوے گا خوف سیح دجال کا اوس دن مینے کے سات دروازہ ہوں گے
 ہر دروازہ پر دو فرشتے جو کہیں **ف** یعنی تمام عالم میں جلال کا در ہوگا سو اٹھ مینے کے حضرت کی برکت سے مینے کو فیصلت ہوئی

جیسا وہی سیکھو خیال اسے تو عوذ باندریں شیطان الرجیم پر کہ **بسم الله الرحمن الرحیم** لا ینزال هذا الا کما کثر فی قریب
 متا بقی صنفہ احسان بخاری میں عبد السمیع نے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ اس خلافت اور سرداری کا حق قوم قریش
 واسطے ہے جب تک وہ قوم میں آدمی ہی باقی رہے **ف** یعنی سوا قریش کے کسی قوم کو سلام کی سواری کا حق نہیں یا یہ
 مراد یہ کہ قیامت تک قریش کی حکومت قائم رہے گی اگر بعض ملک میں جو چنانچہ اب بھی یمن کا اور خراج کا حکم سیدہ ابوبکر پر ہے
 لا یشتر عبدک فی الذل الا کما سکن **و** اللہ یوم القیامۃ مسلمین ابوبکر پر ہے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
 یہ جیسا ویسا کوئی بندہ کسی بندے کا دنیا میں کرے اور اسے عیب قیامت میں چھپاویگا **ف** اور دوسرا مطلب یہ کہ ایک
 جو کس کے ساتھ بد چھپاؤ یعنی گنہ آدمی کو کبھی اولیٰ خدا کے گناہ آخرت میں چھپاویگا **و** مسلمان **و** لا یشتر احدکم
 یدفع ثلثۃ اشجار مسلمین **و** روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی تم میں بدون تین تھراؤ ڈھیلے کے استغنا لیکر
ف جاسر کو بعد تین ڈھیلے لینا سنت ہے اور یہی مذہب امام شافعی کا امام عظیم کے نزدیک اگر ایک ڈھیلے سے بھی صفائی
 حاصل ہو تو لغات کرنا ہی اور تین ڈھیلے لینا سخت فرض نہیں **ق** ابوبکر میں **و** لا یسئل المسلم علی سقم اخیر المسلم
 بخاری اور مسلم میں ابوبکر پر ہے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا نہ سول ٹھہر اور مسلمان نہ بھائی مسلمان سول ٹھہرے پر **ف** یعنی اگر
 چیز کا سول ٹھہر گیا ہو اور مالک راضی ہو چکا ہو تو دوسرا آدمی زیادہ قیمت دیکر اسکو سول نہ لے کیونکہ اس میں دوسرے مسلمان کی
 حق تلفی ہے **و** ابو سعید کہ **لا یسمع مدای صوۃ المؤمنین** **و** لا یسمع صوۃ النسا **و** لا یسمع صوۃ الاشیخ صدقہ کہ
 یوم القیامۃ بخاری میں ابوبکر پر ہے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جہان تک دُؤن کی آواز پہنچتی ہو وہاں تک جہنم اور آدمی اور کوئی
 مسیحا وہ اذان پہنچنے والے کو بچتا ہے **و** یعنی اسکی زبان کی گتہ ہنات کی کہ وہ لوگوں کو ناز کے واسطے بلایا کرتا تھا
 گواہی دینے کے لئے **و** جب آدمی اور فرشتے اور جانور اور درخت اور زمین اور پہاڑ اسنی اسنے سختی کے خوف سے اذان
ق ابوبکر پر ہے **و** لا یشتر احدکم الیٰ آخیرہ بالسلح **و** لا یدل برائی احدکم لعل الشیطان
 ینزع مزینہ **و** فیقنع فی حشرہ **و** من الذل بخاری اور مسلم میں ابوبکر پر ہے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ اشارہ کرے کوئی اپنے
 بھائی مسلمان کی طرف ہتھیار سے ہوا سطلے کہ نہیں معلوم سیکو شاید شیطان اس کے ہاتھ سے کھینچ کر پھر کرے **و** دوزخ کے گڑھے میں
ف ایسی ہتھیار اشارہ کرنے میں بیخون ہے کہ شاید ہاتھ سے چھوٹ پڑے اور مسلمان بچاؤ تو قاتل دوزخ میں پھر معلوم ہوا کہ
 ہتھیار اشارہ کرنا حرام ہے **و** ابوبکر پر ہے **و** لا یشتر احدکم فاقبھا فمن شیی فی لیست حتی یسلم **و** ابوبکر پر ہے
 روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ کبھی تم میں سے کبھی ہو کر سوچو بھول کر بچاؤ وہ **و** لا **ف** کہے ہو کہ یہاں جھوٹ نزدیک
 حرام ہے اور جھوٹ نزدیک کردہ ہوا سطلے کہ کہے اچھی طرح آرام سے پانہیں جاتا اور بعضی روایت میں آیا ہے کہ اس درجہ کہ یہاں
 اور طلب میں بھی منع ہے کہ ہماری پیدا کرنا اسی واسطے شاید فی کرنے کو فرمایا عبد السمیع بن عمر کہ کہے ہو کہ یہاں سے بچاؤ تو فی کہتے
 اور اکثر علما کے نزدیک فی کہنا ناجائز نہیں **و** ابوبکر پر ہے **و** لا یصل علی کواہر المناکیر **و** شدتھا **و** لا یشتر احدکم
 امی **و** لا یشتر احدکم **و** لا یشتر احدکم **و** لا یشتر احدکم **و** لا یشتر احدکم **و** لا یشتر احدکم **و** لا یشتر احدکم **و** لا یشتر احدکم
 دینے کے قصداور شدت اور سختی پر صبر کرنا اور ہر ہر گناہ میں اسکو قیامت کے دن بخشا دینا اور سکاواہ بنو گاد **و** فیضیت

یعنی عالم پر جو آدمیوں کو ناحق ستا و خواہ رہا ہے خدا کی رحمت نہوگی **ق** ابُو ہریرہؓ کہ لَئِنْ اِلَّا اَحَدٌ كُفِرَ فِی
صَلَوَاتِهِ مَا دَامَتْ الصَّلَاةُ تُحِبُّهُ لَا يَمْنَعُهُ اَنْ يَنْقَلِبَ اِلَى اَهْلِهِ اَوْ اَلْطَّلُوعُ عَجَارِیْ اَوْ لَمَ اِنْ بَرَزَ
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی نماز ہی میں ہے جب تک اسکو نماز ہی کے سہ پہلوئیں کوئی چیز اسکو اپنے گھر والوں کی طرف
آنے سے روکے ہی سو اعمار **ف** یعنی مسجد میں جتنی میر جاعت کے انتظار میں گذرتی ہے وہ سب نماز میں داخل ہر نماز کے برابر وقت انتظار
بھی ثواب ملے گا بشرطیکہ سو انتظار نماز کے اور کسی کام کے واسطے مسجد میں ٹھہرا ہو **س** حوا بن غمرہؓ کہ لَئِنْ اِلَّا اَحَدٌ كُفِرَ فِی
فُتُوحَةٍ مِّنْ رَبِّهِ مَا لَمْ يَصِْبْ دَمًا حَرَامًا عَجَارِیْ مِّنْ عَبْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُمَرَ رَوَيْتُ عَنْهُ کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ میرے پاس وہ
کی راہ کشائش اور اس میں امن ہے جب تک ناحق خون نہ کیا ہو **ف** معلوم ہوا کہ بعد ترک کے نہایت سخت گناہوں ناحق ہی
ہو سکے سبب دین میں تگی ہو جاتی ہے مسلمان اور گناہوں اسکا زیادہ تر خیال رکھے کہ قیامت میں خدائے خون کا سامانہ فیصل کرے گا
اور قرآن میں بھی کو دو وزح کا وعدہ ہے **سَهْلٌ بَنُ سَعْدٍ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفُطْلَ** بخاری میں یہ
بن سعد روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ لوگ خیر سے رہیں گے جب تک مہرہ جلد کھولا کرینگے **ف** سورج دو وقت اور وقت روز
کھولنا مستحب اور سبب خیر کا واسطے کہ حضرت کی سنت دیر کرنا جیسے بعضے ناواقف شیعوں کی صحبت کرتے ہیں مکر وہ ہے **س**
سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ لَا يَزَالُ أَهْلُ الْفَتْحِ ظَاهِرِينَ عَلَى الْحَقِّ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ مسلم میں سعد بن ابی وقاص سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ رسول اللہ کے لوگ یعنی انصاری یا تمام عرب لوگ قائم رہیں گے حتیٰ کہ قیامت تک **ف** بعضے
کہتے ہیں شام کے لوگ مراد ہیں یا مغرب ملک کے یا جہاد کرنے والے عرب کو ڈول والا ہے اس واسطے فرمایا کہ ان کے ملک میں یا نہیں کھیتوں وہ لوگ
ڈول اور ہر سون سچتے ہیں **ع** **اَلْمُخْبِرَةُ بَنُ شُعْبَةَ لَا يَزَالُ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِي ظَاهِرِينَ حَتَّى يَأْتِيَ النِّعَمُ**
اَهْلُ اللَّهِ وَهُمْ ظَاهِرُونَ بخاری اور مسلم میں بخیرہ بن شعبہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک گروہ میری امت ہے ہمیشہ قائم اور
غالب رہیں گے جب تک قیامت آوے گی اور وہ غالب ہی رہیں گے **ف** مراد اس گروہ سے جہاد کرنے والے لوگ ہیں اور امام احمد بن حنبل نے
کہا کہ حملہ حدیث مراد ہیں اس واسطے کہ سب علماء دین کو حدیث کی حاجت ہو علم تفسیر اور فقہ اور تاریخ والے سب حدیث کے محتاج ہیں اور غیبی
لوگوں پر اہل حدیث غالب رہتے ہیں جو وہ لوگ نئی بحث کھالتے اسکو اہل حدیث پیغمبر کی حدیث سے متا ہیں **م** **اَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ عَنِ النَّبِيِّ**
يَسْتَلُونَكَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ هَلْ هَذَا اَللَّهُ وَهَذَا اَللَّهُ یعنی خالق اللہ مسلم بن ابی ہریرہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ تجھے پوچھتے
ہیں ای الی ہر یہ کہ بھلا یہ تو خدا ہے کیا شوقہ کو کہنے پیدا کیا **ف** ابُو ہریرہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ شیطان دل میں
خیال ڈالتا ہے کہ زمین آسمان کہنے بنایا تو کہتا ہے خدا تو شیطان پوچھتا ہے کہ خدا کو کہنے بنایا تو اواس وقت تو قتل ہوا خدا ہیڑھا
یعنی شیطان تو اسے دفع ہو گا اور دوسری روایت ابُو ہریرہ سے ہے کہ چند گنوار لوگ مسجد میں آئے جسے پوچھا کہ بھلا خدا کو کہنے پیدا کیا ہیں یا
سے اٹھا اور بیٹھے کہا سچ فرمایا تھا حضرت نے کہ ایسے سوال کرنے والے حق ہی ہوتے ہیں **ف** ہر انسان صاف طبیعت کی یہ پیدا شدہ
بات ہے کہ وہ جانتا ہے کہ جو چیز کا پیدا کرنے والا خدا ہے اسکو پہلے کوئی چیز ہی نہیں جو اسکو بنا دے اور ہزاروں دلیل عقل سے بھی یہی بات ثابت
ایسا سوال ہے کہ کیا جسکی صاف پیدائش میں خلل ہو اور عقل نقیض آئے اور عجب حقاقت کا سوال ہے کہ جہاں اسکو خدا کہا تو پھر اسکو
پیدا کرنے والے کو پوچھنا عجب نادانی ہے کہ اگر خدا کا پیدا کرنے والا کوئی ہو تو وہ خدا کا ہیسیکو باقی رہا وہ بھی مخلوق ہوگی مثال در مخلوق کے

بینہ کی اور بشارت ہو مانگے رہنے والوں کی اور اشارہ ہو کہ اگر وہ ان تکلیف بھی ہو تو لوگوں کو ہمارا ہونا چھوڑ دینا کہ اقبل سید
 لا یصلہ الصیام فی یومئذین یوم الا یصلی ویؤم الفطر من صحتان مسلمین ابو سعید روایت ہے کہ حضرت
 فرمایا کہ روزہ رکھنا درست نہیں ہے دونوں میں ایک تو عید قربانی کے دن دوسرے رمضان کی عید الفطر میں **ف** دونوں عیدوں پر روزہ
 رکھنا حرام ہے سب نمازوں کے نزدیک **ف** ابو سعید روایت ہے کہ لا یصل أحدکم فی التَّوْبَةِ الا احدا لیس علیہ عتق
 عتق شیعہ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی تم میں نماز پڑھا کرے ایک کہے میں اس طرح کہ کہہ دے یا اس
 کہے کے کچھ بھی ہو **ف** کھلے کہے نماز پڑھنا مکروہ ہے کہ نہ تعطی کسی نماز کی اگر لنگا پڑے ہو تو آدھیا لنگا باندھا اور آدھے سے
 کہہ دے چپا کو اور اگر چھوٹا کہہ دے تو لاچار ہے یہ صرف لنگا باندھنے کا طریقہ ہے معلوم ہوا کہ جسکے پاس اور بھی کپڑا ہو تو صرف ایک کپڑا
 نماز پڑھنا کہہ دے کھول کر مکروہ ہے **ف** ابن عمر روایت ہے کہ لا یصل أحدک الظُّلُمَ وین وی العَصَا الا فی بنی قریظہ
قالہ منصرفہ من الاخراب بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی نماز پڑھے
 ظہر کی اور ایک روایت میں عصر کی گری بنی قریظہ میں حضرت نے کہا کہ اگر وہوں کے ٹوٹے وقت فرمایا **ف** بنی قریظہ یہودی لوگ تھے
 مینہ کے قریب تین کوس اونکی بستی اور گڑھی تھی حضرت میں اور ان میں صلح تھی جب پانچویں سال ہجری کے بعد جنگ ھند کے انصار قریش
 عرب کی بہت قوسوں کے مینہ پر چڑھا تھا تو یہودی بنی قریظہ نے بھی حضرت سے قول توڑا اور کافروں کے شریک ہوئے اس لڑائی کو جنگ خندق
 اور جنگ اُخراب کہتے ہیں کافروں کا لشکر دس ہزار تھا اور حضرت کا لشکر تین ہزار چند روز کا فریضہ کو گھیرے رہے خانہ نہایت پر و پا
 چلائی کافروں نے ٹھہر سکے نا میں پلٹ گئے تب حضرت کو حکم ہوا کہ بنی قریظہ سے لڑو تب حضرت نے نصیحت یہ حدیث فرمائی بخاری اور مسلم میں فی
 حدیث کا یوں ہے کہ اصحاب حضرت کے حکم سے چلے عصر کا وقت آہ میں جا لگا بعضوں نے راہ میں نماز پڑھ لی اور کہا حضرت کو غیر ضروری ہے کہ
 اگرچہ نماز کا وقت جاتا ہو کوئی راہ میں ہو بنی قریظہ کے نماز نہ پڑھے بلکہ غرض حضرت کے کلام سے جلدی جانا تھا اور بعضے اصحاب راہ میں نماز پڑھ
 اور کہا کہ ہم تو بنی قریظہ میں جا کر پڑھیں گے اگرچہ نماز کا وقت جانا ہے حضرت نے ہنسے وہیں نماز کو فرمایا یہ پھر حال یعنی بعضوں کے نماز پڑھنے کا
 اور بعضوں کے نماز نہ پڑھنے کا حضرت کے روبرو ذکر ہوا حضرت کسی پر ناخوش نہ ہوئے یعنی وہ نہ اچھا سمجھے **ف** جیسا حضرت کے اصحاب
 اس حدیث سے دو مطلب سمجھے بعضوں نے ظاہر حدیث پر عمل کیا اور بعضوں نے قیاس کیا اور سب کا لایسے مجتہد لوگ بعضی جگہ قرآن اور حدیث کے
 کوئی طرح مطلب سمجھتے ہیں اور سب حق پر ہیں یہ اسلئے اہل سنت جماعت جباروں ماموں کے مذہب کے خوش جا ہیں اور یہ جو بعضے ناواقف کہتے
 ہیں کیوں ایک محدثین میں اختلاف کیا اور چار مذہب ہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وہ لوگ نادان ہیں ایسے اختلاف میں کچھ حرج نہیں
 حضرت کے روبرو ایسا اختلاف حضرت کے اصحاب میں ہوا اور حضرت نے درست کہا **ابو ہریرہ** **لا یصل أحدکم الا یصل أحدکم یوم النحر**
الا یوم ما قبلہ اوّل لک بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ کوئی روزہ رکھے فقط جمعہ کے دن نہ یوں
 مضائقہ نہیں کہ جمعہ سے پہلے بھی ایک روزہ رکھے یا بعد **ف** یعنی صرف جمعہ کے دن روزہ رکھے خواہ خوشنہ اور جمعہ روز
 رکھے خواہ جمعہ اور ہفتہ کے یعنی دو لاکر رکھے تاکہ یہودیوں سے مشابہت نہ ہو کہ وہ ایک ہی روز صرف ہفتہ کو روزہ رکھتے ہیں **ح**
ابو ہریرہ **لا یختل أحدکم فی المساء الا انتم** وھو جُنب بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
 کہ نہ نماز کوئی ٹھہرے بانی میں ناپاک ہو کر **ف** یعنی اگر حوض چھوڑا ہو گا تو ناپاک کی غسل سے ناپاک ہو جاوے گا کھنٹی مذہب میں

منع کیا کہ اس میں شرک کی بڑھتی ہوئی سوا خدا کے سیکو بولنا منہ نہیں **ف** ابو ہریرہؓ کہ لا یقولون احدکم لایستغفر
 ان شئت اللہ عز وجل ان شئت لیخرجهم المسئلة فائتہ کہ بخاری میں ابو ہریرہؓ روایت ہے کہ حضرت
 فرمایا کہ کوئی یون کہارے کہ یا اللہ مجھ کو بخش دے اگر تو چاہا ایضا مجھ پر رحم کر جو تو چاہا بلکہ چاہے کہ بتا قصد کر کے دعا مانگے اس واسطے کہ خدا
 کوئی جبر کرنے والا نہ ہو **ف** یعنی خدا مالک مختار ہے کہ کوئی اس کا رولنے والا نہیں بچرہ کہ اگر تو چاہے تو
 میری عاقبت کو اس میں بڑی نکلتی ہے اور زرد اور احمر کا ہوا تو شرط کرنا اور قید لگانا چاہیے بلکہ خدا کے کرم پر ہر دوسرے کے فین
 کرے کہ میری عاقبت قبول ہوگی شرک اور تردد کرے اس واسطے کہ وہ ایک کچھ شکل نہیں اس کا رولنے والا کوئی ہے **ف** ابو ہریرہؓ
 لا یقولون احدکم انی خیر من یونس بن یثی و فی روایۃ مایستغفری کہ احد ان لیکون کخیرا من
 یونس بن یثی بخاری میں عبداللہ بن مسعود روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ ہرگز کوئی یون کے البتہ میں بہتر جو حضرت یونسؑ پر بھیجے
 بیٹے سے اور ایک ثابت میں یون ہے کہ لائق نہیں سیکو کہ یونس بن یثی سے بہتر ہے **ف** ابو ہریرہؓ کہ میں نے اس کا فضل میں نے دیکھا کوئی
 فضل نہیں سکتا **ف** عایشہؓ کہ لا یقولون احدکم کخیر من نفسی ولکن لیقل لیفسد نفسی بخاری اور مسلم
 میں حضرت عائشہؓ روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ ہرگز نہ کہ کوئی کہ میرا نفس خیرت ہو یعنی پلید اور خیر ہے اولیکن چاہے کہ یون کے کیرا
 نفس میں میں کا دل اور مست ہو **ف** یعنی خیریت اور پلید کا فرق کا لقب ہے مسلمان کے خیریت کے مست اور کامل کہنا مست
 نہیں حضرت کا معمول تھا کہ بڑے بول کو پلید سے بل ڈالتے تھے **ف** ابو ہریرہؓ کہ لا یقولون احدکم عبدی انی عبدی
 عبد اللہ و کل نسائکم اماء اللہ ولکن لیقل غلامی و جاریتی و فتائی و فتائی مسلم میں ابو ہریرہؓ
 روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ ہرگز نہ کہ کوئی اپنے غلام کو میرا بندہ اور لونڈی کو میری بندی تم سب لوگ خدا کے بندہ ہو اور میرے
 تمہاری ان بنیاد میں میں لیکن چاہے کہ یون کے کیرا میرا غلام اور میری لونڈی اور میرا جو المرد اور میری جوان عورت **ف** ابو ہریرہؓ
 ہنگی کے لائق سوا خدا کے اور کوئی نہیں اس واسطے منع فرمایا کہ اس میں شرک کی بڑھتی ہے اور تاکہ غلاموں مالک غرور و کبر نہ بنیں
 اس حدیث سے معلوم ہے کہ عبد اللہ بنی اور بندہ علی اور بندہ حسن نام رکھنا درست نہیں **ف** ابو ہریرہؓ کہ لا یقولون احدکم عبدی
 اللہ فان اللہ هو اللہ **ف** مسلم میں ابو ہریرہؓ روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ کوئی یون ہرگز نہ کہے کہ ای بختی زبانی اس واسطے
 کہ زمانے کا بچیرنے والا تو خدا ہی ہے **ف** زمانے کو بد کہنا اس واسطے منع کیا کہ زمانہ خدا قبضہ قدرت میں ہوا اس کا بچیرنے والا خدا
 تو زمانے کو بد کہنا کو مباح ہے ادبی کی اس کی تقدیر کو بد کہنا اور ان کے کو خود مالک مختار جان کر بد کہنا تو صاف کافر و مشرک ہے **ف** ابو ہریرہؓ
 کہ زمانے اور فاک بد کہنا جیسے کہ شاعروں کی عادت ہے شرع میں ہرگز درست نہیں **ف** حبانہؓ کہ لا یقولون احدکم انما
 یوم الجمعۃ ثم یخالف الی مقعدکم فیقعد فیہ ولکن یقولون نفقوا مسلم میں بخاری روایت ہے کہ حضرت
 نے فرمایا کہ ہرگز نہ کہ کوئی اپنے بھائی مسلمان کو جمعے کے دن چھپچھے سے اس کے بیٹھنے کے مکان پر جا کر بیٹھے ولیکن یون کے کہ لکھو
ف مسجد میں نماز کو جو چاہا اگر کھڑا ہو اس کو اوٹھانا اپنے بیٹھنے کے واسطے نہیں درست لیکن نہ کہنا درست ہے کہ کل بیٹھو
 صاحبو تاکہ سب جگہ ہو جاوے **ف** ابو ہریرہؓ کہ لا یقولون احدکم انما یوم الجمعۃ ثم یخالف الی مقعدکم فیقعد فیہ بخاری
 اور مسلم میں ابو ہریرہؓ روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ ہرگز نہ کہ کوئی نہ اوٹھا کسی مرد کو اس کے مکان پر چھپو ان بیٹھے **ف**

[illegible]

حضرت زید اذا انما المصدق فليصدق عنكم وهو عنكم ورايت في حديثي في ما يحب
 تمحار لاسن كوة لينة والا حال آفة تو چا پيچ كه تنه راضي پهر اسلام کی سلطنت میں امام کی طرف سے بستینوین سال
 حامل نكوة کی تحصیل کو جانا تھا اور اب بھی ولایت میں جاتا ہی سو فرمایا کہ وہ ناراض نہ پھر خوشی حال کی نكوة نفاذ اور جانور و ملک ادا کیا
 اس واسطے کہ وہ امام کا بھیجا ہوا ہی اور امام کی اطاعت سب پر واجب ہو **ابو سعید** اذا التبعتم الجنان فلا تجلسوا
 حتی توضع مسلم من ابو سعید روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جب تم پیچھے جنازہ کی چلو نہ بیٹھا کرو جب تک کہ دونوں زمین پر رکھا جائے
 سنت یہی ہے کہ دونوں جنازہ رکھے بیٹھے کہ اگر جنازہ اوجھا والوں کی مدد کی حاجت ہوتی ہو جسے جنازہ رکھے بیٹھا کر وہ ہر
 ابن عمر اذا آتی احدکم الجمع فلیغتسل بخاری اور سلم بن عبداللہ بن عمر روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جب کوئی جمعے
 کو آئے تو چاہیے کہ غسل کرے **ابو سعید** اذا آتی احدکم اکلہ ثم اراد ان یفوض فلیتوضا مسلم بن ابو سعید
 روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جو کوئی تم میں سے اپنی جورو صحبت کرے اور دوسری بار پھر ارادہ صحبت کا کرے تو چاہیے کہ وضو کر لے **ابو**
 یعنی اول ارادہ وضو کرے کہ اس وقت وضو کرے اور رغبت زیادہ ہوتی ہو اور بدن ہلکا ہو جاتا ہو **ابو ہریرہ** اذا آتی
 احدکم خادما یطعمہ فلیجلسہ معہ فان لم یجلسہ معہ فلیبنا ولہ لقمۃ او لقمۃین او اکلہ
 او اکلۃین فانیہ ولی حرۃ وعرا جہ بخاری میں **ابو ہریرہ** روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جب تمہارا کسیکے پاس خادمہ لگا
 کھانا لائے تو اسکو بھی کھانے کے واسطے ٹھکرا لے اور اگر ساتھ اپنے نہ ٹھکرا تو اسکو ایک لقمہ یاد دے دے **ابو ہریرہ** اذا
 کھانا پکا اور اسکی گرمی ملارے **ابو ہریرہ** اس حدیث معلوم ہوا کہ خدمتگارا کھانا پکانے والے کو کچھ تھوٹا کھانا دینا ضروری ہے اگر چاہو گا
 کھانا مقرر نہ ہو یعنی مروت بعد ہر کہ وہ محنت کرے اور پکانے کی گرمی اچھا اور اس کھانے کچھ بھی نہ پائے لیکن ساتھ کھانا واجب ہے
 اگر کھانا دیکھا تو بہتر ہو اسنا غور کھویا **ابو یوسف** اذا التبعتم الفاطمۃ فلا تسبقوا القباۃ ولا تسبقوا القباۃ
 یقول ولا یخافونہ ولکن یشرقوا او یغربوا بخاری اور سلم بن ابو یوسف روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جب تم حاضر کو جایا
 تو قبلہ کے سامنے بیٹھا کرو اور اسکو پیٹھ دیا کرو پیشاب کے وقت نہ جاسو ورنہ وقت بلکہ یوسف اچھ بیٹھا کرو **ابو یوسف** اذا حضر اور پیشاب کے وقت
 کے سامنے بیٹھنا اور بیٹھ دیکر بیٹھنا امام عظیم کے نزدیک سے نہیں جنگل میں نہ آبادی میں اور شافعی کے نزدیک جنگل میں منع ہے اور آبادی
 میں نہ چنانچہ عبداللہ بن عمر کی اس حدیث میں بھی چلیس کی زیادہ احتیاط امام عظیم کے مذہب میں ہے اور یہ جو فرمایا کہ یوسف پیٹھا کر دینے
 والوں کو فرمایا کہ او کا قبلہ دشمن کی طرف ہے ہندوستان کا قبلہ کچھم کی طرف کو تو یہاں اور ترو کھن بیٹھنا چاہیے **ابو ہریرہ** اذا
 احب الله العبد نادى جبرئیل ان الله یحب فلان فاکبرۃ فیکبرۃ جبرئیل فیکنادی فی اهل السماء
 ان الله یحب فلان فاکبرۃ فیکبرۃ اهل السماء ثم یضع کما لقی فی اهل الارض
 روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جب محبت کرتا ہی کسی سے تو بکار تہا جبرئیل کو اور یہ فرمایا کہ مقرر خدا نے فلاں کو دوست رکھا سو تو بھی
 او کو دوست رکھ تو جبرئیل اس سے محبت رکھتا ہو پھر بکار دیتا ہی جبرئیل آسمان والوں میں بھی فرشتوں میں کہ مقرر خدا نے فلاں کو
 دوست رکھا ہی سو تم بھی او کو دوست رکھو تو آسمان والے اس سے محبت رکھتے ہیں پھر او زمین کی زمین میں قبولیت تہا جاتی
 ہو یعنی زمین کے نیک لوگ او کو قبول جاتے ہیں اور اس سے محبت رکھتے ہیں **ابو یوسف** یعنی خدا جس سے کی محبت ظاہر کیا جائے

اور بارہ ہزار شکار مارا اور خود کھا دیتے تھے یہ کہتے تھے کہ جو وقت اللہ کے کھانا شکر ہو اگر قصداً ہمیں اللہ بولا شکار مار دیا
 اور اگر چاہے نہ تھا تو ملال ہے نہ بھبھکا اور امام عظیم کا اور امام شافعی کے نزدیک ہم اللہ کے کھانا واجب نہیں خدا کا نام پھر ملال
 کے دل میں ہے لیکن یہ بیان کہنا مستحب ہے یا بخیرین یہ کہ اگر شکاری کہتے تھے شکار مرچا جاو تو بھی شکار حلال ہے جتنے یہ کہ اگر شکاری
 کہتے تھے ساتھ دوسرا کتا جسکی تعلیم نہیں ہوئی شکار مارے میں شریک ہو تو شکار مرچا جاو اس واسطے کہ جب حلال اور حرام ایک چیز
 میں جمع ہو تو حرام ہی احتیاط سبب غالب ہو جاتا ہے یا تو میں یہ کہ بے گانہشی تیرے شکار میں خرم ہونا شرط ہے تاکہ خون ناپاک نکل جاو اور
 اگر نہ خرم ہو تو شکار حلال نہیں جیسے غلغلے کا یا ایٹ بھرجا نور کو مارو تو مردار ہے خون نہ نکلا شکار حلال اور جس چیز
 ہوتا ہے چیز اور اوپر چیر چار ڈالے جیسے تلوار چھری تیرا گانہشی ارق ابو ہریرہؓ اذ انت اذن احدکم لو تلتا کلمۃ یوم
 لکۃ فکلبہ جمع بخاری اور مسلم ابو ہریرہؓ روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جب کوئی کسی اس کے گھر میں جاگی اجازت مانگے تین بار سو او کو
 اجازت نہ دے تو پلٹ آوے (اجازت مانگے کا یوں طریق ہے کہ دروازہ میں کھڑے ہو کر سلام کرے پھر کہے کہ میں آؤں میں بارے
 اگر کوئی جواب نہ دے تو اندر جاو نہ دین تو پھر اندر کھانا اور سوکے یا سجا اجازت مانگنے کے پھر عین اجازت کا اس واسطے حکم ہو کہ
 نہیں معلوم آدمی اپنے گھر میں کس طرح سے بیٹھا ہے خواہ اگر اذن عشاء اذ انت اذن احدکم لو تلتا کلمۃ یوم لکۃ فکلبہ جمع بخاری
 بخاری میں عبد اللہ بن عمرؓ روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جب کسی اسکی جوڑو میں جاگی نہ لکے واسطے اجازت مانگے تو اسکو منع کر
 خواہ اگر اذن عشاء اذ انت اذن احدکم لو تلتا کلمۃ یوم لکۃ فکلبہ جمع بخاری میں عبد اللہ بن عمرؓ روایت ہے کہ
 حضرت فرمایا کہ جب چوتھیں اسکو سب میں نہ لکے واسطے جاگی اجازت مانگے تو اسکو اجازت دے اس میں کوئی بیان آگے
 ہو چکا کہ جب عورتوں کے کھانے کا فتویٰ نہیں دیا ہو گیا ہو چاہے اذ انت اذن احدکم لو تلتا کلمۃ یوم لکۃ فکلبہ جمع بخاری میں عبد اللہ بن عمرؓ روایت ہے کہ حضرت
 فرمایا کہ جب کوئی سب کے واسطے ڈھیلے ہو تو طاق یعنی قرین یا بائج یا سات ابو ہریرہؓ اذ انت اذن احدکم لو تلتا کلمۃ یوم لکۃ فکلبہ جمع بخاری میں عبد اللہ بن عمرؓ روایت ہے کہ
 مکتوبہ فلیست تلتا کلمات فان الشیطان یکتب عند خیار شیعیہ بخاری اور مسلم ابو ہریرہؓ روایت ہے کہ
 حضرت فرمایا کہ جب فی اپنی زندگی کے تو میں بار نک جھاڑ اس واسطے کہ شیطان اس کو ناک کی جڑ میں رہتا ہو (سو میں بلغم اور طوط
 وضع سے اس کے ناک کی جڑ میں جمع ہوتا ہو اس کے سبب آدمی کو سستی ہوتی ہو سو فرمایا کہ تین بار چھٹک ڈالے تاکہ سستی دور ہو جا
 بلغم اور طوط کو شیطان فرمایا اس واسطے کہ اس سستی بھٹکت ہو تو یہ عبادت میں عین آرزو شیطان کی یا سچ و دان یا
 شیطان رہتا ہو والد علم ابو ہریرہؓ اذ انت اذن احدکم لو تلتا کلمۃ یوم لکۃ فکلبہ جمع بخاری میں عبد اللہ بن عمرؓ روایت ہے کہ
 تلتا کلمۃ یوم لکۃ فکلبہ جمع بخاری میں عبد اللہ بن عمرؓ روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جب فی حاکم ایسی چیز سے تو نوالے اپنا
 باقی میں جیتا اسکو قرین بار نہ دھریو اس واسطے کہ وہ نہیں جانتا کہ کھانا اسکا ہاتھ رات کو رہا یعنی پاک جگہ یا ناپاک جگہ
 اگر عرب جانور چھڑک ڈھیلے سے استنجا کر کے سو رہتے تھے اس واسطے حضرت نے ہاتھ دھوئے کو فرمایا شاید وہ ان ہاتھ لگ گیا ہو او
 بھی ہو سکتا ہے کہ رات ہو حکام ہو اور ہاتھ بھرا وغرض یہ کہ تین بار پہلے ہاتھ دھو کر سو تین بار کے اندر ڈالے
 ابو ہریرہؓ اذ انت اذن احدکم لو تلتا کلمۃ یوم لکۃ فکلبہ جمع بخاری میں عبد اللہ بن عمرؓ روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جب فی حاکم ایسی چیز سے تو نوالے اپنا
 اذ انت اذن احدکم لو تلتا کلمۃ یوم لکۃ فکلبہ جمع بخاری میں عبد اللہ بن عمرؓ روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جب فی حاکم ایسی چیز سے تو نوالے اپنا

[illegible]

تو ان کے ساتھ کیوں ہو؟ **عائشہ** اذ انفق المراءۃ من طعام بینہا غیر مقصد فاکھا آجرھا
 نھا انفق و لا یصح بما انکسب ولان ذلک لا ینقص بعضہم من آجر بعضہما
 اور سلم بن حضرت عائشہ رحمہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب رات اپنے گھر سے خدا کی راہ میں کھانا کھادو تو کوئی بدو نہ لے کر آوے اور اس کو
 ثواب دے گا اور اس کے خاوند کو ملے گا اور ان کے لئے کو بھی ہو تا ثواب ہر نگشتا و بھی ایک دوسرے کے ثواب کو بھی لینوں کو پورا ثواب ملے گا
ف بدون لٹا یعنی اتنا ہے جو اگر اس کے لئے فائدہ کریں اور یہ ثواب جب ہر خاوند دینے کو منع نہ کیا ہو **عائشہ** اذ انفق
 المراءۃ من کسب زوجہا من غیر اھلکھا کما کسبت اھلکھا اضعف آجرہ سلم بن حضرت عائشہ رحمہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب
 راہ خدا میں عورت اپنے خاوند کی کمائی سے خرچ کرے بدون اس کے کہ عورت کو خاوند کے آدھے ثواب کے برابر ثواب ملے گا **ف** خرچ کر
 بدو نہ لے کر آوے اس کے خاوند نے منع کیا تھا یہ نہ کو نہ اجازت دی تھی **ف** ابوعبیدہ کہ اگر اذ انقطع شسع ثعلب احداکم
 فلا یکن فی الخمر ای حتی یصلھا بخاری اور سلم بن ابوعبیدہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جب ثعلب کا کھانا کسی کی چوٹی کا ہوتے ہوئے
 تو نیچے دوسری ایک جگہ پہنچے جب تک اس کو درست نہ کرے **ف** عرب کا جو تاصرف ایک تہہ ہوتا تھا تہہ درجیسے گھر میں
 ایک تہہ تہہ اس واسطے منع کیا کہ پیڑ میں گرے کا خوف ہو اور موجب تکلیف ہو اور معیوب بھی ہو **ف** ابوعبیدہ کہ اگر اذ اذی
 احدکم الی افرایش فلینقص فراشہ بکھا کلہ ازارہ فانہ لا یدر فی ما خلعت علیہ ثوب قول
 یا سبک کبئی وضعت جنئی ویک اذ فاعلہ ان امسکت نفسی فانہما ولان امر مسکنتھا فاحفظھا
 بھا تحفظہ الصالحین بخاری اور سلم بن ابوعبیدہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم میں کوئی اپنے بچھوٹے پر آوے
 یعنی سوئے کے واسطے تو چھوٹے کو اپنے بچھوٹے کو اپنی لٹکی کے اندر کی طرف اس واسطے کہ اس کو معلوم نہ دینے کہ اس کے پیچھے اوپر کیا پڑا ہو
 بچھوٹے کا پڑھنی ہو کہ سبکی اترے کہ یا معنی کی امیر ب تیرے نام پر بیٹھنا اپنا پانچر کھا اور تیرے پیچھے پھراوے اس کا اگر کوئی نے
 میری جان کو بند کیا یعنی غنیمت میں اگر مر گیا تو اوپر سرچم کھجوا اور اگر تو نے جان کو چھوڑا یعنی زندہ رکھا تو اس کو پچھوٹا ہونے اور ملاؤ
 جسے تو نیکو نہ بچانا ہو **ف** سنت یہ ہے کہ سوتے وقت اول ستر چھائے تاکہ کپڑا اور گرد و غبار دور ہو چھوڑ دے اور کپڑے کی طرف
 ہونہ کر کے سوتے ستر چھاڑ لینا خصوصاً اندھیر میں نہایت حکمت کی بات ہو **ف** ابوعبیدہ کہ اگر اذ اذی ایا تہا کھا جاتا
 فرائش زوجہا کسبتھا المراءۃ کھا تھی تصدیع بخاری اور سلم بن ابوعبیدہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب بات کو علم ہو
 سوتی ہو عورت خاوند کا بستر چھوڑ کر یعنی خاوند کو بستر سے ہٹا دے اس کو فجر تک نہ لٹا کرے **ف** اس واسطے سخت کرتے
 ہیں کہ عورت پر خاوند کی اطاعت اور رضا مندی فرض ہو **ف** ابن عمر کہ اگر اذ اذی ایا تہا کھا جاتا بخاری اور سلم
 عبداللہ بن عمر رحمہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم بول لیا کہ تو کہہ دیا کہ مجھ کو دھوکا دینا دغا بازی کرنا **ف** لوگوں نے عرض
 کی حضرت نے کھانا کھا لیا آدمی بول لینے میں فریب بہت کھاتا ہے نقصان اس کا ہوتا ہے حضرت نے اس کو منع کیا کہ تو بول لیا کہ
 اس سے کہہ کہ یہ تو مجھے بچھوٹے کا بستر چھوڑنے پر آمادہ کر رہا ہے تو بول لیتے وقت اس سے کہہ دیا کہ مجھ کو دھوکا دینا دغا بازی کرنا
 تو پھر بچھوٹے کا بول لیا بشرط پند ہوا **ف** ابن عمر کہ اگر اذ اذی ایا تہا کھا جاتا بخاری اور سلم بن عبداللہ بن عمر رحمہ روایت ہے کہ حضرت نے
 فرما دیا غاب عما حب الشمس فاکھروا الصلوۃ حتی تصیب بخاری اور سلم بن عبداللہ بن عمر رحمہ روایت ہے کہ حضرت نے

یا بہت دولت جو خدا کو مجاہد اور موت کا فتنہ موت کے وقت کی سختیاں خاتمہ خراج نہ آسنت ہر کہ بعد التحیات اور درود کو یہ عا پر
ق ابُو ہُرَیْرَہ وَاَبُو سَعِیْدٍ اِذَا اَتَتْهُمُ احَدُکُمْ فَلَاحَظَتْ مِنْ قَبْلِ وَجْهِهِ وَکَافَتْهُ بِمِیْنَتِهِ وَلَیْسَ یُحْضَرُ
 عَنْ یَسَارٍ اَوْ تَحْتَ قَدْحٍ اِلَیَّ سُرَی بَخَارِی اور سلمین ہریرہ اور ابو سعید روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جب نبی
 لکھنا کے تھو تو اپنے مونہ کے سامنے نہ تھو اور نہ اپنے داہنے اور چپا اپنے بائیں طرف بائیں بالوں کے تھو **ف** ایک آنحضرت
 مسجد میں قبلہ کی دیوار طرف تھوک گا دیکھا تھوکی سے اسکو چھڑا ڈالت حدیث قرانی نماز میں قبلہ کی طرف تھوکنا اس واسطے
 منع ہو کہ ماری خدا عرض عرض کرنا ہی طرف فرشتہ ہی حضرت کے وقت مسجد میں فرشتہ ہوتا تھا اس واسطے قدم کے نیچے
 تھو کے کہ فرمایا اس وقت میں اگر نماز پڑھے تھوک کرے تو کہے میں ایک چنانچہ اور روایت میں کہ پڑھے کا ذکر بھی آیا ہا ابُو ہُرَیْرَہ
 اِذَا قَضَى الْمَاءَ الْمُسْلِمَ اَوْ الْمُتَعَمِّرَ فَنَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَ مِنْهُ کُلُّ خَطِئَةٍ ظَلَمَ اِلَیْهَا اَحَدٌ مَعَ الْمَاءِ
 اَوْ مَعَ اِخْرِ طَرِ الْمَاءِ وَاِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَ مِنْ يَدَيْهِ کُلُّ خَطِئَةٍ کَانَ يَطْشُ تَهَايْدًا مَعَ الْمَاءِ اَوْ
 مَعَ اِخْرِ طَرِ الْمَاءِ فَاِذَا غَسَلَ رَجُلٌ يَدَيْهِ خَرَجَتْ مِنْ يَدَيْهِ کُلُّ خَطِئَةٍ مَشَتْ بِاَرْجُلَيْهِ مَعَ الْمَاءِ اَوْ مَعَ اِخْرِ طَرِ الْمَاءِ
 حَتَّى يَخْرُجَ نَفْثًا مِّنَ الدُّفْرِ سلمین ہریرہ روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جب وضو کرنا ہی ہریرہ سلمان یا ابانہ یا ہریرہ شک ہو یا
 دیکر حضرت مسلم کی نظر قرانی یا مون کی سودھو تا ہی اپنے مونہ کو تو کل طے ہیں اس کے مونہ سے سب گناہ جھکوا ہی آئندہ سے بچھائی
 کرنے کے ساتھ یا بچھل بانی کے قطر کے ساتھ اور جب اپنے دونوں ہاتھ دھو تو اس کے ہاتھوں سے سب گناہ کل طے ہیں جنکو ہاتھ سے لے گیا
 بانی کرنے کے ساتھ یا بچھل بانی کے قطر کے ساتھ چھڑپ اپنے دونوں ہاتھوں دھو تو کل طے ہیں سب گناہ جھکوا ہی آئندہ سے بچھائی
 کے ساتھ یا بچھل بانی کے قطر کے ساتھ بہان کہ گناہوں سے پاک صاف ہو جاتا ہوں اس حدیث میں فضیلت ہر وضو کی معلوم
 ہوا کہ وضو گناہ دور ہو بہترین یعنی صفی گناہ اور کچھ گناہ دور ہے **ق** جَابِرٌ اِذَا اجْتَمَعَ احَدُکُمْ لَوْحًا اَجْمَعًا وَقَدْ تَشَاجَرُوا
 اِلَیْهَا مَقْلَدٌ لِّمَنْ كَلَّمَكَ بَن بَخَارِی اور سلمین جابر رحمہ روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جب نبی آئے جسے کے دن اور امام خطبے کے
 واسطے نکل چکا ہو تو چپا کہ دو ہتھین پڑھ لکھو **ف** یہ حدیث دلیل ہوا امام شافعی کی کہ دو رکعت تحیمہ مسجد پر پڑھنا ضروری
 اگر امام خطبہ پڑھتا ہو امام عظم کے مذہب میں خطبے کے وقت کوئی نماز درست نہیں خطبے کا سننا فرض ہو سنت کرنے میں فرض
 فوت ہوتا ہی اور دوسری روایت میں آیا ہے کہ جب امام خطبے کے واسطے نکلے تو کوئی نماز اور کوئی بات نہ کرنا درست نہیں **ق** ابُو ہُرَیْرَہ
 اِذَا اجْتَمَعَ ضَمَانٌ فَخُتَّ ابَا ابَا بَحْنَهُ وَاَعْلَمَتْ ابَا ابَا بَحْنَهُ وَاَعْلَمَتْ ابَا ابَا بَحْنَهُ وَاَعْلَمَتْ ابَا ابَا بَحْنَهُ وَاَعْلَمَتْ ابَا ابَا بَحْنَهُ
 روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جب ضمان کا مہینہ آتا ہی تو ہنسی کے دروازہ کھولے جائے ہیں اور دوزخ کے دروازہ بند کیے جائے ہیں اور شیطان
 زنجیر میں چھڑ جائے ہیں **ف** اس حدیث میں رمضان کی برکت و فضیلت کا بیان ہے اس واسطے کہ جب آدمی روزہ رکھا اور بٹ
 خالی ہو اکثر گناہوں سے بچا تو رحمت الہی کا جوش ہوا بہشت کے دروازہ کھلے دوزخ سے بچا ہی شیطان بند ہو اس واسطے کہ اکثر شیطان کا
 قابو آدمی پر بٹ جھڑپ ہی تا ہی اور اکثر نے نمازی لوگ بھی رمضان میں نہ رکھتے ہیں اور نماز شروع کرتے ہیں بھی دلیل شیطان
 قید ہونے کی غرض رمضان کی برکت میں کچھ بہترین **ف** ابُو ہُرَیْرَہ اِذَا اجْلَسَ احَدُکُمْ عَلٰی حَاجَتِهِ فَلَا یَسْتَقْبِلُ
 الْقِبْلَةَ وَکَمَا یَسْتَقْبِلُ رُحَا سلمین ابو ہریرہ روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جب کوئی حاضر و غایب کے واسطے بیٹھو تو قبلہ کا سامنا نہ کر

[illegible]

الباب الثانی
فلیصل الی صلاتہ وسلم میں ابو ہریرہؓ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی شخص کھانے کے واسطے بلا یا جاوے اور وہ روزہ
تو جیسے کہ یوں کہ میں روزہ دار ہوں یعنی نفل عبادت کا چھپانا بہتر ہو لیکن دعوت میں اٹھا کر یعنی روزہ کے عذر
میں معذور ہوں نہیں کھاتا اور سوکھنا نہ ہو اگر اذیحتی احکام کہ قلیبت کیا کیا صلات
فلیصل وان کان مفطلاً قلیطہم وسلم میں ابو ہریرہؓ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی کھانے کے واسطے بلا یا جاوے
تو قبول کرنا چاہیے سو اگر روزہ دار ہو تو دعوت کرنے والے کو نیک دیکھ کرے اور اگر نہ روزہ دار ہو تو کھانا کھاوے یعنی دعوت کار و کارا
ہو کھانے میں اگر عذر ہو تو اختیار ہو اور اگر دعوت میں کچھ عذر ہو جیسے نایاب اور اگر اس کے جانے سے موقوف ہو جاوے تو ضرور جاوے
اور اگر نہ موقوف ہو سکے تو جاوے اس عذر سے جو کھانے کا درست ہو جائے اذیحتی احکام کہ قلیبت کیا کیا صلات
عن جسدنا وکلیبتہ باللہ من الشیطان ثلثا ویکفی عن جسدنا وکلیبتہ باللہ من الشیطان ثلثا ویکفی عن جسدنا وکلیبتہ باللہ من الشیطان ثلثا ویکفی
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب ہم میں کوئی خواب دیکھے جو اسکو بری معلوم ہو تو اپنے بائیں طرف ٹھکڑھا دو تین بار اور پناہ مانگے خدا
کی شیطانتیں یا یعنی یوں کہ اے خداوند من الشیطان الزیم اور جس کو ٹھکڑھا ہوا سو بدل ڈالے یعنی خواب کو رد کر دو
ٹھکڑھا شیطانت کی طرف سے جو منافق اس پیشے کے عمل کرے تو اسکو ضرر اور وسوسہ دو رہو جوقی ابی ہریرہؓ اذیحتی احکام کہ قلیبت کیا کیا صلات
تھاکیں قلیبتہ فلیصل ولا یحدث بشیۃ الناس بخاری اور سلم میں ابو ہریرہؓ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی شخص
خواب میں کرے وہ چیز دیکھے تو اٹھ کر اٹھو پھر نہ اٹھو اور اس خواب کو کسی سے نہ کہے یعنی اگر کر وہ خواب دیکھے اور دل میں اسکا
کچھ ٹھکڑھا ہو تو یہ تدبیر ہے کہ غار بیٹھے اور خدا سے خبر مانگے اس واسطے کہ کوئی بات بدفن خدا سے نہ ہو سکتی اور کر وہ خواب کو کرنا
اس واسطے منع فرمایا کہ نادان لوگ اسکو سن کر نہ اچھا کیا وسوسہ ڈالیں اور روایت میں آیا ہے کہ اگر وہ خواب دیکھے تو نادان دوست سے
کہے تاکہ بہتر تفسیر کرے اور خواب سے نہ کہے قی عایشہؓ اذیحتی احکام کہ قلیبت کیا کیا صلات
سکتی اللہ ان احذر وھم بخاری اور سلم میں حضرت عایشہؓ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب خواب کو دیکھے جو پیچھے سے آئے ہیں
قرآن کو دھوکے والی آیتوں کے تو وہ لوگ ہی ہیں جنکا خدا قرآن میں نام لیا ہو تو ان سے بچو یعنی پرہیز کرو انکی صحبت و قرآن کی
آیتیں دو طرح کی ہیں محکم اور متشابہ محکم وہ ہے جسکا مطلب صاف بخدا ہی اور متشابہ وہ ہے جسکے مطلب میں دھوکھا ہو صاف مطلب میں
سو محکم آیتیں قرآن کی ہیں اور متشابہ آیت کا کھوج کرنا اور اسکی اصل کو دریافت کرنے کا حکم نہیں قرآن
میں جس قسم کی باتیں فرمائی ہیں جنکے حوالہ میں کہیں اور ذکر آیا ہو وہی لوگ متشابہ آیت کا کھوج کرنا ہیں سو حضرت نے فرمایا کہ جو متشابہ آیت کا
کھوج کرے تو وہ لوگ دھوکے میں پڑ جائیں اور اگر ایسا ہو تو قرآن میں نام لیا ہو پتہ بتلایا سو انکی صحبت کنارہ کرنا کہ
انکی بری صحبت کا اثر نہ ہو جو اسے مسلمان پر واجب کہتے ہیں لیکن ایمان والا کو محکم پر عمل کرے اور متشابہ آیت کا اصل مطلب کو
خدا پر اصرار کرے جس بات کو مالک حکمت والا منع کرے ہو کو کیا ضرر جو آدمی کو حرج کرے اور خدا سے غصہ میں نہ آئے
عادر بن ریحہ بن ثمامہؓ اذیحتی احکام کہ قلیبت کیا کیا صلات
مسلم میں ثامر بن جیسرؓ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم جازہ دیکھو تو اٹھ کھڑے ہو یہاں تک کہ تم سے اگر بڑھیا ہو جس
منسجہ و قی اول حکم تھا پھر حضرت نے موقوف کیا اذیحتی احکام کہ قلیبت کیا کیا صلات

بِمَا نَقِيَهُمْ إِذَا عَمَرْتُمْ مَوَاطِنَ الطَّرِيقِ فَإِنْ جَاطَبَتْ لَدَايَاكُمْ وَمَا وَدَّ أَنْ يَكُونَ بِكُمْ سَلَامٌ بِمَنْ يَرْجُو
 روايت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم سفر کیا کرو اور زانی اور سرسبز کی سالانہ اونٹوں کا حصہ نہ رہیں دیا کرو یعنی اونٹوں کو زمین پر چروا کر چھوڑ دیا کرو
 منزل پر اور اگر جب تم سفر کرو تو حلال خشکی کے سال تو جلدی خشکی کی نذر کوئی کرڈالو اونٹوں کا گودا رہتے یعنی اونٹوں کی ہڈیوں کا گودا
 نہ سو گھنٹے پاؤں کا قافلہ بنی سجا پاؤں کہ تم منزل پر پہنچ جاؤ اور بڑی بڑی زمینیں کہ خشکی سے بھل جاؤ اور حضرت نے فرمایا کہ جب تم
 پہنچا جاؤ کہ منزل پر اور اگر تو رستوں کو چھوڑ کے علیحدہ اور تازا راستے کر رہتے جانو روئی آمدت کی راہیں ہیں اور میرے مقام ہیں
 رات **نوف** اس حدیث میں حضرت نے سفر کی حکمت بیان کی کہ تباہی میں **هَذَا الْقَبِيلُ إِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَجْدَةً مَعَ سَبْعَةِ أَلْفِ رَجُلٍ**
وَجَمْعَةٍ وَكَفَّاهُ وَكَتَبَتْ لَهُ وَفَدَا مِائَةَ مَسْلَمٍ حضرت عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب سجدہ کرنا ہی بندہ تو اس کے
 ساتھ بیس ہزار سجدہ کرے تو اس کا موندہ اور اس کی دونوں تحصیلیاں اور دونوں اس کے گھٹنے اور دونوں اس کے قدم
ف موندہ سجدہ کرنا ہی یعنی ماتھا اور ناک **هَذَا الْقَبِيلُ إِذَا سَجَدَ رَأْسُ الْعَبْدِ سَجْدَةً وَانْقَضَتْ مِائَةُ رَجُلٍ**
 مسلم بن براہین غریب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تو سجدہ کرے تو گھڑ زمین پر اپنی دونوں تحصیلوں کو اور اونچا کھڑو
 اپنی کہنیوں کو **نوف** یعنی سجدہ سے میں کہنیاں زمین پر رکھنا گئے اور لوٹنے کی طرح کروہ ہرق **النَّاسُ إِذَا سَجَدُوا**
عَلَيْكُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ فَقُولُوا عَلَيْكُمْ بَخَارِي اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب سلام کر رہے ہو تو
 یعنی یہود اور نصاریٰ تو اس کے جواب میں کہو کہ علیکم یعنی تم پر بھی **نوف** سلام دعا ہو اس واسطے منع کیا کہ فزوکہ علیکم
 کہنے کو فرمایا یعنی تم یہود بات جس کے تم لائق ہو **قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ إِذَا سَجَدْتُمْ وَكُفْتُمْ فَاثْبُتُوا إِلَى الصَّلَاةِ**
وَعَلَيْكُمْ الشَّكِينَةُ وَالْوَقَادُ وَكُلُّكُمْ شَرٌّ لَكُمْ فَمَّا كُنْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَاثْبُتُوا بخاری اور مسلم میں
 ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم نماز کی تکبیر اور قدامت الصلوۃ سنو تو چلو جماعت کی نماز کے واسطے ٹھہرے ہوئے
 آہستگی اور آرام اور جلدی کرو سوچتی نماز امام کے ساتھ پاؤں اتنی بڑھو اور جو چھوڑے اس کو اٹھ کر **نوف** معلوم ہوا کہ عبادت
 کے واسطے چھیننا مکروہ ہے اس واسطے کہ جلدی میں دم پھول جائے یا نہ چھین نہ ہونے کی اور یہی مذہب ہر امام کا اور بعض علماء کے
 نزدیک پہلی تکبیر کے واسطے جلدی کرنا درست ہرق **أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ إِذَا سَجَدْتُمْ الطَّاعُونَ بِأَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوا حُلُومَهَا**
وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَالْخُرُوجُ مِنْهَا بخاری اور مسلم میں اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب
 تم کسی زمین میں یا سنبھو او سمین بنجاؤ اور جب اسی میں میں یا پڑے حسین تم ہو تو اس سے نہ کھلو **نوف** جس ملک میں یا پڑو بنجا
 کیوں اپنے زمین ہلاکی اور بلایں ڈالے اور اگر اسی ملک میں یا پڑی ہو تو او سمین نہ بھاگے صبر اور توکل خدا پر کرے اور نہ اچھا لگ
 کہان چچا حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ وہ بامین میں رہنے والا شہید کا نواب باوگیا اور وہاں سے بھاگنے والا گنہگار جس طرح
 کافروں کی صفت بھاگا **هَذَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْرُودٍ إِذَا سَجَدْتُمْ الْمَوَاطِنَ فَقُولُوا حَتَّى مَا يَقُولُ ثُمَّ صَلُّوا عَلَيَّ**
فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللَّهَ لِي الْوَسِيلَةَ فَإِنَّهَا مِثْلُ لَقَاءِ
فِي الْجَنَّةِ لَا يَنْبَغِي لَكَ عَبْدٌ مَعَ عِبَادِ اللَّهِ وَادْعُوا أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ فَهَبْنِي سَأَلِي الْوَسِيلَةَ
حَلَّتْ عَلَيْكَ الشَّفَاعَةُ مسلم میں عبد اللہ بن مسرود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم اذان دینے والے کو آواز سنو تو کہتے جاؤ

معتى الساعة فقال كيف اضلعتهم قال اذا اوشد الكفر الى غير اهله فانظر الساعة بخارى
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب امانت خالص کی بجائے تو انتشار کر قیامت کی حضرت نے اور میں نے کہا جس نے کہا تھا کہ قیامت کب
آوے گی پھر اس حدیث کے کہ امانت کا ضائع ہونا کیسے حضرت نے فرمایا کہ جب یہ ہو سکے تو اور سرداری والا لائق کو تو منتظر رہ قیامت کا
ف یعنی نہ علم نہ علم کا حکم ہونا نشانی ہی قیامت کی ہے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہما نے کہا کہ اے رسول اللہ ﷺ فلیقل
لو یکھد اللہ فی ذلک لکشفتمنی سہم میں ابو موسیٰ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب نبی جھٹکے پھر اچھٹکے تو اس کو نیک عباد و
یعنی یہ حکم اللہ کو اور اگر اچھٹکے تو اس کو مست و جاد و حق ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما نے کہا کہ اے رسول اللہ ﷺ فلیقل
کہ انہاء او صداجہ بیکھتک اللہ فاذا قال کہ یحکاک اللہ فلیقل بیکھدیکھ اللہ ویصلیہ بالکھ بخاری میں
ابو ہریرہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی جھٹکے تو اچھٹکے اور اس کا بجائی یا صاحب اب میں یہ حکم اللہ یعنی خدا تجھ پر حکم کرنے
اور جب اس کو یہ حکم اللہ تو جھٹکے والا یوں کہے کہ یہ بدیکھ اللہ ویصلیہ بالکھ یعنی خدا کو نیک اہ بیتا کو اور بخار دل کو سوار
ف چھینک صحت کی دلیل ہو واسطے احمد کہنا سنت ہوا اور جواب دینا بعضوں نے نزدیک واجب ہوا اور بعضوں نے نزدیک
عبداللہ بن عمر اذا فیکھت علیکم فاریس والیوم امی فوہم انما یقول عبد اللہ بن عمر بن عوف
بقول کما امرنا اللہ فقال او غیثک لک تتنافسون ثم تتخاضون ثم تترددون ثم تترددون ثم تترددون
او سخر ذلک ثم یظنظفون فی مساکین اللہ جبرین فتکھون بکھم علی رقاب بعض سلم بن عبد بن جبر
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تیر فتح ہوگا ایران اور روم کا ملک کون ہوگی یعنی شکر گرا ہوگی یا ناشکر کہا عبد الرحمن بن
ہم شکر گرا ہونے کے کہیں جیسا کہ جو حدیث حکم کیا تو حضرت نے فرمایا کہ یا اسکے سوا کوئی یعنی شکر گرا ہی نہ کرے بلکہ ہونے کے پھر آیت میں
حسد کرے پھر آپس میں ایک دوسرے کی جڑ کاٹے برادر یکا حق مانو گے پھر آپس میں بغض اور عداوت کھوے گا راوی کو شک ہے کہ حضرت نے
یہ لفظ فرمائی یا اسکے مانند کوئی اور پھر حضرت نے فرمایا کہ پھر تم جلوس کے محتاج مہاجرین میں سے جڑھاؤ گے ان کے بعضوں کو بعضوں کی گردنوں
یعنی ایک دوسرے کے قابو میں کرے گا یا اولئک یطوف بالاربطان وکے حضرت اس حدیث میں موم اور ایمان فتح ہونے کی گتے
عزیز اور زبانی مال اور دولت کی خرابیاں اور فساد بیان کیے سو صدیق اور فاروق کی خلافت میں ان کے بند و بست کے فساد ہوا
حضرت عثمان کی آخر خلافت میں مسلمانوں میں فساد شروع ہوا علی رضی اللہ عنہ کی خلافت میں زیادہ بڑھا پھر تو بنو ہاشم اور بنو
اور اس کی اولاد کی حکومت اور سلطنت میں مہاجرین صحابہ زیاد تیار اور جو جو فساد اور خرابیاں ہوئیں ان کا عالم جانتا ہو جیسا
فرمایا تھا ویسا ہی ہوا پھر ہو حضرت کا خبر ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ اے رسول اللہ ﷺ فلیقل بیکھدیکھ اللہ ویصلیہ بالکھ بخاری میں عبد اللہ بن عمر
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی لڑے تو چاہے کہ موندہ کو بچاؤ ف یعنی جسے مسلمان مار کوٹ ہو یا کوئی مسلمان تلوار کا
ارادہ کرنے تو اپنے بچاؤ واسطے اس کو مارے لیکن موندہ میں نہ خنم نہ لگا دے اس واسطے کہ آدمی کا موندہ شرف چیز ہے یا کافر سے لڑائی ہو تو
جب تاک رہے کہ موندہ سے کام لے سکے تو اس کے موندہ کو مارے لیکن فرض میں یہ ہلا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما نے کہا کہ اے رسول اللہ ﷺ فلیقل بیکھدیکھ اللہ ویصلیہ بالکھ بخاری میں
الما کہ لکۃ فی السماء اوتین فوافقت احداھما کہ اخرای عفر لہ ما تقدلہ من ذنبہ سلم بن عبد اللہ
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس وقت سینے آئین کی اور فرشتوں آسمان میں آئین کی پھر موافق ہو گئی ایک آئین سے دوسرے آئین سے

اَللّٰهُ وَاسْمُكَ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمر روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب
 کوئی نماز میں بیٹھے تو التحیات پڑھے یعنی سب ہاتھ کی عبادتیں جیسے تعریف اور ذکر اور بدن کی عبادتیں جیسے نماز اور حج وغیرہ
 اور مال کی عبادتیں جیسے زکوٰۃ اور خیرات صرف خدا ہی کے واسطے ہیں سلام تجلای پیغمبر اور خدا کی رحمت اور برکت اور سلام ہے ہر کو
 اور سب خدا نیک بندوں پر گواہی دیتا ہوں کہ سو اُخدا کوئی لائق بندگی کے نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد بندہ و خدا کا کو
 اوس کا و حل ہے **ف** عبد اللہ بن عمر روایت ہے کہ ہم نماز میں بیٹھے کہ اگر تھے خدا کو سلام جبرئیل کو سلام میکائیل کو
 فلا فاع و فلا فاع کو سلام تجھے ہر کو التحیات سکھائی اور فرمایا کہ جب کہ اگر تھے خدا نیک بندہ و سلام تو تھنے خدا کو سکھ
 آسمان اور زمین میں فرشتے خواہ پیغمبر خواہ اولیا خواہ جن خواہ آدمی سب کو تمہارا سلام پہنچ گیا اب ہر ایک کا نام لینا ہے
 ضرور زمین نماز میں التحیات پڑھنا امام عظمیٰ اور شاہی کے نزدیک واجب ہے اور امام مالک کے مذہب میں سنت ہے **ف** ابی ہریرہ
 اِذَا قُلْتُ لِمَا حَيَاتِ اَنْصَحْتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاَمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَقِيتُ بَخْرِي اور مسلم میں ابو ہریرہ روایت
 ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تھے اپنے ساتھی سے کہ اگرچہ مجھے کے دن اور امام خطبہ پڑھتا ہو تو مقرر تھے ملکی بات اور لغو حرکت کی
ف خطبہ سنا واجب ہے اور وقت بولنا درست نہیں اور جب دوسرے بولنے والے سے کہ اگرچہ وہ تو اس کا بولنا بھی ثابت
 رہا نہ منع کرے اشارت ہے **ف** ابن عمر اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ عَلَى الطَّعَامِ فَلَا يَجْعَلُ حَتَّى يَقْضِيَ حَاجَتَهُ مِنْهُ
 وَلَنْ اُفِيَتْ صَلَوةُ بَخْرِي اور مسلم میں عبد اللہ بن عمر روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی کھانے کو بیٹھے تو جلدی کرے
 جب تک کھانے سے فراغت نہ کرے اگرچہ نماز کی تکبیر بھی ہو گئی ہو **ف** جلدی کرنا اس واسطے منع فرمایا کہ کھانے کی طرف
 دل لگا رہے گا حضور دل سے نماز نہ ہوگی اور اگر جائے کہ غلبہ ہو کہ کانہیں ہے اور کھانا کھاتے تک جماعت ہو چکے گی تو نماز میں
 شریک ہو روایت ہے کہ عبد اللہ بن عباس اور ابو ہریرہ کہا کرتے تھے اتنے میں جماعت کی تکبیر ہوئی عبد اللہ بن عباس نے ابو ہریرہ کو
 کہ جلدی کر و اسکو کھالو تاکہ نماز میں نہ لگا ہے **ف** ابن عمر اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَاِنْ يَجْزِي قَبْلَ وَجْهِهِ فَاِنْ
 اللّٰهُ قَبْلَ وَجْهِهِ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمر روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو نہ تھو کے اپنے مونہ
 سامنے ہو واسطے کہ خدا کا قبضہ ہو اسکے روبرو **ف** ابن مسعود اِذَا كَانَ اَوْ اَتْلُوْهُ فَارْتَدَّ رَاْسُكَ اَوْ اَتْلُوْهُ فَارْتَدَّ رَاْسُكَ وَفَاِنْ
 بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمر روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی دو آدمی چپکے کان میں بات کریں ایک کو
 چھوٹے **ف** اس واسطے منع کیا کہ تیسرے آدمی کو سنا جائے کہ وہ خیال کرے گا کہ مجھ کو مشورہ کے لائق نہیں جاتے یا مجھ
 میری بدی کی فکر میں ہیں اور دوسری حدیث میں آیا ہے کہ چار آدمی ہونے دو آدمی کا چپکے بات کرنا مضائقہ نہیں یعنی اس میں
 رنج نہ ہو گا **ف** ابی سعید اِذَا كَانَ ثَلَاثَةٌ فَلْيَقُمْ اَحَدُهُمْ وَارْتَدَّ رَاْسُهُ اَوْ اَتْلُوْهُ فَارْتَدَّ رَاْسُهُ وَفَاِنْ
 ابو سعید روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تین آدمی ہوں تو ایک ان کی امامت کرے اور لائق تر امامت کے واسطے اور میں سے جو
 خوب پڑھ جانتا ہو **ف** حضرت کے وقت میں بڑا قاری ہوتا تھا اسوہا بن بھی خوب جانتا تھا اس واسطے حضرت قاری کو عام
 پڑھ رہا تھا اور اب اکثر اماموں کا یہ مذہب ہے کہ عالم مسئلہ ان قاری پر مقدم ہے کہ نماز میں اگر کچھ غلط ہو گا تو عالم دست کرے گا
 نفاق قاری اور حافظ کیا چاہے کہ کس چیز سے نماز ٹوٹتی ہے اور کس سے مکروہ ہوتی ہے **ف** جب ابن عمر اِذَا كَانَ وَاسْتَعَا

پھر ایک مرد نے کہا کہ مجھ کو فرمائیے تو جس کے مرنے ہوں بکریاں زمین کیا کرے حضرت نے فرمایا کہ وہ اپنی تلوار کا قصد کرے
 سو پھر سے اوسکی ہاتھ کو کوٹ ڈالے یعنی اپنے کی چیز کوئی باقی نہ رکھے جو حوصلہ بولانی کا پھر جلدی کرے اپنے بچاؤ میں تیری
 الہی میں تیرا حکم پونہ چاکا الہی میں تیرا حکم پونہ چاکا الہی میں تیرا حکم پونہ چاکا اسکو تین بار فرمایا پھر ایک نے کہا بھلا بتلا
 تو کہ اگر مجھے زبردستی کریں یہاں تک دو خونین یاد کرو ہوں میں کسی طرف کھینچ لیجاوین پھر وہاں کوئی محکمہ تلوار مار
 یا کوئی تیر آوے اور محکمہ قتل کرے حضرت نے فرمایا کہ تیرا اور اوسکا گناہ اوی تیرلیٹ پڑیگا اور وہ دو فرخون بڑا داخل ہوگا
 حضرت کو معلوم تھا کہ میرے بعد فساد ہوگا اور مسلمانوں میں قتل شروع ہوگا اس واسطے حضرت نے حدیث فرمائی اور اسوقت میں
 گوشہ گیری بتلائی اکثر حضرت کے اصحاب مثل عبداللہ بن عمر اور سعد بن ابی وقاص ابو بکر و مسلمانوں کی جنگ میں شریک ہوئے
 اسی حدیث کے **ف** ابن عمر اذ انصح العبد لیسیدہ و احسن عبادۃ کربہ کان لہ اکثر اجر من کثرت دین
 بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب غلام اپنے مالک کی خیر خواہی کی اور اپنے مذکی اچھی عباد
 کی تو اس کے دوسرے ثواب ہونگے **ف** یعنی ایک ایک مجازی مالک کی اطاعت کا اور دوسرا واقعی مالک کی اطاعت کا
 ابو ہریرہؓ اذ انصح احدکم الی من فضل علیہ فی المال و الخلق فلیک نظر الی من هو اسفل منہ
 بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کسی دیکھے مال اور صورت میں اپنے سے بہتر کو تو چاہیے کہ اپنے سے کمتر کو دیکھے
ف یعنی جب کسی زیادہ مالدار اور خوب صورت کو دیکھے تو لازم ہے کہ جو اپنے سے کمتر میں مال و شکل میں کم و دھیان کرے
 تاکہ اوسکو حسرت اور فہم میں اور ناشکری نہ حاصل ہو اس سطرے کہ دنیا میں شخص ہر اوس ہزار دن تربی عالم میں جو دین شاک
 اگر کوئی محتاج ہو تو ہزار دن محتاج بھی ہیں اور بیاضی ہیں اگر کوئی محتاج اور بیمار ہو تو سیکڑوں محتاج بھی ہیں بیمار بھی ہیں اور کافر بھی تو
 اوس ہزار دن بہتر ہے سچاں اند حضرت نے عجیب عجیب علاج بتلائی کہ اگر اسکا دھیان کرے تو کبھی نہ رنج دل میں آوے اور خدا کا
 شکوہ زبان سے نہ کہے بلکہ شکر گزاری کیا کرے اور صابج میں غوری وایت یوں کہ دنیا میں نہ لوگو کو دیکھے اور دین میں اپنے
 بہتر کو کو دھیان کرے تاکہ اپنی عبادت اور خوبوں سے غور نہ دہیں سوا مسئلہ اگر یہ شخص نام نہیجگانہ پڑھتا ہو تو دوسرا بھی
 پڑھتا ہو تو وہی افضل ہوا اسی طرح لاکھوں بجا ایک ایک عبادت اور پیر پیر گاری میں ترمو جو دین اگر یہ دھیان کیا کرے
 تو دینداری میں آپ کو کمتر اور سب سے چھانے گا اور اگر دینداری میں اپنے سے کمتر کو کوں کو خیال کرے گا کہ فلا نام نہیجگانہ پڑھتا فلا فلا
 ہو کر چ نہیں کرنا کوہ نہیجگانہ پڑھتا تو آپ کو شیخ نہیں سمجھے گا اور ہی اسے حق میں ہر شیخ اس اذ النفس احدکم فی
 الصلوة فلیک تحشی یعلم مایقر **ف** بخاری میں اس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم میں کوئی نماز میں اٹھنے لگے تو
 اوسکو چاہے کہ سوچ یہاں تک کہ جانے جو پڑھے **ف** یعنی سونے کے بعد جب ایسا ہوش ہو کہ اپنے پڑھنے کو سمجھے نماز پڑھنے میں
 حالت میں نماز اس واسطے منع فرمائی کہ ایسی حالت میں آدمی کو کتاب کی کچھ یاد رکھتا ہو اور کچھ **ف** عائشہ اذ النفس احدکم و هو
 یصلی فلیک یدحشی یدہب عنہ الذم فان احدکم اذا صلی و هو ناعس کایدی لعلہ یدہب
 یتغفر فیسب نفسه بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم میں کوئی اٹھنے لگے نماز پڑ
 تو چاہیے کہ سوچ یہاں تک کہ نیند جاتی رہے اس واسطے کہ جب تم میں کوئی نماز پڑھیکا اٹھتا تو اوسکو معلوم ہوگا شاید وہ تو معترف

مانگنے کا قصد کر سواپنی جان کو کوسنے لگا۔ اَبُو ہُرَیْرَةَؓ اِذَا وَجَدَ احَدًا كَرِهَ فِي بَطْنِهِ شَيْئًا فَاَشْكَلَ عَلَيْهِ
 اخْرَجَ مِنْهُ شَيْئًا ثُمَّ قَالَ يَحْيٰى وَجَنِّ مِنَ الْمَسْجِدِ حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا اَوْ يَجِدَ رَجُلًا مُسْلِمًا يَنْبَغِي
 روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی اپنے بیٹے کے گھر گراہٹ پاؤ سوا و سکو شہر پہرے کہ اس کے بیت کے کچھ کھانا یا دین تو مسجد نہ چلے بہر حال
 کہ آواز سننے یا بدبو پاؤ۔ **ف** یعنی جب قراقر سے وضو ٹوٹے گا شہر پہرے تو نماز نہ توڑے اور مسجد باہر نکلے اور جب نیت کی آواز
 اور بدبو پاؤ تو جس مرتبہ وضو گیا غرض کہ شہر سے وضو نہ دینا چاہیے جاتا ہے۔ **ح** اِذَا وَضَعَ احَدُكُمْ يَدَيْهِ
 مِثْلَ مَنْحَصَةٍ الرَّحْلِ فَلْيُحْزِلْ وَكَيْسَالٍ مَنْ قَرَأَ ذٰلِكَ مُسْلِمٌ يَنْبَغِي رَوَايَةُ هَذِهِ رَوَايَةُ هَذِهِ رَوَايَةُ هَذِهِ
 کیسے اپنے آگے کجاو کی پھیلی لکڑی برابر کوئی چیز رکھی تو چاہیے کہ نماز پڑھے اور کچھ خیال کرے کہ اس کی اوس طرف کون گزر گیا
ف یعنی اگر میدان میں نماز پڑھے تو ہاتھ کے برابر ایک لکڑی اپنے آگے گاڑ لے پھر وضو نماز پڑھے جو چاہا آمد رفت کرے
ح اَبُو سَعِيدٍ اِذَا وَضَعَتْ يَدَايَهُ عَلَى اَعْنَاقِهِمَا قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعْتَذِرُكَ عَنْكَ اِنْ كُنْتُ صَاحِبَةً قَالَتْ
 قَدِّمُوْنِىْ وَارْبُكَ اَنْتَ غَلِيْصٌ صَاحِبَةٌ قَالَتْ يَا وَلِيْكَهَا اَيْنَ تَذْهَبُوْنَ اِلَيْهِ لَيْسَ صَوْتُهَا كَلَّ شَيْءٍ
 اِلَّا اَلِ لِّسَانُ وَلَوْ سَمِعَتْهُ صَوَقَ بِنَارٍ يَنْبَغِي رَوَايَةُ هَذِهِ رَوَايَةُ هَذِهِ رَوَايَةُ هَذِهِ رَوَايَةُ هَذِهِ
 اپنے موٹے ہونے پر ہاتھ اپنے قبائلیک و حرمی ہوتی تو کتنی ہی جگہ آگے لے جاتا اور اگر نیک نہ ہوتی تو کتنی ہی خرابی ہم کو
 لیے جاتے ہو۔ چیزوں کی آواز سنتی ہو سوا آدمی کے اور اگر آدمی اچھا کوسنے تو جیج مارے۔ **ف** نیک آدمی کو ثواب و عذاب
 تو مشتاق ہوتا ہے اور بد آدمی عذاب قبر کے خوف سے گھبرا جاتا ہے۔ **ح** اِذَا وَضَعَ السَّيِّئَةُ فِيْ اَمْتِيْ لَمْ يَخْفَعْ عَمَّا
 اِلَى اَيُّكُمْ الْعِلْمُ مُسْلِمٌ يَنْبَغِي رَوَايَةُ هَذِهِ رَوَايَةُ هَذِهِ رَوَايَةُ هَذِهِ رَوَايَةُ هَذِهِ
 نہ اٹھے گی۔ **ف** حضرت بیٹھے تھے اور حضرت عثمانؓ اوس طرف سے نکلے حضرت نے فرمایا کہ شیخ غلام راجا ہو گیا پھر حدیث فرمائی
 یعنی جب اس امت میں غریزی اور فساد شروع ہو گا قیامت تک موقوف ہو گا یہ حدیث معجزہ ہے کہ جیسا حضرت نے فرمایا اب تک
 وہی ہوا۔ **ف** عَلِيْشَةُ اِذَا وَضَعَ الْعِشَاءَ وَاقْبَمَتِ الظُّلُوْةَ فَاَبْدَتْ بِالْعِشَاءِ بِنَارٍ يَنْبَغِي رَوَايَةُ هَذِهِ رَوَايَةُ هَذِهِ رَوَايَةُ هَذِهِ
 سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب آٹا کھانا تیار ہوا اور عشا کی نماز کی اقامت ہو تو تم کھانے کی ابتدا کرو۔ **ف** یعنی
 اول کھانے فراغت کرو پھر نماز پڑھو تاکہ تسکین نماز ہو کھانے کی طرف دل لگے۔ **ف** حَسْبُ صُغَانِيْ اِسْتَبَاكَ اِسْتَبَاكَ
 کہ کہ مجھ کو مدت آرزو تھی کہ میں حضرت کو خواب میں دیکھوں اور کسی حدیث کی صحت حضرت سے تحقیق کروں تاکہ مجھ کو اعلیٰ رتبے کی سند ملے
 اور اس آرزو میں بہت برس گزرے آخر میں ہفتے کی شب قیعد کی آنچا تو میں تاریخ سن چھ سو گیارہ ہجری میں فجر کے قریب میں
 خواب میں دیکھا کہ گویا میں چھت پر مغرب کی نماز شروع کی اور حضرت نے تحرات کا کھانا کھاتے ہیں اور حضرت کے ساتھ اور چند لوگ
 سو حضرت نے جگہ کھانے کے واسطے بلایا میں نے چاہا کہ نماز پڑھے جواب تو مجھ کو ابو سعید بن مسعودؓ کی وہ بات یاد آئی کہ حضرت نے اونکو کجا
 تھا اور وہ نماز پڑھتے تھے سوا و نحو نے نماز پڑھے جواب نہ یا حضرت نے فرمایا تھا نہیں کیا فرمایا کہ جو آدمی خدا کو اور اس کے رسول کو
 جب تک بکلا و نجات سے میں حضرت کے پاس گیا تو میں نے کہا کہ یا رسول اللہ کیا حدیث صحیح ہے کہ جب آٹا کھانا تیار ہو تو اول کھانا
 شروع کرو حضرت نے فرمایا کہ ہاں یعنی یہ حدیث صحیح ہے۔ **ح** اَبُو هُرَيْرَةَؓ اِذَا وَقَعَ اَللّٰهُ بِابْنِ شَرِّ ابْنِ اَحَدٍ كَرِهَ

زیادہ گناہ گشتی حضرت نے یہ سب فرمائی یعنی دینا اور نہ دینا میری طرف سے نہیں خدا کی طرف سے ہر گز المَقْدَامُ ہر گز نہیں
 مَا أَكَلَ أَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَيْرًا لِّمَنِ أَنْ يَأْكُلَ مِنْ عَمَلٍ يَدِهِ وَإِنْ نَبَى اللَّهُ ذَاكَ كَانَ يَأْكُلُ مِنْ عَمَلٍ يَدِهِ
 بخاری میں مقدم ہے کہ یہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کس نے کوئی کھانا کھایا اپنے ہاتھ کے سب سے بہتر نہیں کھایا اور البتہ
 کا پیغمبر داؤد اپنے ہاتھ کے کس کھانا تھا **ف** بقدر قوت کے کسے نافرض ہے اور ہاتھ کا کسب دہ تر حال اور طیب ہے
 حضرت داؤد ہر گز گوشت کے واسطے نہ کھاتے تھے حضرت جبریل آدمی کی صورت ہو کر آئے تھے حضرت داؤد سے پوچھا کہ داؤد کیسا آدمی ہے اور
 کہا کہ خوب آدمی ہے لیکن اس میں خصلت اچھی نہیں کہ ملک کے حصول سے کھانا ہی اور بہتر آدمی ہے جو ہاتھ کے کسب کھانا حضرت
 نے جناب ابی مرعش کی لکھی ہوئی پیشہ کھا دئے تھے اور کوزہ بنا تا تعلیم کیا پھر حضرت داؤد اسی کسب سے پانچ خرچ کر گئے
هـ مَسْأَلَةٌ الْفَوْزِ فِي مَالِ الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ كَمَا يَجْعَلُ أَحَدٌ لَمْ يَصْبَعْهُ السَّابِقَةُ فِي الْآخِرَةِ فَلْيَنْظُرْ
 یہ تو کج مسلم میں تور دیکھو روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں ہر دنیا آخرت کے روبرو دیکھو جیسے کہ کوئی اپنی کھانے کی اور کھانے کی
 ڈالے پھر دیکھے کہ کس نے ربانی لگا لگا دی **ف** یعنی آخرت کے روبرو دنیا نہایت حقیر اور قلیل ہے جیسے دیکھو روبرو
 ح چہ نسبت خاک اباہا کم پاک **خ** ابن عباس سے اَلْعَلُّ فِي أَيَّامٍ أَفْضَلُ مِنْهَا فِي هَذِهِ أَيَّامٍ قَالَ أَوْ لَا الْجَهَادُ
 فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ وَلَا الْجَهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَلَا كَجُلٍّ خَرَجَ يُحَاطِرُ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فَلَمْ يَكْ جَعِ
 لِشَيْءٍ يَقْنِي أَيَّامَ الْخَيْرِ بخاری میں عبد السمیع بن جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عمل کرنا کوئی دنوں میں افضل نہیں
 ان دنوں سے یعنی دیکھو کے دس دنوں سے احتساب کیا اور راہ خدا میں جہاد کرنا بھی اس سے افضل نہیں فرمایا اور راہ خدا میں دیکھو
 اس سے افضل نہیں مگر اور دیکھو جہاد افضل ہے جو جہاد اپنا جان و مال نثار کرنا پھر نہ پلٹنا کچھ دیکھو یعنی شہید ہو گیا **ف** معلوم ہوا
 کہ عشرہ ذی الحجہ کے برابر کوئی ایام کی عبادت افضل نہیں **خ** عَائِشَةُ مَا أَنَا بِقَارِيَةٍ **وَسَلَّمَ** لِلَّهِ الَّذِي جَاءَهُ
 بِفَارِحَةٍ فَقَالَ أَمْرًا قَالَ فَآخِذْنِي فَقَطَّعْنِي حَتَّى بَلَغَ مَعْنِي الْجَهَادُ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ أَمْرًا فَقُلْتُ مَا أَنَا
 بِقَارِيَةٍ فَآخِذْنِي فَقَطَّعْنِي الثَّانِيَةَ حَتَّى بَلَغَ مَعْنِي الْجَهَادُ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ أَمْرًا فَقُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِيَةٍ
 فَآخِذْنِي فَقَطَّعْنِي الثَّالثَةَ حَتَّى بَلَغَ مَعْنِي الْجَهَادُ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ أَمْرًا بِأَسْمَاءَ بِنْتُ أَبِي حَلَفَ
 خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَظْمٍ رَافِرٍ أَوْ رِبَابٍ أَلَا كَمُ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ بخاری میں
 حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں تو پڑھا نہیں جانتے اور فرشتے سے فرمایا جو حضرت پاس حرا پہاڑ کے غاروں
 آیا تھا سو اسے حضرت نے کہا کہ پڑھ حضرت نے فرمایا پھر اس نے مجھ کو پڑھا اور سخت دایا یہاں تک کہ مجھ کو طاقت نہ رہی پھر اس نے مجھ کو پڑھا اور
 پڑھ میں نے کہا کہ میں تو پڑھا نہیں اس نے مجھ کو پڑھا اور دوسری بار دایا یہاں تک کہ مجھ کو طاقت نہ رہی پھر اس نے مجھ کو پڑھا اور کہا کہ پڑھ
 میں نے کہا کہ میں تو پڑھا نہیں اس نے مجھ کو پڑھا اور تیسری بار دایا یہاں تک کہ مجھ کو طاقت نہ رہی پھر اس نے مجھ کو پڑھا اور کہا کہ پڑھ میں نے
 رب کا نام جس نے پیدا کیا بنایا آدمی کو خون کی پچسکی سے پڑھا اور تیار بڑا بزرگ ہو جس نے قلم کے سبب علم دیا سکھا یا آدمی کو جسکی
 او کو خبر تھی **ف** حضرت جب چالیس برس ہوئے اور پیغمبر کی کا زمانہ قریب آتا تو حضرت نے گوشت گیری اختیار کی کہ میں
 ایک پہاڑ پر اس کے کنارے میں کراؤ کر میں رہتے اور غیب کی آوازیں سننے دخت اور پھر حضرت کو سلام کرنے جو خواب دیکھتے سو

انکس من ہر موعول من الاور اگر حکم اپنی رعیت غافل یا دیرینہ حبشہ و کرام من پڑا تو بہشت سے محروم ہوا **ہ** ابن عبد بن عباس
ما من رجل مسلم يموت فيقوم على جنازة أو أخرجوا لا يشتركون بالله شيئا إلا لا شفيع لهم الله
فيه سلم من عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ زمین ایسا کوئی مرد مسلمان جو مجاہد و پھر اس کے جنازہ پر چالیس مرد جو شریک
نکرتے ہوں جن کے ساتھ نماز پڑھنے کے لئے ہوں مگر کہ ان کی سفارش دیکھ کر حق میں قبول کرنا ہو **ف** معلوم ہوا کہ چالیس مسلمان
موجود کا نماز پڑھنا سبب رحمت کی مغفرت کا عبد اللہ بن عباس تلاش کر کے جنازہ کی نماز کے واسطے چالیس مسلمان جمع کرتے تھے
جو خوب اس حدیث کی احضار عیاض کی روایت میں مسلمانوں کا ذکر ہے جو چالیس کی سفارش قبول ہی ہوگی زیادہ تر قبول ہوگی اور بعضی
میں آیا ہو کہ زمین کرین **ہ** جابر بن صابر اہل لا یفعل فیہا حقہا الا جاءت یوم القيمة اکثر ما کان
وقد لها بقاع من قبر لئن علیہ یقول انہا واخفاؤها ولا صاحب یقر لا یفعل فیہا حقہا الا جاء
یوم القيمة اکثر ما كانت وقد لها بقاع من قبر لئن علیہ یقول انہا واخفاؤها ولا صاحب یقر لا یفعل فیہا حقہا الا جاء
لا یفعل فیہا حقہا الا جاءت یوم القيمة اکثر ما كانت وقد لها بقاع من قبر لئن علیہ یقول انہا واخفاؤها ولا صاحب یقر لا یفعل فیہا حقہا الا جاء
وتطوؤها باطلا فیہا لیس فیہا اجزاء ولا منکسر قبر لها ولا صاحب کن لا یفعل فیہا حقہا الا جاء
جاء اکثر یوم القيمة شجاءا افرعیت جہ فاختافا فاذا آتاه قبر منہ فینادی وخذ لک الذی
یخبأتہ فابنا عنہ غنی فاذا رآی ان لا یدر منہ سلاک یدک ففی فیمہ فیقضہما قضیم الفحل مسلم من
جابر سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ اونٹوں کا کوئی ایسا مالک نہیں جس نے اون کا حق نہ ادا کیا یعنی اون کی زکوۃ نہ دی ہوگی مگر کہ قیامت
دن و اونٹ آویں گے جتنے کبھی تھے اون سے زیادہ ہو کر یعنی شمار میں زیادہ ہوں یا ذیل میں اور اون کا مالک برابر میدان میں بیٹھے گا اس طرح
کہ وہ اونٹ و سپرد و زکریا پانوں اور تلیوں کی پلینے اور کوئی ایسا گا بیلوں کا مالک نہیں جن کی زکوۃ نہیں دیتا مگر کہ وہ گا بیلوں
قیامت دن آویں گے جتنے کبھی تھے اون سے زیادہ ہو کر اور اون کا مالک برابر میدان میں بیٹھے گا اس طرح پر کہ گا بیلوں اپنے سینگوں اور کو
بھونکنے اور اپنے پانوں سے اون کو روندینگے اور کوئی مالک بھیر کر لوں گا ایسا نہیں جو اون کی زکوۃ نہیں ادا کرے مگر کہ وہ بھیر کر یاں آویں گی قیامت
کے دن جتنی کبھی تھیں اون سے زیادہ ہو کر اور اون کا مالک برابر میدان میں بیٹھے گا اس طرح کہ وہ اون کو اپنے سینگوں سے بھونکنے اور اپنے
کھڑوں اور کو روندینگے کوئی اور نہیں ٹنڈی اور سینک ٹوٹی نہیں اور چاندی سو کا مالک کوئی ایسا نہیں جس نے اون کی زکوۃ نہیں دیتا مگر کہ قیامت
میں مال اور گرج گنجا اڑدینگے آویگا مالک کے پیچھے دوڑے گا اپنا سونہ کھول کر پھر جب اپنے مالک پاس آویگا تو اون کو کھڑو بھاگے گا تو
فرشتہ اون کو بھاگے گا کہ لے اپنا گنج اور مال جس کو تو نے چھپا رکھا تھا بھاگوں گا اس کی پھر براہ نہیں پھر جب مالک دیکھے گا کہ اس سے
بھاگوں گی کچھ تدبیر نہیں تو ناچار ہو کر اپنا ہاتھ اوس از دہ سے کے موہند میں ڈال دیگا سو وہ دیکھے گا ہاتھ کو چھا ڈالے گا اونٹ کی طرح
ف یعنی جو جانور دن کی اور مال کی زکوۃ نہ دیگا اور سپر ایسا ایسا عذاب ہوگا اور از دہ گنجا اس واسطے ہوگا کہ
جب سانپ بہت پڑنا اور نہایت زہر دار ہوتا ہو تو اس کے سر کے بال زہر کے مے جھڑ جاتے ہیں **ہ** ابو ہریرہ
ما من صاحب حب ولا فضة ولا یؤدنی منہا حقہا الا اذا کان یوم القيمة یصحف
کہ صفات شمر من نادر فاشی علیہا فی نار کھنڈو فیکوئی ہا جاجبہ وحیثیہ وظہرہ کلما یبکد

عترتین حجج دین محمدی پر کہ تین ہی طرح وہی تباہی ہیں اگر تھوڑا بھی شعور و ارادہ ہو تو بخوبی اونکی جوابدہی کرے
اسکے واسطے کچھ زیادہ علم کی حاجت نہیں **ف** اَنْتُمْ مَّا مِّنْ اَحَدٍ يَّشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنْ مُحَمَّدًا
عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ حَيْثُ قَامَ رُفْقًا بَيْنَهُمَا لَا يَكْفُرُ لَكُمْ اَللّٰهُ عَلَى النَّارِ بخاری اور مسلم میں ہے روایت ہے کہ حضرت فرمایا
کہ کوئی ایسا آدمی نہیں جو اسکی گواہی بنا ہو اپنے سچے دل سے کہ کوئی لائق بندگی کے نہیں جو اسکی اور بیشک محمد اوسکا بندہ
اور اوسکا رسول ہے مگر کہ خدا اوس پر دوزخ حرام کرے گا **ف** یعنی سچے ایمان دار کو دوزخ سے نجات ہے **ف** اَبُو هُرَيْرَةَ
مَّا مِّنْ اَحَدٍ يَّسَاءَلُ نَبِيَّ الرَّسُولِ عَطِيَ حُرًّا اَوْ اَبِيًّا مَّا مَثَلُهُ اَمَّنْ عَلَيْهِ الْبَشَرُ وَلَمَّا كَانَ الَّذِي اَوْفَيْتُهُ
وَحَيًّا اَوْ كَاهًا اَللّٰهُ اِلَيَّ فَاَجْعَلْ اَنْ اَكُوْنَ لَكَ شَهِيدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ بخاری اور مسلم میں ہے ہر روز روایت ہے کہ
حضرت فرمایا پیغمبر نے کوئی پیغمبر نہیں مگر کہ اوسکو سچے دے گئے ہیں کہ آدمی اوس پر ایمان لاوین اور چکو تو وہ چہرہ دی گئی جو وہی
یعنی قرآن مجید کی طرف بھیجا سو میں امید رکھتا ہوں کہ قیامت کے دن سب پیغمبروں زیادہ تر میرے تابع ہوں گے **ف**
یعنی ہر ایک پیغمبر کو خدا تعالیٰ کے جس قدر سے اونکی رستی اور پیغمبری ثابت ہو جائے اور لوگ اسکا ایمان لاوین لیکن حضرت کا سچا پیغمبر
قرآن کا کلام سب مخبروں سے نرالا اور افضل ہے کہ یہ معجزہ قیامت تک باقی ہے اور پیغمبروں کے معجزے باقی نہیں ہیں اور قیامت تک باقی
رہا تو ہر دم حضرت کے سچے کی دلیل قائم رہتی ہر زمانہ میں قیامت لوگ مسلمان ہوئے چلے جائیں گے اس واسطے حضرت نے فرمایا کہ سب پیغمبر
اس سے محمدی لوگ زیادہ ہوں اور ہر چند ہمارے حضرت ہزاروں پیغمبر ہوئے لیکن قیامت تک باقی رہنے والا معجزہ قرآن ہی ہے اس واسطے حضرت
صرت اوسکو ذکر کیا حادثات آئی ہیں جاری ہے کہ جس زمانہ میں جس طرح بہت چرچا ہوتا ہے تو انکے پیغمبر کو بھل و سعی سم کا معجزہ بدو
سیکھے عنایت ہوتا ہے تاکہ انکو بلاشبہ پیغمبر کی رستی معلوم ہو جائے چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وقت میں جادو کا چرچا تھا تو انکو اسکا
قسم کا معجزہ ملا یعنی عصا سانپ بن جاتا تھا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات میں اکثر شفا امر ان تھی کہ کڑی بہت چرچا تھا اور ہمارے
حضرت کے وقت میں فصاحت اور بلاغت کا عرب میں بہت چرچا تھا اس واسطے حضرت کو قرآن ملا اور حکم ہوا کہ اگر کوئی پیغمبر میری شبہ ہو تو
ایک سو کے برابر کر دے نہو سکا سب فصاحت عرب عاجز ہو گئے اگر کوئی کہتا تو ضرور کہتے سہل کلام چھوڑے اپنی جان بچا کیوں اختیار کرتے
اور اعجاز قرآنی کے سبب قرآن شریف میں اختلاف نہیں ہے اس واسطے کہ اسلام میں بہت مذہب ہوئے ہر شخص اپنے مذہب کے موافق
بنالیتا برخلاف تو ریت اور انجیل کے کہ ان میں اعجاز تھا اس واسطے ان میں تحریف اور اختلاف ہو گیا **ف** اَنْتُمْ مَّا مِّنْ اَحَدٍ يَّسَاءَلُ
مُسْلِمًا يَّمُوتُ لَهُ ثَلَاثَةُ مَعْنٍ اَلْوَلَدُ اَوْ يَكُنْ لَّهٗ اَنْحَنَاتُ اَلَا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ يَفْضَلُ رَحْمَتِي اِيَّاكُمْ
بخاری میں ہے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ لوگو میں سے کوئی ایسا مسلمان نہیں جسکے تین لڑکے ہوئے جو جوانی کو نہیں پہنچے مگر کہ
خدا اوسکو بہشت میں داخل کرے گا بسبب باقی رحمت باپ کے لڑکوں پر **ف** یعنی باپ اور لڑکوں کی کمال محبت ہوتی ہے اور جتنی محبت
اوتنی ہی اون کی موت کی مصیبت زیادہ ہے چرب باپ نے ایسی مصیبت میں مہر کیا تو لائق بہشت ہے **ف** اَبُو هُرَيْرَةَ
يَا مَعْزُومُ الْمُسْلِمُ بَيْنَ رَجُلَيْنِ يَصْطَلِحُ لِحَدِّهِمَا اَلَا يَكُنْ خَلٌّ مَّعَهُمَا اَلْحَقَّةُ يَسْلَمُ مِنْ بَنِ سَيِّئٍ رَّحِمَهُ
ہو کہ حضرت نے فرمایا کوئی ایسا حاکم نہیں کہ جو مسلمانوں کے کاموں کا مالک ہو پھر نہ محنت کرے اور نہ واسطے اور نہ اونکی خیر خواہی کرے مگر کہ
حاکم مسلمانوں کے ساتھ بہشت میں داخل ہو گا **ف** معلوم ہوا کہ حاکم پر فرض ہے کہ رحمت کے واسطے محنت اور جانفشانی کرے اور جو

اَلَا تَرَ اَنْجُوْرَهُمْ مُسْلِمِيْنَ عِبَادِيْنَ عَمْرُوْهُ سَمَاعِيْتُ بِكَ حَضْرَتِ فَرَايَا كِهْ جَمَاعَتِ غَازِيُوْنَ كِهْ كَشْكَلِيْ كَافُوْرُوْنَ رُطْبِيْ بِهَرِ كَافُوْرِيْ
 مَالِ كُوْ اَوْ سِلَاسِيْ كُوْ اَوَلُوْ كُوْ كُوْ نُوْ دِهْمَانِيَانِ اِيْنِيْ نُوْ دِرِيُوْنَ كِيْ بَاسِيْنِ اَوْ رُوْ كُوْ كِهْ بَدُوْنِ غَنِيْمَتِ بِهْ كَامِ اَكُوْ اِيْنِيْ شَرِيْفِيْ كُوْ تَوَاكُلِيْ
 پُوْرِيْ كِهْ بُوْنِيْنِ **ف** اِيْنِيْ نُوْ دِهْمَانِيَانِيْ كُوْ دُوْ فَاوَمَرُوْ تُوْ سَرُوْسَتِ مِيْنِ اِيْكَ تُوْ سَلَامَتِيْ دُوْ سَرَالِ غَنِيْمَتِ كَا بَاقِيْ رَا تَمِيْسَرِ اَحْسَرِيْ شَمِشْتِ
 سُوْقِيَا مِيْنِ مِيْكَ اَوْ شَرِيْفِيْ كُوْ تُوْ دِنِيَا مِيْنِ كِهْ فَاوَمَرُوْ تُوْ اَوْ كَا تُوْ اَبَا كَلِ اَحْمَرْتِ بِرِ رَا اَمِيْنِ حِيْطِ كِهْ مَعْلُوْمِ بِهْرَا كِهْ شَرِيْفِيْ زَنْدِهْ غَارِيْ
 سِهْ نَهْدِيْ اَفْضَلِ **ق** عَمْرُوْ مِيْنِ عَابِيْ كِهْ مَعْمُوْرِيْ كُوْ رَجُلِ يَتَرَبُّبِ وَضُوْا اَلَا فَيَضْمُضُ اَلَا يَسْتَشْفِقُ وَيَنْتَشِرُ
 اَلَا خَشَرْتِ خَطَايَا وَجْهَهُ وَفِيْهِ وَخِيَا شَمِيْمَهْ ثُمَّ اِذَا غَسَلَ وَجْهَهُ كَا اَمْرَا اَللّٰهُ اَلَا خَشَرْتِ خَطَايَا
 وَجْهَهُ مِّنْ اطْرَافِ خَلْقِيْهِ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ اِلَى الْمِرْ فَقَدْ اِنِ اَلَا خَشَرْتِ خَطَايَا يَكِيْدِيْ مِيْنِ
 اَنَامِلَاهُ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَمْسَحُ رَاسَهُ اَلَا خَشَرْتِ خَطَايَا رَاسَهُ مِيْنِ اطْرَافِ شَعْرِهِ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَغْسِلُ
 قَدَمَيْهِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ اَلَا خَشَرْتِ خَطَايَا رَجْلَيْهِ مِيْنِ اَنَامِلَاهُ مَعَ الْمَاءِ فَانْ هُوَا قَامَ فَصَلَّى فَيُحَمِّدُ اللّٰهَ
 وَاَتْنِيْ عَلَيْهِ وَبِحَمْدِهِ اَلَا اَهْلُ وَفَتَحَ قَلْبَهُ لِلّٰهِ اَلَا اَنْصَرَفَ مِنْ خَطِيئَتِهِ كَهَيْئَتِهِ يَعْمُرُ
 وَلَدَاتُهُ اُمَمَةً بَخَارِيْ اَوْ سَلَمِيْنِ عَمْرُوْ مِيْنِ بِهْرِيْ رُوَايَتِ بِهْرِيْ حَضْرَتِ فَرَايَا كُوْ تُوْ مِيْنِ اِيْسَا مِيْرُوْ جُوْ وَضُوْ كَا پَانِيْ اِيْنِيْ تَرُوْ كِيْ
 بِهْرِيْ كَلِيْ كِهْ بِهْرِيْ مِيْنِ نُوْ اَوْ رَجَاوُ كُوْ كِهْ كِهْ مِيْنِ گَنَاهِ اَوْ سَكِهْ بِهْرِيْ اَوْ اَوْ سَكِهْ مَوْنَهْ اَوْ رَاكِ اَنْدَرِ كِهْ بِهْرِيْ جَا پَانِيْ مَوْنَهْ هُوَا جِيْسَا
 كِهْ خُدا اَوْ سَكُوْ فَرَايَا تُوْ اَوْ سَكِهْ بِهْرِيْ كِهْ گَنَاهِ كِهْ پُوْرِيْ مِيْنِ بَانِيْ كِهْ سَابِقَهْ اَوْ سَكِهْ كِهْ دُوْ نُوْنِ مَرُفُوْنِ بِهْرِيْ دِهْمَانِيْ دُوْ نُوْنِ اَتَحُوْ كُوْ دُوْ
 كُوْ مِيْنِيْ كُوْ اَوْ سَكِهْ دُوْ نُوْنِ اَتَحُوْ كِهْ گَنَاهِ اَوْ تَحْكِيْمِيْ پُوْرِيْ مِيْنِ بَانِيْ كِهْ سَابِقَهْ كِهْ پُوْرِيْ مِيْنِ بِهْرِيْ جَا پَانِيْ اِيْنِيْ تَرُوْ كِيْ گَنَاهِ اَوْ
 كِهْ سَكِهْ بِهْرِيْ كِهْ سَابِقَهْ كِهْ پُوْرِيْ مِيْنِ بِهْرِيْ جَا پَانِيْ اِيْنِيْ تَرُوْ كِيْ گَنَاهِ اَوْ تَحْكِيْمِيْ پُوْرِيْ مِيْنِ بَانِيْ كِهْ سَابِقَهْ كِهْ پُوْرِيْ مِيْنِ
 گَرِيْ كِهْ مِيْنِ بِهْرِيْ كِهْ گَرِيْ كِهْ اَوْ رَا اَوْ رَا پُرِيْ اَوْ رَا اَوْ رَا اَوْ رَا اَوْ رَا اَوْ رَا اَوْ رَا اَوْ رَا اَوْ رَا اَوْ رَا اَوْ رَا اَوْ رَا اَوْ رَا اَوْ رَا اَوْ رَا
 دَلِ كُوْ خُدا اَوْ سَكِهْ بِهْرِيْ كِهْ سَابِقَهْ كِهْ پُوْرِيْ مِيْنِ بَانِيْ كِهْ سَابِقَهْ كِهْ پُوْرِيْ مِيْنِ بَانِيْ كِهْ سَابِقَهْ كِهْ پُوْرِيْ مِيْنِ بَانِيْ كِهْ سَابِقَهْ
 مَالِ اَوْ سَكُوْ جَا تَحَا **ف** اِيْنِيْ وَضُوْ اَوْ حُضُوْرِ سِهْ نَهْدِيْ اَفْضَلِ كِيْ رِيْ تَاثِيْرِيْ كِهْ سَبْغِيْ كِهْ گَنَاهِيُوْنِ اَوْ حِيْ پَكِ اَوْ جَا تَاثِيْرِيْ كِهْ
 بِيَانِ اَكُوْ بِهْرِيْ عَمْرُوْ مِيْنِ حَالِ مَعْمُوْرِيْ كُوْ اَحْمَدِ اَلَا سَيَكَلِمَةُ رَبِّهْ اَلَا يَسْتَشْفِقُ وَيَنْتَشِرُ اَلَا يَسْتَشْفِقُ وَيَنْتَشِرُ
 اَيْمِيْنِ مَعْنَاهُ فَاوَمَرُوْ تُوْ اَوْ سَكِهْ بِهْرِيْ كِهْ سَابِقَهْ كِهْ پُوْرِيْ مِيْنِ بَانِيْ كِهْ سَابِقَهْ كِهْ پُوْرِيْ مِيْنِ بَانِيْ كِهْ سَابِقَهْ
 اَلَا اَلَا تَرَ اَنْجُوْرَهُمْ مُسْلِمِيْنَ عِبَادِيْنَ عَمْرُوْهُ سَمَاعِيْتُ بِكَ حَضْرَتِ فَرَايَا كِهْ جَمَاعَتِ غَازِيُوْنَ كِهْ كَشْكَلِيْ كَافُوْرُوْنَ رُطْبِيْ بِهَرِ كَافُوْرِيْ
 رُوَايَتِ بِهْرِيْ حَضْرَتِ فَرَايَا كُوْ تُوْ مِيْنِ اِيْسَا مِيْرُوْ جُوْ وَضُوْ كَا پَانِيْ اِيْنِيْ تَرُوْ كِيْ گَنَاهِ اَوْ تَحْكِيْمِيْ پُوْرِيْ مِيْنِ بَانِيْ كِهْ سَابِقَهْ
 دِهْمَانِيْ دُوْ نُوْنِ اَتَحُوْ كِهْ گَنَاهِ اَوْ تَحْكِيْمِيْ پُوْرِيْ مِيْنِ بَانِيْ كِهْ سَابِقَهْ كِهْ پُوْرِيْ مِيْنِ بَانِيْ كِهْ سَابِقَهْ كِهْ پُوْرِيْ مِيْنِ بَانِيْ كِهْ سَابِقَهْ
 اَوْ رَا اَوْ رَا اَوْ رَا اَوْ رَا اَوْ رَا اَوْ رَا اَوْ رَا اَوْ رَا اَوْ رَا اَوْ رَا اَوْ رَا اَوْ رَا اَوْ رَا اَوْ رَا اَوْ رَا اَوْ رَا اَوْ رَا اَوْ رَا اَوْ رَا
 دُوْرِيْ كِهْ اَوْ رَا اَوْ رَا اَوْ رَا اَوْ رَا اَوْ رَا اَوْ رَا اَوْ رَا اَوْ رَا اَوْ رَا اَوْ رَا اَوْ رَا اَوْ رَا اَوْ رَا اَوْ رَا اَوْ رَا اَوْ رَا اَوْ رَا اَوْ رَا
 بِهْرِيْ كِهْ سَابِقَهْ كِهْ پُوْرِيْ مِيْنِ بَانِيْ كِهْ سَابِقَهْ كِهْ پُوْرِيْ مِيْنِ بَانِيْ كِهْ سَابِقَهْ كِهْ پُوْرِيْ مِيْنِ بَانِيْ كِهْ سَابِقَهْ
 بِهْرِيْ حَضْرَتِ اَوْ سَكِهْ بِهْرِيْ كِهْ سَابِقَهْ كِهْ پُوْرِيْ مِيْنِ بَانِيْ كِهْ سَابِقَهْ كِهْ پُوْرِيْ مِيْنِ بَانِيْ كِهْ سَابِقَهْ

کے لئے خدا کوئی بندگی کے لائق نہیں کیا ہو کوئی اور سکا شر کو نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد اور سکا بندہ ہی اور اسکا پیغام پورا ہوا
 تو کھول دے جاہلین اور اسکے واسطے ہر شے کے استخوان و ارجھن و اکر سے اور سکا جی جا بہشت میں جاوے **و** اس حدیث میں بھی
 پورے و نمونہ اور بعد اسکے توحید اور رسالت کی گواہی ہے کی تاثیر اور فضیلت کا بیان ہے **و** ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہؐ کو دیکھا
 نکلنے میں اے اللہ کا گان لکھا حجا بائین الدار بخاری میں ابو ہریرہؓ روایت ہے کہ حضرتؐ فرمایا کہ تم میں سے ایسی کوئی عورت نہ ہو
 کہ جس کی عورتیں اس کے لئے جیسے تین لڑکے مگر گئے ہوں مگر وہ عورت کے اور دونوں کے درمیان پردہ بن جائے یعنی دونوں سے بچاویں
و عورتوں نے حضرتؐ عرض کی کہ یا رسول اللہؐ مرد آپ کی محبت میں ہر دم حاضر رہتے ہیں اور میں کہتے ہیں ہمارے واسطے بھی کچھ
 باری مقرر کیجئے حضرتؐ نے ان کے واسطے بھی باری مقرر کی اور عورتوں سے حدیث فرمائی پھر ایک عورت نے کہا کہ یا حضرتؐ اگر کچھ دوا کے لئے مقرر ہو
 حضرتؐ فرمایا کہ وہ بھی دوزخ سے بچاویں گے **و** اُمّ سلمہؓ مامونؓ نے حضرتؐ کو مصیبت پہنچائی کہ وہ عورتوں کو دیکھا کہ اللہ انا للہ
 وانا الیہ راجعون اللہم ارجعون فی فی مصیبتی واخلف لی خلیفۃ منک الا اخلف اللہ خلیفۃ
 خلیفۃ منک میں شرم سے کہتا ہوں کہ حضرتؐ فرمایا کہ کوئی ایسا مسلمان نہیں جسکو مصیبت پہنچے پھر وہ کہہ دے جو خدا اور سکا فرمان ہے کہ
 انا للہ وانا الیہ راجعون یعنی ہم خدا ہیں اور اسی کی طرف پھر جائیں گے میں انہی ثواب سے بجاوے میری مصیبت میں اور پھر وہ اس سے ہٹ کر
 مگر خدا سے ہٹ کر دے اور دیتا ہو **و** جب کوئی مصیبت مسلمان کو ہو تو انا للہ وانا الیہ راجعون کہنا مستحب ایک بار
 چراغ گل ہو گیا حضرتؐ نے فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون صحابہؓ نے کہا یا رسول اللہؐ علیہ وسلم چراغ گل ہوا کون میری مصیبت
 آپ نے انا للہ وانا الیہ راجعون فرمایا حضرتؐ نے فرمایا کہ مسلمان کو جس سے تکلیف ہو وہی مصیبت یعنی ہر رنج اور تکلیف میں کم ہو یا زیادہ
 انا للہ وانا الیہ راجعون کہنا چاہئے **و** عثمانؓ مامونؓ نے حضرتؐ کو خط لکھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو کتب اللہ علیہ
 فی صیغۃ خدیۃ الشکوۃ الخیر **و** اگر کانت کفار ان لم یکنتم مسلمین حضرت عثمانؓ روایت ہے کہ حضرتؐ نے
 فرمایا کہ نہیں کوئی ایسا مسلمان جس طہارت کے غسل ہو یا وضو پھر پوری طرح طہارت کرے جو خدا اور سپر فرض کی پھر نماز پڑھے یہی چنگا نہ مانو
 وہ نماز میں اپنے درمیان گناہوں کی نگارہ ہو جاوے گی یعنی صغیر و کناہوں کو مٹا دے گی **و** ابن مسعودؓ نے کہا کہ میں نے رسول اللہؐ کو
 یہ حدیث یاد کی کہ من یحضر فحما سواکم اکتھل اللہ بہ سیتاۃ کما سخط الشجرہ ورفضا بخاری اور
 مسلم میں عبد اللہ بن مسعودؓ روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہیں ایسا کوئی مسلمان جسکو کچھ رنج اور تکلیف ہو نہ بچے یا کسی یا سوا
 ہمارے کسی اور سے کہ خدا اسکے سبب اس کے گناہوں کو بھارت دالتا ہی جیسے درخت اپنے پتے بچھڑاتا ہو **و** یعنی ہر ایک
 رنج اور تکلیف سے مسلمان گناہ دور ہوتا ہے ہر بشر طیکہ رنج میں مبتلا ہے اور خدا کا گذشتہ نہ کرے **و** حبان مامونؓ نے فرمایا
 غرسا لا کان ما اکل منہ لہ صدقۃ و ما سرق منہ لہ صدقۃ و ما کذب لہ صدقۃ و ما کذب لہ صدقۃ و ما کذب لہ صدقۃ
 مسلم میں جابرؓ روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی ایسا مسلمان نہیں جو بڑے کسی درخت کو گر کر جو چیز کہ اس سے کھائی جاوے
 سوا اسکے یہ خیرات ہوگی اور جو اس میں سے چوری جاوے یا خیرات ہوگی اور نہ نقصان کہ کھا کوئی اور نہ خیرات کہ گر کر مالک کے واسطے خیرات
 ہوگی **و** حدیث میں نہایت نکات کے ثواب کا بیان ہے کہ اس کے پھل کھائے میں اور اس کے پھل وغیرہ چرائے میں اور کسی طرح درخت کے
 نقصان نہ کرے نہ درخت کے کو خیرات کرنے اور راہ ضامین دینے کے برابر ثواب ہے مستحکم ہو کہ اگر درخت کا ناخواہ باغون میں آہر ہو نہ

مَا كَا يَفْعَلُونَ وَيَفْعَلُونَ مَا كَا يَفْعَلُونَ فَمَنْ جَاهِدْهُمْ يَبِيدْهُمْ فَهُوَ مَوْجِبٌ لِّمَنْ جَاهِدَهُمْ
 يَلْسَانُهُ فَوْقَ مَوْجِبِهِمْ يَفْعَلُهُمْ يَفْعَلُهُمْ يَفْعَلُهُمْ يَفْعَلُهُمْ يَفْعَلُهُمْ يَفْعَلُهُمْ يَفْعَلُهُمْ
 مسلم بن عبد الله بن مسعود روايت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی پیغمبر نہیں جسکو خدا کسی امت میں جسے پہلے بھیجا اگر اسکی بعضی
 امت خاص جان نثار لوگ اور اس کے اصحاب ایسے ہوں اسکی سنت اور اسکی راہ کو کبڑے رہتے ہوں اور اس کے حکم کی پیروی اور
 تابعداری کیا کرتے ہیں اور جس وقت تو جان نثار ہوں کہ ان کے بعد اخلاف لوگ پیدا ہوتے ہیں کہ کہتے ہیں کہ تمہیں اور وہ کام کرتے تھے
 جکا او کو حکم نہیں جو شخص کو ان اخلافوں سے لڑے اپنے ہاتھ سے یہ ایمان داری اور جو اس سے اپنی زبان سے کہے تو وہ بھی ایمان دار
 اور جو اس سے اپنے دل سے لڑے وہ بھی ایمان دار ہوں تین کاموں کے سوا پھر تو رانی کے دانے برابر بھی ایمان نہیں یعنی قیام
 دستور کو پیغمبر کے دین اور سنت کو اپنے اصحاب اور بعد کا لوگ چند مدت خوب رہی کہتے ہیں پھر ان کے بعد فطرت لوگ اٹھنے
 دیں براہِ رویت ہیں اور اپنی طرف سے بدترین کھلتے ہیں تو ایمان دار و منبر واجب ہے کہ ان کے ساتھ اور دور کرنے میں کوشش کریں ورنہ تو
 یہ کہ ہاتھ سے مساویں دس اگر نہ ہو سکے تو زبان سے کہیں اور زمین دل سے اذکار اور ان کی بدعتوں کو بد جانیں اور جو ان سے بغاوت
 کوئی ایات بھی نہ کریں گے اور میں کچھ برابر بھی ایمان نہیں لے رہے جو بعضہ جاہلین شہور ہے کہ وہی یمنی اور عجمی یمنی و کچھ کیا غرض جو کچھ
 بد کہیں اس سے صاف معلوم ہوا کہ یہ بات نہایت غلط ہے بلکہ ایسا کہی نشان ہے کہ بدعت اور خلافِ شریعہ کاموں سے عداوت اور زبان سے
 اسکی برائی بیان کیا کرے اور میری بات نہیں وہ محمدی نہیں واسطے کہ اس کے نزدیک سنت اور بدعت اور اسلام اور کفر برابر ہو گیا نہ سنت
 طرف اور کو غیبت و بدعت نفرت **عائشہ** مباحث میں کہتی تھیں بخاری اور مسلم بن حنفیہ سے روایت ہے
 کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی پیغمبر نہیں مگر جب تک اسکو اختیار نہیں ملتا ہی زندگی اور موت میں **یعنی** بدوئہ شامہ کی کسی پیغمبر کی موت
 نہیں آئی یہ خدا کی طرف سے غلطی اور قیام نہیں ہے واسطے **ابو سعید** مباحث میں کہتے تھے کہ کاش کہتے تھے الیٰ یومنا بالقیامۃ کہ کوئی کاتبہ
 بخاری میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی روح ہوائی قیامت تک نہیں مگر کہ وہ اس جہان میں پیدا ہوگی **یعنی** جتنی
 روحیں خدا علم میں ہیں اس عالم میں ضرور پیدا ہوگی ایسا نہیں کہ کوئی روح اس جہان میں پیدا ہوگی اور یہ جو بعضہ کہتے ہیں کہ بہت حدیثیں
 خداوندی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غلط شہور ہے حضرت نے حدیث اس وقت فرمائی تھی کہ جب اصحاب نے عرض کی تھی کہ ہم نہیں جانتے کہ وہ کون
 اولاد ہوا کہ حکم ہو تو ہم صحت کیا کریں اور انزال کے وقت علیہ صواب کیا کریں کہ یہ کہ تمہارا یہ خیال غلط ہے جو کہنے والی روح جو کہہ
 ہوگی اور تمہاری پیروی ہوگی **ابو سعید** مباحث میں کہتے تھے کہ کاش کہتے تھے الیٰ یومنا بالقیامۃ کہ کوئی کاتبہ
 و صافیہ کا کہ الشہید جائۃ یمشی ان یمشی فی القبر فی الدنیا لیسای من فضل الشہادۃ بخاری اور مسلم
 اس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی جان نہیں مرنے جسے واسطے خدا نزدیک کچھ بھی بہتری ہو کہ اسکو خوش معلوم ہو یا کہ
 بلکہ اسے دنیا کی طرف اس حالت پر کہ اسکو تمام دنیا ملے اور جو چیز کہ دنیا کے اندر ہے یعنی جسکی مغفرت ہوئی اسکو آرزو نہیں کہ پھر
 دنیا میں آئے اگر حیرت افگین کی اسکو سلطنت مگر شہید ہو و تمنا اور آرزو کیا کہ پھر اسکو پھر دنیا میں بارہ خدا کی راہ میں قتل ہو
 تبارک و تعالیٰ شہادت کی عمدہ درجہ دیکھو **ابو سعید** مباحث میں کہتے تھے کہ کاش کہتے تھے الیٰ یومنا بالقیامۃ کہ کوئی کاتبہ
 کچھ آرزو باقی نہیں کہ پھر قتل ہو تاکہ زندہ نہ رہد کہ نزدیک عزت پائے **عائشہ** مباحث میں کہتے تھے کہ کاش کہتے تھے الیٰ یومنا بالقیامۃ کہ کوئی کاتبہ

مِنْ النَّارِ مَنْ لَمْ يَمُوتْ مِنْهُمْ لَمْ يَكُنْ فِي النَّارِ فَيَقُولُ مَا أَرَادَ هُوَ كَمَا سَمِعْتُ مِنْ عَلِيٍّ
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عمرؓ کے دن زیادہ تر کوئی ان میں سے نہیں رہا جو دنیا سے زیادہ آزاد کرنا ہو تو قرعہ تعالیٰ کی اوستا
رحمت بہت قریب تھی جو ہر شخص کو اپنی خواہش کے لئے والوں کے سبب فرشتوں میں پھر فرمایا کہ تم سے کہ یہ لوگ کیا جانتے ہیں **ف**
عرفہ نون تاریخ دمی الحج کا نام ہوا جس دن حج ہوتا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عمرؓ کا دن سب سے افضل ہے **وہ امر مسک**
ماتقص مال من صدقة ولا كفارة جعل عن عظمه لا اذ اذ الله به اس حدیث سے معلوم ہوا کہ
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں گھٹتا مال کو دینے سے اور کوئی مرد ظلم کو نہیں معاف کرتا مگر کہ خدا اس کو معاف کرنے کے سبب اس کی عزت
اور قدر بڑھاتا ہے **ف** ابھی مذکورہ دینے سے مال نہیں گھٹتا ہر چند ظاہر میں نقصان معلوم ہوتا ہے اس واسطے کہ اس کا ثواب خدا کے نزدیک
ثابت ہوتا ہے اور دنیا میں مال کے اندر برکت بھی ہوتی ہے اور ظلم معاف کرنے میں ہر چند بظاہر ذلت اور لاجاری معلوم ہوتی ہے لیکن حق
نزدیک عزت زیادہ ہوتی ہے بلکہ خلقت میں بھی اس کی خوبی ثابت ہوتی ہے یوں لوگ کہتے ہیں کہ ظالم شخص کیا غمخوار ہو نہایت آدمی کہ باوجود
کہ اس پر ظلم اور زیادتی ہوئی ہے اور ستم نہ ہمارا بلکہ خدا کا ہے **وہ امر مسک** **الْمُقَدَّامَةُ مَا هِيَ إِلَّا رَحْمَةٌ مِنَ اللَّهِ** **فَإِنْ كُنْ**
أَذْنَبْتَ فَنُقِصْ صَاحِبُكَ فَيَصْبِيحُكَ مِنْهَا فَالْهَلْ لِقَدْ أَدْرَعَكَ حَلِيَّةُ الْأَعْلَى الثَّلَاثُ هَمَزٌ
فانیکہ سلم میں مقدار سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ دوسری بار کا دودھ تھا مگر خدا کی رحمت تھی پھر پوچھنا کہ مجھ کو بتایا تو ہم
اپنے دونوں سانچوں کو بھی جگا سودہ بھی اس رحمت کے دودھ کو پائے حضرت نے مقدار کہا دوسری بار تینوں کو پونے دینے کے وقت **ف**
مفصل قصہ اس حدیث کا مقدار سے یوں روایت ہے کہ ہم تین آدمی ہجرت کر کے مینے میں آئے اور ہر کوئی بھوکے مارے نہ اٹھتے سو جھپٹتا تھا
اور نہ کانون کچھ سنائی دیتا تھا ہم حضرت پاس آئے حضرت ہر کوئی اپنے گھر لے گئے اور فرمایا کہ ان تین کو پیکار دودھ دو وہو انکا دودھ ہم تم سے سارے
سوم تینوں آدمی ان کا دودھ پیا کرتے تھے اور حضرت کا حصہ کھ چھوٹے تھے حضرت کا دستور تھا کہ رات کو آتے اور ہر کوئی طرح آہستہ سلام
کرتے کہ جاگتا آدمی سنتا اور سوتا نہ جاگتا پھر مسجد میں جاتا اور تھوکی نماز پڑھتے نماز کے بعد دودھ کو پیتے ایک اساتیسہ اتفاق ہوا کہ حضرت
انصار یوں گھر تشریف لے گئے تھے مینے اپنا حصہ دودھ پیامیر ایٹ نہ پھر شیطان نے میرے دل میں یہ خیال ڈالا کہ حضرت جہان زمین کھائی
تشریف لائیں گے لاؤں حضرت کا حصہ پی جاؤں سو میں اس کو پی گیا پھر مجھ کو پیتا آیا کہ مینے کیون حضرت کا حصہ پی لیا شاید کہ حضرت
وہاں سے بھوکے آئیں اور یہاں اپنا حصہ نہ پادیں تو مجھ کو بد دعا کریں پھر تو میرا دین دنیا دونوں برباد ہو کر غر خنک اس خیال سے میری
اوچٹ گئی اور میرے دونوں ساتھی سوئے تھے پھر حضرت آئے اور اسی دستور سے سلام کیا اور مسجد میں آئے اور نماز پڑھ گئے دودھ
کو آئے سو برتن کو خالی پایا آسمان کی طرف سراوٹھایا مینے جانا کہ مجھ کو بد دعا کریں گے سو تو حضرت نے یوں فرمایا کہ اسی وزی کا اوکو جو
مجھ کو کھلاتا ہے اور پانی دے اوکو جو مجھ کو پلاتا ہے مینے جانا کہ اس عاصی بکریاں ٹوٹی ہو گئی ہونگی پھر کیا دیکھتا ہوں کہ بکریوں کے تھن دودھ
پھر کیونے کمریز ہیں سو مینے ان کو دیا اور حضرت کے سامنے لے گیا حضرت نے فرمایا کہ تم لوگ کیا اپنے حصے پی چکے ہو مینے کہا کہ ہاں ہم پی چکے
ہیں پھر حضرت بیا اور باقی مجھ کو دیا مینے یہاں تک کہ معلوم ہوا کہ حضرت خوب سودہ ہوئے ہیں تب میں نہایت خوشی سے ہنس رہا تھا اور حضرت
سے یہ تمام قصہ کہنا حضرت نے یہ فرمائی یعنی دودھ کا زیادہ ہو جانا خدا کی رحمت تھی اگر تو اُسے سے بتلاتا تو ہم دونوں آدمیوں کو
اس رحمت کے دودھ میں شریک کرتے یہ قصہ مجھ کو اور برکت ہے حضرت کی دعا کی **وہ عایشہ ما یخلف الله وعدا ولا دسلہ**

اوسکو وہاں جنت تھے اور حضرت کو درست جواب میں اسے دیا کہ اوسکو تورات کا علم تھا **ق** سَجَلٌ بَنُ سَعْدٍ وَاصْبَغُ
 بِذَلِكَ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِمْ مَسْئَةٌ شَيْءٌ وَلَئِنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ شَيْءٌ **و** مَا لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ شَيْءٌ
 اَمْرًا وَاعْرِضْتَ نَفْسَهَا عَلَى الشَّيْءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَكَمْ مِنْ ذَٰلِكَ الشَّيْءِ حَتَّىٰ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 بخاری اور مسلم میں یہ حدیث ہے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ کیا تو کچھ اپنی لنگی سے اگر تو اوسکو باز دیکھ تو اوس سے رت نکلے تو کچھ
 اور اگر عورت نے باز دھا تو تیرے پاس کچھ نہ رکھنا یہ حدیث ہے اوس سے کہہ دیا کہ جسے اوس سے رت نکلے گی جسے اپنی ذات حضرت کو دے گی
 اوسکو حضرت نے قبول کیا تھا **ف** اس کا قصہ یہ تھا کہ ایک عورت نے کہہ دیا کہ حضرت نے اپنی جان آپ کو بخشی حضرت نے قبول نہیں کیا
 تربیات صحابی کٹر ہے ہر کہہ کہ حضرت اگر ایسا کی حاجت نہیں ہے تو میرا جناح اوس سے کروا دیجیے حضرت نے فرمایا کہ کچھ تیرے پاس تو
 جسے تو اس کا امر ادا کرے اوستے کہہ کہ میرا پاس کچھ بھی نہیں ہے حضرت نے فرمایا کہ جانتا ہوں کہ تو ہر کی ایک انگلی بھی آٹے آٹے
 کہہ کہ جبکو نہ مل سکے گی لیکن میری لنگی ہر کسی کو من بہر من دیتا ہوں جسے چاہے غرضی یعنی ایک لنگی میں آدھی کاٹ لیں گے گدا
 ہو سیکے گا آخر میں یہ ہر کہہ کہ حضرت نے دیکھا کہ شخص نہایت محتاج ہے اوسکو ملا یا اور فرمایا کہ تجھ کو قرآن یاد ہے اوستے کہہ کہ میں تجھ کو
 قرآنی خلائی سورت یاد ہے حضرت نے فرمایا کہ جانتے تیرا جناح اس سے رت کے ساتھ کر دیا قرآن کے یاد کروا دینے پر یعنی تو اوسکو سورتین یاد کروا دے
 یہ ہر کہہ کہ اس سے اس حدیث معلوم ہے کہ تعلیم قرآن اور کمر سے کسر مل بھی اتر سکتا ہے اور یہ بھی ہر کہہ کہ امام شافعی کا اور امام عظیم کے
 نزدیک میں سے کہہ کہ میں نہیں جانتا اونی لول اور حدیث ہے ہر کہہ کہ میں نہیں جانتا کہ حکیم ابجد اسلام میں تجا سب ان کو
 سنگی تھی **و** مَا تَعْدُونَ الشَّيْءَ قَالَ قُلْتُ الَّذِي لَا يُؤَدُّ لَهُ قَالَ لَيْسَ ذَٰلِكَ الرَّقِيقُ
 لَئِنَّهُ الَّذِي لَمْ يُقَدِّمْ مَعَهُ وَلَكِنَّهُ شَيْءٌ قَالَ قُلْتُ تَعْدُونَ الشَّيْءَ قُلْتُ الَّذِي لَا يُقَدِّمُهُ
 الرَّجَالُ قَالَ لَيْسَ ذَٰلِكَ وَلَكِنَّهُ الَّذِي يَتَلَاكَ نَفْسُهُ عِنْدَ الْغَضَبِ **س** مسلم میں عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا
 کہ بے اولاد تم اپنے دریاں کسو شہر کرتے ہو راوی کہہ کہ میں نے کہا کہ بے اولاد وہ جس کی اولاد نہ ہو یعنی جس کی اولاد نبیجے حضرت نے فرمایا
 کہ بے اولاد وہ نہیں بلکہ بے اولاد وہ ہے جس نے اپنے اولاد کو کچھ آگے نہ بھیجا یعنی جس کے روبرو کوئی اوس کا ارکانہ مرا حضرت نے فرمایا
 یہ ہر کہہ کہ میں نے دریاں کسو شہر کرتے ہو میں نے کہا کہ پہلوان وہ ہے جس کو مرد چھڑا کر سکیے حضرت نے فرمایا کہ یہ کچھ نہیں بلکہ پہلوان وہ ہے جو
 کے وقت اپنی جان کو فدا نہیں کرے یعنی زیادتی نہ کرے گالیان نہ بکے **ف** یعنی ہر چند ظاہر میں اولاد اور پہلوان ہی کو کہتے ہیں
 تھے کہہ کہ لیکن خدا نزدیک صفت میں نے اولاد اور پہلوان ہی حضرت نے فرمایا اس واسطے کہ اولاد یہ غرض ہے کہ میں نے وقت کام آو
 تو اگر کسی کا کام گرا اور اوس نے صبر کیا تو وہ صبر کرنا قیامت میں اوس کے کام آوے گا اور اگر چھوٹا لڑکا تھا تو وہ خدا سے اپنے باپ کی
 شفاعت بھی کرے گا تو ہر صورت اولاد کام آئی اور جس کا لڑکا نہیں ہے اور اس کو یہ فائدہ حاصل نہیں ہوگا یا وہ اولاد ٹھہرا کر چھوٹا ہر اولاد
 ہوئی تو اوس کے کس کام کی اور یہی طرح پہلوان حقیقت میں ہی جو غصے کو اپنے اوپر بھی غالب ہونے دیکر اگر چہ ظاہر میں کمزور ہو **ق**
 كَتَبَ بَنُ مَالِكٍ مَا خَلَقْتَ اَكْثَرَ كُنْ قَدْ اَبْتَحْتَ ظَهْرَكَ **و** مَا لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ شَيْءٌ تَقْبُوهُ بَخَارِي وَمُسْلِم
 میں کہہ کہ بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کس چیز نے تجھ کو پیچھے ڈالا اور جہاد کرو گا کیا تو سواری کو نہ مولے چکا تھا یہ
 حضرت نے کہہ کہ بن مالک سے بڑا جنگ ہو کر سے لے کر وقت **ف** جنگ تنہا کی جب حضرت نے تیاری کی تھی بن مالک نے

نوع آخر

دوسری قسم کی حدیث جسے سر پرست مسلمان ہر پونی لفظ کی جیسے معنی کیا **ق** انہی کا ایک اقوام قالوا کذا او کذا لکنی اصلي واکانم واصفوم واطفطوا کمن النساء فممن رغب عن سنی کلیر معنی **ق** کہ کچھ سنی سمیع ان نقرأ انھن اصحابہ قال بعضہم کما کن نوح النساء وقال بعضہم کما اکل الخبیر وقال بعضہم کما کانم علی فراش بخاری اور مسلم میں انہی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا حال ہو لوگوں کا جنہوں نے ایسا کیا لیکن میں تو نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں بڑھ چکی ہوں اور روزہ پڑھتا بھی ہوں اور عورتوں سے صحبت کرتا ہوں جو میری ہنست اور میری افسے بچر وہ میرے نہیں حضرت نے اس وقت فرمایا جب آپ کے صحابہ کسناکے بعضے اور میں کہتے ہیں کہ میں خود کوئی صحبت چھوڑی اور بعضا کہتا ہے کہ میں گشت لکھا یا کرونگا اور بعضا کہتا ہے کہ میں بھونے پر نہ لکھا کرونگا **ف** تین احباب نے جو یہ عبادت کرنا حضرت کی بعضی بیہوشی سے حضرت کی عبادت کا حال پوچھا اور بخون نے جو حال تھا سو بیان کیا اور ان صحابہ نے حضرت کی عبادت کو کم جانا اور کہا کہ ہم کہاں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہاں تھے انکے پچھلے گناہ پیغمبر کے سبب سے کر دیے یعنی اپنا نامہ معلوم نہیں تو یہ کہ روزیادہ عبادت چاہیے سو ایک کہا کہ میں تو ہمیشہ رات بھر نماز پڑھا کرونگا دوسرے نے کہا کہ میں ہمیشہ روزہ رکھا کرونگا کچھ تو پڑھنا تو گناہ سے کہہ کہ میں خود کوئی صحبت چھوڑی چھوڑی بھی اپنے پاس جاؤنگا پھر اتنے میں حضرت تشریف لائے اور فرمایا کہ تم اس اس طرح کہتے ہو تم خود خدا کی توین سے زیادہ تر خدا اور تاہوں پھر یہ حدیث خطبہ پڑھنے فرمائی یعنی اگر رات دن برابر عبادت کرنا اور صبح چیر و ن پر میرا بہتر ہوتا تو یہ خبر و اس کو اختیار کرتا سو اسطے کہ مجھ کو خدا کا خوف تم سے زیادہ ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خدا اور رسول کے نزدیک عبادت میں ایسا نہ دی پسند ہی اسواستے کہ جو زیادہ دیر تاہی وہ آخر کو گر بھی پڑتا ہی خدا کی حکم نہیں کیا کہ ستر رات دن عبادت ہی کیا کرین آرام کرین بلکہ عبادت کے وقت ٹھہر دیے ہیں سہیں نہ لوون حکمتیں ہیں وانا مسلمان کو لازم ہے کہ اپنی جان پر نہایت شکل سے انفعالات پڑائی کہ نہ باند کہ فرض بھی ترک نہ جاولیں اتنی سستی اور کاہلی نہیں اچھی کہ سو کے فرض کے سنت اور نفل الکل ورا دیو غرض وہاں کی اختیار کرنے نہ بہت سیادتی ہو نہ بہت سی **ق** عایشہ ما بال افحی ام یکت کن ھوون حسن الشی آصغہ فواللہ لای **ق** لا علمہم باللہ واشدھم لا خشیہ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا حال ہو لوگوں کا جو آپ کو بہت دور کھینچتے ہیں اور جس چیز سے جو میں کرتا ہوں سو قسم ہی خدا کی کہ میں پھر ان سے زیادہ تر جانتا ہوں خدا کو اور ان کی نسبت میں خدا سے نہایت خوفناک ہوں **ف** حضرت نے خود کوئی کام کیا اور لوگوں کو اجازت دی کہ آپ کی تو بعضے لوگوں نے اس کو کچھ ہلکا جانا اور اس کے کرنے میں تاہل کیا جسے حضرت نے حدیث فرمائی یہ حدیث درہل حدیث ایک شہمون کی ہے معلوم ہوا کہ جس طرح میں نے اجازت اور رحمت ہی اس کو ہلکا جانا یا اس کو خلاف تقویٰ اور پرہیزگاری سمجھا نہایت نہیں ہی شعر بصدق صفاتوں پر و تقویٰ لیکن سفر اسی بر مصطفیٰ **ق** ابو سعید صاحب رۃ الجناۃ **ق** لا یون حبنا کد فقال ابن صرید کد مکرہ بکضاء حبنا کد ابابا القاسم قال حدکقت مسلم میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ شہر کی خاک کیا ہے جسے حضرت نے ابن مسعود فرمایا سو ابن مسعود نے کہا کہ شہر کی خاک سفید سفید شہر کی ہی ابو القاسم حضرت نے فرمایا کہ تو بیچ **ف** حضرت کے وقت میں نے کے یہودیوں میں ایک شخص ابن مسعود نام پیدا ہوا تھا کہ میں تھا اکثر تین سو سے در یافت کر کے لوگوں کو بتاتا تھا اول میں یہی کا دعویٰ کرتا تھا حضرت عمر کی خلافت میں مسلمان ہوا تھا پھر کہ ہو گیا اس کا حال معلوم نہوا بعض صحابہ

یعنی جو تیرے لئے لکڑی یا بصر مثال یا نور کا خون بہا کو یعنی خون کو نکال دے اور خدا کا نام اور سب سے بڑی چیز کی یاد تو وہ گوشت
 حلال اور پاک ہو لیکن دانت اور ناخن سے حلال کرنا درست نہیں اور یہی مذہب امام شافعی کا اور امام عظم کے نزدیک جہنم
 اور یہی سے حلال کرنا درست نہیں اور اوکھڑے دانت اور ہڈی حلال کرنا درست ہے **ق** عجمی مسلمانوں کو کہیں ہذا اللہ
 وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِكٍ وَلَا سَائِلُ فَخُذْ مَا دَامَكَ فَكَانَتْ نَفْسُكَ بخاری اور مسلم میں عمر فاروق زہر تو تیرا
 کہ حضرت نے فرمایا کہ جو تیرے پاس اس مال سے آئے اس طرح برکت تو تک لگانے والا اور مانگنے والا نہ تو اس کو لے اور جو ایسا مال
 تو اس کے پیچھے اپنی جان کو مٹ ڈال **ف** مصباح میں عمر فاروق زہر روایت ہے کہ حضرت مجاہد دینے لگے سینے کے باہر جو
 مجھے زیادہ تر محتاج ہوا اس کو دیجیے حضرت نے فرمایا اس کو لے لینا کام چلا اور خیرات کر پھر یہ حدیث حضرت نے فرمائی یعنی جو مال دینے
 اور ہر مرد اور سوال کیے وہ حلال ہے اور اگر زبان ظاہری سوال کیا یا دل میں تاک لگائی اور اس کی طرف خیال لگا کر باطنی سوال کیا
 تو وہ حلال ہے نہیں نقل ہے کہ امام احمد ایک شخص سے اوٹھ کر بازار سے گھومنے لگا امام احمد کے فرزند گھر میں بیٹھ کر روٹی کھاتے تھے
 اس شخص کا دل روٹی کی طرف مائل ہوا امام احمد کے بیٹے نے اس شخص کو روٹی دی اس نے روٹی قبول کی جب روٹی کھانے لگا تو اس کو
 امام احمد نے مار کر روٹی دی تو اس شخص نے قبول کی اور چلے گئے بیٹے نے باپ سے پوچھا کہ اس کا کیا سبب ہے کہ سینہ روٹی دینی قبول کر لی
 اور تم نے دینی قبول کی امام احمد نے کہا کہ اس وقت اس کا دل روٹی کی طرف مائل ہوا تھا تو وہ اس کو باطنی سوال سمجھے اس واسطے
 قبول کر لی اور جب روٹی دی تو اس کو خواہش تھی کہ اس سے ناامید ہو کر چلے تھے اس واسطے قبول کی غرض کہ جس طرح ظاہری سوال
 زبان سے منع ہے ویسے باطنی سوال بھی دل سے منع ہے **ق** یَعْلَى بْنُ أُمَيَّةَ مَا كُنْتُ صَلَافًا فِي حَجَّاتٍ فَاصْنَعُهُ
 فِي عُمْرَاتِكَ یَعْنِي مِنَ الْوَحْشِ اِمَامُ وَاجِبُ تَابِ الطَّبِیْعِ بخاری اور مسلم میں یَعْلَى بْنُ أُمَيَّةَ زہر روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
 جو تو اپنے حج میں کرنا تھا سو وہی اپنے عمر میں بھی کر یعنی جس طرح حج میں احرام باندھنا اور خوشبو بچانا اسی طرح عمر میں بھی
ف مصباح میں یَعْلَى زہر روایت ہے کہ ایک شخص خوشبو دار چپہ پہنے تھا اس نے حضرت پر چپکا کہ میرے عمر کے احرام باندھ
 ہی اور یہ چپہ میں پہنے ہوں زمین کیا حکم ہوا ہی حضرت نے فرمایا کہ خوشبو کو تین بار دھو ڈال اور جبہ و ڈال چپہ یہ حدیث فرمائی
ق أَبُو سَعِيدٍ مَا كُنْتُ عِنْدِي مِنْ خَيْرٍ فَلَئِنْ أَخَذْتُمْ عَنْكُمْ وَمَنْ يَسْتَعِثُّ يَعْظُمُ اللَّهُ وَمَنْ
 يَسْتَعِثُّ يَعْظُمُ اللَّهُ وَمَنْ يَتَعَذَّبْ يَصْطَبْ اللَّهُ وَمَا أُعْطِيَ أَحَدٌ عَطَاءً خَيْرًا وَأَوْسَعَ مِنَ الصَّالِحِ
 بخاری اور مسلم میں ابوسعید زہر روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو تیرے پاس مال ہوگا اس کو میں تم سے چھپا کر جمع کر رکھوں گا اور جو مال
 اور احرام کا مون میں آئے آپ کو بچا کر پرہیزگار بنے کہ اگر آپ تو خدا اس کو سچا پرہیزگار کر دیا اور جو دنیا بے پرواہی کی نیت لگا
 تو خدا اس کے دل کو دنیا کے مال سے بے پروا کر دیا اور جو شخص مصیبت اور بلا میں کہو زور بہر والا بناو گی کا تو خدا اس کو سچا بناو
 گا صابر کر دیا اور سیکر بہتر اور کشادہ تر ہے کہ کوئی لغت نہیں ملی **ف** مصباح میں روایت ہے کہ کچھ انصاری صحابہ نے حضرت
 مال لگا حضرت نے دیا پھر مانگا پھر دیا جب تک پاس کچھ باقی نہ رہا تب حضرت نے فرمائی یہ حدیث تہذیب اخلاق اور روشنی کی
 جڑ ہے معلوم ہوا کہ آدمی کی خود دلنا مکن ہو لیکن ان کو جو چیز میں محنت اور ریاضت ہے اس کو کچھ نیکو عادات کی جو محنت اور کٹھن اور
 بناوٹ کی کچھ حاجت نہیں ہے تب ہی ان کو کچھ آدمی کی جو زمین بدلتی یہ سید البشیری بات ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ ملامت ہے

ہر سوا ہوتا ہی تو حضرت کا صدیق کو ساتھ لینا اور اپنے بھید سے آگاہ کرنا دلیل صاف ہے کہ حضرت کے نزدیک صدیق کبر
 سے زیادہ کوئی جان نہایت مست دوست یا رعا تھا **ق** **سُحَلُ بْنُ سَعْدٍ** یا **أَبَا بَكْرٍ** **مَا مَنَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ بِاللَّيْلِ**
حِينَ أَمْسَرْتُ الْكَتَابَ بخاری اور مسلم میں منسل روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای بی بکر جس نے مجھ کو روکا لوگوں
 کے نماز پڑھانے سے جبکہ میں نے تجھ کو اشارہ کیا تھا **ق** اس حدیث کا پورا قصہ اسی باب میں عن قریب گذرا کہ حضرت امین کے تھے
 صدیق کبر نماز لوگوں کو پڑھاتے تھے جب حضرت نماز میں تشریف لائے تو صدیق سے اشارہ فرمایا کہ اناست کیے جاؤ صدیق نے
 حضرت نماز پڑھا کر حدیث فرمائی **ق** **أَبُو ذَرٍّ** یا **أَبَا ذَرٍّ** **أَتَدْرِي أَيَّنَ تَذْهَبُ هَذِهِ الشَّمْسُ وَقُلْتَ**
اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَقَالَ تَذْهَبُ تَحْتَ الْكُرْسِيِّ فَسُئِلَ تَادِرُ فَيَقُولُ دُونَ كَهَا وَيُقَالُ تَادِرُ
أَنْ تَسْجُدَ وَلَا يَقْبَلُ مِنْهَا وَلَا يُسْتَأْذِنُ وَلَا يُؤْذَنُ لَهَا الرَّحِي مَنَ حَيْثُ جَسَتْ
فَتَطْلُعُ مِنْ مَحْضَرِّهَا فَذَلِكَ قَوْلُكَ وَالشَّمْسُ بِحِجَابٍ مُسْتَقَرٍّ لَهَا ذَلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ
 بخاری اور مسلم میں ابو ذر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابو ذر کیا تو جانتا ہے کہ یہ آفتاب کہاں جاتا ہے یعنی بعد غروب چو کے
 سو میں نے کہا خدا اور اس کا رسول زیادہ تر دانا ہی پھر حضرت نے فرمایا کہ جاتا ہی ہے کہ تا ہی عرش کے نیچے پھر اجازت مانگتا ہے کہ
 طلوع کر کے دوسرا دور شروع کرے پھر اس کو اجازت ملتی ہے تو قریب ہے کہ وہ سجدہ کر گیا اور قبول نہوگا یعنی قیامت کے قریب
 اور اجازت مانگے گا دورہ کرنے کی تو اس کو اجازت نہ ملے گی پھر اس کو حکم ہوگا کہ پلٹ جا جس سے تو آیا ہے تو ٹھیکہ کا پچھم کی طرف
 سو ہی طلب ہے قرآن میں خدا کے قول کا کہ آفتاب چلتا ہی اپنی فراگاہ تک اندازہ ٹھہرایا ہو اس عزت والے دان کا **ق**
 اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آفتاب کا حال مثل گھڑی کے ہے کہ ایک بات اور ایک دن چل کر منہ ہو جاتی ہے بدون کو کے دوسرے دن چلتی
 اسی طرح ہر روز آفتاب دن حکم الہی نہیں طلوع کرتا جب اس حکم مطلق کا ٹھکانا حساب پورا ہو جاوے گا تو اس عالم کی کاب کا جوگی
 اولیٰ حال چل کر یہ سب کا خاندوٹ پھوٹ جاوے گا اور اس کا نام قیامت ہے **ق** **أَبُو ذَرٍّ** یا **أَبَا ذَرٍّ** **إِذَا طَلَعَتْ**
هَرَمَةُ فَأَكْرَمُ مَا هَا وَتَقَاهُ هَدَّ حَيْثُ أَتَكَ بخاری اور مسلم میں ابو ذر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابو ذر تو بشارت
 پکایا کرتا تو اس میں بانی زیادہ ڈالا کر اور اپنے ہمت سے اور پڑوسیوں کی خبر گیری کیا کہ یعنی اون سے مل کر کھایا کہ **ق** حدیث میں
 بیان حق ہمسایہ اور سریر چشمی کی تعلیم ہے اور نہ غوری کی مذمت **ق** **أَبُو ذَرٍّ** یا **أَبَا ذَرٍّ** **أَكْرَمُ هَذَا أَكْرَمُ وَأَكْرَمُ**
إِلَى بَكْرِكَ فَإِذَا بَلَغَكَ ظَهْرُكَ كَأَنَّكَ قَبِيلُ بَخَارِي میں ابو ذر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابو ذر چہا رکھنا
 اس کو یعنی اسلام ابھی ظاہر نہ کرنا اور پلٹ جا اپنی بستی میں جب تو خبر پاوے گا ہمارے غلبہ پہنکی تو ہمارے پاس چلا آئیو **ق** ابو ذر
 روایت ہے کہ ابتدا اسلام میں جب کافر کا بہت غلبہ تھا میں نے میں حضرت پاس گیا اور مسلمان ہوا اور میں نے چاہا کہ اپنا اسلام ظاہر
 کروں تو حضرت نے حدیث فرمائی ابو ذر بہت تیز مزاج تھے اس واسطے حضرت نے اون کا کہ میں ہنا اور اسلام ظاہر کرنا مناسب نہ تھا کہ
 سب ادیان پر نوبت پونچے معلوم ہوا کہ جہاں جہاں کا خوف ہو وہاں ایسا دین چھپانا درست ہے لیکن اس صورت میں اسلام
 کی طرف ہجرت کرنا بھی فرض ہی اس واسطے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب ہمارا غلبہ ہو تو ہمارے پاس آئیو **ق** **أَبُو ذَرٍّ** یا **أَبَا ذَرٍّ** **إِنَّكَ**
صَعِيفٌ وَأَنْتَ أَمَانَةٌ وَأَنْتَ أَيْمَانٌ الْقِيَمَةُ خَيْرٌ لِّي وَنَدَامَةٌ لِّلْأَمْنِ أَخَذَ حَافِي حَقَّهُ وَأَوْدَكَ لِي

اپنے گھر بیٹھ رہے اور سچھے کہ میں نے جو اس مسئلے کے میری آواز نہایت بلند کی ایک دفعہ حضرت نے سعد بن حاذ سے پوچھا کہ ثابت بن قیس کی ہنسی آپ کی بیماری پر سعد بن حاذ نے کہا کہ وہ میرا ہمسایہ ہے مگر مجھ کو اس کی بیماری نہیں معلوم پھر سعد بن حاذ ثابت بن قیس سے حال دریافت کیا اور سببت آئے کا پوچھا ثابت نے کہا کہ تم جانتے ہو کہ میری بڑی آواز میں تو میں نے جو سچھے سعد بن قیس حضرت کے گھر بیٹھ کر فرمایا بلکہ وہ ہشتی ہی یعنی آیت کا یہ طلب نہیں جو ثابت سمجھا بلکہ نے ادبی سے شور کرنا یہ نہیں سہل رہا ورنہ ہی اور جسکی ہدایتی آواز بلند ہو تو وہ محذور ہے سبحان اللہ حضرت کے اصحاب کیا باوجود خوفناک تھے **ف** انکس واکا بکلمین صافعلی اللہین بخاری اور سلم بن النسر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابو عیسیٰ کیا لال نے یعنی تیر لال کو کیا ہو گیا **ف** ابو عیسیٰ النسر کی چھوٹا بھائی تھا اس نے چڑیا پالی تھی جسکو ہندی میں لال کہتے ہیں وہ لال کہہ تھا طرک اوس کے غم میں اوداس نے پٹھا تھا تب حضرت نے اوس کے سے یہ حدیث فرمائی سبحان اللہ کیا حضرت میں اخلاق تھے کہ چھوٹے چھوٹے لڑکوں کی بھی خاطر داری کرتے تھے **ف** ابو موسیٰ یا ابابکر صوفی لکھنا عطاہت ہر سار اومن کنز الدین اذ اوہ بخاری اور سلم بن ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابو موسیٰ البتہ تجھ کو بالنسری دی گئی ہے و اود کی بالنسری **ف** ابو موسیٰ نہایت خوش آواز تھے حضرت نے سفر میں ایک سات کو قرآن پڑھتے سنا دوسرے روز یہ حدیث فرمائی یعنی تیری آواز بالنسری دلکش ہے گویا تیرا گلاب بالنسری ہے اور تیری آواز میں لحن اود کا اثر ہے عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام ستر آواز دین میں بھر پڑھتے تھے کبھی اس طرح پڑھتے کہ عملیں آدمی خوش ہو جاتا اور جب عملیں آواز پڑھتے تو خشکی اور تری کوئی جاندار ہوش میں نہ رہتا اور تارخ میں لکھا ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام زور پڑھتے تو جنگل کے ہر جنس کو حلقہ کر لیتے اور شیر اور صحیر پیرے قریب ہوجاتے اور دریا کا ہنا بند ہو جاتا اور یہ چلنے سے تھم جاتی اور سب کو غش آجاتا اور اکثر انکی روح بدن اکل جاتی غرض کہ غش آوازی نعمت خدا وادی و شطریک اوسکو خلافت شرع راگون میں اور و امیات غزلوں میں صرف کرے بلکہ نے بناوٹ قرآن پڑھا کہ میں ہم عبادت اور ہم لذت و فون و موجود ہیں **ف** ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ ای ابابکر صوفی لکھنا **ف** من لقیتم من وراء هذا الحائط يشهد ان لا اله الا الله فاستبقوا الصلوة بالحق و سلم بن ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابی ہریرہ بچا میرا دن فون جو توں کو جو جس سے قبل اس غے کے اور طرف وہ گواہی دیتا ہوا اسکی کہ سوا خدا کوئی بندگی اور پوجنے کے لائق نہیں اسکی گواہی یتا ہوا ولی یقین والا ہو کر تو اوسکو بہشت کی بشارت دے **ف** ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ اچھا حضرت کو ایک بار تلاش کرتے پھرتے تھے کہ کیا معلوم تھا کہ حضرت کہا میں نے دیکھا کہ ایک انصاری باغ میں میں حضرت میں حاضر ہوا تب حضرت نے حدیث فرمائی پھر ابو ہریرہ حضرت کی جوتیاں لکر بشارت دے چلا تو اول عمر فاروق سے ملاقات ہوئی پوچھا کہاں جاتے ہوا ابو ہریرہ نے قصہ نقل کیا عمر فاروق نے ابو ہریرہ کو دھکا دیا کہ یہاں لوگوں کو سنا ابو ہریرہ نے عمر فاروق کا گلہ حضرت سے جا کر کیا حضرت نے عمر فاروق سے کہا کہ تو نے ابو ہریرہ کو بشارت دینے کے واسطے کیونہ مجا د عمر فاروق نے کہا کہ یہ باب آپ کے قربانوں رسول اللہ سے نزولیات بات صحت نہیں میں نے تاہوں کہ لوگ اس بشارت کہیں عمل نہ پھوڑیں حضرت نے گون کو چھوئے کہ عبادت کریں آخر میں حضرت نے عمر فاروق کی مصیبت مذکور ہو کہ عوام خلقت کو ایسی ہی بشارت سنا کہ جس کے حقیقہ اور عمل میں خلل پڑا اور حضرت نے اپنی جوتیاں ابو ہریرہ کو اسطے دین چھین کہ تا لوگ انکی بات کو سند جان

جہنم بر غالب مجھے تو درگزر کرنا افضل بات ہے **ع** عمن یا ابن الخطاب اذهب فتأكد في الناس انك لا كيد خل
 الجنة الا المؤمنون صحیح مسلم میں عمر فاروق سے روایت ہے کہ حضرت مجھے فرمایا کہ ای خطاب کے بیٹے جا بجا کہے کہ لوگوں میں تمہاری
 کہ کیا دین کے بہشت میں آنا ملے گا **ف** جنگ خیبر میں ایک منافق لوٹ کی لالچ سے حضرت کے ساتھ ہو کر رہے گیا سوا وسیلے
 اہر گیا لوگوں کو کہنا کہ وہ تنہا ہی حضرت فرمایا کہ وہ دوزخ میں ہے پھر یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ دونوں ایسا کہ کوئی عبادت کا نہیں
 عبادت کی حرامی اور خالصت ہے **ع** عمن یا ابن الخطاب الا من خشی ان ینکون لنا الاخرة وکھم الذل
 وروی یا ابن الخطاب انک تحلیت لکھم طیباً ثم فی الحقیقۃ اللہ یا بخاری اور مسلم میں عمر فاروق سے
 روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ ای خطاب کے بیٹے کیا تو راضی نہیں ہوں تاسے کہ ہمارے واسطے آخرت کی آرام ہو اور کافروں کے واسطے دنیا
 کی آرام ہو یعنی چند روزہ آرام ہوتا ہمیشہ کی آرام اور دوسری روایت یوں ہے کہ ای خطاب کے بیٹے اور کافروں کے واسطے ستم لایا اور
 عیش آرام کی چیزیں جلد ہی دین کی زندگی میں **ف** صحیح مسلم میں عمر فاروق سے روایت ہے کہ میں اپنے زہر حضرت کے پاس گیا
 تو حضرت جانی پریشان تھے کوئی کپڑا اوپر پہنچا تھا جانی کے نفس حضرت کے پڑ گئے تھے اور چمچ کا گہر دیتے تھے جس میں کھجور کے
 حصے تھے میں نے کہا یا رسول اللہ ایران اور روم کے کافروں کو نہیں بوجھتے اور ہمارے ان کو ہمت مل اور دولت اور عیش اور آرام دیا ہو
 دعا کیجیے تو خدا بکرا دیا کی است بر روزی کشادہ کرے حضرت فرمایا کیا تو اس حال میں ہر امر پھر یہ حدیث فرمائی یعنی یا ابن الخطاب
 مناسب نہیں کہ جان فانی کے عیش و آرام کی تمنا کرے اس واسطے کہ ایماندار کے آرام کا مقام بہشت ہے اور کافروں کو کشر عیش اور آرام میں
 اس واسطے ہوتا ہے کہ آخرت میں ان کا کچھ حصہ نہیں اس واسطے کہ زہر گونے دنیا کے عیش کے کنارہ کیا کہ اسناد آخرت میں مجھ راوی
 سئل من حقیق یا ابن الخطاب انی کسئل اللہ وکن یشیعنی اللہ اید بخاری اور مسلم میں سہل بن صلیف سے
 روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ ای خطاب کے بیٹے میں بیشک کا پیغمبر ہوں اور مجھ کو خدا ہر ضائع کرے گا **ف** جبکہ یہ بین
 حضرت صلح جاکر کافروں کے ظاہر میں بہت بکری صلیح کی چنانچہ صلح میں بھی داخل تھا کہ اگر کافروں کا آدمی مسلمان ہو کر حضرت سے
 آجائے تو حضرت اس کو کافر نہ کہے کہ میں اور اگر کوئی مسلمان کافر یا یہ کہ تو کافر اس کو نہ دیوں صحابہ اس کا بہت ہی
 اور عمر فاروق سے بسبب ش اسلام کے رہا گیا تو کہا یا حضرت ہم کیا حق پر نہیں ہیں ہمارے دشمن کا فراطل پر اور ہمارے مستحق ہشت
 اور ان کے دوزخ میں حضرت فرمایا کہ ان میں سے عمر فاروق سے کہنا کہ ہم یہ کہ یوں اپنے دین میں اس طرح کی ذلت اختیار کریں تب
 حضرت یہ حدیث فرمائی یعنی میں حکم خدا کرتا ہوں خدا اپنے پیغمبر کو بھی ضائع نہ کرے گا صلح جاکر خالی نہیں چنانچہ اس صلح سے بڑے
 فائدہ ہو اور اسلام کی نہایت ترقی ہوئی کہ حضرت کے کنارہ سے خاطر جمع ہو کر خیبر کو فتح کیا اور بہت جمعیت اور سامان
 حاصل کر کے آخر میں بھی فتح کیا جیت ہو خدا اور رسول کے سیکو معلوم تھی اسی واسطے نبی **ع** عمن یا ابن الخطاب
 ما یدرک لعل اللہ قد اطاع علی لہذہ العصابة من اهل بکد فقال اعملوا ما شئتم ففتد
 عنقریب لکم مسلم میں عمر فاروق سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ ای خطاب کے بیٹے مجھ کو کیا معلوم ہے کہ شاید خدا اس جنگ میں کوہ پیڑ
 آگاہ ہو گیا سوائے فرمایا کہ تم کو جو تجارتی چاہا میں تم کو مقرر نہیں کرے گا **ف** اس حدیث کا قصہ یہ کہ پھر چکا کہ ایک رچی چکی
 چاقو تھامتا عمر فاروق سے حضرت کہہ کہ حضرت اگر حکم ہو تو میں اس کو مار دوں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی میں نے اسے صحابیوں کے

یا

اسید کا کہ جب سینے رات دن کسی ساعت میں پورا وضو کیا تو اس وضو سے نماز ضرور پڑھی جو خدا کی قسم تیرے ہر نماز پر پھٹا لکھا
ف اس حدیث میں نجات الوضو کی نماز کی فضیلت ہے حضرت اس واسطے پوچھا کہ تاکہ ہلال وضو ہمیشہ کیا کریں اور غیر وضو کو
 نواب کر شوق ہو نجات الوضو پڑھنے کا ہر اوقات ہر وقت یا بنی کعب بن لوی انقذوا انفسکم من النار یا بنی
 مراء بن کعب انقذوا انفسکم من النار یا بنی عبد شمس انقذوا انفسکم من النار یا بنی ہاشم
 انقذوا انفسکم من النار یا بنی عبد المطلب انقذوا انفسکم من النار یا فاطمۃ انقذوا انفسکم
 من النار یا امی کلمہ من اللہ شیئا غن ان کلمہ کما ساء بل کما ساء لہا سلم بن ہریرہ سے
 روایت ہے کہ حضرت فرمایا امی کعب بن لوی کی اولاد چھڑاؤ اپنی جان کو دوزخ سے امی مروان کعب کی اولاد چھڑاؤ اپنی جان کو دوزخ
 سے امی عبد شمس کی اولاد چھڑاؤ اپنی جان کو دوزخ سے امی ہاشم کی اولاد چھڑاؤ اپنی جان کو دوزخ سے امی عبد المطلب کی اولاد چھڑاؤ اپنی جان
 کو دوزخ سے امی فاطمہ چھڑاؤ اپنی جان کو دوزخ سے اس واسطے کہ میں شک ناک نہیں تھا کہ سچا کلمہ کعب بن لوی کے لئے تھا مگر اللہ تعالیٰ
 برادر کا حق ہے جو میں اس کو بلاؤں گا تو باز دہرے یعنی برادر کا حق اور اگر وہ کاف
 یعنی عذاب الہی سے اسے چھوڑ دے اپنے قریب برادر ہی کو لے کر حضرت ابیہ اسلام میں بہ قریش کو ملے میں جمع کیا اور چھینٹ کر
 اور سے بیچے تاکہ سب ایک جہی برادر کو لے کر صلح حدیبیہ نام لیکر حکم الہی سنا دیا یعنی بدوین ایمان اور نیک عمل کے سیرے برادر ہی پر چھینٹ
 نہ کیجئے کہ بدوین ایمان کہیں سیکو دوزخ سے نہ بچا سکوں گا باقی رہی گھوڑا سسلا انوکلی شفاعت سے خدا کی اجازت کے بغیر اللہ تعالیٰ کی
 برادری کا حق سو بخوبی ادا ہو گا **ف** انس یا بنی النجار فاصبروا یا بنی النجار انکم لکنتم لکم اللہ ما نطلب
 منکم الا انکم لا الہ الا اللہ بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ امی بنی نجار کی اولاد اس واسطے لے کر باغ کا چھینٹ کر
 ہی بجائے کہ اس قسم خدا کی ہم اس کی قیمت نہیں چاہیں مگر خدا یعنی ہم حضرت کو بدوین قیمت نذر کرتے ہیں اور خدا تو اس کے لئے ایمان
ف حضرت شہد میں آئے تو مسجد نبوی جہان نماز کا وقت آنا وہاں نماز پڑھ لیتے تھے سو اب جس جگہ حضرت کی مسجد ہو وہاں کھجور کا
 باغ تھا انصار یونکی ملکیت کا حضرت نے سول لینے کے ارادہ کیا تو اسے یہ حدیث فرمائی اوں جان نارواں بلا قیمت نذر کیا وہاں فرنگی
 قبرین حضرت نے اونکی پڑیاں کھد کر مسجد بنائی **ہ** اے بنی کعب یا بنی امیہ اسلہ بالی ان اول القرآن علی احسن
 قد ددت الیہ ان ہوان علی امتی قد ددت الیہ الثانیۃ افس افس علی حرفین قد ددت الیہ ان ہوان
 علی امتی قد ددت الیہ افس افس علی سبعة اشرف وکذلک یکل ردۃ مردۃ فکما مسئلۃ کسکسھا
 فقلت اللہم اعف عن امتی اللہم اعف عن امتی واخرت الثالثة لیعلم ان غیب الی الخ خلق کلہم
 حتی ازلہم صلی اللہ علیہ وسلم مسلم میں ابی بن کعب سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ امیہ میرے بیٹے حکم بھیجا گیا میری
 طرف سے اسکا کہ پڑھ قرآن کو ایک حرف میں یعنی ایک قرأت میں یا ایک لی میں جو میں نے پھر بھی خدا کی طرف سے آسانی کر میری امت پر خدا
 میرے حکم بھیجا میری طرف سے قرآن کو دوسری بار کہ پڑھ قرآن کو دوسروں میں جو میں نے پھر بھی خدا کی طرف سے آسانی کر میری امت پر خدا
 میرے حکم بھیجا میری طرف سے قرآن کو سات حرفوں میں یعنی عرب کی سات بولیوں میں اور یہ حکم ہوا کہ کجاوہ شمار ہر حکم بھیجنے کے جسکو
 میں نے میری طرف سے بلایا ایک سال کرنے کی اجازت ہے کہ لو اسکو ملے یعنی میں بار کوئی اور دعا کرو قبول ہو حضرت فرمایا سو میں نے کہا

ای علی رضی اللہ عنہ ستر مذکور سے ہارون کا رتبہ موسیٰ کے نزدیک اگر متساوی ہو تو سید احمد کو لی پیغمبر نہیں ہے ہجرت ہجرت
سال حضرت جنگ تبوک کو چلے تو علی رضی اللہ عنہ کو سینے میں خلیفہ کیا سنا فقہوں نے کہا کہ پیغمبر حضرت رضی اللہ عنہ علی ہمارے ہیں وہ
اور کو سنا سنا علی رضی اللہ عنہ کو اس سے پہلے نبی ہوتا تھا ہرگز حضرت کو جلائے اور یہ سنا فقہوں کا طعنہ بیان کیا اور کیا حضرت کیا آپ کو
عورتوں اور لڑکوں پر خلیفہ کرتے ہیں حضرت نے یہ حدیث فرمائی میں نے اس میں کچھ تر نہیں پایا اور کچھ موسیٰ علیہ السلام کہ وہ پیغمبر تھے تو اپنے
برے بھائی ہارون پیغمبر کہ اپنے گھر بار اور بی اسرائیل پر خلیفہ کر گئے تھے تو جیسے ہارون کی عزت موسیٰ علیہ السلام کم نہ ہو اسی بخاری عزت
میرے نزدیک ہر کان اتنی بات البتہ ہارون میں زیادہ تھی کہ وہ پیغمبر بھی اور تم پیغمبر نہیں ہو اس لئے کہ میں خاتم النبیین ہوں سب کچھ میں نے پہلے
مکمل نہیں اس حدیث میں فضیلت حضرت رضی اللہ عنہ کی ثابت ہوئی اور کہاں اس پر تبصرہ غصہ ہی جلوہ گر ہوا اور شیخ جو کہتے ہیں کہ حضرت
علی رضی اللہ عنہ کی خلافت کی حقیقت ثابت ہوتی ہے یعنی حضرت کے بعد سوا علی رضی اللہ عنہ کسی کوئی خلافت کے لائق نہیں ہے سوا نبی جو عزت پر ایسا ہے
کہ حضرت ہارون حضرت موسیٰ کے ساتھ رہے تھے حضرت موسیٰ کے خلیفہ حضرت شیخ عیسیٰ علیہ السلام تھے اگر حضرت ہارون زندہ رہتے اور حضرت موسیٰ کے خلیفہ
ہوتے البتہ پوری مثال ہوتی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حدیث میں طرح کی خلافت ہارون نہیں یعنی جنگ تبوک کے چکر میں خلافت ہر نبی نہیں
جیسے حضرت ہارون کی بھی خلافت اور نبی ام مکتب بھی ہوتا تھا حضرت موسیٰ اسے تشریف لائے تھے ہاں میفرماتے کہ اس حدیث سے علی رضی اللہ عنہ
خلافت کی صداقت بخوبی ثابت ہوتی ہے لیکن اس میں اس کے سوا دوسرے خلیفہ کی انکار بھی نہیں ہے یہ رضو اور فاروق اعظم رحمہ اللہ فضائل بھی
احادیث میں بیشمار ہیں اس کتاب میں بھی بہت حدیثیں مذکور ہو چکی ہیں اور ہونگی اپنی خواہش کے موافق تاکہ حدیث کو بڑھایا جاوے
سوا اور جو تونکو خیال نہ کرنا یا جالت ہی القصب محمد بن عبد اللہ بن عمر بن الخطاب کتفیات ایہ الضیف فی النبی فی البحر
النساء قالہ حین کث علیہ فی السوال عن الکلاۃ سلم بن عمار دوق رحمہ روایت ہے کہ حضرت زید
راوی عمر کیا جنگ کثابت نہیں کرتی ایام کرانی آیت جو سورہ نسا کے آخر میں ہے حضرت ابو سوقت فرمایا جب عمر فاروق نے حضرت
بہت اوجھا کلا کے حکم سے ف کلا کہ وہ مرد یا عورت ہے جس کا باپ اور بیٹا نہ ہو سورہ نسا کی آخر آیت یہ ہے یستفتونک عنہ
قل اللہ یفتیکم فی الکلاۃ یعنی امی وغیرہ جسے کلا کی درانت کا حکم ہے جسے میں نے لکھا اگر مرد مر جاوے اور اس کے بیٹا نہ ہو اور اس
میں ہو تو ادھامال اس کا کیو اور اگر دو بہنوں یا زیادہ تو دو تہائی لیون اور اگر بھائی بہنوں میں تو مرد کا حصہ عورت دو تہائی آیت
کے بموجب میں اور نبی بھی اس واسطے حکم کر ہی کی آیت فرمایا ہر ابو ہریرہ نے کیا عظمہ اما شہرت ان عظم الی جمل
صدقہ امینہ سلمین ابو ہریرہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اگر ای عمر تو نہیں جانتا کہ مرد کا بچا اور اس کا باپ ایک جڑ کی دو شاخیں
ف یعنی چچا اور باپ عظیم اور توقیر میں برابر ہیں کہ دونوں ایک دادا پیدا ہیں جیسے ایک چتر سے دو شاخ عمر فاروق کو وہ کی
تحصیل کے عامل تھے حضرت عباس کے زکوۃ دینے کی حضرت نے حکایت کی کہ حضرت عمر فاروق نے حدیث فرمائی ہر ابو ہریرہ نے کیا عظمہ اما شہرت ان عظم الی جمل
الکنا حسن صلاۃ کلا لا یظہر المصیٰ اذا اصلی کیف یصیٰ وانما المصیٰ لیلۃ انی لا ابصر من
فرمانی کا ابصر من بدین یکدی سلمین ابو ہریرہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اگر ای فلا نے تو کہوں نہیں ابی ہریرہ نے فرمایا
کیون نہیں کہتے نازی جب ناز پڑتا ہے کہ کس طرح پڑتا ہے سو وہ تو اپنے بھلے کے واسطے پڑتا ہے مقررین کہتا ہوں اپنے بھلے سے
جیسا اپنے آپ سے دیکھتا ہوں ف ایک شخص حضرت کے پیچھے صف میں نماز پڑھتا تھا اور ادھر ادھر دیکھتا تھا تاکہ جھپٹے

نماز پڑھنے کے یہ حدیث فرمائی یعنی نماز باادب حضور دل سے چاہیے ادھر ادھر دیکھنا اپنے مالک کے روبرو کمالی ادبی ہو اور
یہ سجدہ حضرت کا تھا کہ جیسا اس سے دیکھتے تھے ویسا ہی نیست **ق** عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي كَوْفٍ يَأْفُلَانُ اِنَّهُ فَاجِدٌ
لَنَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اِنَّ عَلَيْكَ نَهْداً قَالَ بَايْنَهُ فَاَجِدُحْ لَنَا قَالَ فَتَنْزِلُ فَجَدَحَ فَاتَاكَ بِهِ
فَشَرِبَ ثُمَّ قَالَ بَايْكَ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ مِنْ هَهُنَا وَجَاءَ اللَّيْلُ مِنْ هَهُنَا فَقَدْ أَفْطَرَ اللَّهُ
بخاری اور مسلم میں عبدالمہد بن ابی اوفی نے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے فلاں! اسے سٹو گھول اور سٹو گھول اور سننے کہ یا رسول
اللہ آپ کے اوپر تو دن ہی یعنی آپ کی روزہ دار میں اور دن ابھی باقی ہے حضرت نے فرمایا کہ اور ترسو پہاڑ واسطے سٹو گھول اور سٹو گھول
اور ترسو پہاڑ سے سٹو گھول اور حضرت کے پاس لاؤ حضرت نے بیا بھر ہاتھ سے پچھم کی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ جب آفتاب غروب ہو اور ترس
لگے اور دھڑکیاں سیای ہو پورے نمود ہو تو روزہ دار روزہ کھولنے کا وقت آیا **ف** راوی روایت ہے کہ ہم رمضان میں
حضرت کے ساتھ سفر میں جب آفتاب نے بات حضرت نے حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت اول وقت بہت جلد روزہ کھولتے تھے
کہ نصف لوگوں کو شبہ رہتا تھا کہ شاید ابھی دن باقی ہو اور ثابت ہوا کہ جب آفتاب غروب اور پورب کی طرف سیاہی چڑھی وہی وقت
روزہ کھولنے کا **ہ** عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَبْرٍ جَسَّ يَأْفُلَانُ بِأَمْرِ الصَّالِحِينَ اعْتَدَدْتُ اِبْصِلَاتِكَ وَحَدَاكُم
اِبْصِلَاتِكَ مَعَ قَلْبِكَ لَنْ جَلَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَوةٍ الْفَجْرِ
فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ فِي جَانِبِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ دَخَلَ مَعَهُ مُسْلِمٌ مِنْ عِبَادِ بْنِ سَبْرٍ رَوَيْتُ عَنْهُ کہ حضرت نے فرمایا اے
فلاں! دو دنوں نمازوں کے کنارے حساب کیا یعنی کون شلو کو مقبرہ جانا کیا اور نماز کو جو تو نے کیا پڑھی یا اون نماز کو جو تو نے
پہاڑ کے ساتھ پڑھی حضرت نے اور اس سے کہا جو مسجد میں آیا اور حضرت نے نماز فجر کی پڑھتے تھے سو او شاید دو سنت کی سنت
ایک کنارہ میں پڑھیں پھر حضرت کے ساتھ نماز میں داخل ہوا **ف** یعنی جماعت کے ہوتے سنت پڑھنا سچا ہے اور میری
ہو اکثر امانوں کا اور امام عظم کے نزدیک اگر جانے کہ سنت پڑھنے کے بعد جماعت میں شریک ہو جاوے گا تو مسجد باہر صحت سے دو
سنت پڑھے اور اگر جانے کہ ایک رکعت بھی نہ ملیگی تو جماعت میں شریک ہو جاوے گا تو سنت پڑھے **ہ** عُمَرُ بْنُ الْوَلَدِ بْنِ فُلَاكِ
يَأْفُلَانُ بَنُ فُلَاكِ هَلْ وَجَدْتُ مَا وَعَدَكُمُ اللَّهُ وَسَمِعْتُ لَهُ حَقًّا فَإِنِّي قَدْ وَجَدْتُ مَا وَعَدَنِي اللَّهُ حَقًّا
فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَكُونُ أَجْسَادُكُمْ وَأَرْوَاحُكُمْ فِيهَا فَقَالَ مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعٍ لِمَا أَقُولُ مِنْهُ
عَنِ اللَّهِ هُوَ لَا يَسْمَعُ تَطْلِعُونَ أَنْ يَسْمَعُوا عَنِ شَيْءٍ سَمِعَ مِنْ عَمْرٍاءَ وَتَوَاتَرَتْ رَوَايَاتُ عَنْهُ کہ حضرت نے فرمایا اے فلاں! جیسے
فلان کے فلاں نے فلاں کے بھلا جو تم سے اسے اور اس کے رسول نے وعدہ کیا تھا تم نے سچ سچ پایا تو جو خدا نے وعدہ کیا تھا مجھ پر
تو عمار تو نے کہا یا رسول اللہ کیونکر آپ کلام کرتے ہیں ہر طرف جن میں روح نہیں حضرت نے فرمایا تم میرے قول کو اون زیادہ نہیں
سمتے یعنی تم اور وہ میرے کلام کی سماعت میں برابر ہو مگر یہ بات تغیر ہے کہ وہ میری بات کا کچھ نہیں سمجھتے **ف** جب میں
ابو جہل اور عتبہ اور عتبہ وغیرہ کفار قریش سے تھوڑے تھے تو حضرت نے ان کے دھڑلے کو نے میں لہو دینے پھر اوپر کھڑے ہو کر یہ حدیث
فرمائی یعنی جو خدا اور رسول نے تمہارے قتل اور عذاب کا اور میری فتح کا وعدہ کیا تھا سو سچ ہوا تبھی کہتے ہیں کہ اس حدیث ثابت ہوا
کہ مردوں کو سماعت ہے اور موت سے روح کو فنا نہیں اور قبرستان میں مردوں کو سلام کرنا دلیل ہے ان کی سماعت کی اور حدیث میں ثابت ہے کہ

[illegible]

مسند سورہ بقرہ عشا میں شروع کی تو ایک مرد جو ہمت چھوڑ کے غصہ نماز چھوڑ کے اپنے گھر گیا اس کا اوکو سنا تو کہا
 وہ مرد حضرت پاس گیا اور اس نے کہا کہ یا رسول اللہ ہم کھیتی و صنعتی لوگ ہیں یعنی دن کی محنت ہم مانتے ہو جاہلین بات کو
 ہلکوتی طاقت نہیں دیتی کہ ہم بڑی بڑی کھیتی چھین اور محاذے رات کو سورہ بقرہ پڑھیں میں اپنی نماز علیحدہ کر کے چلا گیا
 سو مسند مجلو منافی کہتا ہے حضرت مسند حدیث فرمائی یعنی تو لوگوں میں کیا فتنہ ڈالا جاہلستان بڑی قراوت شجاعت چھوڑ
 معلوم ہوا کہ امام کو اپنی قوم کی رعایت واجب ہوں اور انکی مرضی طول قرأت نہیں مستثنیٰ کے مذہب میں سنت ہو کر امام
 نیت نفل کرے اور مقتدی فرض کی چنانچہ اس سے معلوم ہوا کہ مسند حضرت کے ساتھ فرض پڑھتے تھے اور اپنی قوم کو نفل کی نیت سے
 پڑھاتے تھے اور حنفی مذہب میں نفل والے کے پیچھے فرض کی نماز نہیں درست تو ان کے طور پر مسند حضرت کے ساتھ نفل کی نیت سے پڑھتے
 ہوں اور اپنی قوم کے ساتھ فرض کی نیت سے **قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** مَا حَقَّ الصَّادِقُ عَلَى الصَّادِقِ
قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَفَعَلِمُوا أَنَّهُ إِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَفَعَلُوا
 ان کا یہ عمل ہے بخاری اور مسلم میں معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ای معاذ بن جبل بھلا تو جانتا ہے کہ کیا خدا کا حق
 بند و پیغمبر کا کہنا سینے کہا اللہ اور اس کا رسول زیادہ تر دانا ہے حضرت نے فرمایا سو تو خدا کا حق تو بند و پیغمبر کی کوئی بندگی کر رہا ہو
 ساتھ کسی کو شریک کر رہا ہو معاذ بن جبل بھلا تو جانتا ہے کہ کیا حق ہی بند و خدا کا ہے جو کہ وہ سب کو رہیں یعنی عبادت کریں اللہ کی شان کے سینے
 کہا اللہ اور اس کا رسول زیادہ تر دانا ہے حضرت نے فرمایا سو تو خدا کا حق تو بند و پیغمبر کی کوئی بندگی کر رہا ہو
 خدا کے پیچھے نہیں لیکن اس کے فضل و کرم کی راہ البتہ ہر طرح کی **قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** مَا حَقَّ الصَّادِقُ عَلَى الصَّادِقِ
 بخاری اور مسلم میں معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ای معاذ بن جبل بھلا تو جانتا ہے کہ کیا خدا کا حق
 حضرت نے حدیث فرمائی تو میں مضموک بترت حضرت کے ساتھ پہلا حضرت اوان ضرور سے فراغت کی شامی حضرت نے تھے آستینوں کی تنگ تھیں
 بائیں کال حضرت نے فو کیا اور میں بانی ڈال جاتا تھا حضرت نے نو و پیغمبر کیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خدا کا حق تو بند و پیغمبر کی کوئی بندگی کر رہا ہو
نوع آخر دوسری قسم کی حدیثیں **قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** مَا حَقَّ الصَّادِقُ عَلَى الصَّادِقِ
 خلیفہ کا کہہ کر بخاری اور مسلم میں برابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ای خندق کوئی ذوالالبیہ سے بھر کر پانی نکال کر کھا کر
 سو جلدی ہو **قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** مَا حَقَّ الصَّادِقُ عَلَى الصَّادِقِ
 جنگ خندق کے ایام میں **قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** مَا حَقَّ الصَّادِقُ عَلَى الصَّادِقِ
 فتکملوا لی ما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکم عیال ورحمتا وخدماء فقال کلوا واطعموا
 و احبسوا وادخروا مسلم میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای میرے بھائیوں کو کھانا و تر بانجوں کا گوشت کو تین دن
 زیادہ کھا کر ابو سعید نے پھر لوگوں نے شکایت بیان کی حضرت نے کہ ہمارے جو روار کے ہیں اور بھائی بند ہیں اور غلام خدمتگار ہیں یعنی اگر تین دن
 سے زیادہ اجازت ہو تو ہمارا بہت دنوں تک کام چلے تو حضرت نے فرمایا کہ کھاؤ اور کھاؤ اور بند کر رکھو یا فرمایا کہ چھوڑ دو **قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** مَا حَقَّ الصَّادِقُ عَلَى الصَّادِقِ
 یعنی قرآنی کا گوشت تین دن زیادہ رکھنا درست ہوا اول حکم منسوخ ہوا **قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** مَا حَقَّ الصَّادِقُ عَلَى الصَّادِقِ

قتل کیلئے کیا تو منافق ہو جو منافقوں کی حمایت کرتا ہے غرض کہ قریب تھا کہ گشت و خون ہو جو حضرت نے بسبب چپکائی حضرت کا پیشہ
روایت کرکے مین بھی مٹی تھی کہ حضرت گھر میں تشریف لے آؤں میرے نزدیک بیٹھا اور فرمایا کہ ای عایشہ میری حق میں ہے کسی ایسی بات میں
اگر تو نے گناہ ہی تو عنقریب اتیری پاکدامنی بیان کرے گا اور اگر تو نے گناہ کیا ہے تو قبول کر اس واسطے کہ جب بیٹے تو یہی تو خدا گناہ
معاف کرنا ہے حضرت بات تمام کرچکے تو میرے آنسو بالکل بند ہو گئے میں نے حضرت سے کہا کہ مجھ کو معلوم ہے کہ آپ کو اس بات کی خبر پہنچی
اور آپ کے دل میں جم گئی ہے سب اگر مین کو ہوں کہ مین اس سے پاک ہوں تو حضرت یقیناً ہمیں کو سنے اور اگر ناکارہ گناہ کا اقرار کرو تو حضرت
اسکو سچ جانیں گے اب میرا اور حضرت کے درمیان سو حضرت توبہ کے اور کوئی مثل نہیں ہے کہتی **فَصَدَّقَ رَسُولُ اللَّهِ الْمُسْتَحَانَ**
عَلَى مَا أَصْدَقُونَ یعنی اب صبر بہتری اور بخاری اس گفتگو پر خدا ہی کی مدد دے گا یہی حضرت سے پاس سے خدا ٹھٹھے تھے کہ وحی اس کی نشانی
حضرت پر ظاہر ہو مین اور سورہ نور مین خدا میری پاکدامنی اور تمہارے والدہ کی مذمت بیان کی پھر تو حضرت نے خوشی کر فرمایا ایشہ
بشارت ہے جو کہ گناہ اتیری پاکدامنی کی بیان کی میرا باپ نے کہا ای عایشہ وٹھکر حضرت کی تعظیم اور تشریف کر مین اس وقت نہایت
مین تھی مینے کہا کہ مین اور مٹھو گئی اور نہ حضرت کی تعریف کر فکی مین اپنے خدا کی تعریف اور شکر کر فکی جسے میری بیگناہی ظاہر ہے
حضرت عایشہ سے روایت ہے کہ یہ حکو یقین تھا کہ خدا میری بیگناہی آشکار کرے گا لیکن یہ معلوم نہ تھا کہ میری حق میں قرآن اور کلام
جو قیامت تک پڑھا جاوے گا **ف** اس حدیث بہت فائدہ ہے ظاہر ہے اولاً کہ جو بیگناہوں کو عیب لگا تا ہے وہ آخر کو خود فضیلت
ہو تا ہے اور ہر کوئی پاک یا زیادہ تر ثابت ہو جاتی ہے دوسرے یہ کہ جس نے حضرت عایشہ کو بد کہا مقرر اس نے حضرت کو سچ دیا اور دشمن
منافقوں میں بھی داخل ہوا تیسرے یہ کہ علم غیب ہوا خدا کے سیکو نہیں مہین جبرائیل اسکا تردد اور سچ حضرت کو رہا لیکن مین خدا
بتلائے حقیقت حال حضرت کو نہ معلوم ہوا **ف** **أَبُو سَعِيدٍ يَأْتِي مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَرَأَتْهُ فَطَلَعَتْ إِنْ مَكَانَهُ**
أَهْلُ الْمَكَانِ بَخَارِي اور مسلم علیہ السلام روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ای عورتوں کہ وہ خیرات کو اس واسطے کہ وہ خیرات مین چکوتی
نظر میں یعنی دوزخ مین سے عورتیں دوزخ زیادہ دیکھیں **ف** حضرت عید کو جب عید گاہ سے پھر تو عورتوں کو وہ پرگنے سے پھر
حدیث فرمائی عورتوں کو چھایا حضرت اسکا کیا سبب کہ عورتیں مردوں سے زیادہ دوزخ مین ہیں حضرت نے فرمایا کہ بہت کوسا کرتی مین
اور اپنے خاوند کا حق نہیں دیتیں یعنی ناشکری کرتی ہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خیرات کرنا دوزخ سے بچا ہے **ف** **أَبُو هُرَيْرَةَ**
يَأْتِي مَعْشَرَ الْيَهُودِ اسْلَمُوا اسْلَمُوا بخاری اور مسلم علیہ السلام روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ای یہودیوں کے کہ وہ مسلمان ہو جائے
تو سچ رہو یعنی قتل اور جزیہ اور دوزخ سے **ف** یہ حضرت نے مینے کے یہودیوں سے فرمایا جب ان کے کان لے کا ارادہ کیا **عَائِشَةُ**
يَأْتِي مَعْشَرَ الْيَهُودِ وَبَلَغُوا أَتَقُوا اللَّهَ الَّذِي كَذَبَهُ هَؤُلَاءِ هَؤُلَاءِ لَكَ لَيْكُونَ أَلَيْسَ رَسُولُ اللَّهِ حَقًّا
وَأَلَيْسَ حَقُّكَ بِحَقِّ نَاسِ سُلَاطَةِ أَوَّلِ مَا قَدِمَ الْمَدِينَةَ بَعْدَ إِسْلَامِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ
بخاری مین حضرت عایشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای یہودیوں کے کہ وہ بخاری کہتے ہیں یہ خدا سے ڈرو قسم ہو کہ
خدا کی جسے سو گئی لائق بوجہ کے نہیں البتہ تم جانتے ہو کہ میں قرضہ کا رسول ہوں اور بیشک تمہارے واسطے حق دین لایا ہوں
سو مسلمان ہو جاؤ یہ حضرت نے اول مینے مین آئے ہوئے مسلمان ہوئے عبداللہ بن سلام کے فرمایا تھا **ف** اور یہ حضرت
کی نشانیاں مین کو تھیں یہودیوں کو خوب معلوم تھا کہ نبی آخر الزمان فلا وقت فلا شرف فلائی قوم مین پیدا ہوگا اور نگے سے مین کے

کہ حضرت فرمایا کہ اے لوگو! اپنے اوپر آرام اور قرار لازم جانو کہ خود دوڑنا اونٹ دوڑنا نیکی اور خوبی نہیں ہے خیر کے لئے کھجور کے درخت پر
 عبد السبن عباس سے روایت ہے کہ حضرت جب عرفات سے پہلے توبہ کیجئے بہت غل شورنا کہ لوگ اونٹوں کو مارنے لگے وہ دوڑنے لگے
 تہہ حدیث فرمائی کہ **يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللَّهَ وَذِكْرَ اللَّهِ أَوْفَىٰ أَرْقًا لَّكُمْ** مسلم میں حضرت تفضی علی علیہ السلام روایت
 ہے کہ حضرت فرمایا اے لوگو! حد نہ کو قائم کرو اپنے غلاموں پر **ف** یعنی اگر تمہارا غلام گناہ کریں تو ان کو سزا دو جیسے دوسرے
 یا زیادہ جویری کریں تو ماتھے کا ٹوا یا حرام کریں تو کٹے پر یا سب بازو اور امام شافعی کے نزدیک مالک سزا دینے کا اختیار ہے اور امام
 نزدیک اجازت کے بعد یوں اجازت حاکم کے مالک کو سزا دینے کا اختیار نہیں **هَذَا بَعْثُ سَعِيدٍ يَأَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللَّهَ**
يُحِبُّ مَنْ يُحِبُّ أَوَّلَ مَا يَكُنِي فِيهِ أَحْمَرُ كَفَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ مِثْلُ شَيْءٍ فَلْيَبِغْهُ وَلْيَبْتَغِ بِهِ
 مسلم میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا اے لوگو! البتہ خدا ابھی اشد کر دیا ہے شراب میں اور شاید کہ آگے اور تار کا اون
 کچھ حکم لینی کھول کے حرام کو دیکھا جو جسکے پاس اس شراب کچھ ہو چکا کہ اس کو بیچ ڈالے اور اس سے فائدہ اٹھا لے **ف** قرآن
 میں اس قصہ کی آیتیں اور ترین کہ سستی میں نماز تہ ہوا اور شراب میں کون کو فائدہ بھی ہیں اور گناہ بھی تو لوگ شراب پیئے
 نہ ان کے وقت ترک کرتے تھے حضرت اس دن سے سمجھ کے حضرت شراب رام ہوا چاہتی ہے تہ حدیث فرمائی ابو سعید سے روایت ہے
 کہ حضرت فرمادے کہ بعد سے جو دن گذرے کہ قرآن شریف میں شراب کی صاف حرمت بیان ہوئی حضرت نے فرمایا کہ اب جسکے پاس
 شراب ہے نہ بیچے نہ پئے بلکہ اس کو سوا دینے کے حکم سنتے آج صحت برتن توڑ ڈالے اور شراب بہادی کہ تمام مینے میں کچھ ہو گئی ہے **سَعِيدُ**
بْنُ مَسْعُودٍ يَأَيُّهَا النَّاسُ لَئِنْ فَعَلْتُ لَأَذْنُبُ لَكُمْ فِي الْأَسْمَاعِ مِنَ النِّسَاءِ وَرَأَى اللَّهُ قَدْ حَرَّمَ
ذَلِكَ لِي يَوْمَ الْقِيَمَةِ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ مِثْلُ شَيْءٍ فَلْيَحْلِلْ سَبِيلَهُ لَوْ كَانَا حُدُودًا لَأَنْتُمْ وَمَنْ سَبَّحَا
 مسلم میں تبہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ اے لوگو! البتہ میں نے تم کو اجازت دی تھی عورتوں سے متفرق کرنے کی اور بیشک خدا
 اس تم کو حرام کیا قیامت تک جسکے پاس ہے والی عورتوں کو بی عورت ہو تو اس کو چھوڑ دیکو اور جو ان کو دیا ہو یعنی مہر یا خرچہ اس کو
 کچھ بھی نہ چھو لیجئے **ف** اس حدیث صاف معلوم ہوا کہ متفرق کرنا حکم قیامت تک حرام ہوا جیسے شراب اہل بیابان بھی حرام ہوئی
 باقی گفتگو اول باب میں ہو چکی ہے **يَا أَيُّهَا النَّاسُ خُذُوا مَنَاسِكَكُمْ فَإِنِّي لَا أَدْرِي لَكُنَّ لَا أَسْأَلُكُمْ**
 حاجی مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا اے لوگو! سیکھ لو حج کی عبادت کے طریقے اس واسطے کہ تم کو معلوم نہیں شاید کہ میں نے حج کو
 اس سے کہ **ف** حضرت نے حجۃ الوداع میں فرمایا کہ حضرت کو حج کا اتفاق نہیں ہوا اسی ال انتقال فرمایا اس واسطے اس کو
 حجۃ الوداع کہتے ہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت کا قول اور فعل حجت ہے **يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ فَرَضَ اللَّهُ**
عَلَيْكُمْ الْحَجَّ فَحُجُّوا مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا اے لوگو! البتہ خدا تم پر حج کی فرض کیا **ف**
 حدیث دلائل فضیلت حج سے ایک دلیل ہے **يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ تَبَدُّلَ الْفَضْلِ خَيْرٌ لَّكُمْ وَأَنَّ تَبَدُّلَ**
شَرِّ لَكُمْ وَلَا تَكُونُوا كَالْكَافِرِ بخاری میں ابو امامہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ آدم کے بیٹے زائد حاجت مال تیرا حج
 کرنا بہتر ہے واسطے اور اگر تو نے اس مال کو کچھ چھوڑا تو تیرا تیرے واسطے اور کچھ بلاست نہوگی تو رہنے اہل عیال کے قوت رکھنے
ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سوا کر کوہ دینے کے زائد مال کو راہ خدا میں دینا مستحب ہے کہ آخرت کا ذخیرہ ہو اور مال کچھ نہیں دے گا

فرمایا کہ ای عایشہ وہ حال نہایت سخت ہو گا کہ ان فرصت ہوگی جو ایک و سکر کر دیکھ یعنی قیامت کے دن **ف** مصباح میں
 عایشہ رحمہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت میں لوگ ننگے بدن ننگے پاؤں اٹھیں گے میں نے کہا یا رسول اللہ جو سب سے پہلے اور دایکے و سکر
 کو دیکھیں گے تب حضرت نے حدیث فرمائی یعنی سب اپنی اپنی رحمت میں گرفتار ہونگے جو ہر کہاں ٹھکانے ہو گئے کہ کوئی کسی کو دیکھے
ع عایشۃ یا عایشۃ لا تکلونی فاحشۃ مسلم میں حضرت عایشہ رحمہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عایشہ تو زیادہ گور و زار
ف اس کا قصہ یہ ہے کہ یہودیوں نے حضرت کو زبان کے بد و جملے حضرت عایشہ رحمہ سے اٹھوا دیے اور یہودیوں نے کہا کہ عشت کی تبا
 حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جتنا انھوں نے کہا اس سے زیادہ کیوں کہا **ع** عایشۃ یا عایشۃ ما آزال أحدکم الظنما
 الذی اکلت یحییٰ فہذا أو ان وحدها ففطاع ابحر من من ذلک التسمیٰ بخاری اور مسلم میں حضرت عایشہ رحمہ
 روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عایشہ میں ہمیشہ لوگوں کی تکلیف پاتا ہوں مجھے خیر میں لکھا یا تمنا سوید وقت تو اب یہ کہ مجھ کو معلوم ہو
 اپنی جان کی رگ ٹوٹنا اور یہ **ع** حضرت عایشہ رحمہ روایت ہے کہ حضرت نے مرض الموت میں حدیث فرمائی یعنی اسی ہر اثر سے
 اس سے انتقال ہو **ع** عایشۃ یا عایشۃ ما اظن فانا و فانا لا یقر فان دینکما الذی فتن علیک یعنی
 کھانے میں مشک و فیکل بخاری میں حضرت عایشہ رحمہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عایشہ میرے کھانے میں آنا کہ فلاں اور فلاں
 جاتے ہوں اس میں کہ جسیر ہم میں یعنی دوسروں سے **ع** حضرت عایشہ رحمہ روایت ہے کہ میں نے شخص کو کا ذکر کرتی تھی کہ اس نے حضرت
 تشریف لائے پھر ان لوگوں کے حق میں حدیث فرمائی یعنی افاق کی نشانیاں دیکھ ظاہر ہوتی ہیں غالباً کہ وہ سلام کی تحقیر کے آگاہ ہیں
 گمان کہ کامیابین میں اس واسطے کہ دل کا حال اسی خوب تھا ہی **ع** عایشۃ یا عایشۃ ما کان معک لکھا فان الا نصاب
 یجبہم اللہ بخاری میں حضرت عایشہ رحمہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عایشہ تمھارا پاس کھینچ تھا اس واسطے کہ انصاریوں
 کھینچ خوش معلوم ہوتا ہے **ع** حضرت عایشہ رحمہ روایت ہے کہ میں ایک عورت کی ایک انصاری عورت ہادی کر دی حضرت نے
 یہ حدیث فرمائی کہ میں نے اس کو اور شہر میں لگا کر معلوم ہوا کہ نکاح میں نہ تھا اور گا اسلحہ پر بشرطیکہ وہ میں سے جدا نہ ہو
 اور لاگ کا ضمن میں لایا ہے **ع** عایشۃ یا عایشۃ مالک خشیا رابیۃ قالت قلت کای شیء فقال لکھن
 أو لیخبرنی اللطیف الخیر قال قلت یا رسول اللہ یا ابی أنت و ایمی فلیخبرنی قال فانت للسعادۃ
 الذی رأیت ام ابی قلت نعم فلیخبرنی فی صدق لکھن أو جعشتی ثم قال اظننت ان یخبر
 اللہ علیک ورسولہ قالت مھما ایکتم الناس بعلمہ اللہ قال نعم قال فان جبریل کلتانی حین
 دایت فنادانی فاحفاه منک فاحببته فاحفیته منک و لکن یدخل علیک وقد وضعت ثیابک
 فظننت ان قد قدت فکرھت ان اوظاک و خشیت ان تستنق حشی فقال ان ربک یا مہر
 ان تاتی اھل البقیۃ فاستغفر لھم مسلم میں حضرت عایشہ رحمہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عایشہ کیا تیرا حال جو
 دم چولی اور ٹانہ تھی جو حضرت عایشہ رحمہ سے کہا اس چیز سے یعنی کوئی سبب نہیں میرا کہ میں نے کہا تو حضرت نے فرمایا کہ اس کا سبب بتلا
 یا تو میرے مجھ کو ظاہر ہوا کہ دانا خدایتلا و لکھن حضرت عایشہ رحمہ نے کہا میں نے کہا یا رسول اللہ میرا آپ پر قربان میرے حضرت کو سبب بتلا
 حضرت نے فرمایا تو تو ہی تھی سیاہ سیاہ جس کو میں نے اپنے آگے دیکھا میں نے کہا کہ میں نے حضرت نے مہربانی سے میری چھاتی میں ایسا دیکھا

میں سے بنا اور ناجائز پر ہے ہوا اتفاق عثمان لکھن بکد اب میں اصح کہ میں اثنین فقال خیرا اوکلی
 خیرا بخاری اور مسلم میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ وہ شخص جو کھانا نہیں چاہے اور دوسرے کو کھانا دے
 یا اپنی طرف سے کھانا دے اسے **ف** یعنی ہر چیز جو شہ خرام کی لیکن نیت صلاح کے درست ہو کہ دروغ نہ ہو
 ہزار اتنی فتنہ انگیز ہے الشعب بن حنظلہ لکھن بکد اب میں اصح کہ میں اثنین فقال خیرا اوکلی
 روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ ہر چیز جو کھانا نہیں چاہے اور دوسرے کو کھانا دے اسے **ف** یعنی ہر چیز جو شہ خرام کا ہر
 جج کو چاہئے راوی میں ہے کہ گوشت کا کھانا حضرت کو تھا حضرت نے تلبیہ صعب کا دل تھوڑا ہوا گیا حضرت نے حدیث فرمائی
 اگر تم احرام نہ باندھو تو میرا کھانا قبول کر لے **ف** ابو حنظلہ لکھن بکد اب میں اصح کہ میں اثنین فقال خیرا اوکلی
 حنظلہ کو اوٹھ کر دیا کہ کھانا کھاؤ اور کھانا کھا کر حضرت نے فرمایا کہ کھانا کھاؤ اور کھانا کھا کر حضرت نے فرمایا کہ کھانا کھاؤ
 واسطے مینہ نہ برسا یا کھانا کھاؤ لیکن قحط وہ کہ جس میں بارش اور بارش نہیں کہ نہ اگاؤ **ف** یعنی قحط وہ کہ جس میں بارش اور بارش نہیں
 سے کچھ اور اگر اس میں بالکل اس پر قطع ہو اور غضب آئی ہاں کھانا **ف** ابو حنظلہ لکھن بکد اب میں اصح کہ میں اثنین فقال خیرا اوکلی
 صدقہ بخاری اور مسلم میں ہے کہ روایت ہے کہ مسلمان کے غلام اور غلام کی زکوۃ نہیں **ف** یعنی خدمتی غلام اور
 گھوڑے کی زکوۃ نہیں اور اگر غلام اور گھوڑے کی زکوۃ ہو تو ان کی زکوۃ ہے **ف** ابو حنظلہ لکھن بکد اب میں اصح کہ میں اثنین فقال خیرا اوکلی
 من الرقی صدقہ لکھن بکد اب میں اصح کہ میں اثنین فقال خیرا اوکلی **ف** ابو حنظلہ لکھن بکد اب میں اصح کہ میں اثنین فقال خیرا اوکلی
 او مسبق من التمر صدقہ لکھن بکد اب میں اصح کہ میں اثنین فقال خیرا اوکلی **ف** ابو حنظلہ لکھن بکد اب میں اصح کہ میں اثنین فقال خیرا اوکلی
 پانچ اونٹوں سے کم زکوۃ اور زمین پانچ اونٹوں سے کم چھوٹے زکوۃ **ف** ابو حنظلہ لکھن بکد اب میں اصح کہ میں اثنین فقال خیرا اوکلی
 دو سو درم ہو جو تو کے حساب سے باون ہو تو ہیں اور وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے خمینا پانچ من بنتے ہو حدیث میں
 نصاب کا بیان ہے کہ ان سے کمتر زکوۃ نہیں امام شافعی اور ابو یوسف اور محمد کے نزدیک انچ اور فی وجب تک پانچ من ہو ان میں زکوۃ
 نہیں اور یہی حدیث اولی دلیل ہے اور امام عظیم کے نزدیک انچ اور سیوین کچھ حد مقرر نہیں ہو سکتا اور بہت سبب میں زکوۃ ہے یعنی
 دسواں حصہ **ف** عایشہ لکھن بکد اب میں اصح کہ میں اثنین فقال خیرا اوکلی **ف** ابو حنظلہ لکھن بکد اب میں اصح کہ میں اثنین فقال خیرا اوکلی
 لعائشہ و احب الله لعائشہ فان الکافر اذا ابشر بعد اب الله وسخطه کما قال الله وکر الله لعائشہ
ف لکھن بکد اب میں اصح کہ میں اثنین فقال خیرا اوکلی **ف** ابو حنظلہ لکھن بکد اب میں اصح کہ میں اثنین فقال خیرا اوکلی
 ایسا بنا کہ جب الکی رحمت اور نعمانی اور شہد کی خوش سنائی جاتی ہے یعنی یہ وقت تو وہ خدا کے لئے کو دوست کہتا ہو اور خدا اس کے لئے کو
 دوست کہتا ہو اور اللہ کا فر کو یہ وقت عذاب الہی اور اس کے غصے کی خبر سنائی جاتی ہے تو وہ خدا کے لئے کو دشمن کہتا ہو اور خدا اس کے لئے کو
 حضرت نے حضرت عایشہ سے فرمایا کہ جب حضرت عایشہ نے پوچھا تھا کہ یہ حضرت ہم سب کے برابر جانتے ہیں **ف** یعنی ان کی میں سب
 برابر جانتا ہے نہیں یہ وقت کا اعتبار ہے کہ ایسا نذر رحمت الہی کی بشارت خوشی سے مٹا ہی اور کافر عذاب کے لئے کہتا ہے اور
 موت کو برابر جانتا ہے **ف** فاطمہ بنت قیس لکھن بکد اب میں اصح کہ میں اثنین فقال خیرا اوکلی **ف** ابو حنظلہ لکھن بکد اب میں اصح کہ میں اثنین فقال خیرا اوکلی
ف لکھن بکد اب میں اصح کہ میں اثنین فقال خیرا اوکلی **ف** ابو حنظلہ لکھن بکد اب میں اصح کہ میں اثنین فقال خیرا اوکلی **ف** ابو حنظلہ لکھن بکد اب میں اصح کہ میں اثنین فقال خیرا اوکلی
ف لکھن بکد اب میں اصح کہ میں اثنین فقال خیرا اوکلی **ف** ابو حنظلہ لکھن بکد اب میں اصح کہ میں اثنین فقال خیرا اوکلی **ف** ابو حنظلہ لکھن بکد اب میں اصح کہ میں اثنین فقال خیرا اوکلی

دوسرا نسبت بہ ہرگز نا اور بھائی چہرہ کو ای کہنا اور مسلمان کو کافر یا نیک کو فاسق کہنا ایسا گناہ کبیرہ ہے جو جہنم کا خوف ہوا اور
 کوئی صریح کفر کی بات نہ کہے بلکہ کوئی کافر کے نزدیک ہر ایک کی پیروی احتیاط ضروری ہے کہ مبادا ایسا ہو اور پھر یہ کہ **ق**
الْاِنْجِلَیْنِ وَکَذَکَیْکَ عَوَی اِلْجَاهِلِیْنِ وَفِیْ رَوَایَہِ
 اور اس کے بعد اس میں شیعوں کی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہماری اہل بیت میں نہ کوئی اور گناہ کیا
 بھلائے اور کفر کے بول بولے اور دوسری روایت میں ہے کہ جو ان میں سے ایک آدمی کرے وہ ہمارے طور پر نہیں **ف** کفر کے بول
 یعنی اولاد و حبیبنا کہنا یا یوں کہنا کہ یہ کیا غصہ ہے ایسا ظلم اور تم ہم پر کیا مہمیت کی بڑائیوں کر کہ چلا کر روزنا پیش سنت
 یہ کہ مہمیت میں ہر کرے اور نامہ وانا الیہ اجون ہے یہ کفر کی رسمیں کرے خواہ اپنی مصیبت ہو خواہ امام اور پیغمبر کی میں
 دل میں کہہ کرنا اور اس گناہ سے اس کو کھانا منع نہیں **س** اَبُو ہریرہؓ کہ لَکِنَّہٗ مِثْلَہٗنَّ بِالْقُرْآنِ غَیْرِہٖ
 روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ ہمارے طور پر نہیں قرآن کو سمجھ بوجھ دینا سے یا اور شعر سخن سے نہ پرواہ نہ وجہ و یا یہ طلب جو قرآن
 خوش آوازی سے پڑھے اور داور شد کی رعایت کرے وہ ہماری سنت پر نہیں **ف** عرب کا دستور تھا کہ مجلسوں میں سیقرین
 شعر خوانی کیا کرتے تھے سو فرمایا کہ قرآن کو ہر کسی کا کام کی کچھ حاجت نہیں کہ ایسی فصاحت اور بلاغت بشیر حکم نہیں اور اگر قرآن کا
 مطلب بوجھ تو دنیا کی حرص بالکل دھوئی کسی کتاب میں ایسی شجاعت اور پندیرتی باوجود قرآن کی شخص کو اور شعر سخن سے دل لگائے یا دنیا
 اور کمال سے خود کو حقیقت میں حضرت کی راہ سے نصیب ہوا اور دوسرا مطلب اس حدیث کا یہ کہ خوش آوازی قرآن پڑھنا سنت ہے
 بشرطیکہ حرف نہ زیادہ نہ ہوا اور اگر الگ کو ذیل ہے کہ اس میں قرآن کی عظمت اور جلال میں خلل پڑتا ہے **ف** اِنَّ مَعْصُوْمَہٗ لَکِنَّ
مِنْ نَفْسٍ تُقْتَلُ ظُلْمًا لَا کَانَ عَلٰی اِنْسَادَمٍ اَنْ یَّکُوْلَ کُفْلًا مِّنْ دَہْمَا کَاکَاہَ سَقَّ الْقَتْلُ اَوْ کَاوِیْدَہِی
 کہ کاکہ کاکہ اول من سبق القتل بخاری اور مسلم میں عبد بن شہود روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسی جان نہیں ظلم سے قتل ہو
 مگر کہ آدم کے پہلے یعنی قابیل اور اسکے خون کا حصہ پڑتا ہے یعنی وہ بھی گناہ میں شریک ہے تا ہی اس واسطے کہ اس نے خون کرنے کی راہ کالی اور
 دوسری روایت میں ہے کہ اوپر گناہ اس واسطے ہوتا ہے کہ اس نے اول قتل کی راہ کالی **ف** حضرت آدم کے بیٹے قابیل اپنے
 بھائی ہابیل کو ناحق مار ڈالا تھا خون ریزی کی رسم اول اور سبھی حکلی تو جس نے عالم میں قیامت تک خون کے سب گناہ اوپر ضرور ہوگا
 اسی طرح جو شخص بدرسم خلافت شرع کیلئے اگلا اس کے کرنے والوں کے برابر اس کی گردن پر بھی وبال **ی** کَاکَاہَ سَقَّ الْقَتْلُ اَوْ کَاوِیْدَہِی
ہُوَ کَاکَا تَطْلُوْنَ اِنَّمَا ہُوَ کَاکَا قَالَ لُحْمَانُ لَا یَہْمُہٗ یَا سَیِّیْ لَا تُشْرِکُ بِاللّٰہِ اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ قَالَا
لَمَّا سَمِعَتْ الذِّیْنِ اَمْسُوْا اَوْ لَمْ یَلْبِسُوْا اِنَّمَا لَہُمْ بَطْلٌ فَنَشَقَّ ذٰلِکَ کُلُّ اَصْحَابِہٖ وَقَالُوْا اَیْنَ کَاکَا یُظْلَمُ نَفْسَہٗ
 بخاری اور مسلم میں عبد بن شہود روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اس کا مطلب نہیں جیسا تم نے کہا یہ وہ طلب ہوں ہر
 لغوی نہ اپنے بیٹے سے کہ کالی بیٹا اللہ کا شریک نہ تھا مگر اس قدر شرک کہ بڑا ظلم ہے حضرت نے اس وقت فرمایا جب آیت اترتی کہ جو لوگ
 ایمان لائے اور اپنے ایمان میں ظلم کو نہ بنایا اور کو قیامت میں ایمان نہ ہو تو یہ بات حضرت کے اصحاب بہت بھاری پڑی اور انھوں نے
 کہا کہ ہم لوگوں میں کون ایسا ہے جو اپنی جان پر کچھ ظلم اور گناہ نہیں کرتا **ف** ظلم بیجا کام کا نام ہے کفر بھی بیجا کام ہے تو بھی
 ظلم کے معنی عام سمجھے تھے اس واسطے کہ ہر گناہ کو بھی اگر کفر اور گناہ کبیرہ سمجھے تو ہر گناہ صغیر گناہ نہیں سمجھ سکتا حضرت نے فرمایا کہ لوگوں

فرمایا جب کہ اوسکے خاوند بوجہ مردہ جن جس نے اوسکو طلاق بائن فی تمی ف طلاق دو قسم ہو چکی اور بائن طلاق حبی میں حد کے اندر جو روکا خرچ خاوند پر واجب ہو سب علماء کے نزدیک اور طلاق بائن میں حد کے اندر خاوند پر خرچ دینا امام شافعی کے نزدیک واجب نہیں ہو چکا اس حد تک اور اگر حمل ہو تو واجب ہو اور امام عظیم کے نزدیک طلاق بائن میں خاوند پر خرچ واجب نہ خواہ حمل ہو خواہ نہ ہو یہ حدیث مخالف امام عظیم کے مذہب کی نہیں ہوا سہلے کہ فاطمہ کا خاوند سفر میں تھا افسسے اپنے کو میل کی مسرت جو بھیجے تھے فاطمہ نے جو نیسا اور اوسکی بہن حضرت کی تھی حضرت نے فرمایا کہ وکیل پر پیر خرچ واجب نہ ہو بلکہ اگر کرنی ہی اور یہ مطلب نہیں کہ خاوند پر واجب نہیں

ق حَابِسُ الدِّينِ مِنَ الدِّينِ الصَّيْغَةُ فِي الشَّعْرِ بخاری اور مسلم میں جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سفر میں روزہ رکھنا یکدنیا کا کام نہیں **ف** حضرت سفر میں ایک شخص کو دیکھا کہ خوش میں رہا اور لوگوں نے اوس پر سایہ کیا ہے حضرت نے پوچھا کہ کو کیا ہے لوگوں نے کہا کہ شخص روزہ دار ہے حضرت نے حدیث فرمائی ہے جیسا یہی حکم ہے کہ سفر میں روزہ رکھنا خواہ ضرور نہیں علماء کا مذہب ہے کہ سفر میں روزہ رکھنا اور نہ کھانا دونوں رست ہیں لیکن اگر طاقت ہو اور ضرورت کسی طرح ہو تو روزہ رکھنا ہی افضل ہے **ق** ابونعیم

لیس مِّنَ مَنْ حَكَوْكَ وَخَشَقْ وَكَاسَقْ بخاری اور مسلم میں موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ شخص تم لوگوں سے نہیں جو غم اور مصیبت میں کہ بال ہو نہ اور کڑے پھاڑ اور موندھڑوچے اور چلاؤ **ف** کفر کی رسم تھی کہ جب کوئی مرجانہ تو اوسکے غم میں کام کرے جس طرح ہندوؤں میں بال مٹانے کی رسم ہے اوساطے حضرت نے منع فرمایا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مصیبت یا محرم میں جیسے عوام کی عادت ہے بیٹھنا اور چلا کر وناحواں ہو اور ایسے لوگ حضرت کے طریق پر نہیں اسوا سہلے کہ مصیبت میں لازم ہے اور اس قسم کے کام مخالف مجاہدین **ق** اَلَسْ لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ اَكَا سَبَطَقُوْهُ الدَّجَالُ اَلَا مَكَّةَ وَ الْمَدِيْنَةَ لَيْسَ لَيْسَ لَقَبٌ اَنْتَا بِلَاكَا عَلَيْهِ الْمَلَاكَةُ صَافِلَيْنِ يَحْمِلُهُمَا فَيَنْزِلُ السَّيْحَةُ ثُمَّ تَرْجِفُ الْمَدِيْنَةَ بِأَهْلِهَا ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ فَيَخْرُجُ إِلَيْكَ كُلُّ كَافِرٍ مُّتَافِقٍ بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کوئی ایسا شہر نہیں جسکو وہاں روزہ گیارہ یعنی سب جگہوں کا عمل داخل ہوگا سو گنا گنا اور دینے کے دینے کے دروازوں کوئی دروازہ ایسا نہ ہوگا جس پر شتہ قطار بارہ رکھو انی کرتے ہوں کہ سودجال اور ترکا میرے قریب شورہ زار یعنی اوسرزمین میں پھر کہانے کا مدینہ اپنے سب لوگوں کے ساتھ تین بار تو مکمل ہونگے وہاں کی طرف سب کافر و منافق

ق اَبُو ذَرٍّ لَيْسَ مِنْ رَجُلٍ اِذْ عَمِيَ لَخِيْرٌ اِيْدَهُ وَهُوَ يَمْلِكُهُ اَلَا كَفَرٌ وَمَنْ اَلْعَمِيَ صَالِحٌ لَيْسَ كَفَرٌ لَيْسَ وَمَنْ اَلْعَمِيَ مَقْعَدٌ مِنَ النَّارِ وَمَنْ دَعَا رَجُلًا بِالْكَفْرِ اَوْ قَالَ عَدُوُّ اللهِ وَلَيْسَ كَذَلِكَ اَلَا حَادٍ عَلَيْهِ كَذَلِكَ اَقَالَ مُسْلِمٌ وَقَالَ الْبَخَارِيُّ لَا يَكُنْ رَجُلًا رَجُلًا بِالْفُسُوْقِ وَلَا يَكُنْ مِيْدَةً بِالْكَفْرِ اَلَا اَنْ تَكُنْ عَلَيْهِ اِنْ لَوْ يَكُنْ صَاحِبَهُ كَذَلِكَ بخاری اور مسلم میں ابو ذر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا مرد نہیں ایسا ناب چھوڑے کہ بابت بناو جان بوجہ کہ وہ کافر ہو گیا اگر اسکو حلال جائے اور نہیں تو اسے کفران بخش کیا اور جو شخص دعویٰ ملکیت کرے جو اوسکا نہیں ہمارے راہ پر نہیں اور چاہے کہ اپنا ٹھکانا دوزخ کو ٹھہراؤ اور جو پکارتے کسی مذکور کافر کے کہ یا اوسکو خدا کا دشمن کہے اور حال نہ دے ایسا نہیں ہے تو کہنے والا پر بیٹ پر بیٹا مسلم نے اسی طرح روایت کی اور بخاری میں یوں حدیث کی ہے کہ یہ لوگ ایک مرد و سیر مذکور گناہ کا کفر کا کر کہنے والا پر بیٹ پر بیٹا اگر وہ شخص گناہگار اور کافر نہ ہوگا **ف** معلوم ہوا کہ ایسا نسب چھپا کر

نظم سے ملاؤ کہ گناہ نہ ہو چنانچہ کہ قرآن حدیث میں بھی جگہ جگہ تو عام ہوتی ہے اور بھی ہوتا ہے اور بھی نہیں ہوتا ہے دلیل اور قرینہ بھی ہوتا ہے

فصل فی نعم و بئس اس فصل میں دو حدیثیں ہیں جن پر نعم اور بئس کی لفظی تفسیر ہے

اولاً اَمَّا الْحَمْدُ تَسْمَعُ مِنْ بَرِّهِ رَوَايَتُ هَذِهِ حُرَّتْ فَمَا يَكُنِي اَجْمَعُ سَالِنٌ كَمَا هِيَ اصْحَابُ مِثْلِ رَوَايَتِ هَذِهِ حُرَّتْ فِي

ایک بار گھر میں وئی کے ساتھ کھانے کو سالن مانگا تو کوئی نہ کہا اور کچھ جو نہ دینے کے حاضر ہی حضرت نے اس کو مانگا پھر حضرت نے اس کو کھانا

تھے اور یہ فرماتے تھے کہ سرکہ کیا اچھا سالن ہے کسی کی تعریف و سبب فرمائی اول یہ کہ سرکہ کم خرچ چیز ہے اور اس کے واسطے زیادہ سالن کا وزن

ایک ربنا لعمادت کو کفایت کرتا ہے تو قناعت و کم خرچ چیز ہے اور دوسری کہ بغم کے سبب اکثر بیماریاں ہوتی ہیں اور سرکہ بغم کو

کٹ کر دے کر دیا ہے **ق حَفْصَةُ نَعْمَ اَللّٰهُ جَلَّ عِلْمُ عَبْدُ اللّٰهِ لَوْ كَانَتْ يَصْلٰى عَنْ اللّٰكِلِ بَخَارِى** اور مسلم میں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا روایت

کہ حضرت نے فرمایا کہ عباد اچھا مرد ہے اگر رات کو تہجد کی نماز بھی پڑھتا **ف** عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا

مجھ کو دو فرشتے دوزخ پر پہنچ گئے میں نے دوزخ دیکھا کہ خدا کی پناہ تب تیس فرشتے نے مجھے کہا تو میں نے ان سے خواب میں اپنی بہن حفصہ

کہا حفصہ نے حضرت سے کہا کہ حضرت نے یہ حدیث فرمائی روایت ہے کہ اس سے عبداللہ بن عمر رات کو بہت کم سوتے تھے معلوم ہوا کہ تہجد کی

تہجد کو دوزخ سے بچا کی بڑی تاثیر ہے **وَمِنْ رَوَايَتِ ابْنِ مَرْثُومٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَمَّا دَخَلَ الْمَدِيْنَةَ وَكَانَ يَوْمَئِذٍ**

لَقَدْ فَرَّ بَانَاؤُكَ وَتَوَضَّعَ بِلَحْظِ بَخَارِى میں نے یہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا غول اونٹنی دو دھار کیا اچھا صدقہ ہے خیرات کو اور

بکری خوب دو دھار کیا اچھا صدقہ ہے خیرات کو کہ صبح کو ایک برتن بھر دو وہ دو اور شام کو دوسرا برتن بھر دو وہ دو **ف** اونٹنی اور

بکری شیردار کا دو دھار خیرات کرنے کو اس واسطے پسند فرمایا کہ ہر روز دو بار فائدہ اور شکا حاصل ہے تو تو اب بھی اس کا ہر روز حاصل ہے

وَمِنْ رَوَايَتِ ابْنِ مَرْثُومٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَمَّا دَخَلَ الْمَدِيْنَةَ وَكَانَ يَوْمَئِذٍ

نَعْمَ اَللّٰهُ مسلم میں ہر روز روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کیا اچھی بات ہے ہر ایک غلام کے واسطے اور دوسری روایت میں ہے کہ

کیا اچھی بات ہے غلام کے حق میں کہ مر جاؤ خدا کی بندگی اور اپنے میاں کی خدمت اچھی طرح کرتے ہو یہ کیا اچھی بات اس کے حق میں ہے

ف عابد غلام میاں کے تابع دار کی تعریف اس واسطے فرمائی کہ اس نے دو مالک کو راضی کیا حقیقی مالک کو بھی اور مجازی مالک کو بھی

عَدِيَّ بْنِ حَاتِمٍ يَشْأُ الْخَطِيْبُ مَا نَتَ قُلْ وَمَنْ يَعْصِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ **وَمَا لَهُ** **لَمْ يَجْلُ خَطْبَ عَدِيٍّ**

فَقَالَ مَنْ يَطُحُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ رَسَدَ وَمَنْ يَعْصِ اللّٰهَ فَقَدْ رَسَدَ **وَمَنْ يَعْصِ اللّٰهَ فَقَدْ رَسَدَ** **وَمَنْ يَعْصِ اللّٰهَ فَقَدْ رَسَدَ**

حضرت نے فرمایا کہ تو بڑا خطیب ہے کہ جو نافرمانی خدا اور اس کے رسول کی کرے گا وہ کمرہ ہوا چھوڑے اور اس کے گرد کہا جس نے حضرت کے روبرو

خطیب پڑھا سو یوں خطبے میں اس نے کہا تھا کہ جو خدا اور اس کے رسول کی تابعداری کرے گا تو اس نے راہ پائی اور جس نے ان کی

نافرمانی کی سو کمرہ ہوا **ف** اس خطیب نے بڑا اس واسطے فرمایا کہ اس نے خدا اور رسول کو ایک لفظ میں ملا دیا تھا پھر اس کو آپ

سکھایا کہ علامہ علیہ السلام کا **ق اَبُو هُرَيْرَةَ يَشْأُ الْخَطْبُ طَعَامُ الْوَلِيْمَةِ يَدْعُو اِلَيْهَا اَلْغَنِيَاءُ وَ**

يَشْأُ الْفُقَرَاءُ وَمَنْ تَرَكَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُولَهُ **وَمَنْ تَرَكَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُولَهُ** **وَمَنْ تَرَكَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُولَهُ**

نے فرمایا کہ بڑا کیا ناسیہ کا کھانا ہے جس میں بالدار بجا رہے ہیں اور جو دعوت قبول کرے اس کو خدا کی اور اس کے رسول کی

نافرمانی ہے **ف** اکثر علوت یہ ہے کہ شادی کھانے میں سو بڑا اور مالداروں کے محتاجوں کو نہیں بلکہ جو چاہے اس واسطے اس کو بڑا فرمایا تو

دعوی کرتا تھا سو صدیق اکبر کی خلافت میں وحشی کے ماتھے سے مار گیا حضرت کو خواب میں خبر فتح اسلام دکھلا دی صرف اسی دن دو
جھوٹے خواب آئے تھے سو خدا کو بھی برا ہو گیا معلوم ہوا کہ اگر خواب میں گنگن ہاتھ میں دیکھے تو اس کی تعبیر سنگ ستی اور شوشی
اہل تعبیر لکھا ہے کہ جو تو ان کا زیور و اگر خواب میں پسینے کی بڑی مگر ہنسلی نظر میں کچھنا دلیل ہے عمدہ خدمت ملنے کی اور یا نون میں
گہرے دیکھنا قیہ کی دلیل ہے والد علم **ق** اِنَّ عَصْرَ بَيْنَنَا وَآنَا كَأَنَّكَ اَنْتَ بِقَدْجَ لَكِنَّ فَتْرَتٌ مِنْهُ سَلَحِي
اَنْيَ لَا مَرِيءَ لِي بِمُجِ مِّنْ اَطْفَارِي ثُمَّ اَعْطَيْتُ فَضْلِي عَمْرُ بْنُ اَلْحَطَّابِ قَالُوا فَمَا اَوَّلَتْهُ قَالَ
اَلْوَلَمُ بِنَجَارِي اَوْ سَلَمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعْدٍ رَوَيْتَ بِرَأْيِكَ جِسْمَاتٍ مِّنْ كَبِيرٍ تَحْتَكَ مِرْكَلُكَ دَوْدُكَ اَيْ
نِیَالُ لَیَالِیَ سَبْعَةٍ اَوْ سَبْعِیْنَ سَبْعَ اَیَّامَانِ تَبْكَ مِّنْ كَبِيرٍ كَبِيرٍ تَحْتَكَ تَازِیْ اَوْ سَبْعِیْنَ سَبْعَ اَیَّامَانِ سَبْعَ اَیَّامَانِ سَبْعَ اَیَّامَانِ
اپنا جھوٹا باقی دودھ عمر بن خطاب کو دیا لوگوں نے کہا کہ اس خواب کی آیت کیا تعبیر کی حضرت فرمایا کہ اس کی تعبیر علم اور جوہر ہے
اس حدیث سے اہل تعبیر نے کہا ہے کہ جو کوئی دودھ کھاتے پیتے خواب میں دیکھے اس کو علم نصیب ہو گا اس واسطے کہ علم سبب ہے روح کی زندگی کا
جیسے دودھ سبب ہے بدن کی زندگی کا خصوصاً حالت طفولیت میں اس حدیث نہایت عمدہ فضیلت عمر فاروق کی ثابت ہوئی
کہ وہ علم نبوت کے برقرار اور اسے سبب ان کی خلافت میں تمام ملک میں سلام ظاہر ہوا اور ہر ایک شہر میں علم دین کا بہت چرچا ہوا
علم اَبُو حَرِیْصَہُ اَنَا نَا كَأَنَّكَ اَنْتَ بِقَدْجَ لَكِنَّ فَتْرَتٌ مِنْهُ سَلَحِي اَنْيَ لَا مَرِيءَ لِي بِمُجِ مِّنْ اَطْفَارِي ثُمَّ اَعْطَيْتُ فَضْلِي عَمْرُ بْنُ اَلْحَطَّابِ قَالُوا فَمَا اَوَّلَتْهُ قَالَ
اَلْوَلَمُ بِنَجَارِي اَوْ سَلَمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعْدٍ رَوَيْتَ بِرَأْيِكَ جِسْمَاتٍ مِّنْ كَبِيرٍ تَحْتَكَ مِرْكَلُكَ دَوْدُكَ اَيْ
نِیَالُ لَیَالِیَ سَبْعَةٍ اَوْ سَبْعِیْنَ سَبْعَ اَیَّامَانِ تَبْكَ مِّنْ كَبِيرٍ كَبِيرٍ تَحْتَكَ تَازِیْ اَوْ سَبْعِیْنَ سَبْعَ اَیَّامَانِ سَبْعَ اَیَّامَانِ سَبْعَ اَیَّامَانِ
ایک مڑکھا اوسنے اون سے کہا کہ اوس سے کھا کہ انکو کہہ لیجنا اوسنے کہا خدا کی قسم دوزخ کی طرف ہے کہ کیا حال ہے اس کا یعنی اسے
کیا تصور ہوا اس سے کہ مایہ لوگ پلٹ گئے تھے تیرے یعنی پشتوں کی طرف اولے یعنی اسلام چھوڑ کر مرتد ہو گئے تھے پھر کیا دوسرا گروہ
ظاہر ہوا یہاں تک کہ سینے اونکو بچا ناسیر اور ان کے درمیان ایک مڑکھا اوسنے اون سے کہا کہ اوس سے کھا کہ انکو کہہ لیجنا اوسنے کہا خدا کی قسم دوزخ کی
طرف میں ہے کیا حال ہے ان کا ان کو تصور ہوا اوسنے کہا سقریہ لوگ پلٹ گئے تھے تیرے یعنی پشتوں کی طرف سو میں ان میں نہ کرنا
کہ ان میں سے کوئی بچے کر جیسے بچہ چھوٹے ہوئے اونٹ نے والی وارث کے مرتد بچے میں **ف** یعنی اول کو تو نجات دلا لوگ بہت کثرین
جنھوں نے مرتد ہونے کے بعد پھر توبہ کی حضرت کے انتقال ہونے کے بعد عرب کے چند ہزار نو مسلم مرتد ہو گئے تھے زکوۃ منکر تھے صدیق اکبر اپنی
خلافت میں انکو قتل کیا انھیں لوگوں کا انجام خدا نے حضرت کو خواب میں دکھلایا لیکن جو بد نہیں اس حدیث کا مطلب اس کے سبب سے
یوں اولیٰ بیان کرتے ہیں کہ مردان مرتد وہ سے مسافروں حضرت کے اصحاب میں ہر سرخ پوشی کرتے ہیں ان کی پیشانی پر کھینچنے کی جھوٹ
سے بوجھلے دو اور دو کی پونے ہیں اُن سے کہہ کہ چار روٹی حضرت کے اصحاب کی بزرگی قرآن اور حدیث میں محال اور فضیل ہزار روٹی مقام صراطِ باہر
یہ گمان باطل اور ان کی جناب میں کوئی دیندار عاقل نہ کر سکا اس واسطے کہ اصحاب قاتل تھے مرتدین کی تیمت تو ان کی طرف کسی طرح ممکن نہیں
خدا کی راہ میں یوں پر جو دیدہ و دانستہ حق پوشی کرتے ہیں **ف** اَبُو سَعْدٍ بَيْنَنَا وَآنَا كَأَنَّكَ اَنْتَ بِقَدْجَ لَكِنَّ فَتْرَتٌ مِنْهُ سَلَحِي اَنْيَ لَا مَرِيءَ لِي بِمُجِ مِّنْ اَطْفَارِي ثُمَّ اَعْطَيْتُ فَضْلِي عَمْرُ بْنُ اَلْحَطَّابِ قَالُوا فَمَا اَوَّلَتْهُ قَالَ

یعنی بخاری اور مسلم و طہون میں آئی ہو لیکن سینے اسمین بخاری کی روایت کی بروی کی حرف حلیہ اور حجاب اور سکاں کا نام
 کی کہ جب سے اب تک اس نے کعبہ بنایا تھا تو کعبہ میں داخل تھا جب قریش نے حضرت کی نبوت سے پہلے کعبہ بنایا تو اس وقت کہ کعبہ سے
 اتر کر کی طرف علیٰ کعبہ کا نابدان اسی طرف ہوا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت معراج کے وقت حلیہ میں تھے اور بخاری سلم کی دوسری
 روایت یوں ہے کہ اسی وقت حضرت اپنے کعبہ میں تھے تو طلبت کہ اول حضرت کعبہ میں پرچہ نزل حضرت کو حلیہ میں لیکے پھر وہاں سے معراج ہوئے
 تو کعبہ حضرت کعبہ کا ذکر کیا اور حلیہ کا دونوں دست میں اور بعضی روایت میں انھما کی کا کعبہ منور اور معانی علی مرتضیٰ کی کہ ان کا نام
 حضرت کا اور او کا ملا ہو گا یا ایک ہی کعبہ تھا اور پھر عرب میں ایک مکان ہوا جس کے کتبے پر ہوتے ہیں اور حضرت کا دو بار سیدہ
 چہرے کے دل صاف ہوا ایک بار تو اس کے میں کہ کھیل کود کی ہوس دوسری بار معراج کے وقت تاجوانی کی ہوس نہ کرے اور زمین
 ایسی کامل نہ تھی کہ وہ دربار آسمی کی لیاقت اعلیٰ سے کی حاصل ہو اور حضرت کوئی کار و ناسا زادہ جسے سبب تھا اس کے سبب سے بزرگ
 حسد وغیرہ سے پاک ہیں بلکہ ان کو اپنی است پر فوس آیا کہ میں ملک ان میں جھٹاتا رہا اور دست و حجت دکھلا کر لوگ ایمان لائے
 تو بہشت میں بھی کیا دینے اور محمد کی تھوڑی عمر میں شاہ لوگ ایمان لائے اور قیامت تک لاکھ دینے تو بہشت میں میری است
 زیادہ تر داخل ہونے والے اور اگر معافانہ حسد ہوتا تو بار بار حضرت کے کعبہ پر پاشن شاہ کو پانچ نماز تک کا ہیکو کر کے اترے اور حضرت کو بھی ہمارے حضرت
 کو لڑکے کا حمار سے نہیں کہا بلکہ بڑی عمر کے جوان کو لڑکے کہتے ہیں بلکہ حضرت کی گویا تعریف کی کہ باوجود کم عمری ایسا بلند مرتبہ حاصل
 کہ سب سے بزرگ افضل گئے اور یہ جو فرمایا کہ نیل اور فرات سدہ آئندہ کی نیچے سے نکلیں ہیں یعنی اگر اوس عالم کے پانی کو اس عالم کے پانی
 سے تشبیہ دیجیے تو نیل اور فرات اون نہروں کا نمونہ ہیں یا حقیقت میں نیل اور فرات کی مدد انھیں نہروں ہوتی ہوگی جو کہ
 نہ نظر کرے والدہ اعلم اور صحیح مسلم کی روایت میں یوں ہے کہ اول حضرت کے سے سجدہ یعنی بیعت المقدس میں وہاں رکعت نماز
 پڑھ کے آسمان پر چڑھے اور بیت المعمور میں ساتویں آسمان پر پہنچے پھر ہزار ہزار فرشتے عبادت کو جاتے ہیں پھر بھی باؤ
 نہیں پٹ آتے ہیں اور بیت المعمور میں چار سو تین آسمان پر پہنچے ہر ایک آسمان میں ایک سیّد پیرا اسی طرح کا عبادت خانہ ہے
 اور کعبہ بھی اسی کے نیچے ہی بالفرض اگر وہاں سے پھر گرے تو کعبہ کی جہت پر پڑے صحیح مسلم میں روایت ہے کہ جب حضرت پانچ وقت کی
 نماز پڑھتی ہوئے تو حکم ہوا کہ ایک نماز کا ثواب سنانے کے ثواب کے برابر پڑے گا تو پانچ کی پچاس ہو گئیں سو است پر تخفیف بھی ہوئی اور تقدیر آسمانی
 کے خلاف بھی نہ ہوا **معراج کے** میں حجرت اول ایک برس ہوئی اور اسمین اختلاف ہے کہ معراج بدن سے ہوئی یا روح سے
 ہوئی یا جگہ سے صحیح مذہب اہل سنت کا یہی ہے کہ بیداری میں روح اور بدن دونوں سے ہوئی چنانچہ صحیح حدیثوں سے صاف یہی ثابت ہوا ہے
 اور اگر خواب میں معراج ہوتی تو عمدہ کمالات اور معجزات میں داخل ہوتی اور کفار قریش نہ یادہ انکار بھی نہ کرتے اور بیت المقدس کی
 حضرت نے نشانیاں پوچھتے اور حضرت عیسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت کی روح کو معراج ہوئی جسم کے میں ہا تو خطابی نے کہا کہ حضرت کا
 دوسرا جبرئیل میں ایک معراج روحی دوسری معراج جسمی اور اسمین اختلاف ہے کہ معراج میں حضرت نے خدا کو دیکھا تھا یا نہیں حضرت عیسیٰ اور
 ابو ہریرہ اور عبد اللہ بن مسعود سے مشہور روایت یہ ہے کہ نہیں دیکھا اور یہی ہے کہ اکثر محدثین اور مفسرین اور فقہاء کا اور عبد اللہ بن عباس
 سے ایک روایت یوں ہے کہ آکھہ سے دیکھا اور عطا سے یوں روایت ہے کہ دل سے دیکھا والدہ اعلم جو کہ سے بیت المقدس تک جا کا انکار
 وہ کافر ہوئے اس کے کہ قرآن میں اس کا صاف بیان ہے اور بیت المقدس آسمانوں کے چڑھنے کا انکار کرے تو بدعت ہے **حرف**

سبحان اللہ صیرہ بانی ہدیہ کہ راہی تو حضرت نے فرمایا میں اس بات کو مقرر کرتا ہوں اور نبیوں کو براؤ عمر حضرت نے ہر حال ان کے ابو کو براؤ اور
 واپس نہ تھے **ف** یہ قول راوی کا ہی یعنی ابو بکر اور عمر نے فرمایا تھا ابو بکر اور عمر نے اس مجلس میں
 نہیں تھے یا کہ یہ قول حضرت کا ہی یعنی باوجودیکہ بیکر اور عمر نے اس وقت کلام دونوں شخص جو دیکھے گئے اور ان کو اس کا یقین ہو ہی بل اور حضرت نے
 کو کلام کی طاقت دینا خدا کی قدرت کے مجسمہ نہیں اس میں سے صدیق اور غاروق کی بڑی فضیلت ایمانی ثابت ہوئی کہ حضرت نے اپنے
 ایمان کے ساتھ ان کے ایمان کو مایا بعد اس کے اچھا یا نہیں کیا کہ ہم بھی ایمان لائے جس کا حضرت ایمان لائے **ف** ابو بکر نے کہا کہ بیٹے
 رَحْلُ تَشْتَبِي بِطَرِيقِي فَوَيْ جَدِّ غَضَبٍ شَقِيٍّ عَلَى الطَّرِيقِ فَاتَّخَذَ اللَّهُ لَهُ قَعْقَرًا بخاری اور مسلم
 ابو ہریرہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت میں کہ ایک مرد چلا جاتا تھا راہ میں اسے کانٹے کی شاخ راہ پر پانی بھر رہا اسے اور
 علم کر دیا تو خدا نے اس کی قدرانی کی اور اس کو بخش دیا **ف** معلوم ہوا کہ یہ گناہ کو راحت رسانی خدا کو نہایت پسند ہے اور
 ثابت ہوا کہ ادنیٰ نیک کام بھی اگر غاصب سے ہو تو گناہ منفرت کا سبب ہے **ف** ابو بکر نے کہا کہ بیٹے رَحْلُ تَشْتَبِي بِطَرِيقِي فَوَيْ جَدِّ غَضَبٍ شَقِيٍّ عَلَى الطَّرِيقِ فَاتَّخَذَ اللَّهُ لَهُ قَعْقَرًا بخاری اور مسلم
 بخاری اور مسلم نے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک مرد اپنے بالوں کو لٹکھی کے ہو کر شاخ سے اپنے بدن کی سیاہی دیکھ کر بھولتا ہوا چلا جاتا تھا
 کہ ناگاہ خدا نے اس کو زمین میں جھنسا دیا سو وہ قیامت تک میں گنہگار رہا تا وقت چلا جاتا تھا **ف** ہر چند سختی پر ہونے
 بہت بالوں میں لٹکھی کرنا درست ہے بلکہ سنت ہے لیکن اس سے معلوم ہوا کہ جب آدمی کو اپنی آرائش سے گھبرا کر آگیا اور اسے ایک دوڑ بھا
 تو مضر غضب الہی میں گرفتار ہوا خواہ دنیا میں جیسے کہ اس شخص پر گذر خواہ آخرت میں اس کے کثیر اہل تعویٰ سے عذر و لباس میں نہیں جینا اور
 اپنی اولاد کی بچہ عادت نہ لائے دی کہ نہ کراہ و نہ زنا نہ لٹکھی کے عذر و پوشاک پہنے اور بالوں میں لٹکھی کیا کرے اور پھر اپنی انگلیں نہ جھانکے ان کی
 معلوم ہوا کہ شخص صوف کے کاٹنے چھیننے سے سخت لگتا اور شیخ فقط کا چیلے اور گھنڈہ کر کے زمین میں جھنسا گیا تو ان حدیثوں کے ایک حدیث کا ترجمہ
 کہ نیک کام اگر چہ تیرہ سو بار اس کے نواب نامہ ہو جائے اور بد کام اگر چہ ظاہر خجین معلوم ہوتا ہو پر اس کے وبال سے نڈر نہ ہونا چاہیے
فصل میں سے حدیثیں ہیں جن کے سر لکھن کی لفظ ہے **ف** حَارِ لَعْنُ اللَّهِ الذِّبِّيَّ وَسَمَةَ **ف** لکھن کی
 حاکم افندہ و سیم فی و صحیحہ بخاری اور مسلم میں جابر بن عبد اللہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے اس کو جس نے اس گدھے کو
 داغایا حضرت نے فرمایا جب کہ موہنہ داغ ہو گئے گو دیکھا **ف** جانور کا موہنہ داغنا حرام ہے سب علماء کے نزدیک ہے کہ سوا
 بدن بیمار کی واسطے داغنا درست ہے **ف** ابو ہریرہ نے کہا کہ **لَعْنُ اللَّهِ السَّارِقَ لَسَرَفِ الْبَيْضَةِ فَتَقَطَعَ يَدُكَ وَ**
لَسَرَفِ الْحَبْلِ فَتَقَطَعَ يَدُكَ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے جو کہ اسے ایسا ہو کر
 ہی تو اس کا تھکا تھکا جانا بالی ریشی چراہی تو اس کا تھکا تھکا جانا تھا **ف** جو کہ تھکا تھکا سے میں ضابطہ طری اہم علم کے نزدیک
 دس درم چوری کی نصاب ہے اور اہم شافعی کے نزدیک بیچ دینا یعنی ایک ٹاشہ اور ایک ٹی سونے کے برابر تو مطلب جس سے
 یہ کہ لوہے یا چاندی کا اندام اور جس کی قیمت دس درم ہو اور ریشی مراد جس کی دس درم قیمت ہو جیسے جہاز کی ریشی کہ بہت قیمتی
 ہوتی ہو یا یہ مراد ہے کہ جس کی کوئی دس درم کی چوری کی حادث پڑی تو کبھی قیمتی چیز بھی چراہی تو بیش بہا ہو سکتا تھا کہ جس کی قیمت
 یا کہ چمک ابراہیم اسلام میں تھا اب نسخہ ہے **ف** **لَعْنُ اللَّهِ الْوَأَصْلَةَ وَالْأُتْرُقَةَ وَالْأُتْرُقَةَ وَالْأُتْرُقَةَ**

بینی تھی کہ میں اس کو جاہتا تھا جسے نہایت محبت فرمادہ ہوئے رکھتے ہیں یعنی میں اس کا کمال عاشق تھا سو اس کی طرف سے اس کے
 سینے اس کی ذات کو جاہل یعنی حرام کار کا ارادہ کیا سو اس نے نہانا میرا تک سوا شرفیاں میں اس کو دوں یعنی سو شرفیوں پر
 رہی ہوئی سو میں نے محبت اور کوشش یہاں تک کی کہ سو شرفیاں جمع کیوں ہیں ان کو اس کے پاس لایا پھر جب میں اس کے دونوں
 کے اندر واقع ہوا تو اس نے کہا اے خدا کے بندے خدا سے اور خدا کو نہ توڑ کر جس طرح کہ اس کا حق ہو یعنی بدرون کجاشی از اللہ
 بکارت نہ تو میں اس کو کھڑا ہوا اس کے اوپر سو آئی اگر تو جانتا ہو کہ یہ مدت کی فی آرزو تیری ضمانت کی واسطے ترک کی ہو
 تو کھول دے پھر واسطے ہر تیرے ایک دن تجھے خدا کے واسطے کھول دیا اور تیرے اس کی کہا کہ اے میں نے ایک مزدور کو کھڑا
 اس میں تین بھر مزدوری پر چھینٹ کر اس کے پاس چلا دیا اور تیرے ایک دن کے واسطے کہ اس کے پاس اس کے واسطے اس کے
 کیا سو اس کو چھوڑ گیا اور اس کی طرف سے سو نہ ہو تو ہمیشہ میں اس کو بوتا رہا یہاں تک کہ برکت ہوئی کہ اس کے گاہے بیل اور
 غلام ہونے کے چر او اس کے ہر چہ وہ مزدور کے پاس یا سو کہنے لگا کہ خدا سے ڈر اور میرا حق لیکر مجھے ظلم نہ کر میں نے کہا جاراں گا بیلیوں اور
 اس کے چر او والوں کی طرف سو اس کو نہ تو اس نے کہا خدا سے ڈر مجھے سزا دینا نہ سو میں نے کہا میں تجھے کھلی نہیں کرتا ان کے
 بیلیوں اور اس کے چر او والوں یعنی یہ سچ جی تیرا ہی مال ہے سو اس کو لیا اور اپنا سب مال لیکر چلا گیا سو آئی اگر تو جانتا ہو کہ میں نے یہ
 امانت داری تیری ضمانت کی واسطے کی تھی تو کھول دے جتنا باقی رہا میری سو خدا باقی ہے پھر کھول دے **یاف** اس حدیث میں
 بہت کام کام کے فائدہ ہیں اول یہ کہ سخت مصیبت اور نہایت ہلاک میں جب کسی کو کوئی تدبیر نہ ہو سکے تو اپنے خالص مال کو خلاصی کا
 وسیلہ کرے حق تعالیٰ اس کو نجات دے گا دوسرے یہ کہ ماہی کا حق اپنی جان اور وجود اور لڑکوں کے حق پر قدم نہ دے اور عہدہ کیسے
 داخل ہوتے ہیں کہ قادر ہو کر گناہ سے بچنا اور صرف خدا کے خوف سے شہوت کو دہانا اور خود شرف نفسانی کو مٹانا ہو کمال کی بات
 اور خدا کو نہایت پسند ہے جو حق سے فراق کا حق ادا کرنا رضا الہی کا عہدہ وسیلہ ہو یا جو میں یہ کہ جو مال کے بدون اجازت اس کا
 ناج بونہ تو اس کے حاصلات مالک ہی مالک ہے **ق** اَبُو مُہْرَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
 اَلْتَفَتْتُ إِلَيْهِ الْبَقْرَةَ فَقَالَ لِي كَمْ اُخْلِقَ لِهَذَا اَوْ لَكُنِّي اِنَّمَا خُلِقْتُ لِلْخَرْفِ فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ
 اللَّهِ بَقْرَةً تَكَلِّمُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنِّي اَوْ مِنْ يَدِ اَنَا وَاَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَبَيْنَمَا رَاجِعُ
 فِي غَنَمٍ عَدَا عَلَيْهِ الدَّبُّ فَاَخَذَ مِنْهَا شَاةً فَطَلَبَهُ الرَّاعِي حَتَّى اسْتَفْتَدَهَا مِنْهُ فَالتَفَتَ إِلَيْهِ الدَّبُّ
 فَقَالَ لَهُ مَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبْعِ يَوْمَ لَيْسَ لَهَا رَاجِعٌ غَيْرِي فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللَّهِ ذَبَّ يَوْمَ لَيْسَ لَهَا رَاجِعٌ فَقَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنِّي اَوْ مِنْ يَدِ اَنَا وَاَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمَا هُمَا كَثَرُ غَنَمِي اَوْ مِنْ يَدِ اَنَا وَاَبُو بَكْرٍ
 روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت میں کہ ایک مرد بیل کو لٹکتا تھا اوپر بوجھ لائے ہوئے بیل نے اس کی طرف دیکھا سو کہا کہ میں یہاں
 بوجھ لائے اس کے واسطے نہیں پیدا ہوا میں تو کھیت کے واسطے پیدا ہوا ہوں تو لوگوں نے تعجب سے کہا سبحان اللہ بیل بھی دلتا ہے تو حضرت نے فرمایا کہ شہر
 میں اہل بانی کو سچ جانتا ہوں اور ابو بکرؓ اور عمرؓ سچ جانتے ہیں ان کی حالت میں کہ کوئی چرے والا اپنی بھیڑ کر یوں میں تھا تو اوپر
 ایک بھیڑ راہ وڑا تو ان میں سے ایک بکر بھٹی گیا تو اس کی تلاش میں باہر آنے والا یہاں تک کہ اس کو بھیڑے سے چھڑ لایا تو بھیڑ نے
 اس کی طرف دیکھا سو کہا کون بھیڑ کرے تو قیامت میں بچاؤ کیا جس دن اس کا کوئی چرے والا اس پر سوا نہوگا تو لوگوں نے تعجب سے کہا

[illegible]

ہوئے قریب اپنا مونہ نیک برہنہ ہی یعنی سجدہ کرنا ہی کا فروغ کیا کہ ان ابوجہل نے کہالات اور غری کی قسم کہ اگر میں اس کو جس حالت میں
دیکھوں تو اپنے باپوں سے اس کی گردن کھنڈ لوں گا اور ایک روز حضرت نماز پڑھتے تھے کہ وہ ناپاک اسی قصد پر چلا جیسے کہ پاس گیا
تو اس نے وہ خوچ وکے ملے جھاگ لگوئے کہ ان کو یوں اس طرح جھاگاؤ کہ ان کو جھک لینے اور جس کے درمیان آگ سے بھری ہوئی خشت بن
نظر پڑی اور اس کے گرد اور اندر نہایت آگ اور بہت پر معلوم ہوئے جسے حضرت نے حدیث فرمائی یعنی اگر میرے قریب ہو دو جاتا تو فرشتے
اس کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتے حدیث معجزہ یہ ہے **وَمَا يَعْزُبُ عَنْهُ لَوْ كَانَتْ عَيْنَانِ وَآيَاتِي وَأَنَا أَسْتَعِزُّ بِقُرْآنِكَ الْبَاحِرَةِ فَتَالَهُ**
مسلم بن ابوموسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو مجھ کو جتنا جس وقت کہ میں ان کو بیٹھا قرآن پڑھنا سنتا تھا تو مجھ کو بھلا ہوا
ہو یا اور تو زیادہ خوش آواز سی پڑھتا ہے حضرت ابوموسیٰ نے فرمایا **ابو موسیٰ نہایت خوش آواز تھے رات کو قرآن پڑھتے تھے کہ**
حضرت اوس سے کہنے لگے تو کھڑے ہو کر سن لے صبح کو یہ حدیث ابوموسیٰ نے فرمائی **خَوَاتِنُ عُبَّاسٍ لَوْ سَأَلْتَنِي هَذِهِ الْقِطْعَةَ مَا**
أَعْطَيْتُكَهَا وَلَنْ تَعْلَمُوا أَنَّهُ اللَّهُ فِيكَ وَلَكِنْ أَذْهَبَتْ كَيْعْبُكَ أَنَّكَ اللَّهُ وَرَأَيْكَ كَرَأْيِكَ الَّذِي أَرَيْتُ فِيكَ
مَا أَرَيْتُ وَهَذَا نَائِبُكَ يَجِيئُكَ عَنِّي قَوْلُ السَّيِّلَةِ وَنَائِبُكَ هُوَ نَائِبُ بْنُ قَلَيْسٍ بْنِ شَمَّاسٍ بخاری میں ہے
بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے سیلہ کذاب فرمایا کہ اگر تو مجھ سے اس کھجور کی چھری کا ٹکڑا مانگے گا تو اس کا بھی تجھ کو نہ دوں گا اور خدا کا قصد کہ جو
شیر حق میں شمن چکا تو اس کو گر نہ ہٹا سکیگا یعنی تجھ کو ہلاک کر گیا اور دونوں جہان میں غصہ صحت کر گیا اور اگر تو اسلام سے بھرا تو البتہ
خدا شیر کو کچلے گا اور مقرر میں تجھ کو دی جانتا ہوں جو تجھ کو خواب میں کھلایا گیا جو کہ کھلایا گیا اور یہ ثابت تجھ کو میری طرف سے جواب دینا
مرا و ثابت و قنات ہے جو قنیس بن شماس کا بیٹا ہے **ف** عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ سیلہ کذاب حضرت کی حیات میں ملک
یاسر سے بہت اپنی قوم کا جو ہم لیکر شیعہ میں آیا اور حضرت کو پیغام دیا کہ اگر محمد اپنی موت کے بعد پیغمبری کا حمدہ تجھ کو دینے تاکہ میں ملک
مالک بن نویر سے سلام قبول کروں اور تابعدار ہوں تو حضرت اوس کے پاس تشریف لے گئے حضرت کے ہاتھ میں کھجور کی چھری تھی اس کے سر کے اوپر
کھڑے ہو کر یہ حدیث فرمائی یعنی میں تیرا حال خواب میں دیکھ چکا ہوں کہ تو پیغمبری کا دعویٰ کر گیا تو خدا تجھ کو غارت بھی کر گیا اور سیلہ کذاب نے قرآن
کے مقابلے میں کچھ خرافات اور وہابیات کی تک بندی کی تھی سو فرمایا کہ وہ خرافات میرے سنے کے لائق نہیں اس کی جواب دہی کو
میری طرف سے ثابت بن قنیس کا ثابت کرنا ہے ثابت بن قنیس انصاری تھے بڑے گویا حضرت کے خطیب چنانچہ ثابت نے اوس کے خرافات کو
ایسا چھڑا کر کچھ ثابت کر لیا بعد اوس کے سیلہ کذاب اپنے ملک کو لوٹ گیا اور وہاں حضرت کی پیغمبری میں شرکت کا دعویٰ کیا حضرت کو
خط لکھا کہ تم نبوت میں تمھارے شریک ہو سب ملک کی زمین آدھی تمھاری آدھی ہماری حضرت نے جواب لکھا کہ میں تو حقیقت میں
خدا کی پالیس بندوں میں سے ہوں جس کو چاہے اس کو پادشاهت اور آخرت تو خاص یہ میرے گروں کے لیے ہے بعد حضرت کے انتقال کے سیلہ نے شرکت کا دعویٰ
چھوڑ کر نبوت کا دعویٰ شروع کیا ہزاروں لوگ اوس کے تابعدار ہو گئے تھے صدیق اکبر نے اپنی خلافت میں غنیمت جیج کر کے اس کو مارا
اور اوس کے لوگوں کو مٹایا اگر صدیق اکبر اوس کو نہ مارتے تو اب تک اوس کے لوگ اسی کا کلمہ پڑھتے جاتے بڑا دین میں فساد پڑتا جیسے شیعہ شی
میں بحث رہتی ہے اوس کے مذہب اب لوں سے بھی رہتی اسی مقام سے اگر آدمی غور کرے تو صدیق اکبر کی فضیلت کو سمجھ جائے کہ دین میں سے
ایسے عمدہ کام اوس نے ہوئے **خَوَاتِنُ عُبَّاسٍ لَوْ سَأَلْتَنِي هَذِهِ الْقِطْعَةَ مَا أَعْطَيْتُكَهَا وَلَكِنَّ أَذْهَبَتْ كَيْعُوبُكَ أَنَّكَ اللَّهُ وَرَأَيْكَ كَرَأْيِكَ الَّذِي أَرَيْتُ فِيكَ**
مَا أَرَيْتُ وَهَذَا نَائِبُكَ يَجِيئُكَ عَنِّي قَوْلُ السَّيِّلَةِ وَنَائِبُكَ هُوَ نَائِبُ بْنُ قَلَيْسٍ بْنِ شَمَّاسٍ بخاری میں ہے
ف عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ سیلہ کذاب حضرت کی حیات میں ملک

اس ضمن میں کہ حدیث ہذا اناج کے تولنے یا نہ میں برکت ہے تو مطلب یہ ہے کہ مول لینے اور چھیننے کے وقت تو تولنا ضروری نہ کہ کسی زیادتی نہ ہو اور
 اپنے گھر کے خرچ یا خیرات کے واسطے تولنا نہ چاہیے کہ اس میں برکت ہی اس واسطے کہ تول تول خرچ کرنے والے کی نظر خیر نہیں ہوتی اناج پر نہ ہو جو
ق **ابو ہریرہ** عن عائشہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 علی المذبح علی عاتقہ من عبد اللہ بن عباس یہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مردوں کو ادھر صرف دعویٰ ہو کہ لوگوں کو
 دیا جائے تو مقرر بیٹھے لوگ مردوں کو خون اور مالوں کا ناحی دعویٰ کریں لیکن مدعا علیہ پر تو قسم ہے **ف** یعنی اگر شرع میں دعویٰ
 سے گواہ طلب نہ ہو تو صرف دعویٰ کرنے پر مقدمہ فیصل ہوتا تو بہت دین لوگ لوگوں کا ناحی خون کا لٹے اور مال ہضم کرتے اسی واسطے
 شرع میں قاعدہ مقرر ہوا کہ جب دعویٰ ہو کرے اور مستحب گواہ لائے تو جیتے اور اگر اوسے گواہ نہ ہو تو مدعا علیہ قسم کھاوے کہ مدعی جھوٹا
 تو مدعی ہمارے اور اگر گواہ نہ ہوں اور مدعا علیہ قسم سے انکار کرے تو مدعا علیہ پر مدعی جیتے چنانچہ تفصیل اور احادیث میں موجود ہے
ق **ابو ہریرہ** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 یحکم الذی عند اللہ من العذاب لکم یا من من النار بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ اگر کافر خدا کی
 سب سے رحمت کو مانے تو باوجود کفر کے بہشت سے ہرگز نا امید نہ ہو اور اگر ایماندار خدا کے سب سے عذاب کو جانے تو دوزخ سے
 ہرگز مطمئن نہ ہو **ف** شہر اگر درہدیک حملای کرم و غزایل کو یہ نصیبی ہرم و دران کم کہ از فضل پسند و قول اولوالعزم
 راتن بلرز در ہول و رحمت اور عذاب خدا کی دو صفتیں ہیں اور خدا کی صفت کی انتہا نہیں جیسے اوسکی ذات کامل پر کسی کو کمی
ق **ابن مسعود** عن عبد اللہ بن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 یقنع الذین خیر اللہ من ان یموتوا بکین یکا یموتوا بکین اور مسلم میں ابو جہیم سے روایت ہے کہ جب کا نام عبد اللہ
 بن عباس سے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر نماز کی آگے کا چلنے والا جانتا کہ اوس پر کتنا عذاب ہوگا تو فوراً اوس کو دھان کا کھڑو پر سنا یا چلیں
 یا چالیس مہینے یا چالیس گھڑی اوس کے آگے چلنے سے بہتر معلوم ہوتا **ف** اس حدیث میں اسی صفت اور نصیحت کی تائید ہے
 حضرت نے فرمایا یا چالیس مہینے یا چالیس دن یا گھڑی لیکن امام طحاوی نے جو بڑے محدث ہیں کہا ہے کہ چالیس مہینے یا چالیس دن یا گھڑی
 نماز کی آگے چلنا اوس وقت میں گناہ پر جہاں سے آگے چلے نہ ہو اور اگر آگے ہو تو درست ہے گناہ نہیں **ق** **ابو ہریرہ** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 یحکم الذین عند اللہ من العقوبۃ ما طع بحتہ احد و لو یعلم الکافر ما عند اللہ من النجۃ
 ما قنط من جنتہ احد بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر ایماندار جانتا کہ خدا کے پاس عذاب تو
 اوسکی بہشت کی کوئی طرح نہ کرے اور اگر کافر جانتا جتنی کہ خدا کے پاس رحمت ہے تو اوسکی بہشت سے کوئی ناسب نہ ہوتا
ق **ابو ہریرہ** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 لا شتموا و لو یعلمون ما فی النجۃ لا شتموا الذین لا یعلمون ما فی العتۃ و الصبیح لا یبقی ہما
 و لو حبوا بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر لوگ جانیں جتنا ثواب کہ اذان دینے اور عجات
 کی اول صف میں ہے پھر جھگڑا فیصل ہو نہ کا کوئی طریق نہ ہوین سو کہ قرآن کے تو البتہ قرصہ ڈالیں اور اگر جانیں کہ کیا ثواب
 ہر طرح کے اول وقت نماز پڑھنے میں تو جماعت کے واسطے مسجد میں حاضر ہونے کی نہایت جلدی کریں اور اگر جانیں کہ کتنا

نواب ہر عشا اور فجر کی جماعت کا تو اوپر گھسٹتے **ف** یعنی اگر اذان اور اذان صفت کا نواب معلوم ہو جاوے تو لوگوں میں جھگڑا
ہر ایک شخص ہی جگہ کہ میں ہی اذان میں ہی صفت اول میں اذان میں ہی صفت جانیں کہ جھگڑا ہونے کے فیصلہ ہوگا تو ضرور
قرعہ دالین جس کا نام پہلے وہ اذان کہے اور صفت میں داخل ہو اور اگر جماعت فجر اور عشا کا نواب معلوم ہو اور سب میں سبب صفت اور
نا تو ان کے پانوں سے نہ اسکیں تو لوگوں کی طرح گھسٹتے ہوئے آدین حدیث میں اذان اور صفت اول اور طہر کے اول وقت اور خصوصاً
فجر اور عشا کی فضیلت کا بیان ہو لیکن دوسری حدیث میں آیا ہے کہ اگر کسی میں طہر کی نماز پڑھنے کے وقت سب ہی کہ لوگوں کو تکلیف نہ ہو
جماعت پوری ہو جائے تو علم الناس معانی الف حدیث کہ ماسا سر اکب و حدیث کہ بلیک ایک اخباری اور عبد اللہ
عمر سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ اگر لوگ جانیں کہ تنہائی میں غریب تو رات کو کوئی سزا نہ تھا کبھی بچے **ف** معلوم ہوا کہ رات کو تنہا
درت نہیں رہا سب اس کے کہ میں دینی اور دنیاوی دونوں نقصان میں ہی نقصان تو یہ کہ نماز جماعت محروم رہا اور دنیاوی تہ نہائی میں رات کو
ہم اور ہر رات میں اور شیعہ کا اکثر ہونا یا وجہ بیعت میں اس کو سفر کرنا منع ہوا تو یہ کہ زیادہ تر اذیت ہر مثل مشہور ہے کہ الفریق فی الطہر
فصل اس فصل میں حدیثیں ہیں جن کے سر پر لولائی لفظ ہے **ف** ابن عباس رضی اللہ عنہما کہ ان اشق علی امتی
کہ امر دھمکا کہ ان یصلو شاکذا لک یعنی صلوات اللہ علیہ **قالہ** حین احسھا بخاری اور مسلم میں عبد اللہ
بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ اگر میں اپنی است پر شکل اور شخص نہ جانتا تو میں ان کو واجب کر کے حکم کرتا کہ عشا کی نماز ادا
پڑھا کر میں ایک بار حضرت نے زیادہ رات کے عشا کی نماز پڑھی تب حدیث فرمائی **ف** معلوم ہوا کہ عشا کی نماز میں تاخیر سبب
یعنی تنہائی رات کے اسی رات تک بعد اسی رات کے وہ وقت ہے **ف** ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کہ ان اشق علی امتی کہ امر دھمکا
بالیسوا کہ مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ اگر میں اپنی است پر شکل نہ جانتا تو میں ان کو واجب کر کے سوال کا حکم کرتا یعنی
بجگہ نماز میں **ف** سوال کرنا سنت ہے اتفاق خصوصاً نماز کے وقت اور امام شافعی کے نزدیک فجر اور طہر کے زیادہ رات کے
ہو سوال سے بوجھ ہوئی ہے خصوصاً قرأت قرآن اور نیند اور سکوت اور بھوکہ کے وقت زیادہ تر سبب ہے سوال کر دینے کی کڑی کی جگہ
بیلو کی سوال سے بہتر چوٹی اونگی برابر ہوئی اور بالشت بلبر لینی **ف** انس رضی اللہ عنہما کہ ان اشق علی امتی کہ امر دھمکا
بخاری میں انس سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ اگر ہجرت ہوئی تو انصار یوں ہیں میں ایک مرد ہوتا **ف** یعنی انصار میں
جھگڑا ہے پسند خاطر ہیں کہ اگر ہجرت کی صفت مجھ میں جو نہ ہوئی تو میں اپنی ذات کو انصار یوں میں شمار کرتا **ف** انس رضی اللہ عنہما کہ
ان لا تداقنوا الداعی ان یسئلکم عن عذاب القبر عن اہل القبر مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ
مجاہد اسکا خوف نہ ہو تاکہ تم عذاب قبر سے ڈروں گا دفن کرنا چھوڑ دو تو خدا دعا کرنا کہ تمکو عذاب قبر سے ڈرنا **ف** یعنی اگر
تم عذاب قبر کا سنو تو اتنے بدحواس ہو جاؤ کہ دفن کرنا پسے مردوں کا بھوننا و معلوم ہوا کہ مرد قبر میں ایک وقت چلا ہوا ہے کہ آدمی اور جن
ان اسطے نہیں سنتے کہ ان کی زندگی نہ دشوار ہو جاوے **ف** ابن عباس رضی اللہ عنہما کہ ان اشق علی امتی کہ امر دھمکا **قالہ**
للضعیف بن جثامۃ لما اھدای الیکہ حاکم و تحفہ میں عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ اگر تم
احرام نہ ہو تو ہم تمہیں قبول کرتے ہیں **ف** جثامہ بن جثامہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ اگر تم کو ضرر ہوگا کہ حضرت کو تنہا دیا تھا **ف**
یعنی محرم کو زندہ شکار کا لینا درست نہیں اسطے ہم قبول نہیں کرتے معلوم ہوا کہ عذر دینی سے دعوت کا قبول کرنا اور خصوصاً

فرمان نادر رضائے کونین اور حج اور زکوٰۃ بتلائی تو او سنے کہا اور خدا کی قسم جسے سچا پیغمبر کیا کہ میں اس میں زیادتی کرونگا نہ کسی
جسٹ کیا جسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہم اس کے کلام کا یہ غلط نہیں کہ سو آفرین میں سنت اور نفل کرونگا بلکہ یہ مطلب کہ فروج زیروں میں کچھ کمی
زیادتی اپنی طرف نہ کرونگا اور دوسری وجہ یہ کہ وہ شخص اپنی قوم کی طرف سے ایسی ہو کر آیا تھا تو مطلب کہ اپنی قوم کو اس پر پیغام سنانی میں عیا
طرف کچھ کمی زیادتی نہ ہوگی جیسا کہ حضرت سنا ہی ویسا ہی ہوا کہ کونگا کہ ابھی خبر یہ کہ لکن کنت کما قلت کما شہدا
لنفسہم الملک ولا یزال معات مر اللہ ظہرنا علیہم جہہ شادمت علی ذلک **فما لہ** لرجل قال یا رسول اللہ
ان فی قریبہ اصابہم ویقطعوا نبی وأحسن البیوعہ ویسبون الی وأحلمہم ہم ویجھلون علی
مسلم بن ہریرہ روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ اگر حقیقت میں فی الیسا ہی ہی جیسا کہ تو نے کہا تو گو یا تو اس کے سونہر پر جلتی رکھ ڈالتا ہے
اور ہمیشہ خدا کی طرف سے تیرے ساتھ ایک ہوگا فرشتہ رہے گا کہ بجگا اور ہر غالب کھجگا جب تک کہ تو اس حالت پر رہے گا جیسے حضرت ابوہریرہ
کہا جس نے یوں کہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دار میں کہ میں نے اسے سلوک کرتا ہوں اور جو مجھے برادری کا حق کا ہے میں اور میں اس
حسان کرتا ہوں اور جو مجھے برائی کرتے ہیں اور میں اس سے غم خوری کرتا ہوں اور جو مجھے جہالت کرتے ہیں گلیاں دیتے ہیں **ف**
یعنی اگر حقیقت میں ایسی ہی ہو تو میں لوگ تیرے ساتھ بدلہ لے کر نے سے دوزخ میں پڑینگے کہ باوجودیکہ احسانات اور غم خوری کچھ برادری کا
حق نہیں ان کرتے اور اس کے خاطر جمع رکھ کر تو اس غم خوری اور احسانات کے لئے دنیا میں کبھی دلیل اور بے عزت نہ ہوگا سوا اس کے
کی طرف سے تیری دو کاری کو فرشتہ مقرر رہے گا بشرطیکہ تو اسی حالت پر قائم رہے جس پر برادر پروری اور غم خوری کی نہایت خوبی ثابت ہوئی
فصل میں فصل میں جو حدیثیں ہیں جن کے سر پر خیر کی لفظ ہو **ف** حکیم بن حزام حدیث الصدق قہ ما کان
عن ظہیر بن یحییٰ بخاری اور مسلم میں حکیم بن حزام سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ بہترین خیرات جو مال داری ہو **ف** یعنی قہ
یا محتاج کو خیرات کرنا ضرور نہیں اور سو واجب ہے کہ اول فرض ادا کرے اور اپنے اہل و عیال کی خیرگی کرے کہ وہ اس کا حق نہیں و
کے حق پر مقدم ہو خیرات کرنا تو مالدار کو چاہیے جس کا مال حاجت شرعی سے زیادہ ہو **ف** ابن مسعود حدیث الثالث قرنی
نقل الدین یقولون ہم نسم الذین یقولون ہنوعہم شریعہ فوجی قوم شکوف شہادۃ احمد ہم عینہ و عینہ شہادۃ
بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا سب لوگوں بہترین سیر زانے کے لوگ ہیں یعنی اصحاب پھر لوگ ہیں
جو صاحب طے ہوئے ہیں اور ان کے شاگرد اور صحبت دیدہ ہیں یعنی تابعین پھر لوگ بہترین جو تابعین سے طے ہوئے اور ان کے ہم صحبت ہیں
تابعین پھر ان میں انوں کے بعد لوگ آدین کے جنکی گواہی قسم پرستانی کرے گی اور قسم گواہی پرستانی کرے گی یعنی دروغ فاش ہوگا
طے علمی اور دیانتی کے سببے ناحق بیغائدہ قسمیں کھائینگے اور نہ حاجت گواہی دینگے **ف** جلال الدین جو فی بخاری کی
سج میں کہا کہ ہر قرن ایک زمانہ کے ہم عصر ہوں وضع کو کونگا نام ہو جسے کہتے ہیں کہ ساتھ ہر قرن ہوتا ہے اور بعضوں کے نزدیک ہر قرن
لینے صحیح بات تو یہ ہے کہ قرن کی مدت کچھ مقرر نہیں ہے حضرت اور حکایا زمانہ ابتدا نبوت سے اخیر صحابی کی موت تک ایک سو تیس برس کا تھا
اور تابعین کا زمانہ ایک سو تیس برس کا تھا اور تابعین کا زمانہ دو سو تیس برس کا تھا تمام ہو چکا سوا اسی وقت میں نہایت جتنی تک ہر قرن
اور فرقہ مسترلہ نے زبان رازی شروع کی اور حکایت کا علم یونانی زبان سے عربی میں ترجمہ ہوا اور سکودریافت کر کے کچھ مسلمانوں کے عقیدے
پر گئے اور ان کے اہل سنت پر بادشاہوں کی زیادتیوں شروع ہوئیں غرض کہ اسلام میں بیعت بیعتی اور دین الٹ پلٹ گیا اور ہمیشہ

خوف ہو اور عورتوں کی صفوں میں پہلی صف کو بڑا فرمایا اور پچھلی کی تعریف کی ہوا سطلے کہ پہلی صف مردوں کے قریب ہو اور عورتوں کے دور میں
 نہیں اور پچھلی صف مردوں کے دور میں پردہ پوشی نہایت ہی معلوم ہو کہ عورت مرد کو نظر روکنے کے لازم ہو اور اس کا ایک تمام حصہ ہوا
 چاہے نہ کہ جابر خدیم کہ احسنکم وفضلاء بخاری میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ تم لوگوں میں بہتر آدمی ہے جو خوش
 ادا کرنے میں بہتر ہو **ف** جابر سے روایت ہے کہ حضرت ایک شخص سے فرمایا کہ تم عرواٹ قرض لیا جب بیت المال میں کوٹہ کر کے
 اونٹ آئے حضرت جابر نے فرمایا کہ اس کا قرض ادا کر جاؤ گا کہ حضرت اس کا اونٹ کم عمر کم قیمت تھا اور بڑے اونٹ قیمتی ہیں حضرت نے فرمایا
 قیمتی ہی اونٹ اس کو دے پھر یہ حدیث فرمائی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرواٹ قرض ادا کرنے میں سخت اور اس طرح کے قرض میں زیادہ دینا سود میں مل
 نہیں اس واسطے کہ سود میں زیادہ لینا شرعاً لیتے ہیں اور ہمیں شرعاً تھا حضرت نے اپنی طرف سے احسان کیا علاوہ اس کے بیاج وزن اور
 بیاجوالی چیز میں ہوا یا جاندار میں کی بیشی بیاج نہیں **خ** عثمان وعلی خدیج کہ تمہیں تعلم القرآن وعلیہ بخاری میں
 حضرت عثمان اور علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا تم لوگوں میں بہتر آدمی ہے جو خود قرآن کو سیکھے اور غیروں کو سکھائے **ف**
 خواہ وہ ان پر اور قرأت کے قاعدے سکھے اور سکھائے خواہ قرآن کے معانی اور مطالب اور احکام خود بخود سمجھے اور لوگوں کو بوجھ سکھائے لیکن ان
 یہاں البتہ کہ سبب کی وجہ سے صرف لفظ سے زیادہ تفضل ہے کہ غرض از تنزیل قرآن تہذیب سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر تریل حروف
 ابوعمر بن العاص کہ **ف** لکن اکل لیساء فی لیساء علی وکل فی صغیرہ واکل علی ذوق
 رفیعہ ایت یکا بخاری اور مسلم میں ہے جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو رے میں کہ اونٹ کی سواری کرتی ہیں ان میں قریش
 کی عورتیں بہترین یعنی سب عرب کی عورتوں میں قریش کی عورتیں بہترین نہایت مہربان چھوڑ لوگوں پر اور بڑی گھمباز ہیں
 غاوند کے مال کی **ف** ام مانی علی رضی اللہ عنہا کی بہن بیوہ ہو گئی تھیں حضرت نے چاہا کہ اون سے نکاح کرے ام مانی نے کہا کہ چہرہ تو کم
 سے آپ بیکر نزدیک یادہ پیاسے ہیں میرے لئے نہایت چھوٹے ہیں میں نہیں چاہتی کہ آپ کے بستر پر دو دوں اور جلا دوں اور میں بھی
 بھی ہو گئی ہوں یعنی ان عذروں میں نکاح نہیں کر سکتی تھیں حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور تمام قریش کی عورتوں کی تعریف کی اور تم
 کا غدر پسند کیا معلوم ہو کہ عورت میں ہی بڑی خوبی ہے کہ درد والی ہو اور لڑکوں کو اچھی طرح پالے اور اپنے حاکم و مال کو صالح بنوے
ق علی خدیج لیساء ما تم بہت بخیر ان و خدیج لیساء خدیجہ بخاری اور مسلم میں علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
 حضرت فرمایا کہ اپنے زمانہ میں مریم عمران کی بیٹی سب عورتوں سے افضل اور اپنے زمانہ میں یعنی است محمدی میں سب عورتوں سے افضل
م ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ افضل ان میں ہے جو اپنے مال کو خیر سے خرچ کرے اور اپنے مال کو خیر سے خرچ کرے
 اخرج مینا و لا تقوم الساعة اکل فی یوم الجمعہ مسلم میں ہے جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا افضل ان میں ہے جو اپنے مال کو خیر سے خرچ کرے
 جسے کا دن ہو اوس دن آدم پیدا ہوا اور اوس دن ہشت میں اہل کیے گئے اور اوس دن ہشت سے نکال گئے اور قیامت قائم ہوگی کہ جسے
 کے دن **ف** اچھ دن میں تمام عالم پیدا ہوا کشتی سے پہلے شروع ہوئی جسے بر ختم ہوئی تو یہودی سمجھے کہ ہفتے کو خدا نے عالم کی پیدا
 سے فراغت پائی تو یہ حکم لازم ہے کہ سب دنیا کا کام چھوڑے اوس دن عبادت کریں اور نصف صدی یہ سمجھے کہ ابتدا کے بعد شمس عالم کی کشتی سے
 ہوئی اور ان کے گمان فاسد ہیں حضرت عیسیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو کریمین کے بعد اسی دن نہ ہو تو یہی بڑا دن ٹھہرا اور سلام میں جسے بڑا
 دن پہلے واسطے کہ حضرت آدم کی سیدائش اور ہشت میں اہل ہوا اور ہشت سے نکال گئے اسی دن ہوا اور قیامت بھی اسی دن ہوگی تو انسان کا

قریب آتی پہنچتا ہوں اور کمال رست آتی ہے تو یہ ہوتی تو تواسے وقت میں عامانگنا غنیمت جاق اُم حرام
 سنت پہنچان اول جیش قرآن اُتے یمنون البکر فَاَوْفُوا بِعَهْدِكُمْ بِمَا كُنْتُمْ بَيْنَكُمْ فَاَوْفُوا
 ہونے حضرت فرمایا کہ اول شکر میری سنت ہو سندرین جہاز پر چھو کہ کافرون سے کہ کا اوبن پرست اجبہ
 سنت بلکان اول جیش قرآن اُتے یمنون مَدِينَةُ قَوْمٍ كَفَرُوا بِمَا كُنْتُمْ بَيْنَكُمْ فَاَوْفُوا
 روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ پہلا شکر میری سنت کا جو روم و بادشاہ شرمینی قسطنطین سے لڑ گیا اور بخشہ گئے وہ ام حرام
 روایت ہے کہ ایک روز حضرت پیر گھر میں سو اور سنتے ہوئے جاگے سینے پوچھا کہ یہ شہر تاپ کی خوشی کا کیا سبب ہے حضرت فرمایا کہ
 خواب میں مجھ کو یہ آئی کہ میری امت کے لوگ جہاز پر سوار جہاد کرتے ہیں جیسے بادشاہ اپنے تختوں پر تاج پہنے ہوئے ہیں جو لشکر کا اول سندرین جہاز پر
 او کو ہشت اجبہ اسینہ کہا جاتا ہے عاصیجہ کہ میں ان غازیوں میں شریک ہوں حضرت فرمایا کہ تو ان میں داخل ہو جیسا کہ ام حرام
 اپنے خانہ دینی عبادت میں صامت ساتھ معاویہ کی حکومت میں شام کے ملک سے سندرین جہاز پر سوار ہو کر روم کے جہاد میں شریک
 ہو میں جہاز اور دے گھوڑے پر گئے شہید ہو میں ام حرام سے روایت ہے کہ حضرت اونی دوسری بار کو چہرہ سنتے ہوئے
 جاگے سینے پوچھا کہ حضرت خوشی کا کیا سبب ہے حضرت فرمایا کہ یہ شہر تاپ کی خوشی کا کیا سبب ہے حضرت فرمایا کہ
 سینہ کا کہ یہ حضرت میں پہلے ان غازیوں میں لگی حضرت فرمایا کہ تو ان میں نہدی اول قسم کے غازیوں میں یہ حدیث صحیح ہے کہ حضرت جیسے
 آیتہ کی بات کی خبر دی اسی ہی آئی ہے اَبْنُ مَسْعُودٍ اَوَّلُ مَا يَقْضِي بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فِي الدِّمَاءِ سَلِمَ
 عَنِ الدِّمَاءِ جود سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ لوگوں میں اول فیصلہ قیامت کے دن خون میں ہوگا مقصود وہابی نہیں
 انسان کی حیات ہو اور کشت خون اس کے مخالف ہو اور کتبہ لہر شکر اور کفر کے اوس نیچے ہیں اول خون نری کا فیصلہ
 مقدم ہوا حدیث پیرا ہمارہ کہ قتل کو آسان سمجھا چکا خدا کے نزدیک ایسا سخت گناہ ہے کہ قیامت میں اول اوس کا فیصلہ
 مَحْرُوبٌ مَجْتَنَسٌ اَهْوَنُ النَّاسِ عَذَابًا اَبَا اَبُو حَلَالٍ هُوَ مَنَّ عَلٰی بَنِي عَدَانَ يَغْلِيْ مِنْهُمْ مَا دَامَتْ مَسَاكُهُمْ بَخَارِشُ
 عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ سب آبیوں میں نہایت ہلکا عذاب اَبَا اَبُو حَلَالٍ ہے اوس کے پاؤں میں ناک کی جوتیا
 میں جن اوس کا داغ اوبلتا ہوں ابوطالب نے کلمہ نہ پڑھا اوس کے دو روز نصیب ہوا اور حضرت نہایت ہلکے کرتے تھے اوس کے سب
 روز خون اور عذاب ہلکا ہو گا عذاب ہلکے عذاب جیل ہے جیسے داغ مثل ہڈی کے جوشن راتا ہو سخت الجھ خیال کیا جاسیے کہ اوس کا
فصل ابن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ سب کے سب کے کالظہر ہے اَبُو هُرَيْرَةَ اَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ النَّارَ
 عَجَبُ الدُّنْيَا مِنْ مَخْلُوقٍ وَفِيهِ دُونَ كَبْكَبِ بَخَارِ اَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ النَّارَ رَوَايَتُ هُوَ حَضْرَتُ فَرَايَا كَامَا اَوَّلِيْ بَدَنِ كَرَمَانِي
 سو اُدھدی کی ہڈی اوس آدمی پہلے بنایا گیا اور یوں جہاد کا عجب لائق ہے اَعْبَادُ النَّارِ دُنْيَا کو تیرے جہان سے جانور کی دم جتنی ہوا آدمی
 کے بدن کو اُدھدی کہتے ہیں فرمایا کہ آدمی کا بدن تمام مٹی میں گل جانا ہی گڑھ کا نہیں گلٹی آدمی کی بیدار مٹی میں بدن اور بہت شروع ہوتی ہے
 اور قیامت میں بھی اوس ہی ترکیب سے ہوگی ستن کی خاک مان متصل ہو کر جیسا بدن تھا اویس طیار ہو جاوے گا جو فرمایا کہ اُدھدی نہیں گلتی
 یا تو سب گلتی ہوگی یا اوس کے باریک باریک اجزا اہل غلبہ ہوں گے اگر غیر اہل غلبہ ہوں گے اَبُو هُرَيْرَةَ اَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ النَّارَ
 حَرَامٌ دَمُهُ وَحَرَامَةٌ مَوَالُهُ سَلِمَ اَبُو هُرَيْرَةَ رَوَايَتُ هُوَ حَضْرَتُ فَرَايَا كَامَا سب چیز مسلمان کی مسلمان پر حرام ہے

سب مہوئی بہترین یعنی سواۓ ہر چیز سنیے والی جو **ف** زیادہ جاہلیت میں لپیٹا نام ایک شاعر عرب میں تھا اور سواۓ کما
 پیسے جو کہ حق تھا اور سواۓ قرآن کے مفسرین کے تھا اس واسطے اس کی تعریف فرمائی معلوم ہو کہ جس شعر کا مضمون حق ہو اور
 نصیحت پر مشتمل ہو اس کا پڑھنا شرح میں منع نہیں بلکہ پسندیدہ ہے جیسے کاسمان اور بوستان اور دیوبندی و مکی ششوی یا تہ
 حکیم سنائی کا **ہ** ابھی کہ مرثیہ **اَصْدُ فُكْرٍ وَ ذَا اَصْدُ فُكْرٍ حَدَّثَنَا** مسلم بن ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ تم
 لوگوں میں نہت تھے خواب لا انہایت سچ بولنے والا **ف** یعنی جس کی بات سچی ہو اس کی خواب بھی سچی ہو اس کے نتیجے میں
 سے آپسہ دل تروا مرزنگاہ کو وہ ہو جاتا ہے تو خواب میں عالم مثال کی کسٹ کی طرح ٹھیک ٹھیک ہوتی ہے اس سے فاسق کی خواب اکثر پریشان
 ہوتا ہے **ہ** ابھی کہ مرثیہ **اَعْيَضَ جُلَّ عَلَيَّ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ لَحَبْتُ رَجُلًا كَانَ يَسْتَلِي مِيَاكَ الْاَمْلَاكِ لَا مِيَاكَ**
لَا اللہ تبارک و تعالیٰ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ نہایت پچھکارا مرد خدا کا نزدیک قیامت کے دن اور نہایت لیل از طیبہ
 مرد ہے جس کا شاہنشاہ اور مہاراج نام رکھا جاوے حقیقت میں کوئی بادشاہ جہان کا مالک نہیں ہو سکتا **ف** اس ایراک کا اشارہ ہوتا
 کو شاہنشاہ کہتے تھے جس کا ترجمہ عربی میں ملک الاملاک اور ہندی میں مہاراج ہے جو کہ سب کے سب ملک شریک تھا اور صاف ادبی تخیل تھا
 حضرت منع کیا ناچار بنگال کو کہ سنا ہے کہ چھوٹا موندہ بڑا بول بواسی طرح جو اسم کہ خدا کو خاص ہے غیر خدا کو درست نہیں جیسے
 جس اور قدوس **ہ** حاکم بن افضل الصلوٰۃ طویل القنوت مسلم بن جابر سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ فضل نماز وہ ہے جو
 قیام دراز ہو **ف** زیادہ قیام سے نماز اس واسطے افضل ہوتی ہے جتنا قیام زیادہ اتنی قرآن کی قرات زیادہ علم کا ہرگز نہ
 رکوع اور سجود کی کثرت بہتر ہے اور تہجد کی نماز میں طویل قیام افضل ہے **ہ** حاکم بن افضل **دِينَا رِيْفَقَةُ الْجُلَّ رِيْفَقَةُ**
عَلَى عِيَالِهِ وَ دِينَا رِيْفَقَةُ عَلَى كَاتِبَتِهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَ دِينَا رِيْفَقَةُ عَلَى اَصْحَابِهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ مسلم بن
 ثوبان سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ بہتر دینا جس کو مرد خرچ کرے وہ دینا ہے جس کو اپنے جوہر و لڑکوں پر خرچ کرنا ہو اور وہ دینا افضل
 ہے جس کو جمادین اپنی سواری پر خرچ کرنا ہو اور وہ دینا بہتر ہے جس کو جمادین اپنے ساتھیوں پر یعنی نوکر یا غازیوں پر خرچ کرنا
ف جوہر و لڑکوں پر مال خرچ کرنا اس واسطے افضل ہو کہ فرض ہے اور اپنے گھوڑے پر خرچ کرنا اس واسطے بہتر واکہ ملکوں کے
 خصوصاً راہ خدا میں زیادہ تر پرورش کے لائق ہوا اور غازیوں پر صرف کرنا دین کی امداد ہے اور احسان ہے معلوم ہو کہ فقیروں کے
 لینے سے اپنے جوہر و لڑکوں کا دینا مقدم اور افضل ہے اس واسطے کہ فرض ہے اور خیرات افضل ہے اور حال انکہ فرض اگر کرنا افضل ہے
ہ ابھی کہ مرثیہ **اَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ الْحَرَامِ وَ اَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ**
صَلَاةُ اللَّيْلِ مسلم بن ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ افضل روزہ بعد رمضان محرم خدا کے مہینے کا روزہ ہے اور افضل
 نماز بعد فرض پنجگانہ کے رات کی نماز ہے یعنی تہجد کی نماز **ف** محرم کا روزہ سب سے عاشر کے افضل ہوا اور تہجد کی نماز
 اس واسطے افضل ہوئی کہ اس میں محنت اور مشقت نفس پر بہت ہے اور سوقت اکثر حضور دل سے نماز ہوتی ہے اور رات کا توکل اور
ہ ابھی کہ مرثیہ **اَفْضَلُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ شَيْءٍ وَ هُوَ سَاجِدٌ نَاكِرٌ وَ اللّٰهُ عَالِمُ سِرِّ الْمُسْلِمِينَ** ہر روز سے رات
 ہے کہ حضرت فرمایا کہ بندہ نہایت نزدیک تر ہو جائے سجد کی حالت میں سجد کرے تو عاکیا کرو **ف** سجد میں کمال تہذیب کا ہے
 اور سجد کی بہایت عاجزی ہے کہ اس نے اپنے اعضا کو خاک پر اپنے مالک کے واسطے رکھا اس سبب اس کو اس حالت میں نہایت

اوسکا خون اور اوسکی خرت آبرو اور اوسکا مال حضرت نے حجۃ الوداع میں جہان ہزاروں مسلمان جمع تھے یہ حدیث فرمائی
 اور فساد اور ظلم کی جڑ کاٹنی اوسا سہل ہے کہ اکثر عالم فہم و تدبیر کا ہونے پر توجہ نہ دیتے ہیں چنانچہ جب مسلمان کا ناحق ختم کرنا حرام ہو تو
 خون کا جھوٹا دعویٰ کرنا اوسکی ناحق کو اپنی دنیا بھی حرام ٹھہرا دیتا ہے مسلمان کی آبروریزی منع ہوئی تو اوسکو ذلیل کرنا یا سزا دینا
 اوسکی جو رویتیں سے حرام کاری اوسکی چٹنی کھانا غیبت کرنا بھی حرام ہوا اور جب اوسکا مال لینا درست نہ ہو تو قطعاً الطریقہ جاری
 دعا بازی اور شہوت قرار بازی خرجی بھی حرام ہوگئی اوسا سہل ہے کہ ان کاموں سے اوسکا مال ناحق برباد ہوتا ہے محافضت نفع انسانی بخت
 کی عمدہ غرض ہو سوا اوسکا بیان اس حدیث میں بخوبی سمجھا دیا **قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ كَلَّمْتُ امْرَأَةً فَكَلَّمْتُهَا فَمِنْهَا**
مِنْ الْوَحْشِ فَإِنَّهَا تَعْمَلُ الْعَبْدَ بِاللَّيْلِ عَمَلًا لَّيْلَةً يُصْبِحُ فِي سِتْرَةٍ رَبُّهُ فَيَقُولُ يَا قُلَانِ عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا
وَقَدْ بَاتَ يَمْسُ كَذَا وَكَذَا وَيُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَ اللَّهِ عَنْهُ نَخَارِي اور سلم بن ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سب
 میری امت کے گناہ معاف ہونے کے لئے گناہ نہیں معاف ہونے کے لئے جو اپنے پوشیدہ گناہ کو ظاہر کرتے ہیں اور البتہ یہ بات بھی اہل بیت میں
 داخل ہے کہ بندہ رات کو کوئی بُرا کام کرے پھر اوسکو صبح اس حالت میں ہو کہ اوسکے رب نے اوس گناہ کو چھپا ڈالا ہو سو وہ شخص خود بخود
 کہ اوسیاں نکالنے تو رات کو ایسا ایسا کام کیا رات کو اوسکے رب نے گناہ پر پردہ ڈالا اور وہ صبح کو خود آپرے کو کھولتا ہے وہ
 پوشیدہ گناہ کو لوگوں سے ظاہر کرنا ایسا سخت گناہ کہ میرے کہ معاف نہ ہوگا اوسا سہل ہے کہ اس میں گناہ پر حرارت اور پروائی ثابت ہوتی ہے
 صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ظاہر کرنے والا افسوس نہیں دیتا اور یہ جو بعض نادان کہتے ہیں اور صاحب جس کا خدا پر پردہ نہیں اور اسکا ادھی پردہ کرنا
 کیا ضرور سو غلط سمجھے ہیں کہ اگر وہ شرنا اور ظاہر نہ کرنا تو البتہ خدا اوسکی پردہ پوشی کرنا اور جب اوسنے بیجا بن کر خود اپنے پردہ فاش کیا
 تو مغفرت اور پردہ پوشی کے لائق نہ رہا اور حدیث میں آیا ہے کہ پوشیدہ گناہ کی پوشیدہ تو بہ کرے اور ظاہر گناہ کی ظاہر ہو کر تو بہ کرے
 تاکہ نیک لوگ خوش ہو کر اوسکی توبہ کے گواہ ہوں یا اور گناہگار اوسکو دیکھ کر توبہ پر مستعد ہوں **قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ**
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ كَلَّمْتُ امْرَأَةً فَكَلَّمْتُهَا فَمِنْهَا مِنْ الْوَحْشِ فَإِنَّهَا تَعْمَلُ الْعَبْدَ بِاللَّيْلِ عَمَلًا لَّيْلَةً يُصْبِحُ فِي سِتْرَةٍ
رَبُّهُ فَيَقُولُ يَا قُلَانِ عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا بخاری اور سلم بن ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سب میری امت بہشت میں داخل ہوگی مگر جس نے کہنا اور انکار کیا لوگوں نے کہا کہ انکار کرنے والا
 کون ہے حضرت نے فرمایا کہ جس نے میری اطاعت کی اور میری سنت پر چلا وہ بہشت میں داخل ہوگا اور جس نے میری نافرمانی کی یا بدعت نکالی یا
 سے راضی نہ ہوا اوسے نمانا اور وہی نکر ہوا **قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ كَلَّمْتُ امْرَأَةً فَكَلَّمْتُهَا فَمِنْهَا مِنْ الْوَحْشِ**
فَإِنَّهَا تَعْمَلُ الْعَبْدَ بِاللَّيْلِ عَمَلًا لَّيْلَةً يُصْبِحُ فِي سِتْرَةٍ رَبُّهُ فَيَقُولُ يَا قُلَانِ عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا بخاری اور سلم بن ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر روز جس میں آفتاب اڑیوں کی ہر ایک ٹہنی
 ہر ایک جوڑ جوڑ پر صدقہ ہر انصاف کرنا و شخصوں میں خیرات ہر بدکردار کو اوسکی سواری میں اوسکو سواری پر چڑھا دینا اور اسکا
 اسباب اوسکے جانور پر اٹھا کر لا دینا خیرات ہر اور نیک ہر کسی کا دل خوش کر دینا یا لا الہ الا اللہ پڑھنا بھی خیرات ہے اور ہر ایک
 دُکھ ناز کے واسطے چلے خیرات ہے اور نکالنے والی چیز جیسے کاسا اور پٹی اور تھکڑا اور دوسرے دور کرنا خیرات ہے **قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ**
 رسول اللہ ﷺ

یا کوئی گھاس ہو جیسے بگڑا غیر قلیل اور کثیر اس کا سب حرام ہے اور یہی مذہب ہے امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد اور
 امام محمد اور محدثین کا ہر چند امام عظیم کے نزدیک شمس حرام شراب ہی ہے جو شیر و انکور سے بنا اور جوش مار کے گاڑھی ہو چکا ہو
 اور خیرین اس کے سوا بدون نشے کے حرام نہیں لیکن اکثر محتاج و محققین کے نزدیک امام محمد کے قول پر فتویٰ ہے جو چنانچہ نہایہ اور زلیخا
 اور عتی اور فتاویٰ عالمگیری اور الدر المختار اور شہادہ و نظائر میں ہے جو چنانچہ مولانا عبدالحی علی لکھنوی تازی اور یان یاؤ کی حسرت بر حوالہ غشت
 اس طرح خوب بیان کیا ہے اور پچاس سٹھ سٹھ علی حقیقی اور شافعی نے اس پر سخت طعنے ہیں جو یہاں اس کو دیکھئے **فصل** میں
 مصححوا فی التاریخ بخاری اور مسلم بن عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر ایک تصویر سب سے والا
 دونوں میں ہے **ف** یعنی جاندار کی صورت بنانا حرام ہے **ق** جائز ہے کہ مکمل معرووف و صدقہ بخاری اور
 مسلم بن حابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر ایک جلی بات بھلا کام صدقہ ہے **ف** یعنی اولین خیرات کے برابر ثواب ہے
فصل اس فصل میں حدیثیں ہیں جن کے سر پر قدیم **ق** اُمّ ہانی بنت ابی طالب قد آجرت نامن
 آجرت و امننا من امنبت قالہ **ق** یوم فتح مکہ بخاری اور مسلم میں ام ہانی رضہ ابوطالب کی بیٹی سے
 روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس نے پناہ دی جس کو تو نے پناہ دی اور تمہیں اس نے دیا جس کو تو نے اس نے دیا حضرت نے ام ہانی سے فرمایا
 جس نے نہ کہ فتح ہوا **ف** ام ہانی نے اپنے خاوند کے رشتہ دار کو پناہ دی تھی علی رضی نے اس کے قتل کا ارادہ کیا ام ہانی نے
 اپنے بھائی کا شکوہ حضرت سے عرض کیا حضرت نے یہ حدیث فرمائی **ق** جائز ہے کہ آجرت جھلاک یا زبعتہ دکانا یز
 واکت ظہر لک المذینة **ق** **ق** بخاری اور مسلم بن حابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہنسیہ اور نہ
 چار دینار کو لیا اور تجھ کو دینے لگا و سکی سواری کی اجازت ہے حضرت نے جابر سے فرمایا **ف** جابر سے روایت ہے کہ میں
 سفر میں حضرت کے ساتھ تھا میرا اونٹ نہایت تھک گیا تھا میں نے جبکہ پیچھے پڑا ہوا تھا ایک بار حضرت میرا اونٹ کو کھینچ کر لے گئے سو میرے
 اونٹ کو ایک کوزہ امارا پھر وہ اونٹ خوب تیز رفتار ہو گیا کہ کبھی ایسا تیز قوم تھا پھر حضرت نے فرمایا کہ اس اونٹ کو ہمارے ہاتھ سے ڈال دینے
 اس کو بچا لیکن نہ تھک کی سواری شرط کرتی تھی حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر جب میں نے پوچھے تو میں حضرت کے پاس ہوں اونٹ کو لے گیا
 حضرت نے چار دینار اور پانچ سو کے برابر ہونے قیمت زیادہ دیا اور فرمایا کہ قیمت اور اونٹ دونوں تجھ کو دیے **ف** جب خیرین
 تو بالک اور میں کچھ شرط کر لینا درست نہیں اور جابر جو سواری کی شرط کی تھی سو حقیقت میں شرط تھی بلکہ حضرت کی طرف احسان
 تھا سواری کی اجازت بطور عاریت تھی یا کہ یہ بات حضرت کو خاص تھی اور ظاہر حضرت کو جابر احسان کرنا مستطو تھا سوال کیا
 عرض تھا **عند اللہ من عملہ قد اقلہ من اسلم و مزیق کفافا و قنعة اللہ بما اتاکا مسلم بن عبد**
بن مرفوعہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مراد کو پوچھا جو مسلمان ہوا اور اس کو نقد ضرورت روزی ملی اور خدا نے جتنا اس کو دیا
 اور بقناع نصیب کی **ف** اقناع و ایمان رکھو اسے کامیاب فرمایا کہ ایمان کے سبب اس کی آخرت سنوری اور قوت
 سے دنیا کی تکلیف بھی نہ ہونی تو کو یاد و نون جہان بر خود دار ہوا اگر ایمان ہوا اور قناع نہ ہونی تو ایمان کی خوبی اور طاعت
 ظاہر نہیں ہوا طبع آدمی کو فطرون میں قلیل اور حقیر کرتی ہے شہر کی اقناع تو نگر کم و ان کہ داری تو بیچ نعمت نیست
 لیکن اہل عیال کی ضروریات کو طلب کرنا قناع کے مخالف نہیں بلکہ طبع و انداز حاجت خیر کی تلاش کا نام ہے جو خیرا بن معمر سے

مجموعہ حضرت کو وحی سے یہ حال معلوم ہوا کہ حضرت ابوطالب اور ابی بنی اسلم یہ حدیث فرمائی کہ میں نے اپنے صاحبزادے
 حضرت پرندہ اور کیا فاسد کہاں اچھے کہ مستحاجی کی حالت میں اپنی زبان پر اور محتاجوں کو مقدم کرتے تھے چنانچہ اس شخص کو جس نے
 قرآن میں فرمایا جو دیکھ کر توڑوں تکلیف انفسہم و لعل کان یوسفو خصا صمدۃ یعنی یہ جو میرے احباب اپنی زبانوں پر غیروں
 منہم رکھتے ہیں اگر یہ اوکو تکلی اور حاجت ہو جیسا ایسے کامل لوگوں کے کیا ممکن ہے کہ ان بیت کا حق چھین لیوں اور راق صدیق کا بیعت
 بیعت کر لیں حق تعالیٰ بے گمانی سے بے گمانی کے معنی اہل حق میں سے خدا کا قتل کہہ کر کہ میں نے اسے اس کے اصل رجا لیکھا کہ میں
 میں خیر ان لیکھو تمنا انبیاء فان لیکن فی اقصی احد فقصم بخاری میں ہر شے سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا مقرر سے
 پہلے بنی اسرائیل میں ایسے مرفوع تھے جسے کلام ہوتا تھا یعنی خدا کی طرف سے اس کے دل میں الہام ہوتا تھا یا فرشتے کلام کرتے تھے
 حال کہ وہ بے بغیر نہ تھے سو دس سالہ اگر میری است میں کوئی ہوگا تو عمر فاروق ہوگا **ف** بیشک حضرت کی سب سے
 سے افضل ہو تو جیسا کہ ان میں جہاں الجہل اور کلام لوگ ہے تو حضرت کی اس میں طریق اولی ہوا چاہے اس میں سے بڑی ذہنی و عقلی اور ان کی

فصل اس فصل میں دو حدیثیں ہیں جن کے سر پر لفظ **وہ ابو ہریرہ** ہے **لقد احتضرت** و **مظاہر شد** و **مظاہر** **قالہ**
 لا ہر ائہ قالہ فی اللہ فی فلقد کنت ثلثہ وسلم میں ہر شے سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تو تو اپنے

گرد بڑا غضب و شہنا یاد دوزخ کے بجاؤ کا حضرت نے اوس سے فرمایا جسے کہا تھا کہ حضرت سے واسطے دعا کیجیے سو البتہ میں تو میں اوس کے
 گلہ کی ہوں **ف** یعنی جس کے تین چھوڑے کرے اور اوسے ان کی آتش فراق میں صبر کیا اور آتش دوزخ پناہ میں گیا عورت
 بوجہی تھی کہ قہر سے اوسکی اولاد کو اسی واسطے اوسے حضرت دعا کو کہا سو حضرت نے اوسکی تسکین کر دی کہ تو رنج نہ کرے اوسکے سبب تو ہمارے
 عظیم سے بچگی شہر عمر لقد انزلک علی اللیلۃ سقو ککھی احب الی حق طلعت علیہ الشمس شروقاً

انا فتحنا لک فتحاً امیدیاً بخاری میں عمر فاروق سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ آج کی ات مجھے ایسی عورت دے گی کہ میرے
 نزدیک نام دنیا بہتر ہو مجھ سے انا فتحنا کی صورت بڑھی **ف** جب حضرت نے مدنیہ میں بظاہر و بکر صلح کی تو اکثر صحابہ کو قلع و قمع
 عمر فاروق سے زیادہ ہکا بکرا رنج تھا تو اوس واسطے اوس سے پہلے ہوئے رات کو حضرت نے عمر فاروق سے حدیث فرمائی کہ فتح کی بشارت ملے گا

عمر در جو باوق ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تم تو ہال کر ڈالا یا یوں فرمایا کہ تم تو اوس مدی کی بیعت کا اٹھ الی یہ اوس شخص سے
 اور سلم میں ہر شے سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تم تو ہال کر ڈالا یا یوں فرمایا کہ تم تو اوس مدی کی بیعت کا اٹھ الی یہ اوس شخص سے
 فرمایا جسے دوسرے شخص کی سید تعریف کی **ف** حضرت نے ایک شخص کو سنا کہ دوسرے شخص کی تعریف اور توصیف بڑھ بڑھ کر

کر رہی تھی حضرت نے حدیث فرمائی یعنی بے بالغہ بزرگ و تعریف کرنا نہایت بہت ہے کہ آدمی اپنی تعریف سن کر گھٹن میں آتا ہے اور اپنے ہاتھ
 سمجھ کے تحصیل کمال سے محروم رہتا ہے **وہ عمر کان بن حصین لقد ثابت ثوبا لک فثبت بیان سبعین من**
اصل المدینۃ لک سعتہ و هل وجدت افضل من ان جادت بنفسہ للہ **قالہ** **للمدینۃ**
 الی اوقت ما تحیل من الزنی سلم میں عمران بن حصین سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ اوس سے تو ایسی توبہ کی تھی
 کہ اگر اوسکی توبہ نہ ہوتے تو اسے ستر گھڑوں میں باٹا جاتا تو مقرر اوکو بھی کفایت کرے اور جیلا اور سنہ را خدا میں اپنی جان نذر کی
 بھی کیوں فضل یا یا حضرت نے اوس سے کہ حق میں فرمایا جو چہنیز کی قوم سے تھی جسے حرام کاری کے عمل کا اور کرنا تھا **ف**

نہایت عاجز ہوں پھر حضرت کو پیغام دیا کہ اوس شرط سے ہم باز آئے مسلمانوں کو اپنے پاس بلا لیجئے اور راہ زنی سے منع کیجئے
 سو جیسا کہ حضرت نے فرمایا تھا ویسا ہی خدا نے مسلمانوں کو سلامت بجایا **هَذَا بَابٌ لَقَدْ سَأَلَنِي هَذَا عَنِ النَّبِيِّ**
سَأَلَنِي عَنْهُ وَمَا لِي عَلَيْهِ مِنْ شَيْءٍ حَتَّى أَتَانِي اللَّهُ بِهِ وَكَأَلَهُ حِينَ سَأَلَهُ حَدَّثَ مَنْ أَحْبَبَ إِلَيْهِ هُوَ
عَنْ أَوَّلِ طَعَامِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَعَنِ الشَّيْءِ مَسْلُومٍ فِي بَابِهِ روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھے اسنے پوچھا جو کہ پوچھا اور
 حال انکہ مجھ کو اسکا کچھ بھی علم نہ تھا یہاں تک کہ خدا نے مجھ کو اسکا علم دیا یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جبکہ علیؓ کا ایک عالم نے حضرت
 پوچھا کہ پہلا کھانا ہشتیوں کا ہون کا اور کیا سبب کہ لڑکا کہی باب سے مشابہ ہوتا ہے اور پھر **فَاصْبِرْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ**
 کہ جب حضرت نے یہ سنا کہ تو عبد اللہ بن سلام کہ یہودیوں کے عالم تھے حضرت کے کہہ کہ میں تین باتیں پوچھتا ہوں کہ انکو سو او نہیں کہ کوئی نہیں جانتا
 بتلائے تو کہ قیامت کی نشانیوں سے پہلی نشانی کون ہے اور ہشتیوں کو پہلا کھانا کون ملے گا اور کیا سبب کہ لڑکا کہی باب کی صورت پر ہوتا ہے اور
 کہی باب کی صورت پر ہونے کی حدیث فرمائی پھر جواب دیا کہ قیامت کی اول نشانی آگ ہے جو لوگوں کو پورے پچھ کی طرف نکالے گی اور ہشتیوں کی اول
 کھانا پھل کی کلہاڑی کا ٹکڑا ہو گا گوشت کھاوینگے اور اگر فرشتے اپنی سبقت کی تو لڑکا کہی باب کی صورت پر ہوتا ہے اور اگر عورت کی تو انکی صورت پر
 ہوتا ہے پھر عبد اللہ بن سلام کہہ کر میں گویا دیتا ہوں کہ سو انکے کوئی موجود برحق نہیں اور آپ خدا کے سچے رسول ہیں **خَمِ ابْنُ هُرَيْرٍ**
لَقَدْ ظَنَنْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَنَّكَ لَا يَسْتَعْلِي عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ أَحَدٌ أَوَّلَ هَذَا لِمَا رَأَيْتُ مِنْ حِرْصِكَ عَلَى
الْحَدِيثِ أَشَدَّ النَّاسِ بِشَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ خَالِصًا مِنْ قَبْلِ نَفْسِهِ بِخَارِجِي
ابُو هُرَيْرَةَ روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ میں جان چکا تھا اسی ابو ہریرہ کہ مجھے اس بات کو تجھے پہلے کوئی نہ پوچھ گیا اس واسطے کہ میں
 دیکھ چکا تیری حرص بات کے دریافت کرنے پر بڑا سعادتمند ہو گا تو نہیں میری شفاعت کے واسطے قیامت دن میں شہرے گا جسے لا الہ الا اللہ
 کو اپنے دل سے خالص ہو کر کہ **فَاصْبِرْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ** ابو ہریرہ روایت ہو کہ میں نے حضرت پوچھا کہ حضرت بڑا سعادتمند آپ کی شفاعت کا قیامت
 دن کون ہو تجھ نے حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ابو ہریرہ حضرت کی حدیث کے شوقین اور نہایت کموجی تھے اسی باب
 ہزاروں حدیث کی اور اسے روایت ہو سب احادیث شفاعت کی اگر غور کیجئے تو معلوم ہوتا ہے کہ حضرت کی سفارش چھ طرح ہوئی اور
 شفاعت تو حشر کے وقت ہوگی یعنی جب کہ لوگ قبروں اور ٹھیکے حساب کے پہلے میدان میں کھڑے کھڑے گرجی کی شدت کھے انہیں
 اور تب خبر جواب دینگے تو اوس وقت حضرت بخشاوینگے اور حساب کتاب کر کے اوس صیغے سے نجات دلائینگے اسکا نام شفاعت
 کبریٰ ہے شفاعت حضرت کے مخصوص ہے دوسرا امید دن میں قیامت کے وقت ہوگی کہ کچھ لوگ جہنم کی طرف دیکھے جائینگے اور حضرت کی
 شفاعت کر کے راہ سے بھر واینگے اور تیسری شفاعت لوگ جہنم کے کنارے تک پہنچ کر نجات پائینگے اور چوتھی شفاعت جو لوگ دوزخ میں پہنچ جائیں
 جائیں گے جنکے بدن سے سوز لگے اور پانچویں شفاعت ہے ہشتیوں کو کون اور یاد دہرے بدن سے سوز لگے اور چھٹی شفاعت اُن کا فردن کو جنہوں نے
 حضرت سے احسان کیا تھا کچھ عذاب میں تخفیف ہوگی والد علم **خَمِ عَائِشَةُ لَقَدْ عُدَّتْ بِعَظِيمِ الْخَيْرِ بِأَهْلِكَ قَالَ**
لَا بَنَةَ الْجَوْنِ وَاسْمُهَا أَسْمَاءُ بِنْتُ النَّعْمَانِ بْنِ أَبِي النُّعْمَانِ بْنِ جَدَّةٍ بَخَارِي میری حضرت عایشہ نے روایت
 ہو کہ حضرت نے فرمایا البتہ تو تو بڑے مالک کی بیواہ مانگی جا اپنے لوگوں میں بل حیرت ہے چون کی بیٹی سے کہا اور اسکا نام اساتھا
 نعمان بن ابی النعمان بن جلدت کی بیٹی **فَاصْبِرْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ** جب اسماء بنت نعمان سے کہی کہ یہ حضرت کی بعض بیویوں کو پریشان آوے

جسے شب معراج کا حال پوچھتے تھے سو قریش بنیت المقدس کی بے چیزین اور نشانیاں جو جہنم کو خربت و تخریب پہنچا کر
 پہنچا ہوا کہ ویسا رنج کبھی نہ ہوا تھا سو خدا اوس مکان کی صورت اور تھا کہ میرے سامنے کر دی کہ میں اسکو کھتا ہا تھا جو نشانی
 مجھے دے پوچھتے تھے میں انکو بتلاتا تھا اسی کو دیکھ کر اور شب معراج میں سینے اپنے تئیں بغیر بن کر رہیں کیا سو موسیٰ کو کھڑا
 نماز پڑھتا تھا سو وہ تو ایک مرد تھا گھنکر لے بال الا وہ ان ایسا تھا جیسے قوم سنو ان کے لوگ اور ناگاہ عیسیٰ بن مریم کو دیکھا کہ کھڑا
 نماز پڑھتا ہوا اوس زیادہ تر شب بہت میں قریب تر عروہ بن مسعود ثقفی ہوا اور ناگاہ ابراہیم کو دیکھا کہ کھڑا نماز پڑھتا ہوا
 سے زیادہ تر اوس کے ساتھ مشابہ تھا صاحب ہی صاحب اپنی ذات مراد کسی پھر نماز کا وقت آیا تو سینے اون پہ بغیر بن کی بات
 کی پھر بن جیاز سے فارغ ہوا کسی کہنے والے نے کہا اسی محمدیہ بالاکے دوزخ کا واروہ سو تو اسکو سلام کر تو میں اسکی عمر تونہ
 سوا اسی مجھ کو پہلے سلام کیا **ف** جس ان حضرت کو معراج ہوئی اسکی صبح کو حضرت نے اسکا حال کبھی چشم کے اندر لوگوں سے
 بیان کیا کہ قریش کو نہایت تعجب ہوا اکثر قریش بنیت المقدس کو دیکھ آئے تھے اون لوگوں دیان کی نشانیاں حضرت نے پوچھیں کہ
 یاد تھیں خدا اوسکی صورت سا کر دی سو حضرت نے ٹھیک ٹھیک بیان کیے بتلا کا فر شرمندہ ہو کر گئے تھے معراج کے قعر میں ایت
 کہ حضرت جبریل سے کہا کہ اگر میں معراج کا قصہ کسی کہوں تو کون مجھ کو ستیجا گا جبریل نے کہا ابی بکر صدیق تیری تصدیق کرے گا جب
 کا فر بن حضرت معراج کا حال سنا تو پھر نے واسطے ابی بکر صدیق سے کہا ابی بکر صدیق کہنا کہ کچھ تعجب میں کہ جو خدا کی بات میں
 جبریل کو عرض کریں پڑھتا ہوا وہ قادر ہے کہ اسی طرح حضرت کو بھی زمین آسمان پر لیجاو اسی ان ابی بکر کا صدیق بن گیا
 سنوہ میں میں ایک قوم کا نام ہوا اسکے لوگ گھنکر لے بال وکے اور کنبے ہوتے تھے ان میں سے معلوم ہوا کہ عالم ارواح میں بغیر لوگ
 نماز پڑھتے ہیں ہر چند اوس عالم میں عبادت فرض نہیں **ف** اَلْاَسْوَدُ بْنُ كَثْرَمَةَ وَهُوَ رَاقٍ ابْنُ الْحَكَمِ لَقَدْ رَأَى
 هَذَا اَذْعَرَ اَلْاَفْطَحِي اَحَدَ اَلْاَحْلَانِ الَّذِيْنَ رَجَعَا بِاَبِي بَكْرٍ بَعْدَ اَلْمَدِيْنَةِ خَارِجِ اَوَّلِ سَمِ مَسْجِدِ مَدِيْنَةِ مَكَّةَ وَرَوَى
 بن حکم نے روایت کی کہ حضرت فرمایا کہ قریش میں شخص نے خوف دیکھا اون بعد روئے ایک مرد مراد جو ابی بصیر کو سینے سے پٹائی لگے
ف حدیث کے سال حضرت اور کفار قریش سے چند شرطوں پر جو نہ ہوا تھا اون میں سے ایک یہ بھی شرط تھی کہ اگر قریش سے کوئی مسلمان
 ہو کر حضرت پاس آئے تو حضرت اسکو بکریوں اور اگر حضرت کا کوئی مسلمان قریش پاس جاگے جاوے تو قریش اسکو نہ دیور حضرت نے
 اس شرط کو مانا تھا عمار فاروق کو اسکا نہایت رنج تھا حضرت فرمایا کہ جو آدمی سے مسلمان ہو گا وہ گناہ اسکو بھادلی کوئی راہ کا لیا
 اور جو کوئی چار پاس کا فروں میں ملے گا خوب ہوا کہ خدا اوس پاک کو دفع کیا جسے قریش نے تین مرتبہ اسکا تو قوم قریش ابی بصیر
 مسلمان ہو کر حضرت پاس آئے قریش نے دوا آدمی حضرت پاس بھیجے حضرت نے بموجب عہد ابی بصیر کو ان کے ساتھ کر دیا جب بنے سے
 چھ کوس پر پہنچے تو ان سے کا ارادہ کیا ابی بصیر ایک آدمی سے کہا کہ تیری توار نہایت عمدہ معلوم ہوتی ہے اوس نے کہا مان بہت عمدہ ہے
 ابی بصیر نوکے کے بہن سے توار مانگ کر اسکو مارا الا وہ سر آدمی جھاگ کر کاٹتا ہوا حضرت پاس آتا جس نے اسکو دیکھ کر حدیث فرمائی
 پھر حضرت اوسے حال پوچھا اوسے بیان کیا بعد اوسے ابی بصیر نے حضرت فرمایا کہ ابی بصیر قریش کی لگ بھڑکا والا ہے ابی بصیر جانا
 کہ حضرت مجھ کو چہرہ کر دینگے تو میں سے نکل کر سید کے پاس پہنچا ہر چہرہ جو شخص کہ کفار قریش سے مسلمان ہو کر آتا تھا وہ ابی بصیر کے
 پاس رہتا تھا جب ملافون کی بہت بھڑک رہی تھی تو کفار قریش کے قافلے جو ملک شام سے آئے تھے انھوں نے مارا شروع قریش

یوں کہ انکو غیرت اور شرم نہیں آتی کہ تو نے ایسے شخص سے نکاح کیا جسے تیرے باپ اور بھائی کو مارا اور بعضی روایت میں یوں
 ہے کہ کسی بی بی نے اسکو یوں سکھایا کہ حضرت تیرے پاس آؤ میں یوں کہنا کہ میں انکی پناہ چاہتی ہوں تم سے تو حضرت تکو بہت پر
 کہنے لگے پھر حضرت اسکے پاس تشریف لائے اسنے اسی طرح خدا کی پناہ مانگی تب حضرت نے حدیث فرمائی اور فرمایا کہ تو اپنے گھر جا یہ
 اشارہ کیا اطلاق **ہو** جو میری یہ بدلتا اٹھا دیتا لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَ اَذْبَحُ کَلَامَاتٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَوْ وَدِدْتُ
 بِمَا قُلْتُ مِمَّا دَلَّ عَلَيَّ لَوْ اَنْتَ نَتَقِّنَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِغَى نَفْسِهِ وَزَيَاةَ عَمْرِىَ شَبْهٍ
 وَمِمَّا اَذْكُرُ اَنَّهُ سَلَّمَ مِنْ جَرِيرَةِ بَنِي الْحَارِثِ رَوَيْتُ عَنْهُ کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے تیرے بعد چار بول تین بار کہے اگر انکو
 قبول کرے تیرے گناہ کے ساتھ تو وہی انسے بھاری بھرین و چار بول ہے ہیں جان اللہ محمد صلوٰۃ و علیہ وسلم و زینتہ و زینتہ و زینتہ
 کلمات یعنی میں انکی ہاکی بولتا ہوں جو میرے ساتھ اسکی مخلوقات شمار کے برابر اور بقدر اسکی خصائص اور خوشی اور اسکے
 عرش کی قول کے برابر اور اسکے کلمات کی سیاحتی برابر **و** حضرت جو تیرے کے پاس سے حضرت صبح کے وقت تشریف لے گئے
 اور پوچھی ہوئی اپنی جاننا زبردستی کرتی تھیں پھر حضرت گھر میں نہ چلے تشریف لائے انکو جاننا زبردستی کرتی تھیں خواہ انکی جاننا
 کہ کیا اب تک اسی طرح ذکر کر رہی ہو انھوں نے کہا کہ میں تب حضرت نے حدیث فرمائی **و** یعنی سینے تیرے پاس سے جانے کے بعد
 چار غنیمتیں تیرے بار کیں جنکا ثواب اس تمام تیرے پیغمبر سے زیادہ ہے اس حدیث میں اس کی فضیلت فرمائی کہ پڑھنے میں ہلکا اور
 ثواب میں بھاری **و** **خَبَابُ بْنُ اَدْرِثَ لَقَدْ كَانَ مِنْ قَبْلِكَ كَيْفَ شَطَطَ شَطَا الْحَدِيدِ مَا دُونَ عِظَامِهِ**
مِنْ لَحْمٍ اَوْ عَصَبٍ مَا يَصْرِفُهُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ وَيُضْغِ الْمُنْشَارُ عَلَى مَقْرِقٍ رَأْسُهُ فَيُشَقُّ بِاَثْنَتَيْنِ
مَا يَصْرِفُهُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ وَكَيْفَ تَمَقَّقَ اللَّهُ هَذَا الْاَقْمَرُ حَتَّى لَيْسَ يَمْلِكُ مَرَضًا عَرَا لِي حَتَّى مَوْتِ
مَا يَخَافُ اِلَّا اللَّهَ وَاللَّائِبُ عَلَى غَنَمِهِ وَلَكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُونَ بخاری میں **خَبَابُ بْنُ اَدْرِثَ** روایت ہے کہ حضرت نے
 فرمایا کہ اللہ تم سے آگے ہے لوگ تم سے کہہ رہے ہیں کہ تم گشت پڑھتے ہو یہ کی گشتی سے نیچے چلتے تھے ایسی سختی بھی اسکو اپنے میں
 نہ پھیرتی تھی اور اسکے سر پر آ رہے کہ جانا تھا اسواو اسکا بدن چیر کے دو ٹکڑے کر دیا جاتا تھا ایسی صیبت بھی اسکو اپنے دین سے
 نہ پھیرتی تھی اور پھر خدا اپنے اس پر پورا اور کامل کر دیا گایمان تک اسکا چلنا نہ دیکھا حضرت کے شہر تک سوا خدا کسی
 نہ ڈر گیا اور نہ خوف کر گیا اپنی بکری پر بکر بھیرے سے ولیکن تم توجہ دی کرتے ہو **و** **خَبَابُ بْنُ اَدْرِثَ** روایت ہے کہ ہم نے مین
 شریکین سے بہت تکلیف پائی حضرت نے ہمیں یہ حال بیان کیا اور حضرت کعبہ کے سامنے چاروں کو لکھ دیے بیٹھے تھے کہ انکے آپ بہار
 واسطے دعا نہیں کرتے کہ خدا اس نثار کے غلبے سے نجات دے حضرت نے اٹھ بیٹھے اور چہرہ مبارک سرخ ہو گیا یعنی ہماری سب سے سختی
 پھر یہ حدیث فرمائی یعنی یوں صبری اور جلدی کرتے ہو تم سے اگلے دینداروں پر تو ایسی ایسی صیبتیں گذریں کہ انکو گشت پڑھنے کے
 اور چیر ڈالنے کے تیرے تو ایسی سختی کہ نہ پھیرتی تھی باقی دیر کا غلبہ سو خدا اپنے موافق دے گا کہ اگر کمال میں ایسا امن ہو گا تو تک اکیلا
 سوار شیخوں چلا جاوے گا یا خدا کا خوف ہو گا یا بکری پر بھیرے کا چنا پھیرے وعدہ فاروق اعظم کی خلافت میں پورا ہوا اس حدیث
 میں ارشاد ہے کہ دیندار کو لازم ہے کہ تکلیف اور سختی نہ کھراو صبر کرے دین پر مضبوط بنا ہے آخر شاں اسکو مخلوق کی نعم عایشہ
 لَقَدْ لَقِيتُ مِنْ قَوْمِكَ وَكَانَ اَشَدَّ مَا لَقِيتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْقُبَّةِ اذْ عَرَضْتُ نَفْسِي عَلَى ابْنِ عَبْدِ الْوَلِيلِ

وہر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سینہ ارادہ کیا کرو دھبہ والا عورت کی صحبت سے منع کرون یہاں تک کہ چھو یا دیکھ کر دم
ایران کو لایا کرتے ہیں اور انکی اولاد کو چھتر زمین کرتا ہے **ف** عربوں کو دھبہ والا عورت سے صحبت کرنا بد جانتا ہے اور انہی
بخیال غریبوں کے منع کرتے ہیں اس لیے حضرت نے بھی منع کرنے کا ارادہ کیا تھا پھر جب لکھا کہ لیل الیوم میں تجول ہوا اور اولاد کو چھتر
نہیں تو تیرے سے معلوم ہوا کہ یہ بات واجب الاستماع نہیں ہے نہ ایک ضعیف احتمال کیوں جو ان میں تکلیف اور شواہد میں سبب اکہ حرام کاری کو نشان
الباب السابع

ساتویں باب میں چند فضیلتیں ہیں اور کئی طرح کی حدیثیں ہیں جن کے سر پر الف لام میم سلمیٰ
بُنْ صَدْرُ الْاَنْ لَنْ تَعْرِوْهُمْ وَكَأَيُّهُمْ وَنَنَا حَنَّ لَسِيْلُ الْيَهُودِ **قَالَ** حَيْثُ اَجَلِي الْاَخْرَابِ
بخاری میں سلیمان بن عیسیٰ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اب تمہیں اوسے لڑیگا اور وہ سے لڑیگا تمہیں اور خیر خیرہ جاوے گی حضرت نے
اوس وقت فرمایا جب فارگہ کرو ہو کو ہٹایا **ف** جنگ خندق اور جنگ احزاب کا قصہ تیسرے باب میں گذرا چنانچہ اسی طرح ہوا کہ
پھر کفار کو بعد جنگ خندق کے حضرت نے حصار لائی کا زبا پھر حضرت ہی آٹھویں سال کے چرچہ کے اور اوسکو فتح کیا **قَالَ**
اَلَا كَرُوْا حُجُوْكَ فَجَنَّدَ فَمَا تَقَارَفْ مِنْهَا اُتْلَفَ وَمَا تَنَازَلْ مِنْهَا اُخْتَلَفَ بخاری اور مسلم میں حضرت
عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ روجن لشکر میں جند کے جند سو جاوے میں انزل میں شتا اور واقعہ تھا وہ میں
عالم میں بلایا اور الفت الالبوا اور جو ان میں سے وہاں آئنا اور نے پہچان تھا وہ یہاں بھی جدا اور ہٹکار **ف** یعنی دوزخ
میں خدا روجن کو قسم کا یہ کیا اور طرح طرح کی اویں میں متعدد ہیں کہیں جہنم میں اور عالم میں یہاں سب سے بھی
یہ اس عالم میں باہم شبہ و شک ہو گئے اور جو وہاں سے نکلے تھے وہ یہاں بھی پھونکے تھے کہ بوتر یا کو تر زاع بازع اور یہی ہے
کہ ولی سے شیطان اور شیطان سے ولی پیدا ہوتا ہے شہر حسن بن نصر بلال رضی اللہ عنہ روم ہذا خاک کہ ابو جہل بن ابی سفیان
هَ اَبُو مَوْسٰى وَ اَبُو بَكْرٍ كَعَبٌ اَلَا سَتِيْدَانِ ثَلَاثٌ فَاِنْ اَذِنَ لَكَ وَ اَلَا فَارِجٌ مسلم میں ابو موسیٰ اور ابی
کعب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ گواہ سے اجازت مانگنا تین بار چکا سوا کہ چھ اجازت ملے تو گھر میں جاوے نہیں تو بیٹ جاف کہے
سکان میں جانیگا ارادہ کرے تو السلام علیکم کہ کہ تین بار اجازت مانگے اگر اجازت ہو تو اوس مکان میں جاوے اور نہیں تو بیٹ اسے
اجازت مانگنے کا فائدہ یہ ہے کہ آدمی اپنے گھر میں نہ گھلائے تکلف ہو تا ہی تو بے اطلاع گھر سے شرم او گناہ کا شرم کا نتیجہ
قَالَ رَفِيْ اَلْحَارِثُ **قَالَ** السَّعْيُ بَيْنَ الصَّغَاوَاتِ وَ اَلْمَرْوَةِ **قَالَ** تَوَقَّ اَلْطَّوْافَ تَوَقَّ اَلْطَّوْافَ **قَالَ** اَلْاَسْتَحْجَرُ اَحَدَكُمْ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ
یہ تو مسلم میں جاہر ہے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ڈھیلے لینا استنجے کے واسطے طاق چپا یعنی تین ہون یا زیادہ اور کنکریاں
مارنا طاق ہے یعنی جج میں اور دوڑنا صفا اور مروہ کے درمیان طاق ہے اور طواف یعنی کہے کہ گرد گھومنا طاق ہے یعنی سات بار گزرتا
کوئی تم میں سے استنجے کے واسطے ڈھیلے لے تو طاق ڈھیلے کی یعنی تین یا چھ یا سات **ف** ڈھیلے لینے کو دوبار فرمایا مال کہ کہ
واسطے کہ بدون طہارت کوئی عبادت درست نہیں صفا اور مروہ کے میں وہاں کا نام ہے **قَالَ** عُمَرُ بْنُ الْاَخْطَابِ **اَلَا سَلَا**
اَنْ تَشْهَدَ اَنْ اَلَا اَللهُ وَاَنْ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اَللهِ وَ تَقِيْمَ الصَّلَاةَ وَ تُؤْتِيَ الزَّكَاةَ وَ تَسُوْمَ
رَمَضَانَ وَ تَحُجَّ الْبَيْتَ اِنْ اَسْتَطَعْتَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا **قَالَ** لَوْ بَرَزْتُ لِحَدِيْثِ جَلَّةٌ عَلٰى صُوْرَةٍ

مگر کے ساتھ عالم کا انتظام کرتے ہیں گناہوں کے پاک ہیں مرد و عورت اور کتا بون کیونچہ ان کے خدا کا قدیم الکریم ہے
 انہیں ہر سو سچ ہے کہتے ہیں کہ خدا کی ایک سو چار کتابیں ہیں پہلی اس حضرت آدم پر اور دوسری حضرت نوح پر اور تیسری حضرت
 اور چہارم حضرت ابراہیم پر باقی چار کتابیں تو تمام عالم میں مشہور ہیں تو رشتہ اور انجیل اور زبور اور قرآن لیکن قرآن سب
 افضل ہے قرآن کے سوا اب کسی کتاب پر عمل کرنا درست نہیں اس واسطے کہ اوپر اول تو عہد انہیں اور دوسرے کے لئے نسخہ ہیں اور
 تیسرے کے لئے جو ان کی کتابوں میں طلب ہے سو سب ان میں موجود ہیں تو قرآن کے دوسری آسمانی کتاب کی کچھ حاجت نہیں رہی نہ
 یونہی عقائد کے لئے کہ سب افضل اور پاک لوگ ہیں خدا ان کو اپنی کمال رحمت سے آویس کر کے ان کی طرف سے ایمان لائے اور بتلاؤ ان
 اور ان کا دل پر دنیا سنواریں اور ان کو قسم قسم کے معجزات کے لئے ان کی رستی میں کوئی عاقل آدمی شک نہ کرے کہ ان کے لئے
 پاک ہیں منجھو ہوں یا کہ یہ نبوت کے پہلے بھی اور بعد بھی اور یہی نہیب ٹھیک ہے اور حضرت آدم کا گیسون کھانا بقصد تھا بھول چکے
 تھی اسی طرح اور غیر ان کو بھی قیاس کیا ہے اور سب غیر ان کے ہمارے حضرت افضل ہیں کمالات ظاہری اور باطنی کے انسان ہیں
 ممکن ہے کہ تمام ہمارے حضرت ختم ہو گئے اسی واسطے ہمارے حضرت کے بعد کسی نبی کے آنے کی حاجت نہ رہی خلافت اور امامت کا اعتقاد
 نبوت کے اختتام پر داخل ہوا ایمان کا یہ دار کہ نہیں جیسا کہ شیعہ کہتے ہیں اور پچھلے دن کا یونہی عقائد کر کے کہ بدعت کے قیاس کے
 دوزخ اور ہشت کے داخل ہونے کا جو حضرت نے فرمایا ہے سو درست ہے یعنی عذاب قبر اور قیامت کی نشانیان اور جوہر کا پھٹنا اور مردوں کا
 جینا اور حساب کتاب اور عمل کا بدلا اور ترازو عمل تولنے کی اور پل صراط اور حوض کوثر اور دوزخ اور ہشت سب جنہیں نبی نے
 انہیں کچھ شک نہیں اور تقدیر کا یونہی عقائد کر کے کہ جو عالم میں ہوا اور ہوتا ہی اور ہوگا بھلا یا بڑا سو سب تقدیر سے ہی ہوں
 اور کسی خوش شہسرتی پہلے کوئی بوند ٹھیکہ لیکر باوجود اس کے آدمی کو کچھ اتنا اختیار دیا کہ اس کے سبب سے انسان تعریف یا مذمت
 ثواب عذاب کے لائق ہوتا ہے تقدیر کا اعتقاد اسی طرح مجمل ہے چنانچہ زیادہ امین غمراور گفتگو کرنا بدعت اور گمراہی ہے اس واسطے کہ
 عقل ہماری میں اتنی کمان طاقت ہے کہ کاغذ خدا کے بھید سمجھے اسی واسطے حضرت نے تقدیر کی بحث اور تکرار سے منع فرمایا
 یہ ایمان فصل کی حضرت نے حقیقت بیان کی اور ایمان مجمل کی حقیقت ہے کہ یونہی عقائد کر کے کہ جو حضرت نے فرمایا اور بتلایا ٹھیک
 اور درست ہے نہجائے واسطے اتنا بھی کفایت ہے چہ حضرت نے احسان یعنی خلاص کے دوزخ فرما اعلیٰ درجہ تو یہ ہے کہ عبادت ان
 ایسا حضور ہو کہ گویا خدا کو دیکھتا ہے اس کو مشاہدہ کہتے ہیں اور ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ تصور کرے کہ خدا مجھ کو دیکھتا ہے اس کو مراقبہ کہتے
 ہیں اس تصور میں بھی کمال تعظیم اور نہایت ادب اور جفا اور شوق اور حضور صلی حاصل ہوگی مگر نہیں اس تصور میں آدمی اور چہ
 یا ادھر اور دھڑلغات کرے جیسے بادشاہ اگر کسی کو دیکھتا ہو تو کیا ممکن ہے کہ وہ ہاتھ پاؤں پکڑے یا نظر کو اٹھا کر معلوم ہو کہ
 تصوف اور درویشی احسان کا نام ہے ظاہری اعمال کو اسلام کہتے ہیں اور باطنی اعتقاد کو ایمان کہتے ہیں اور حضور صلی اور اخلاص
 احسان کہتے ہیں اور دین اور شریعت اسلام اور ایمان اور احسان کے مجموعے کا نام ہے اور گاہے اسلام اور ایمان کو ایک کہتے ہیں اور
 کہ اسلام بدون ایمان درست نہیں اور ایمان و اسلام کے کامل نہیں بلکہ بعض لوگ احکام ظاہری کو شریعت اور تصفیۃ باطن کو شریعت
 اور مشاہدہ اور مراقبہ کو حقیقت کہتے ہیں معلوم کیا چاہیے کہ دین کی بنیاد فقہ اور کلام اور تصوف پر ہے سو اس حدیث میں حضرت نے
 یقیناً مقام کو بیان فرمادیا اسلام اشارہ فقہ کا جمیع اعتقاد کا بیان ہے اور احسان اشارہ تصوف کا جمیع حق الیقین اور شریعت

اور مراقبہ مذکور ہی معلوم ہوا کہ دین میں کامل وہی ہے جو فقہ اور کلام اور تصوف کا جامع ہو اور جن میں ان تینوں میں سے بعض ہو اور بعض نہ ہو۔
 وہ ناقص اور کچا ہے اس واسطے کہ درویش فقہ کے شیطان ہے کہ احکام الہی سے غافل ہو احرام اور حلال کو نہ سمجھا اور فقہیہ درویشی کا زہر خشک اور قاتل روح ہے اس واسطے کہ علم و نیت خاص اور شوق اور حضور دل کے ناتمام ہے یہی راہ مستقیم ہے اور فی
 کمال ہی ق **عمر** کا کمال بالنیات و کمال امرائی کا نفعی فہم نہ گانت چھ تہ لالی اللہ و رسول اللہ و محمد
 لالی اللہ و رسولہ و منکر کانت چھ تہ لالی دنیا یصیبہ آو امر آتہ یکن و جہا فچہ تہ لالی کمالہا جہا
 الیکہ بخاری اور مسلم میں عرفان و ہر روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ علموں کا اعتبار نیوے ہے ہی اور ہر ایک مرد واسطے وہی ہے
 جو اسے نیت کی یعنی کوئی عمل و نیت کے ٹھیک اور ثواب کے لائق نہیں جو جسکی ہجرت آمد اور رسول کے واسطے ہوئی تو اسکی ہجرت
 خدا اور رسول کے واسطے ہو چکی یعنی اسکا ثواب پاویگا اور جسکی ہجرت دنیا کے واسطے ہوئی کہ اسکو پاویگا یا کسی عورت کے واسطے کہ
 اس سے نکاح کرنے تو اسکی ہجرت اسکی طرف ہوئی جسکے واسطے اسے ہجرت کی یعنی دنیا اور عورت **ف** بعضی روایت
 یوں آیا کہ ایک شخص فرمایا کہ عورت کے واسطے جسکا تم قیس نام تھا میں نے کی طرف ہجرت کی تو کوئی حال حضرت کہما حضرت فرمادے
 فرمایا یعنی ایسی ہجرت کا کچھ ثواب نہیں کہ نیت خاص نہیں نیت ارادہ اور قصد کی کا نام ہے یا نیت کہنے کی کچھ حاجت نہیں اگر مثلاً
 نماز کی نیت دل میں کی زبان سے نہ نکلا یا زبان سے نکلا تو اسکا خلاف ہو سکے لیکن تو کچھ مضائقہ نہیں بیکار کے زبان سے نماز میں نیت کرنا تو ہرگز درست
 نہیں لیکن اس میں اختلاف ہے کہ زبان سے بھی کہنا درست ہے یا نہیں اہل فقہ اسکو مستحب کہتے ہیں تاکہ دل اور زبان موافق ہو جادین اور
 اہل حدیث کے نزدیک زبان سے نہ کہے اس واسطے کہ حضرت ثابت نہیں ہر چیز ہجرت میں نہیں نہایت عمدہ عبادت ہے لیکن وہی خالص نیت کے
 اسکی بھی کچھ حقیقت نہیں اسی طرح علم اور درویشی اور ہر قسم کی عبادت کو قیاس کیا چاہیے کہ اگر محض خدا کے واسطے ہے تو سبحان
 اور زبور تو اسکو قاتل روح سمجھا چاہیے اور جب نیت پر مدد ہر اتو خوش نیتی سے نہ حاجات میں بھی ثواب ہے تاہم جیسے کھانا اس نیت سے
 کہ عبادت کی قوت حاصل ہو اور کچھ اپہننا تاکہ نماز درست ہو اپنی جہر و محبت کرنا تاکہ نیک لاد ہو اور حرام کا نہ بھی بچے بلکہ اگر ایک
 عمل میں کئی طرح نیت کرے تو ہر ایک نیت کا علیحدہ ثواب پاویگا مثلاً سجدہ میں بیٹھنا ایک عمل ہے لیکن اس میں کئی طرح کی نیت ہو سکتی ہے ایک تو
 یہ کہ وہی نماز کی انتظار کرنا دوسرے کہ اٹھ کر کھانا کھانے کو گئے ہوں رونا کیسے چکاں کرنا چاہے حضرت پروردگار اسلام کا ناپا جوین
 علم سکھنا یا غیر کو سکھانا نیک بات بتلانا بھروسہ سے روکنا غرض کہ یہ حدیث خلاصہ عمل اور دینی نیت میں اصل ہے اور بدعتی اور
 ریاکاری کی چیز نہیں ہے وہی واسطے محدثین کا معمول ہے کہ حدیث کی کتابوں میں اہل حدیث کو لکھتے ہیں تاکہ حدیث چھنے والوں کی سزا
 سے نیت درست ہو جو خدا ہی کے واسطے علم حدیث پڑھیں دنیا کا کسی طرح کا فوہیں امام شافعی سے روایت ہے کہ اس حدیث کو دین
 میں نہ جگہ داخل ہے بلکہ اکثر تہ یعنی ہر جگہ اسکا دخل ہے عبادات میں اور معاملات میں اور عادات میں سب عمل حدیث اس حدیث کی محبت پر
 متفق ہیں بعض اسکو متواتر کہتے ہیں **اللہ علم ہوا ایتوب اب الا انصار و مزینہ و جہینہ و غفار و اشجع و من**
کان من بنی عبد اللہ معالی دون الناس واللہ و رسولہ و ما کاہم مسلم بن ابی اویس روایت ہے کہ حضرت
 فرمایا قوم انصار اور قوم مہجرینہ اور قوم جہینہ اور قوم غفار اور قوم اشجع اور جو عبد اللہ کی اولاد ہے یہ کہ دو ستر ہوں اور لوگوں اور
 خدا اور خدا کا رسول ان کے دوست اور حامی ہیں **ف** حدیث میں ان چھ قوموں کی فضیلت کا بیان ہے کہ ایمان کی سچی اور

گندے سواو سین سے پانی پیا اگر چہ لاکھ لاکھ پلا کا نہ قصد کیا ہو تو بھی ہاوس کے واسطے حسنت ہو تو ایسے گھوڑے اس کے واسطے
 تو ایک سبب ہیں اور جس مرد کو گھوڑوں کو باندھا اس نسبت سے کہ اونکی سوداگری سے فائدہ اٹھاؤ اور کمانی سواری مانگنے سے بچے
 خدا کا حق جو گھوڑوں کی گردنوں اور ٹھنوں میں ہے نہ بھولا یعنی اونکی نہ کوڑا دلی اور ضعیف و کمزور کی سواری نہ کرو کا تو ایسے گھوڑے
 اس مرد کے واسطے پردہ ہیں یعنی باعزت رہاؤ نسبت سے پھر اور جس مرد کو گھوڑوں کو باندھا اترنے اور بڑھنے کے لیے اور اہل اسلام کی بغاوت
 عداوت کے واسطے یعنی غزوات کی لک کو تو ایسے گھوڑے اس مرد پر وبال ہیں یعنی گھوڑے پالنا تین طرح سے عمدہ ہے تو یہ کہ جہاد کے
 واسطے یا کہ اس کا ثواب پیشتر ہو دوسرے قسم یہ کہ اپنی سواری اور سوداگری کے واسطے یا تو وہ زمین یا کافائدہ ہو اور دین کی نصیحت
 نہیں جس قسم کی کافروں کی کے واسطے یا ہے اور نہ وہ کرسا اور بڑیاں یا کہ تو یہ سراسر وبال اور عذاب ہے **وَحَدَّثَنَا**
الْبُخَارِيُّ **أَخْبَرَنَا** **الْحَبِشِيُّ** **بِجَالِ** **الْبُسْرِيِّ** **بِحَقِّ** **الشَّيْخِ** **مَعَهُ** **جَنَّةٌ** **وَنَارٌ** **فَكَانَ** **رُجُوعُهُ** **وَجَدْتُ** **كَانَ** **مُسْلِمٌ**
 حذیفہ بن یمان سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ رجال ثمرین کلمہ کا کا ناہی کہنے بالون الا اس کے ساتھ باغ اور آگ ہے سو حقیقت میں
 اوسکی آگ تو باغ ہو اور اوسکا باغ آگ ہے یعنی اوسکا نظربندی کا کارخانہ ہے **وَحَدَّثَنَا** **الْبُخَارِيُّ** **أَخْبَرَنَا** **الْحَبِشِيُّ** **بِجَالِ** **الْبُسْرِيِّ** **بِحَقِّ** **الشَّيْخِ** **مَعَهُ** **جَنَّةٌ** **وَنَارٌ** **فَكَانَ** **رُجُوعُهُ** **وَجَدْتُ** **كَانَ** **مُسْلِمٌ**
 مسلم بن عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دنیا ایمان دار کا قید خانہ ہے اور کافر کی بہشت ہے **وَحَدَّثَنَا** **الْبُخَارِيُّ** **أَخْبَرَنَا** **الْحَبِشِيُّ** **بِجَالِ** **الْبُسْرِيِّ** **بِحَقِّ** **الشَّيْخِ** **مَعَهُ** **جَنَّةٌ** **وَنَارٌ** **فَكَانَ** **رُجُوعُهُ** **وَجَدْتُ** **كَانَ** **مُسْلِمٌ**
 قید خانہ ہے کئی طرح سے اول تو یہ کہ اگر جو عین بادشاہ ہو لیکن دنیا فنا اور تشویش سے خالی نہیں دوسرے کہ گناہ میں گرفتار ہو گیا
 ڈر اور خاتمے کا کٹنا اور عذاب قبر اور قیامت کے حساب کتاب کا خوف ایمان دار کو ہر دم مستحضر ہو تو اوسکو زندگی کا امان
 عیسے کی کہ ادنی ایمان دار کا مکان بہشت میں تمام دنیا کا وہ چند ہو گا تو اوس کے نسبت دنیا قید خانہ ہے اور کافر کے حق میں دنیا
 اس واسطے بہشت ٹھہری کہ اوسکو آخرت کا ایمان نہیں جانور فی طرح بے قید رہتا ہے بل خوف حبس کی تاب نہ لے سکتا ہے دنیا کو
 پاتا ہے جسے کر تا ہی خلا وہ اسکے اصلی مکان کافر کا دوزخ ہے تو اوسکی مصیبت اور عذاب زبردنی کی زندگی اگر چہ کمال تکلیف ہے
 گذرتی ہو پر بہشت کے برابر ہے **وَحَدَّثَنَا** **الْبُخَارِيُّ** **أَخْبَرَنَا** **الْحَبِشِيُّ** **بِجَالِ** **الْبُسْرِيِّ** **بِحَقِّ** **الشَّيْخِ** **مَعَهُ** **جَنَّةٌ** **وَنَارٌ** **فَكَانَ** **رُجُوعُهُ** **وَجَدْتُ** **كَانَ** **مُسْلِمٌ**
الْقَضَائِي **وَحَدَّثَنَا** **الْبُخَارِيُّ** **أَخْبَرَنَا** **الْحَبِشِيُّ** **بِجَالِ** **الْبُسْرِيِّ** **بِحَقِّ** **الشَّيْخِ** **مَعَهُ** **جَنَّةٌ** **وَنَارٌ** **فَكَانَ** **رُجُوعُهُ** **وَجَدْتُ** **كَانَ** **مُسْلِمٌ**
 چیز ہو اور بہتر دنیا کی بونجی نیکیخت عورت ہے اور قضائی کی روایت میں ہے کہ خیر متاع دنیا کے خیر متاع ہا ہر مطلب و نون عبارت کا
 ایک ہے **وَحَدَّثَنَا** **الْبُخَارِيُّ** **أَخْبَرَنَا** **الْحَبِشِيُّ** **بِجَالِ** **الْبُسْرِيِّ** **بِحَقِّ** **الشَّيْخِ** **مَعَهُ** **جَنَّةٌ** **وَنَارٌ** **فَكَانَ** **رُجُوعُهُ** **وَجَدْتُ** **كَانَ** **مُسْلِمٌ**
 مرضی نہیں کرتی گھر کو سنبھالتی ہے اپنے آرام پر خاوند کے آرام کو مقدم رکھتی ہے تو مرد کی زندگی بونجی بے سر ہوتی ہے شہر زن کو
 خوش سیرت پارساہ کند مرد درویش پادشاہ اور اگر خدا بخوہد ستم عورت نیکیخت نہ ہو تو مرد کی زندگی تلخ ہو گئی
وَحَدَّثَنَا **الْبُخَارِيُّ** **أَخْبَرَنَا** **الْحَبِشِيُّ** **بِجَالِ** **الْبُسْرِيِّ** **بِحَقِّ** **الشَّيْخِ** **مَعَهُ** **جَنَّةٌ** **وَنَارٌ** **فَكَانَ** **رُجُوعُهُ** **وَجَدْتُ** **كَانَ** **مُسْلِمٌ**
الْبُخَارِيُّ **أَخْبَرَنَا** **الْحَبِشِيُّ** **بِجَالِ** **الْبُسْرِيِّ** **بِحَقِّ** **الشَّيْخِ** **مَعَهُ** **جَنَّةٌ** **وَنَارٌ** **فَكَانَ** **رُجُوعُهُ** **وَجَدْتُ** **كَانَ** **مُسْلِمٌ**
 مسلم بن عیسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دین غلو ہے اور خیر خواہی کا نام ہے دین خیر خواہی کا نام ہے دین
 کہ یا رسول اللہ کسی خیر خواہی کا نام دین ہے حضرت نے فرمایا کہ اللہ کی خیر خواہی اور اوس کے رسول کی اور اوسکی کتاب کی اور مسلمان کے
 حاکموں کی اور تمام مسلمانوں کی **وَحَدَّثَنَا** **الْبُخَارِيُّ** **أَخْبَرَنَا** **الْحَبِشِيُّ** **بِجَالِ** **الْبُسْرِيِّ** **بِحَقِّ** **الشَّيْخِ** **مَعَهُ** **جَنَّةٌ** **وَنَارٌ** **فَكَانَ** **رُجُوعُهُ** **وَجَدْتُ** **كَانَ** **مُسْلِمٌ**

اوسکے مکمل کو جیالو اوسکی نافرمانی سے بچے اور رسول کی خیر خواہی یہ کہ اوسکی تفسیق کرے اوسکی سنت ہی سرچلے اور حجت
 سے بچے اور قرآن کی خیر خواہی یہ کہ اوسکے حروف کو حتی الامکان جوئی ادا کرے کمال تعلیم سے بڑھے اوسکے شاگرد غور کرے محکم پرل کرے حشاکا
 ایمان لائے اور پھر غور کرے والدین کے پھر نہیں کئے اور سیرین کے حاکمون کی یعنی الامون کی خیر خواہی یہ کہ شرع کے موافق اونیکی اطاعت کرے
 اونیکی مخالفت نہ کرے اور مسلمانوں کی خیر خواہی یہ کہ تقدیر و حیرت کو فائدہ پہنچا دے اور کوئی نہ کرے نیک کام سکھا دے اور کاموں سے رکے اور اوسکے
 چاہے چاہے دانت چاہے ہاں ہاں اے اللہ
 یونین
 برابر برابر چنانچہ ایک و ستاد و ستاد چاندی کے چاندی سے قول میں برابر برابر چنانچہ ایک و ستاد و ستاد چاندی کے چاندی سے قول میں برابر برابر چنانچہ ایک و ستاد و ستاد
 بیاج ہرق مجھ اللہ
 بالشیعہ اللہ
 واللہ
 جو کر دست بستہ اور کہوں بلنا کہوں بیاج ہرق کر دست بستہ اور جو بلنا کہوں بیاج ہرق کر دست بستہ اور جو بلنا کہوں بیاج ہرق کر دست بستہ اور جو بلنا کہوں
 بیاج ہرق کر دست بستہ اور کہوں بلنا کہوں بیاج ہرق کر دست بستہ اور جو بلنا کہوں بیاج ہرق کر دست بستہ اور جو بلنا کہوں بیاج ہرق کر دست بستہ اور جو بلنا کہوں
 دست بستہ نہیں یعنی چاندی اور ستون اور ستون والی چیزوں کے بدلنے اور بیچنے میں صورتیں ہیں ایک صورت تو یہ کہ
 ایک ہی جنس کا بدلنا جیسے چاندی کو چاندی یا جو کہ جو تو اوس میں طریقہ یہ کہ اوسکی وقت دست بستہ اور وعدہ نہ ہو اور قول میں یونین
 برابر یونین اگر قول میں یونین یونین یا ایک چیز موجود ہوئی اور دوسری غائب ہوئی بیاج ہرق اور دوسری صورت یہ کہ دو جنس کا بدلنا جیسے
 چاندی کا بدلنا ستون سے یا کہ یونین کا بدلنا جو تو اس میں طریقہ یہ کہ دست بستہ ہو اس میں کمی بیشی بیاج نہیں مثلاً ایک کیر کہوں کا دوسرے
 بدلنا درست ہو اور اگر دست بستہ نہ کہوں آج دیو اور جو کہ کہو تو یہ بیاج ہرق کر دست بستہ نہیں شرح ائس الی اللہ واللہ اللہ
 من الی اللہ
 خواب کیر کی ایک حصہ نہایت کے چھپا لیں جسے یعنی جیسے پیغمبر کے علم میں قیام و سوچ کو دخل نہیں بیسی ہی تھیک ہوا
 میں غور اور فکر کا دخل نہیں صرف خدا ہی کی طرف ہوتی ہو تو نیک موزی خواب درست قسم علم ہوت ہوئی اور چھپا لیں جسے ہونے کی وجہ سے
 میں گذری شرح ائس اللہ
 روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تھیک اور دست خواب ایک حصہ پیغمبر کی کا چھپا لیں جسے قیاب ائس اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ
 لے یعنی ائس اللہ
 اور اچھی خواب کی طرف ہے اور پریشان خواب شیطان کی طرف ہے خواب تین قسم ہیں ایک خواب نیک جسے دین کی قوت ہو خدا پر
 اعتماد بڑھے گا ہوں بچے اور دوسری قسم خواب پریشان ہے جسے وہم اور رنج بڑھے یا خدا بدگمانی ہو دوسری قسم یہ کہ اوسکی کو اپنے
 خیالات نظر طریقین یا غذا کے بھانکے کوئی شکل کی صورت ہے تو اول قسم یعنی نیاخ کہ خدا کی طرف سے فرمایا اور دوسری قسم کی خواب
 کو شیطان کی طرف سے فرمایا اور تیسری قسم یہ کہ بیان فرمایا کہ خود ظاہر تھی کہچہ اوسکے بیان کی حاجت نہیں قیاب ائس اللہ اللہ

جھاگتے ہیں معلوم ہوا کہ شونیز میں بچے فاکر بن ومان تک تو طبعیوں کی عقل پر بھی تانی اسکے فاکر خدای کو خوب معلوم ہیں
 اس واسطے حضرت اسکی تعریف فرمائی **ق** ابی حمزہ الشہداء الخمسة الطمعون والمطعون والفرق وصاحب
 الحكم والشہید فی سبیل اللہ بخاری اور سلم میں ہریرہ روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ شہید پانچ قسم میں آتے وہ جو با
 مر جاؤ اور دوسرا وہ جو بیٹ کی بیماری سے یعنی دست آویں اور سیراجو و بجاؤ اور جو بجا جیسے زوار کہ بچہ اور یا جو بچہ اذکار کا
 شہید یعنی جو جہاد میں شہید ہو **ف** یعنی انکو بھی کچھ شہادت کا مرتبہ نصیب ہوگا اگرچہ اعلیٰ قسم کا وہی شہید ہو جو جہاد میں مارا جا
 ھے سعد بن ابی وقاص الشہید ہلکذا اوھلکذا انتھ نقص فی الثالثہ اصبعاً مسلم بن عبد بن ابی وقاص سے
 روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ مہینہ ایسا اور ایسا پھر حضرت تیسری بار ایک انگلی کر دی **ف** صحیح بخاری میں عبد الباقی
 عمر سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ ہم بن پڑھی است میں لکھ جانے حساب مہینہ ایسا اور ایسا اور ایسا اور تیسری بار حضرت انکو تھا
 بند کر لیا پھر فرمایا کہ مہینہ ایسا اور ایسا اور ایسا یعنی پورے تیس یعنی کچھ مہینہ اور تیس دن کا ہوتا ہے اور کبھی تیس دن کا ہوتا ہے **ف**
 حضرت دونوں ہاتھ کی دس انگلیاں اٹھا کر تین بار اشارہ کر کے فرمایا کہ مہینہ کبھی اور تیس دن کا ہوتا ہے اور کبھی تیس دن کا مسلم
 کی روایت میں آتیس میں اور بخاری کی روایت میں آتیس بھی ہیں اور تیس بھی ہیں شاید بعض لوگوں نے کہا کہ رمضان مہینے کا
 روزہ ہمہ فرمیں اور کبھی رمضان کا مہینہ اور تیس دن کا ہوتا ہے تو چاہیے کہ پورے مہینے کا تمام تو اب ہو حضرت حدیث ثانی
 اور کمال تصریح سے اشارہ کر کے فرمایا کہ دونوں صورت میں اب برابر ہو خواہ تیس دن کا مہینہ ہو اور خواہ اور تیس دن کا ہو **م**
 ابی حمزہ الشہید شاکت فی حب الشہید فی حب طلال الشہید وکذا قال التالی سلم میں ہریرہ روایت ہے کہ
 حضرت فرمایا کہ بڑھا جوان ہو و چونکہ محبت میں بڑی عمر ہوئی محبت میں اور مال زیادہ ہوئی محبت میں **ف** یعنی بڑی
 عمر دہائی کی محبت اور کثرت مال کی محبت نہایت بڑھ جاتی ہے صریح مرد چون میر شود حرج ان سیر دہ عمر دہائی کی محبت اور
 زیادہ ہوتی ہے کہ دنیا چھوڑے کو جی نہیں چاہتا اور نیک عمل نہ ہونے سے موت اور فقر اور قیامت جی گھبراہٹ اور کثرت مال کی محبت
 اس واسطے ہوتی ہے کہ میری اولاد کے کام آوے اور مجھ کو خود پیری میں محتاجی نہ ہو اس حدیث میں مت ہی طول عمر کثرت مال کے مرضی
ق السنۃ الصمدۃ اکوئی بخاری اور سلم میں ابن مسعود روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ صبر کا ثواب اول ستر
 کے نزدیک ہے **ف** ایک عورت قبر پر روتی تھی حضرت اُسے کھلے اور عرض کرتے فرمایا کہ خدا ڈرا و صبر کر اوسے کہا سیر ہاں
 تل شہید پورہ صیبت نہیں پڑی جو مجھ پر پڑی لیکن عورت حضرت کو نہیں پہچانتی تھی کہ سینہ اوپر سے کہا تو حضرت نے فرمایا
 گھبراہٹ اور پچھائی پھر حضرت پاس آئی اور کہنے لگی کہ یہ حضرت سینہ آپ کو نہیں پہچانتی تھی اب میں آپ کا حکم مانتی ہوں اور صبر کرنا
 مجھ پر یہ حدیث فرمائی یعنی ابتدا صیبت صبر کا وقت ہے اور اوسے صبر کا شرع میں قیام آیا اور اعتبار ہے اس واسطے کہ صیبت کو
 بہت مدت گذرے تو آدمی کو خود بخود صبر آجاتا ہے ایمان دار بہنیکافر تو اوس صبر کا کچھ اعتبار نہیں **ھ** ابی حمزہ الشہداء
 الحسن اجماعاً الی الجحۃ وصرح صان الی صان محکمات مائدین لدا انجذبت الکجاہ مسلم میں
 ابو ہریرہ روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ پانچوں نمازیں اور ایک حصہ دوسرے حصے تک اور ایک رمضان دوسرے رمضان تک رمضان
 گن ہوں کا اقرار میں جب کہ یہ گناہوں سے بچے **ف** معلوم ہوا کہ نیکیاں صبر کرنا ہوں کو دور کرتی ہیں اور کثیر گناہ دور

اور پیاس کی بیماری کو خوب بخار دینا ہے **ف** اس میں مین بانی پینے کا ادب فرمایا اور تیز مین پینے کی حکمت بتلائی کہ اگر
سے پانی خوب پیں تو بخار دور ہو جائے پانی پینے کی پیمائش یہ ہے کہ ہر گھنٹہ میں ایک کھالے شفا عظمیٰ ثلاثی فی شرا طلقہ شجرہ او شتر
عسل او گندہ پندرہ انا لکھی آخری عن الکی بخاری میں عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ شفا بیمار سی
تین چیزیں ہیں سیب کی کچھنے میں اور شہد کے پینے میں اور آگ کے داغنے میں اور مین منع کرنا ہوں اپنی امت کو داغنے سے **ف**
اس میں شکی کی شرح جیسے باب میں ہو چکی ہے چند اس میں مین داغنے سے منع فرمایا لیکن داغنا بھی حضرت نے ثابت ہوا ہے تو مطلب یہ کہ اگر اور
دوسرے صحت ہوگی تو داغنے سے دور رہو اور نہ مین درست ہو شجرہ جابر الشفۃ فیما لکم یقسم فاذا وقفت الحد
وخصرت الطن فان شفعۃ بخاری میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حق شفعۃ اوسین ہیں تقسیم نہیں ہوتی اور
جب بائیں ہاتھ چپن پر لکھیں اور دائیں ہاتھ پر لکھیں تو شفعۃ **ف** شفعۃ دوسری شفعۃ شریک کا جیسے ایک کمر کے دو کپڑے
اور مین ایک شریک یا حصہ ہے سوا و سکو سوا دوسرے شریک اور شخص نہیں سکتا اور دوسرے شفعۃ مسالکی کا یعنی اگر کوئی گھر
کے نو اس کے لینے میں اس کے ہمسایہ مقدم ہیں امام شافعی کے نزدیک شریک مین تو شفعۃ ہے اور ہمسایگی مین شفعۃ نہیں اور یہی حدیث
ابو کی دلیل ہے کہ تقسیم ہوئی اور دروان گھر کا علیحدہ ہوا اور راہ اس کی جدا ٹھہری تو شفعۃ نہ رہا اور امام عظیم کے نزدیک شفعۃ و نو
صورت مین ہر شریک مین بھی اور ہمسایگی مین بھی تو اس حدیث کا مطلب یہ تقسیم ہونے سے شفعۃ شریک کا جاتا رہا اور مطلب نہیں
ہمسایگی کا شفعۃ بانی نہ اس میں ابو ہریرۃ الشفۃ و القدر مکشور ان یوم القیامۃ بخاری میں ہریرہ سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ سورج اور چاند کی روشنی ایسے ڈالی جاوے گی قیامت دن یعنی نہ روتی اور نہ نور ہو جائیگا **ف**
ہوئی تو یہ عالم تھا ہوا روشنی کی کچھ حاجت نہ رہی اور دوری وجہ یہ ہو کہ تاؤ کے پوجنے والے شرمندہ ہوں اور کماز والے نقصان
ق ابو ہریرۃ الشفۃ فیہ دواء **ف** داء الکاسام بخاری اور مسلم میں ہریرہ سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ سوا موت کا کوئی مین ہر بیماری کی دوا ہے **ف** طب کا عہدہ یہ ہے کہ دوا بالصدیجہ ہے یعنی گرم بیماری کی
سرد دوا اور سردی کی گرم دوا یہ کہ ایک سو بیماری کی کوئی دوا اس واسطے کہ گرم خشک ہے تاکہ باقی صحت گرم اور
سرد دونوں قسم کی بیماریوں کو فائدہ کرتی ہو اس واسطے کہ علم طب میں ثابت ہے کہ بہت گرم چیزیں گرم بیماریوں کو فائدہ کرتی ہیں
اور سرد چیزیں سردی کو دور کرتی ہیں چنانچہ کاسنی جگر کی بیماری کو گرم ہو یا سرد مغیہ و حال انکے کاسنی سردی اور اسی طرح
خوب کھان سپ کو مغیہ گرمی سے ہو یا سردی حال انکے اس کا مزاج گرم ہو یا الینوس نے اپنی کتاب میں ابو علی سینا قانون میں
لکھا ہے کہ شوہر یعنی کوئی گرم خشک ہو بلغم کو کٹتی ہو اور ریح اور نفخ کو دور کرتی ہو اور شہون اور عطیون اور سفید داغ کو فائدہ
کرتی ہو اور سر کے کے ساتھ چھینسیوں کو مغیہ اور بلغمی ہم اور سخت گرم کو پیکاتی ہو اور سر کے کے ساتھ بلغمی خم اور خارش کو
نفع کرتی ہو اور اگر اس کو بھوک بڑھانی باندھ کر سو گئے تو زکام کو فائدہ کرے اور اگر تھکے بڑھانے تو سردی کو دور کرے اور اگر
سر کے کے ساتھ آؤا کر کھلی کرے تو وابت کا درد دور ہو اور اگر سرخ سوکے تیل کے ساتھ گھسے اس کو ناک میں ڈالے تو ابند آمد دل
موتیابند کو دور کرے اور پیک کیلے اسے مرچ میں اور اگر حیدر زہر اس کو استعمال کرے تو حیرت سے جاری ہو جاوے اور شہون اور
گرم بانی کے ساتھ شہون اور کھلے اور ناخنی اور سوداوی تپ کو دور کرے اور اس کے دھوئیں کیلے کھوڑے

ثواب آسمان اور زمین کے درمیان کو بھر دیتا ہے اور نماز نور ہے اور صدقہ یعنی خیرات کرنا ایمان کی دلیل ہے اور صبر کرنا یعنی صبریت اور تکلیف میں یہ پر ثابت ہمارا روشنی ہے اور قرآن پیر فائدہ کی دلیل ہے اگر اس پر عمل کیا یا تجھیر الایم کی حجت ہے اگر اس پر عمل کیا یا اگر آدمی صبح کرتا ہے سو اپنی جان کو بیچتا ہے یعنی صبح ہو بہر شخص کام میں مشغول ہوتا ہے سو اپنی جان کو دو نرخ سے آزاد کرتا ہے اگر نہ کرے عمل کیا یا اس کو ہلاک کرتا ہے اگر نہ کرے عمل کیا **ف** طہارت کو آدھا ایمان ہوا ہے فرمایا کہ ظاہر باطن کی صفائی کا نام ایمان ہے سو ظاہر بدن کی طہارت یعنی غسل اور وضو نصف ایمان ہوئی اور باطن دل کی صفائی یعنی صحیح عقیدہ اور نیک اخلاق نصف باقی ٹھہرے اور نماز کو سو اسے نور فرمایا کہ نماز اکثر نجات دہی اور برے کام سے جودل کی سیاحت ہے برے کئی ہے جو نماز کے سبب قبر میں برہو گاؤ قیامت کی ظلمت میں نماز کی روشنی سے نمازی بہشت تک پہنچے گا اور خیرات کو ایمان کی دلیل سو اسے فرمایا کہ جب آدمی اپنا مال خدا کی راہ میں دیا تو معلوم ہوا کہ اس کو خدا کا اور آخرت کا ایمان ہے اور زمین میں قیامت میں محبوب چیز کو کیوں خرچ کرتا اور صبر کو روشنی ہوا ہے فرمایا کہ جب آدمی نے مصیبت میں خرچ خرچ نکلی اور تکلیف نہ کھیا تو شیطان اور نفس کی ظلمت دور ہوئی اور حقیقت ظلمت گئی تو روشنی ہوئی **ف** ابن عمرؓ اظلم وظلمت ان یقائم القیمۃ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ظلم اور ستم سیاہی مان ہوگی قیامت کے دن **ف** یعنی قیامت میں ظلم کے سبب ظالم کے آگے اندھیرا ہوگا **ف** ابن عباسؓ میں القاری فی حبیبہ کا لکھنا ہے معنی فی قیامت بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اپنی دی چیز کا پھیر لینے والا کتے کے مثل ہے جو اپنی فی کو بچر بگل جاتا ہے **ف** امام شافعی کے نزدیک کئی چیز کو پھیر لینا بوجہ حسن حیثیت درست نہیں اور انہم عظم کے نزدیک کرودہ ہے **ف** معقل بن یسارؓ القیادۃ فی الہدیۃ کچھ ہے لای مسلم میں مجتہل بن یسارؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بندگی کرنا کشت و خون کے زمانے میں ایسا ہے جیسے شیریا طان ہجرت کرنا **ف** یعنی جب کشت و خون عالم میں رائج ہوا اور زمانے میں فساد پھیلنا تو اس وقت کی عبادت کا ثواب حضرت والی ہجرت کے ثواب کے برابر ہے سو اسے کہ ایسے سخت وقت میں پر ثابت رہنا نہایت مشکل کام ہے **ف** ابو ہریرہؓ العجماء سے روایت ہے کہ جب ان کو اللہ عزوجل نے ان کو ان کا انجیل بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ انور کے مارنے کا بدلہ نہیں اور کنواں کچھ زمین اگر مزدور جاو تو بدلہ لا نہیں اور اگر کھان کھوئے زمین مزدور مگر تو بدلہ لا نہیں اور کافروں کے گھرے خزانے زمین باجوں حصہ ہی بیت المال کا **ف** یعنی اگر کسی کھانا نور لا اللہ ہی مالک کے کسی کو بارڈالے یا زخمی کرے تو اس کے مالک پر ڈالہ نہیں بلکہ اگر مزدور کنواں کھوئے یا کھان کھوئے یا کنواں بچھڑے اور مزدور کے مر جاو تو کھانا دالے پر کچھ عوض دے دینا چاہیے **ف** ابو ہریرہؓ العجماء سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ایک عمرو دوسرے عمر بنک انور ہے درمیان گناہوں کا اور پاک حج کا تو سو بہشت کے کوئی بدلہ نہیں **ف** پاک حج جو وہ جو حسین گناہ اور فقیوں سے لڑائی جھگڑا نہو یعنی قبول حج گناہوں کو اس طرح کھودیتا کہ آدمی بہشتی ہو جاتا ہے **ف** ابو ہریرہؓ العجماء سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عمر کو چیز دینا درست ہے **ف** یعنی اگر کوئی اپنا گھر یا باغ کسی کو دیکو اس طرح سے کہ یہ میں سے کچھ تیری عمر تک یا تو درست ہے اگر اس کا قبضہ ہوا تو وہ مالک ہو گیا اور بعد اس کے مر جاوے اس کے وارث مالک ہوں جیسے یہ میں اور میری بی بی کا مالک ہوں

معاف ہو میں اور جس گناہ میں جہاد ہو یعنی آدمی کی تفسیر کی ہو تو اس کے معاف کرنے پر اس کی بخشش و قوت ہو
اسامہ بن زید الصلوات اُمّامنا ثبوت بخاری اور مسلم بن اسامہ بن زید روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ نماز تیرے آگے ہو
ف ابو زری روایت اسامہ سے یہ کہ حضرت حج بن عرفت سے چارہ میں حضرت نے پیشاب کیا پھر وضو کیا سینے کا ہاتھ
 وقت کیا ہی نماز پھر بھیجے حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی یہاں نہیں کہ جل کے نماز پڑھیں گے پھر جب مان پونچھے جس کا نماز و لغت نام ہو
 تو اس پر پھر وضو کیا اور غرب کی نماز پڑھی پھر اس کے ساتھ عشا کی نماز پڑھی اس سے یہ کہ معلوم ہوا کہ با وضو رہنا صحابہ اگر یہ
 اور وضو نہ نماز پڑھے اور معلوم ہوا کہ نماز میں غرب و عشا کو ملا کر پڑھا اور یہی مذہب ہے سب اماموں کا **ق** ابو ہریرہ
 الخصال صحیح بخاری اور مسلم بن ہریرہ روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ روزہ ڈھال ہی یعنی گناہوں سے پناہ ہو **ف** روزہ کا
 جب یہ خیال رہا تو اکثر گناہوں سے بچا جاوے گا یا ہونے کا تو روزہ سے بچا **ق** ابو شریح العَدَدِیُّ الصَّیْقَةُ
 ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ وَجَاءَنَّهُ يَوْمًا كَلْبَةً وَكَانَ لِرَجُلٍ مُسْلِمٍ اَنْ يَقِيْمَ عِنْدَ اَخِيهِ حَتَّى يُوَدَّكَ زَادَ مُسْلِمًا
 قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ بَعَثْتَهُ قَالَ يَقِيْمُ عِنْدَهُ وَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ بخاری اور مسلم بن شریح سے
 روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ ضیافت کی حد تین دن ہیں اور اس کا تکلف ایک سات اور ایک دن ہو اور مسلمان ہو کو حال نہیں کہ
 ٹھہرے اپنے بھائی یا سرہانہ میں کہ اس کو گناہ میں نہ آسکے مسلم بن ابی روایت اور زیادہ ہے کہ لوگوں کے کہہ مارے دل وہ کیوں نہ
 اس کو گناہ میں آئے گا حضرت نے فرمایا کہ حمان نو اس کے پاس ٹھہرا یا اور اس کے کچھ نہوا جس سے وہ اس کی ضیافت کرے **ف**
 یعنی جب صاحب نہ محتاج ہو اور حمان تین دن زیادہ رہا تو اس کو گناہ کا گناہ کیا اس واسطے کہ صاحب نہ تنگ نہ کر حمان کی
 غیبت کرے گا کہ عجب بیجا آدمی ہے کہ ثلثا نہیں میں کہاں اس کو کھلاؤں یا کہیں حرام مال لیکر اس کی ضیافت کرے گا جس سے
 معلوم ہوا کہ ضیافت تین دن تک ہو سکتی ہے تو مقدور و عہدہ کھانا تکلف سے کرے اور دو دن جو موجود ہو اس کو حاضر کرے
 اور حمان کو درست نہیں کہ تین دن زیادہ رہا اور صاحب نہ خوشی سے کہے تو مضائقہ نہیں **خ** اسامہ بن زید الطائفي
 رَحِمَهُ اللهُ عَلَى طَائِفَةٍ مِّنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ بخاری میں اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ وہاں تک کہ
 بنی اسرائیل کے ایک گروہ بھیجے گا **ق** اَتَسْأَلُونَ شَهَادَةَ كُلِّ مُسْلِمٍ بخاری اور مسلم میں اس سے روایت ہے
 کہ حضرت فرمایا کہ وہاں شہادت ہے ہر مسلمان کی **ف** یعنی جس شہر میں باپ ہے اور وہاں لوگ وہیں ٹھہرے رہیں اور حمان
 تو وہ شہید ہیں اس واسطے کہ لوگ مثل غازیوں کے مروت سے بڑے اور ثابت رہا اور ہر چند وہ بنی اسرائیل کی قوم پر جذبات تھے مگر
 امت محمدی میں شہادت کا سبب ہے **ع** عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الطَّعَامُ بِالطَّعَامِ جَدَّائِي شَيْخٍ مُسْلِمٍ مِّنْ مَّزِينِ عَبْدِ اللَّهِ
 روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ یہوں کا بدلنا کیوں برابر ہے یعنی اگر تین دن کہ زیادہ نہ تو بیان ہے **و** اَبُو مَالِكٍ الشَّعْرِيُّ
 الطَّهْمَنِيُّ سَطْرُ الْاِيْمَانِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ بِمَا كَانُوا اَنْ وَصَّيْنَاكَ اللَّهُ وَاجِدُكَ لِلَّهِ بِمَا كَانُوا اَوْ بِمَا كَانُوا مَالِكِ
 السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضِ وَالصَّلَاةُ تَوَكُّدُ الصَّدَاقَةِ مِنْ هَا وَهَانَ الصَّدَقِ ضِيَاءُ الْقُرْآنِ حُجَّةُ لَكَ اَنْ
 عَلَيْكَ كُلُّ النَّاسِ يَتَذَوَّبُ عَنْ نَفْسِهِ فَمَنْ عَقَّبَهَا اَوْ مَوَّيَّقَهَا سَلَّمَ مِنْ اَبْوَالِكَ الشَّعْرِيِّ سے روایت ہے کہ حضرت نے
 فرمایا کہ تمہارا یہاں ہے اور اس کے لئے کہنے کا ثواب اعمال کی ترازو کو بھر دیتا ہے اور حمان اللہ اور اللہ دونوں کا ثواب ہر ایک

زبان سے متعلق ہیں اول شرب میوے کو اور دینا دوسرے پال آدمی کو حرام کاری کی تہمت لگانا تیسرے جو حق قسم کی ناجائز قسمے جادو کرنا اور
تین گناہ ہیں سے متعلق ہیں اول شرب پینا دوسرے بیکر کا ناحق مال کھانا تیسرے سودا وریا ج کھانا اور دو گناہ شرب گناہ سے متعلق
اول زنا کاری دوسرے اسلام کرنا یعنی بچہ باڑی اور دو گناہ ہاتھ سے متعلق ہیں اول ناحق خون دوسرے چوری اور ایک گناہ تمام
ہیں یعنی ہا پاکور خ دینا مسلمان کو لازم ہے کہ ان گناہوں سے نہایت ڈرتا ہے جیسے کہ زہر سے ڈرتا ہے اس واسطے کہ زہر دنیا
کی زندگی میں قتل ہے جو کما انجام فنا ہو کر کبیر گناہ سے آخرت بگڑتی ہے جس کو کبھی فنا نہیں اور بخیہ و گناہ پر اسرار کرے اس واسطے
کہ بخیہ و گناہ پر ہزار کیا تو وہ کبیر گناہ ہو جاتا ہے **ہ** ابو ذرؓ الکلبیؓ کہ شوق شیطانیؓ سلم میں ابو ذرؓ سے روایت ہے
حضرتؓ فرمایا کہ کالاکتا شیطان ہی یعنی موزنی **ف** کالے گنے کو اس واسطے شیطان فرمایا کہ نہایت بد ذات ہوتا ہے اور کسی
نہیں ہوتا تعلیم نہیں قبول کرتا اور اکثر سوکارا ہی اسی واسطے اس کا قتل کرنا درست ہے **ق** ابو ہریرہؓ کہ اکملۃ الطیبۃ
صدقہؓ بخاری اور سلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؓ فرمایا کہ انجی بات بھی احد ہے یعنی خیرت میں داخل ہے **ف**
یعنی اگر کوئی سوال کرے اور کچھ موجود نہ ہو تو اس کو دعا دیو کہ خدا انکو اور کہیں سے دلا دے یہ بھی خیرت میں داخل ہے یا اچھی بات
مراد یہ کہ مسلمان دل کو کسی بات سے خوش کرنے بشرطیکہ خلاف شرع نہ ہو **ق** سعید بن زیدؓ الککبیؓ کہ میں المؤمن و
مناہیؓ شافعیؓ لکھیں بخاری اور سلم میں سعید بن زیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؓ فرمایا کہ کنبی از قسم من ہوا و امر کا پانی
انکھ کی شفا ہے **ف** یعنی جس طرح حضرتؓ وحی وقت میں من ہوا و پانی بنی اسرائیل کو نہ رنج اور تلاش ملتا تھا وہی منی
بھی بدون تپوئے زمین جستی ہے پھر اس کا فائدہ فرمایا کہ اس کا پانی انکھ کی دھند کا مٹتا ہے چنانچہ یہی فائدہ ہو علی سینا
قانون میں لکھا ہے **ہ** ابو ہریرہؓ کہ انکھ کی یخوق نفسہ یخوقہ کاف النکار واللہ الذی یطعمہا یطعمہا کاف النکار
بخاری میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؓ فرمایا کہ جو شخص اپنی جان کو گلا گھونٹ کے مارے وہ آپ کو دوزخ میں گھونٹا کرے گا اور جو
آپ کو تلوار یا چھری بھونٹ کے مارے وہ دوزخ میں آپ کو بھونٹا کرے گا **ف** یعنی جو جس طرح آپ کو حرام موت مارے گا وہ
اوستی طرح کی دوزخ میں مٹا دیا کرے گا جیسے غیر کو ناحق مارنا حرام ہے ویسے ہی اپنی جان بھی مارنا حرام ہے **ہ** انس
المؤمنۃ من اخلوا الناس اعتناقاً ایھا القیمۃ سلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؓ فرمایا کہ اذان دینے والے
قیامت کے دن سب لوگوں سے گردن بلند ہوئے گا **ف** بلند گردن ہونے کی رحمت آتی ہے زیادہ تر امید وار ہونے کے واسطے کہ منتظر
اور امیدوار اپنی مراد کے واسطے گردن بڑھائے تاکہ تاری یا یہ طلب کی قیامت میں پسینہ لوگوں کے لبوں تک پہنچے گا لیکن ان اپنے والدین
کو سبب گردن بلند ہونے کے کچھ رنج نہ ہو گا یہ طلب کہ گردن بلند ہونے کی یعنی سب لوگوں میں باعزت اور نمودار ہونے کے **ہ** ابو ہریرہؓ
المؤمنۃ من اخلوا المؤمنین سلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؓ فرمایا کہ ایمان ارجمانی ہے ایمان ارکا **ف** یعنی جب مسلمان جس
مسلمان کا دینی بھائی تھا تو اس کی محبت و خدمت خواہی واجب ہوئی جیسے بھائی کو بھائی سے ہوتی ہے **ہ** ابو ہریرہؓ کہ المؤمن
القویٰ خیر من المؤمن الضعیف و فی کل خیر یاحی ص علی ما یتفقون و استقر
باللہ ولا یخیر و ان اصابک شیء فلا تقل کوا انی فعلت کما کذا و کذا و لکن قل قد رالہ و ما شاء فعل
و ان لو یقتلکم عن الشیطان سلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؓ فرمایا کہ اگر ایمان دار بہتر اور پرہیزگار بہتر ہے تو نزدیک

ق جَابِلُ الْقُرْمِی طَرَفٌ وَهُوَ شَکْلٌ بَخَارِی اَوْرَسْلَمِیْنِ بَابِ رَسْمِ رَاوِیْتِ ہر کہ حضرت فرمایا کہ عمر محمد کی چیز ہی ہوئی گاوی
 الہیاب کو چیز ہی **ف** یعنی عمری شل ہر کہ سبک لگا کا **ق** اَبُو سَعْدِی الْفُصْلُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَیْکُمْ
 مُحْتَمِلٌ وَاَنْ یُسْتَنْ وَاَنْ یُسْتَنْ طَیْبًا اَنْ وُجِدَ بَخَارِی اَوْرَسْلَمِیْنِ بَابِ رَسْمِ رَاوِیْتِ ہر کہ حضرت فرمایا کہ جمعہ دن غسل کرنا
 ہر ایک نفع و جان پر واجب ہوا اور سواک کرنا اور خوشبو لگانا اگر سیر ہو **ف** بعضے پر وجہ اس حدیث کہتے ہیں کہ جب وہ غسل
 واجب ہو لیکن اکثر مامون کے نزدیک غسل واجب نہیں سنت اور سبب ہر اگر وہ بظاہر اس حدیث کے غسل کو واجب سمجھے تو سواک اور
 خوشبو لگانے کو بھی واجب سمجھے حال انکہ سواک اور خوشبو کیسے نزدیک واجب نہیں تو مطلب حدیث کا یہ کہ غسل واجب پہنچتی ثابت
 اور نہایت بہتر **ف** اَبُو حُرَیْرَہُ قَالَ الْفَحْمُ وَالْمُحْبَا لَیْسَ فِی الْفَلَاحِ لَیْسَ فِی اَهْلِ الْوَابِ وَالشَّکِیَّةُ فِی
 اَهْلِ الْغَنَةِ بَخَارِی اَوْرَسْلَمِیْنِ بَابِ رَسْمِ رَاوِیْتِ ہر کہ حضرت فرمایا کہ بڑائی مازا اور راترانا شور کرنے والوں میں ہی جو اندیشہ و پھین
 اور زنی حشر کی لون میں **ف** عرب میں حج کرنے کے وقت میں مگر وہ تھے سوا کی عادت بتلائی کہ اونٹ والے اور بھرا جہاں اور
 بکریاں جہاں وغیرہ میں صحبت کی تاثیر ہو کہ اونٹ اکثر شہر میں ہوتا ہی اور بکری وغیرہ میں اسے ابتدا میں ہر ایک نے بکریاں جہاں
 کی عادت کی **ف** اَبُو حُرَیْرَہُ قَالَ الْفَحْمُ وَالْمُحْبَا لَیْسَ فِی الْفَلَاحِ لَیْسَ فِی اَهْلِ الْوَابِ وَالشَّکِیَّةُ فِی
 اَهْلِ الْغَنَةِ وَتَحْتَ اَلَا بَا حَارِی اَوْرَسْلَمِیْنِ بَابِ رَسْمِ رَاوِیْتِ ہر کہ حضرت فرمایا کہ آدمی کی پیدائشی چیز میں پانچ میں اول
 خستہ کرنا اور سیر ہفت کے نیچے مؤخر تا تیسرے مچھیں کتر نا چوتھے ناخن کاٹنا یا پنجوں میں بلوں کے بال اوکھاڑنا **ف** ایسی ہر ایک ان
 چیزوں کی آدمیست ہر وہ ان پانچوں چیزوں کو ایسا پسند کرنا ہو کہ یا کہ یہ پیدائشی بات ہو تعلیم کی آئین کیچہ حاجت نہیں اسو اس کے
 اول آئین میں بالی اور ستر ہائی ہوا اور دوسرے فائدہ بھی ہر خستہ میں یہ فائدہ کہ میل نہیں چتا پیش کا قطرہ نہیں ہوتا اور چاغ میں
 زیادہ لذت ہوئی ہر اور سات کے نیچے کے بال مؤخر میں یہ فائدہ کہ میل دور ہوتا ہی اور شہوت کی قوت زیادہ ہوتی ہر اور کچھوں کے
 اکثر ان میں یہ فائدہ کہ مجوسی اور ہندو کی مشابہت نہوا اور کھانپنے میں کچھ نہ لگتے ہر اور ناخن کاٹنے میں یہ فائدہ کہ میل اور
 نجاست ختم ہے اور نعل کے بال دور کرنے میں یہ فائدہ کہ میل سہرا اور وہاں کی گندگی دور ہوتی ہر چہرہ میں سنت یہ کہ ناخن کے نیچے
 کے بال ستر سے سورتہ لیکن مؤخر لگا یا بھی درست ہوا اور جسکو بال اوکھڑنے کی عادت ہو تو بھی درست ہوا اور نعل کے بال اوکھڑنا
 بھی درست ہوا اور دوسری حدیث میں پیدائشی چیز میں نل فرما میں پانچ تو یہی جو اس حدیث میں دین اور باقی پانچ یہ اول ستر
 ناگ نکالنے جس کے سر پر بال ہوں دوسری کلی کرنا تیسری ناگ نکال کرنا چوتھی سواک کرنا یا پنجوں میں پانی سے استنجا کرنا بھی
 حضرت پانچ کو ذکر کیا اور بھی نل کو جیسی ضرورت دیکھی ویسا ہی فرمایا **ع** عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَلْکَبَابُ اَلْاَشْرَکُ
 بِاللّٰهِ وَحَقُّوْا اَلْوَالِدَیْنِ وَفَتَلُ النَّفْسُ وَالْیَمَیْنُ الْقَمُوسُ بَخَارِی میں عبد المذین عروہ روایت ہر کہ حضرت فرمایا
 کہ کبیر و گناہ یہ ہیں جس کے ساتھ شرک کرنا یا باپ کے رنج دینا یا فری کرنا اور ناحق خون کرنا اور جھوٹی قسم کھانا **ف** یعنی ہر
 کبیر گناہ چار میں اور دوسری حدیث میں سات فرج مناسب ہے جیسا ہر گناہ یا کبیر گناہ وہ جس کے کرنے والے پر
 قرآن یا حدیث میں عید شدید ہوا و سخت سزا کا وعدہ ہو قوت القلوب میں ابو طالب کی سے کبیر و گناہ سترہ لکھے ہیں جہاں گناہ
 نودل سے متعلق ہیں اول شرک دوسرے عصیت پر اضرار دینا تیسرا انہی کی خدائی رخصت ہر چہ نذر جہاں کے عصیت اور جہاں گناہ

بود اور مست ایما را سے اور ہر ایک ایما را میں خواہ ضبوط ہو خواہ مست بہتری جو مرض تارہ او سپر جو پیرے کام آئے اور مست
مدد ملک ورنہ شک اور اگر چو کوئی رنج اور صیبت پونچے تو یوں کہ کہ اگر میں فلا نا کام کر تا تو ایسا ایسا ہوتا و لیکن کن کہ
یہ خدا مقرر یا تھا اور او سے جو چاہا سو کیا اس واسطے کہ اگر خدا شیطانی کام کا دروازہ کھولتا ہے **ف** مشبوط ایما را خدا کو
اس واسطے زیادہ پیارا ہو کہ وہ اپنے کامل تعین کے سبب دین کے کام پر نہایت خدر رہتا ہے چاہا و کرنا ہی شک کام ہوتا اور پیرے کام کے
ہونے میں کسی نہین فرق اور عبادت پر مستعد رہتا ہے کسی رنج اور تکلیف دین کے کام میں نہین فرق تا اختلاف مست ایمان دار کے کہ
اوس کے دین کا کام بخوبی نہین چسکتا پھر فرمایا کہ ہر چند مضبوط مسلمان مست بہتری لیکن خیریت دونوں میں ہے اس واسطے کہ ایمان
دونوں میں موجود ہے گو اس کا ایمان قوی ہے اور اس کا ضعیف پھر حضرت نے عالی ہستی پر جو نبی لائی اور سستی دور ہونے کی علاج فرمائی
یعنی ایمان دار کو بنا سہج کہ اپنے فایز کے کاموں پر سرگرم ہو جاوے اور اوس کے سر انجام کی امید مدیحا دینی کام میں مست ہو کر
نہ شک ہے کہ خالی ہاتھ رہا و گیا اس واسطے کہ دنیا اور دین کی محرومی کا اصل سبب سستی اور کالی ہے اور چونکہ آدمی رنج اور صیبت سے
خالی نہین چسکتا سو اوس کی بھی علاج فرمائی یعنی تکلیف میں نہین کہ کہ اگر میں فلا نا کام کر تا تو ایسا ہوتا یعنی رنج نہوتا یا اگر فلا نا شخص
میں جاتا تو زندہ رہتا بلکہ اس کو تقدیر پر چلا کرے تاکہ حضرت نے بچے ہو اس کے تقدیر کے مقابلے میں اگر لوٹنا شیطانی کام ہے کہ آدمی تقدیر
کو قبول کرے باطن ظاہری پر بھروسہ کرنا ہی اور ناحی بچنا کر غم پر غم اٹھانا ہی **ق** ابھ ہرین ؑ المؤمنین المؤمنین جملہ اللہ تعالیٰ
کشتن بعضہ بعضا بخاری اور مسلم میں ہر پر یہ روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ ایک ایمان دار دوسرے ایمان دار کے حق میں ایسا ہی جیسے
کی بنیاد کو دیکھا ایک دوسرے کو مضبوط کیے رہتا ہے **ف** یعنی جیسے عمارت میں مضبوطی ایک اینٹ کی دوسری اینٹ سے ہوتی ہے اسی
طرح ایک ایمان دار کو لازم ہے کہ دوسرے ایمان دار کا مددگار رہے خلاصہ مطلب کہ ایمان کی ترقی اور خوبی اتفاق پر موقوف ہے **ق** جابر
وابن عمر المؤمنین یا کل فی جمعی و احب و الکافر یا کل فی سببہ امتناع بخاری اور مسلم میں جابر و عبد
بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ ایمان دار ایک دوسری میں کھانا پکھا دے اور کافرات اسے یوں میں کھانا پکھا دے **ف** ایک کافر کی نیت
ہوتی ہے کہ سات بکریوں کا دو دو چھپا لے و سکا پیت پھر اوس کو دے مسلمان جو ان کو ایک بکری دو دھ آسودہ ہو گیا ہے حضرت
یہ حدیث فرمائی یعنی کم خور ہی اور قناعت ایمان کا مقتضا ہے تاکہ عبادت میں سستی نہ آوے اور زیادہ غور کی اور حوصلہ کا فر کی شان ہے
کہ جانور کی طرح اوس کی بھی حرص نہیں کم ہوتی ہے **ق** ابھ ہرین ؑ المؤمنین و اللہ اعلم عینا مسلم میں ہر پر یہ
روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ ایمان دار غیرت اڑھتا ہے اور خدا زیادہ تر غیرت دار ہے **ف** باقی روایت یوں ہے کہ اسی واسطے خدا
ظاہر باطن کی پیچا بیوں سے منع کیا یعنی بکاسون پر طیش آنا ایمان کا مقتضا ہے نہ غیرتی ایمان کی شان نہیں **ق** عایشہ
الکھدہ بالقرآن مع الشقرۃ الکر امللن کہ والذی یقرأ القرآن ویلتصیح فیہ وھو علیہ سناق
کہ آنجناب بخاری اور مسلم میں حضرت عایشہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ قرآن کا خوب واقف پاک لکھنے والے فرشتوں کے ساتھ
اور جو کہ قرآن پڑھتا ہے اور اوس کی زبان اوس میں الگ ہی ہے اور قرآن پڑھنا نہایت مشکل ہے اور کو دو اب ہیں یعنی ایک نواب ٹھہرے کا اور دو
نواب رنج کشی کا **ف** یعنی جو قرآن کے معانی خوب واقف ہے اور اوس کو نہ تکلف پڑھتا ہے اور سکا مرتبہ نہایت عمدہ ہے کہ وہ تو اتین
لہذا فرشتوں کے ساتھ جو قرآن کو لوح محفوظ سے نقل کرتے ہیں اور جس کی زبان میں پلٹتی باوجود سخت کے اوس سے حدیث میں آدا
ہوتی ہے

باطنی حجت ہر **ق** عَمَرُ النَّبِيِّ يَصْدَقُ فِي قَبْرِهِ مَا نَحْنُ عَلَيْهِ فِي رَأْيِهِ مَا نَحْنُ عَلَيْهِ فِي بَحَارِی اور سلم
 میں عمر فاروق سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میرا عذاب ہوتا ہے جو میرے ہونے سے **ف** جسے سے میت پر عذاب باطن
 صورت میں ہر کہ وہ میت اور فوج کرنے کی وصیت کر جاوے گا کہ اس کے خاندان میں فوج گری ہوتی ہو اور وہ باوجود قدرت کے منع ہوگا
ح حَاجِبُ النَّاسِ نَبِيٌّ قَرِيشٍ فِي الْحَنَفِ وَالْشَّرِّ سَلَمٌ جَابِرٌ رَوَايَتُ هُكْ حَضَرْتُمْ فَرَايَاكَ عَرَبِ كَلَامُ نَبِيِّ اور بی میں
 قریش کے تابع ہیں **ف** یعنی قریش کی قوم عرب میں رہا ہے اگر قریش نیک ہو تو اور لوگ بھی نیک ہو اور اگر قریش بڑا
 توبہ ہوئے اس واسطے کہ معمول ہے کہ خاندان کے طریق کو لوگ منہ پڑتے ہیں **ق** اَبُو مُرَيْشٍ هَذَا النَّاسُ نَبِيٌّ قَرِيشٍ
 فِي هَذَا الشَّانِ مَسْلُوحٌ نَبِيٌّ قَرِيشٍ وَكَافِرٌ هُوَ النَّاسُ مَعَادُونَ خِيَارُهُمْ فِي الْحَاكِمِيَّةِ
 خِيَارُهُمْ فِي الْاِسْلَامِ اِذَا فَقَّحُوا يَجِدُونَ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ اَشَدَّ النَّاسِ كَرَاهِيَةً لِهَذَا الشَّانِ
 حتی یقع فیہ بخاری اور سلم میں ابو مریش سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لوگ اس سرداری میں قریش کے نابینا ہیں نہ
 ان کا قریش کے مسلمان کا تابع ہو اور کافر اور کافر قریش کے کافر کا تابع ہو آدمیوں کا حال کھانوں کا سا حال ہے جو ان لوگوں میں
 کفر کی حالت میں افضل تھے وہی لوگ اسلام میں بھی افضل ہیں جس وقت کہ دین میں ہوشیار ہو جاویں اور احکام شرعی کو خوب
 سمجھیں آدمیوں میں بہتر ہو سکے باقی جو بہت نفرت رکھتا ہوگا اس اسلام سے یا اس خلافت سے جب تک آدمیوں کا جو
ف یعنی قریش میں ہمیشہ سرداری قائم رہی کفر میں بھی اور اسلام میں بھی پھر قریش کے افضل ہونے کا قاعدہ کلی فرمایا مثال
 ہے کہ جیسی کافرانہ مختلف ہوتی ہیں کہ بعضی کھان سوگی اور بعضی لپکتی ویسے ہی آدمی بھی مختلف ہیں کہ بعض خاندان
 عمدہ ہیں شجاعت سخاوت ریاست غیرت بہت ان میں پیدا ہوتی ہے جیسے کہ قریش کا خاندان اور بعض خاندان
 نہیں ہے جیسے اور عرب پھر فرمایا کہ جو کفر میں بہتر خاندان تھا وہی اسلام میں بھی بہتر ہو جس کی علم اور عمل کو حاصل کیا ہو اس واسطے
 کہ شرافت ذاتی اور دینداری مل کر نور اعلیٰ نور ہو گئی معلوم ہوا کہ شرافت ذاتی بدون بنیاد کی حد تک نزدیک حقیقت نہیں ہے
 جو فرمایا کہ بہتر وہی ہے جو نہایت نفرت رکھتا ہو اس کے مطلب ایک یہ جو حالت کفر میں اسلام بہت نفرت رکھتا ہو اسلام
 بعد ہی افضل ہے جیسے عمر فاروق اور خالد اور عکرمہ اس واسطے کہ جو کفر میں بہت مضبوط ہوتا ہو وہ اسلام میں بھی خوب
 مضبوط ہوتا ہو مضبوط لوگ جدھر لگے ہیں جب ہی آتے ہیں اور دوسرا مطلب کہ جو خلافت اور امامت سے قبل سردار ہونے کے
 نفرت رکھتا ہو وہی افضل ہے اس واسطے کہ اس کو سرداری کی طمع نہیں اور جب اس کو سردار بنایا تو خوب جان فشانی کریا
ق اِنَّ عَمْرَ النَّاسِ كَلَامُ نَبِيٍّ قَرِيشٍ هَذَا النَّاسُ مَعَادُونَ خِيَارُهُمْ فِي الْحَاكِمِيَّةِ وَكَافِرٌ هُوَ النَّاسُ مَعَادُونَ خِيَارُهُمْ فِي الْاِسْلَامِ
 روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ آدمیوں کی مثال جیسے سواونٹ کہ اون میں سپاؤ تو ایک ہی چالاک سواری کے لائق **ف**
 یعنی جیسے سواونٹ میں بھی ایک عمدہ تیز رفتار زمین بھگتا ویسے ہی سوا آدمیوں میں ایک بھی کامل آدمی جس کے لائق ہیں
 مٹا مطلب کہ ناقص لوگ کثرت سے ہیں اور کامل کیاب **ح** اَبُو مُرَيْشٍ هَذَا النَّاسُ مَسْلُوحٌ نَبِيٌّ قَرِيشٍ وَكَافِرٌ هُوَ النَّاسُ مَعَادُونَ خِيَارُهُمْ فِي الْحَاكِمِيَّةِ
 اَبُو مُرَيْشٍ هَذَا النَّاسُ مَسْلُوحٌ نَبِيٌّ قَرِيشٍ وَكَافِرٌ هُوَ النَّاسُ مَعَادُونَ خِيَارُهُمْ فِي الْاِسْلَامِ اِذَا فَقَّحُوا يَجِدُونَ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ اَشَدَّ النَّاسِ كَرَاهِيَةً لِهَذَا الشَّانِ
 وَاصْحَابِي اَمَنَةٌ لَا يَمُوتُ اِذَا ذَهَبَ اَصْحَابِي اَتَى اَمَّتِي مَا يَفْعَلُ عِدْوَنَ سَلَمٌ عِنَ ابُو مُرَيْشٍ رَوَايَتُ هُكْ

حضرت نے فرمایا کہ تم اسے پناہ دینا آسمان کے پھر جب تم میرے گناہ سے توبہ کرو گے آسمان پر جس کا وعدہ ہوا یعنی توبہ پھر عذاب سے
 آدھین پناہ ہوں اپنے اصحاب کی پھر جب میں جاتا رہوں گا تو آؤ گے میرے صاحب پر جس کا اوکو وعدہ ہوا یعنی اختلاف پڑ گیا تو
 میرے اصحاب پناہ دینا میری امت کے پھر جب میرے اصحاب تم میرے گناہ سے توبہ کرو گے آسمان پر جس کا اوکو وعدہ ہوا یعنی فساد اور
 عالم میں بظاہر ہوگی **ف** حضرت کی زندگی میں اختلاف کا نام تھا جو بہ ہوتا حضرت نے حل ہو جاتا حضرت کے بعد اصحاب میں
 اختلاف ہوا اقل خلافت میں بعد اوس کے بعض مسائل میں اور جب تک اصحاب کا زمانہ رہا تو ان کی ہر ایک سے فساد دینی اور عبادت
 رواج مکرر تھا بعد اصحاب کے فساد شروع ہوا اور چند مدت کے بعد عالم کی ہر ایک حدیث صحیحہ پر کسی آئینہ بات کی خبر دی پس اس کی
ق ابن عمرؓ کہ کعبہ میں آخر اللیل بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وتر کی
 نماز ایک رکعت نہ پڑھو لیکن اس سے **ف** امام شافعیؒ کے نزدیک وتر کی ایک ہی رکعت ہے اور یہی حدیث ان کی دلیل ہے اور
 امام عظیمؒ کے نزدیک وتر کی تین رکعتیں ہیں چنانچہ ترمذی میں حدیث ہے علی رضی اللہ عنہ کہ حضرت وتر کی تین رکعتیں پڑھتے تھے
 ترمذی کہہ کہ اسی طرح کی روایت ہے عمران بن حصینؓ اور عائشہؓ اور عبد اللہ بن عباسؓ اور ابو یوسفؓ اور جامع الاصول میں بخاری
 اور مسلم کی حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت بعد تہجد تین رکعت وتر کی پڑھتے تھے اور عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ وتر کی
 تین رکعتیں ہیں جیسے مغرب کی تین رکعتیں ہیں ہر رات کی وتر اور مغرب کی وتر کا آخر شب ہے جس کو اپنے جاکے
 اعتماد ہو **ق** عائشہؓ کہ کعبہ میں آخر اللیل بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ آزادی کی
 حق اویسی کا ہے جسے آزاد کیا **ف** یعنی جسے لونڈی یا غلام کو آزاد کیا اگر غلام کچھ چھوڑ کر مر جاوے تو اس کا وارث آزاد کرنے
 والا ہے **ق** ابو ہریرہؓ کہ کعبہ میں آخر اللیل بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے
 فرمایا کہ اگر کافر شرفی کا ہے اور زنا کرنے والے کو بچھڑ **ف** یعنی اگر کالہ مالک ہی ہو جس کے بیچے اوس لڑکے کی ماہی خواہ کاج
 خواہ ملک سے اور اگر حرام کا دعویٰ کرے کہ لڑکا میرے نطفے سے ہے تو اوس کی قسمت میں ہے یعنی وہ مالک نہیں اور اگر حرام کا
 بیابا ہو تو اوس کو سنگسار کرنا چاہیے **ق** ابو ہریرہؓ کہ کعبہ میں آخر اللیل بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے
 بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جھوٹی قسم کا لا اور جس کے رواج کا سبب ہو اور کہ نقصان کا سبب ہے
ف یعنی تجارت میں جھوٹی قسم کھانے سے سودا گر کو یہ حمال ہوتا ہے کہ میری بکری خوب ہوگی حالانکہ جھوٹی قسم سے اوس کی بکری
 میں ٹوٹا پڑتا ہے کہ خدا اوس کی برکت کو دور کرنا ہی اور لوگ بھی اوس کو جھوٹا جان کر اوس سے خرید و فروخت کم کرتے ہیں بلکہ اوس کو مارا
 اور پوتا کی برکت دیتی ہیں یہی خبر ابن عباسؓ علیہ السلام علی علیہ السلام بخاری میں عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ
 حضرت نے فرمایا کہ قسم مدعا علیہ پر چاہیے **ف** مدعا علیہ پر قسم اوس صورت میں ہے جب کہ مدعی کو گواہ نہ ملے **ق** ابو ہریرہؓ کہ
 الیمین علی نیتہ المستحلف مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم کا اعتبار قسم لینے والے کی نیت پر ہے **ف**
 یعنی قاضی نے جس طلب کی قسم لی وہی مقبر ہے پھر اگر قسم کھانے والا کہے کہ میں نے قاضی کی نیت پر قسم نہیں کھائی میں نے دل میں کچھ زارا
 کر لیا تھا تو اس کے اس فعل کا کچھ اعتبار نہیں لیکن اگر قسم کھانے والا کہے کہ میں نے قاضی کی نیت پر قسم کھانے والے کی نیت کا البتہ اعتبار
فصل اس فصل میں حدیثیں ہیں جن کے سر پر ایما کی لفظ ہے **ق** ابو ہریرہؓ کہ کعبہ میں آخر اللیل بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ

اور حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا کہ اے رسول خدا! ان کے حضور ان کو تواریخ اہل الجنة قلنا نعم
 قال ان تصون ان تكونوا اهل الجنة قلنا نعم قال والذي نفس محمد بيدي اني
 لا ارجو ان تكونوا اهل الجنة وذلك ان الجنة لا يدخلها الا نفس طيبة وما اكرم
 في اهل الشراك الا كالشجرة البضا في جلد الثور اسود او كالشعر في الشوك اعني جلد
 الثور كالحصير بجاري اور سلم بن عبد الله بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا تم اس بات سے راضی ہو کہ تم
 بہشت کے لوگوں میں چوتھا ہو یعنی کہ ماہان حضرت نے فرمایا کہ بھلا تم اس بات سے راضی ہو کہ تم بہشتیوں کی تہائی ہو یعنی کہ ماہان
 ماہان حضرت نے فرمایا کہ قسم ہوا اس بات پاک کی جسکے قابو میں محمد کی جان ہے مقرر میں اس پر رکھتا ہوں کہ تم بہشتیوں میں
 آؤ گے ہو اور اس کا سبب ہے کہ بہشت میں جو مسلمان جان کے کوئی نہ داخل ہوگا اور نہ ہی وہ تم اہل شراک میں مگر جیسے
 ایک سفید بال گائے بیل کی کھال میں یا جیسے ایک سیاہ بال لال بیل کی کھال میں **ف** یعنی آدمی بہشت میں امت محمدیہ
 ہوگی اور نصف باقی میں اور پیغمبروں کی متین ہوگی اور حضرت نے جو تھا فرمایا پھر تہائی پھر آدھا اس واسطے کہ لوگ شراکی
 کریں اور مبدع خوشی میں ترقی ہو **وق** عجزاً ثم دون هذه المرأة طارحة فكدت لها في النار قلنا
 لا والله فقال الله ارحم بعبادي من هذه المرأة يؤاكد هاتاه **ف** حينئذ اى امرأة
 من السبي تسقى اذا وجدت صديقاً في السبي اخذته فان قتله بطنها فاكضعته بماء
 اور سلم بن عمرو فاروق سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ یہ عورت پھینکنے والی ہے اپنے لڑکے کو اگر کہ میں نے کہا
 قسم ہوا کہ اگر نہ پھینکے گی تو حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا کا رحم ہے بندوں پر بہت زیادہ ہے اس عورت کے رحم سے اپنے
 بیٹے پر حضرت نے اس وقت فرمایا جب ایک قیدی عورت کو دیکھا کہ دوڑی جاتی ہے جب اس نے قیدیوں میں اپنے بچے کو پایا
 پھراو سکو اپنے پیٹ سے چٹا لیا پھراو سکو دودھ پلانے لگی **ف** اس حدیث میں بیان ہے وسعت رحمت الہی کا اس
 حدیث ارحم الراحمین کا مطلب حل ہوتا ہے ابی ہریرہؓ ان یروون ان تعولوا کما قال اهل الکتاب
 من قبلکم سمعنا وعصینا بل قولوا استعصوا واطعنا عقرانک ربنا والیک المصیر **قل**
 لمان کنتم فی السحاب وما فی الارض وما فی بینا وما فی أنفسکم او تخفون بها سمعکم
 بوالله فقالوا کلینا من الاعمال ما نطيق الصلوة والصيام واجتاد الصدقة وقد
 انزلت علیک هذه الایة **و** لا تطیعوا مسلمین اور حضرت نے فرمایا کیا تم کہنا چاہتے
 جیسا سے پہلے کتاب والوں نے کہا کہ ہم نے حکم خدا کا سنا اور نماز بلکہ تم یوں کہو کہ الہی ہم نے تیرا حکم سنا اور ان لیا ایہ
 ہمارے تیرے شمس کو ہم چاہتے ہیں اور تیری ہی طرف ہمارا ٹھکانا ہے یہ حضرت نے اس وقت فرمایا جب کہ سورہ بقرہ کے اخیر
 یہ آیت اور تیری کہ خدا ہی کا ہے جو کہ آسمانوں اور زمین میں ہے اور اگر ظاہر کرو جو تمہارا دل میں ہے یا اسکو چھپاؤ وہ
 حساب اتنے کرے گا تو صاحب نے کہا کہ ہر کو اول اول کاموں کا حکم ہوا جنکو ہم کر سکتے ہیں مثل نماز اور روزہ اور جہاد اور
 خیرات اور البتہ ہم یہ آیت اور تیری ہمارے قابو میں نہیں **ف** یعنی خیالات اور ہوا اس دل کو روکنا ہمارا

اختیار میں نہیں اگر اسکا بھی حساب ہو تو ہمارا اکید ٹھکانا نہیں ہے نہ فرمایا کہ تم اہل کتاب کی طرح حکم عدولی نہ کرو بکہ کولانی نہیں
 اپنے مالک کے حکم میں تکرار کرے بلکہ تم یہ حکم بھی مان لو لیکن خدا سے مغفرت مانلو کہ تم پر سزا مانی کرے پھر صحابہ نے حضرت کے بموجب ارشاد
 عمل کیا اور حکم مانا تو یہ آیت اور ہی کہ حق تعالیٰ کسی جان کو تکلیف نہیں دیتا مگر اوی خدا جتنا اوسکو اختیار ہے یعنی اب خیالات اور
 خطرات پر کب تو نہیں یہ مدارک میں لکھا ہے کہ سب علماء کا یہی مذہب ہے کہ خطرات پر مواخذہ نہیں لیکن عزم پر مواخذہ ہر عزم اوس
 ارادے کو کہتے ہیں جن میں گمگیا ہو اور میں بکا ہو مشہور اہل سنیہ کہ اَنْ يَدِينُ اَنْ تَدْخُلِيَ الشَّيْطَانُ بَيْنَا اَخْرَجَهُ اللَّهُ
 مِنْهُ **قَالَ لَا تَسْلُكُ حَاثَاتٍ تَشْعُدُ اَمَّ سَلَكَةَ عَلَى الْبَكَاءِ عَلَى اَبِي سَلَكَةَ** بخاری میں حضرت ام سلمہ سے روایت
 ہے کہ حضرت فرمایا کہ کیا تو چاہتی ہے کہ شیطان کو اوس گھر میں داخل کرے جس سے خفا اوسکو نکالا ہے پھر حضرت اوس عورت فرمایا جو اسلی
 کی موت براہ سب کو رولاتی **ف** حضرت ام سلمہ کے اول خاوند کا نام ابی سلمہ تھا جب وہ مر گیا تو عورت و نکور و لا ائی
 جسے حضرت حیدریت فرمائی یعنی ایمان کی برکت شیطان اس گھر سے دور ہوا ہوا اب رو اور بیٹے سے شیطان کو پھراس گھر میں داخل کر
 اس حدیث کے ساتھ معلوم ہوا کہ رو بیٹے کے واسطے محفل کرنا شیطان کا کام ہے مصیبت میں جس سے نہ کہلے بلکہ حیا عایشہ
 اَنْ يَدِينُ اَنْ تَدْخُلِيَ الشَّيْطَانُ بَيْنَا اَخْرَجَهُ اللَّهُ مِنْهُ **قَالَ لَا تَسْلُكُ حَاثَاتٍ تَشْعُدُ اَمَّ سَلَكَةَ عَلَى الْبَكَاءِ عَلَى اَبِي سَلَكَةَ**
 رفاعہ القرظی وقد طلقها ثالثا بخاری اور مسلم میں حضرت عایشہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ کیا تو چاہتی ہے کہ
 کہ رفاعہ کے نکاح میں پھر طلاق ہو نہ میں مست ہو جب تک کہ تو اوس دوسرے خاوند کا شہر نہ چکے اور وہ تیرا شہر نہ چکے یعنی بار
 صحبت کے اول خاوند سے نکاح نہ میں مست ہو حضرت رفاعہ کی عورت فرمایا اور رفاعہ اوسکو تین بار طلاق دی تھی **ف**
 رفاعہ کی عورت حضرت پاس آئی اور کہنے لگی کہ حضرت میرے خاوند مجھ کو تین طلاق دیے جو بیٹے عبد الرحمن بن بکر سے نکاح کیا
 تو میں نے اوسکو ایسا پایا جیسے کپڑے کا کھوٹ یعنی نام نہی تو حضرت مسکرائے اور یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ تین طلاق کے
 بعد اول خاوند سے نکاح نہیں ہو سکتا جب تک کہ دوسرا خاوند اوس عورت سے صحبت نہ کر چکا اور یہی مذہب ہے سب اماموں کا
قَالَ ابْنُ عَرَبٍ تَعَجُّبُكَ مِنْ لَدُنْ هَذَا لَسْنَا دِيلُ سَعْدِ بْنِ حَفَافٍ فِي الْكِتَابِ خَيْرٌ مِنْهَا
 والکین بخاری اور مسلم میں برابر ہے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ کیا تم تعجب کرتے ہو اس شہسی تبا کی زمر سے البتہ
 بہشت میں سعد بن حاف کے روال اس عہد اور زمر میں **ف** ایک نصرانی بادشاہ نے حضرت کو دشمنی قبا تھے بھیجی
 اوسکی عسکر اور زمری بھیج کر تعجب ہے حدیث فرمائی یعنی دنیا کا نفسیں ہا بل لاف نہیں کہ اوسکی خواہش کیجیے
 آخرت کی عمل کی طلب کرو اسلئے کہ جب بہشت کا روال دنیا کی قبا عہد پھر اوتو زمان کی قبا کو خدا ہی جا کہ کیسی عہد ہوگی
قَالَ ابُو بَكْرٍ اَرَأَيْتَ اَنْ يَكُنْ اَسْكَمٌ وَعِفَارٌ وَمِنْ يَنْهَ وَجْهِيْنَهُ حَيْدَرٌ بَيْنِي تَعِيْمٌ
 بنی عامر اسلئے وعطفاں اخاوعا وحسروا قال نعم قال فواللذی نفی بی بیذا **اَرَأَيْتُمْ**
لَا حَيْدَرٌ مِنْهُنَّ لَئِنْ لَاقِیْتُمْ بَنِي حُلَیْسٍ حَتَّى قَالَ اَسْتَمَا يَابَكَ سُرَّانُ الْحَجِیْمِ مِنْ اَسْلَمَ
وَعِفَارٌ وَمِنْ يَنْهَ وَجْهِيْنَهُ بخاری اور مسلم میں برابر ہے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جبلا تیرا تو اگر قوم اسلام اور قوم
 عفار اور قوم نمرینہ اور قوم ہمدان بہتر ہوں بنی ہمدان کی قوم سے اور بنی عامر اور اسد اور عطفاں کی قوم سے تو کیا اوسکو

اور جو بہشت کی پرواہ نہ رکھے اور دوزخ سے ڈرے وہ جو چاہے منکرے **فَرَزَ بْنَ خَالِدٍ الْجَنَيْنِيُّ** کہ اکابر حضرت عیسیٰ
 الشَّهْدَاءُ الذِّیْ بَاتُوا بِشَکَاةٍ قَبْلَ أَنْ تُشَکَّلَ سَلَمٌ مِنْ دِیْنِ خَالِدٍ شَیْءٌ رَوَاتُ بِرِکَ حَضْرَتِیْ فَرَمَایَا کہ مان
 میں بتاؤں بہتر کواد کو بہتر کواد وہ جو گواہی پوچھنے سے پہلے گواہی دیوے **فَسَابَ** گواہی مانگے گواہی دینا اور صورت
 میں فصل ہو چکا دس سو اور کوئی گواہ نہوا اور بدون اسکی گواہی کے کسی کا حق تلف ہوتا ہوا سو اسطے کہ بے ضرورت
 معاملات میں قبل طلب گواہی دینا وینداری کی بات نہیں چنانچہ اوکی مذمت میں اور حدیث میں آیا ہے کہ سیر بچہ کے لوگ
 پیدا ہونے کو بے مانگے گواہی دینے کو تیار ہو **قَالَ أَبُو وَقْدٍ بِالْبَیْهَاتِ** کہ اکابر حضرت عیسیٰ الشَّکَلُہُ امَّا اَحَدُهُمْ
 فَاَوَىٰ اِلَى اللّٰهِ فَاَوَاهُ اللّٰهُ وَاَمَّا الْاُخَرُ فَاَسْتَحْيَا فَاَسْتَحْيَا اللّٰهُ صِنْدَهُ وَاَمَّا الْاُخَرُ فَاَعْرَضَ فَاَعْرَضَ اللّٰهُ عَنْہُ
 بخاری اور مسلم بن ابی واقد سے روایت ہو کہ حضرت فرمایا کہ مان میں خبر دیتا ہوں تینوں شخص کی سوا دسین ایک نے توحذ کی خبر
 رجوع کی توحذ نے اسکو جگہ ہی اور دوسرا تو شرابا توحذ بھی اوس سے شرابا یعنی اوسکو اپنے غضب بجایا اور تیسرے نے تو سو نہ ہوا
 توحذ نے بھی اوس سے اعراض کیا **ف** بخاری میں ابی واقد سے پوری روایت یوں ہے کہ حضرت سجد میں بیٹھے تھے اور حضرت
 پاس لوگ تھے کہ تین آدمی سنے آئے سواون ہیں ایک تو بلیٹ گیا اور دو لگے آئے سواون دسین ایک نے طلقے میں بکان خالی پایا سو
 دہان بیٹھ گیا اور دوسرا سبکے پیچھے بیٹھا جب حضرت کلام سے فراغت پائی تب حدیث فرمائی یعنی جو اندر مجلس میں بیٹھا حکم نہ دیتا
 کرنے کو سوا دس آو سکی کہ ششمن کی اور دوسرا اندر آئے سنے شرابا توحذ نے اوسکو عذاب بجایا اسوا سٹے کہ وہ ہر چند حضرت کو درپرا
 لیکن مجلس میں شریک نہ ہوا اور تیسرے نے جب اپنے لائق ہو نہ کبھی غرور کے سبب سے چلا گیا اسوا سٹے غضب آہی میں گرفتار ہوا معلوم ہوا
 کہ علم اور عظمت کی مجلس میں قریب ہونا نہایت فضیلت ہے اور دور بیٹھنا ہر چند جائز ہے لیکن ثواب میں کسر ہے اور وہاں سے جا کر
 چلے آنا گناہ ہے **وَالْبُحْرَانُ** کہ اکابر کہہ کر علی مَا یُحْوِی اللّٰهُ مِیْہُ الْخَطَا یا اور مِیْہُ الدَّسَجَاتِ فَالْقَا
 بِلَی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَسْبَاعُ الْوُضُوْءِ فِی الْمَکَارِہِ وَکَثْرَةُ الْخَطَا اِلَى الْمَسَاحِدِ وَالتَّيْطَارُ
 الصَّلَوةُ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَاَلَا لَکُمْ اِلَیْہِ بَاطِلٌ مُّسْلِمٌ ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا مان میں بتلا ہوں وہ
 چیز جسکے سبب خدا گناہوں کو مٹا دے اور جو بلند کرے اصحاب کے کہا مان یا رسول اللہ یہ تو ضرور بتلائیے حضرت فرمایا کہ پورا وضو
 کرنا سخت وقتوں میں اور کثرت آمد و رفت میں اور انتظار کرنا دوسرے وقت کی نماز کا ایک وقت کی نماز کے بعد سو حقیقت
 میں ہی عمدہ رباط ہے **ف** رباط اسکو کہتے ہیں کہ دارالاسلام کی حدیر چھاؤنی ہو اور کھوڑے باندھے جا دیں تاکہ کافروں
 لشکر کے پاس نہ پہنچ سکے سو فرمایا کہ بے تین عمل رباط کی چھاؤنی ہیں کہ شیطان کے لشکر کو نہ دے کہ تین سخت وقتوں میں پورا وضو کرنا یعنی نماز
 سردی میں یا بیماری میں اچھی طرح تین بار اعضا کو دھونا یا اگر ان قیمت بانی مول لیکر وضو کرنا کثرت آمد و رفت میں یعنی بیگانہ
 نماز کے واسطے آنا جانا اور نماز کا انتظار کرنا یعنی مسجد میں مثلاً عصر ٹپھ کے مغرب کے واسطے بیٹھنا **قَالَ عَیْشَةُ** کہ اکابر حضرت عیسیٰ
عَیْشَةُ کہ اکابر حضرت عیسیٰ عَمَّانُ بْنُ عَمَّانُ بخاری اور مسلم میں حضرت عایشہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ
 میں شرابا جس وقت سے شرابا ہے یعنی عثمان بن عفان سے **ف** دوسرا باب میں اسکا قصہ ہو چکا کہ حضرت یشیٰ کی کھول
 صدیق اور فاروق رو برو بیٹھے تھے اور جب حضرت عثمان آئے تو حضرت یشیٰ کی پرکڑ اڑا لیا حضرت سے اسکا سبب پوچھا

عَبْدُ اللَّهِ أَكْبَرُ إِنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَالْفُحْشَاءِ يَتَّخِذُونَ قُبُورَهُمْ مُسَاجِدًا وَهُوَ مَسْجِدٌ أَعْلَى كُنُوزِهِمْ
 وَتَحْتَهُ الْقُبُورُ مَسَاجِدُ الرِّجَالِ أَهْلًا كَوْنَهُمْ ذَلِكَ مُسْلِمٌ مِنْ جَنْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَوَيْتُ عَنْ حُضْرَتِ فَرَاكَزِي
 كَهْرُوكَ تَمَّ سَبْعَ تَحْتَهُ وَكَأَنَّهُ بَغِيرُ بَنٍ أَوَّلِيَا كِي قَبْرُونَ كَوَسْجِدِينَ بَلَّغْتُهُ خَبْرًا رَجَاؤُ سَوْتُمْ قَبْرُونَ مَسْجِدِينَ بَنِي بَرِي
 اس منع کرنا یوں کہ قبرستان میں نہ بڑھنا اس واسطے منع کرنا کہ ہمیشہ بڑھنا ہی غیر خدا کی عبادت نہ ہوئی ہی بلکہ اول شرک الہی
 اسی طرح رائج ہوا اس واسطے حضرت نے بتا دیا کہ تمام کون منع کیا معلوم ہوا کہ قبروں کو مسجد نہ کرنا حرام ہی اور اگر عبادت کی نیت ہو تو صاف کفر ہے
فصل اس فصل میں حدیثیں ہیں جن کے سربراہ **عبد اللہ بن عمر** **ع** کہ **أَنَّكَ تَصُومُ وَكَأَنَّهُ قَطْرٌ**
وَصَلَّى اللَّيْلَ فَلَا تَفْعَلُ فَإِنَّ لَعْنَتَكَ حَتَّى أَتَوِيَهُمْ حَتَّى أَتَوِيَهُمْ حَتَّى أَتَوِيَهُمْ وَاقْطُرْ وَصَلْ
وَتَصُومُ مِنْ كُلِّ عَشْرَةِ أَيَّامٍ تَقَى مَا تَكُ أَجْرُ سَبْعَةِ دُرِّ دِي قَانَاكَ إِذَا أَفْعَلْتَ ذَلِكَ جَعَلَتْ
عَلَيْكَ وَتَفْعَلْتَ نَفْسًا بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمر **ع** روایت ہے کہ حضرت نے مجھے فرمایا کیا تجھ کو خبر نہیں ہے کہ
 روزہ رکھا کرنا ہی اور افطار نہیں کرنا اور رات بھر نماز پڑھا کرنا ہی سوائے انکے اگر اس واسطے کہ تیری دونوں آنکھوں کا حصہ تیری
 حق ہے اور تیری جان کا حصہ تیری ہر دو کا حصہ تیری سورتوں کا حصہ اور بھی نہ رکھے اور بھی نہ کرے اور رات کو نماز پڑھے اور سوا بھی کرے اور روزہ
 رکھا کرے ہر ایک میں زمین ایک دن کا اور شجر کو اس دن کے سوا نودن کا ثواب ہے اور تیری روایت یوں ہے کہ البتہ جو تو نے
 کر لیا تو وہ دونوں تیری آنکھیں نہ تو ان سے اندر گھسنے کی اور بیگنی اور ضعیف ہو جاوے گی تیری جان **ع** عبد اللہ بن عمر **ع** اس حدیث کے
 نہایت عابد تھے انھوں نے کھانچ کیا تھا شب روز عبادت میں مشغول رہتے جو سب خبر ہو ایک روز عمر بن عاص عبد اللہ کے پاس گئے
 ان کو بھوکہ دیکھا کہ اپنے میلے کپڑے پہنے ہی اسکا سبب پوچھا اس نے کہا کہ میرا خاوند مجھے خبر نہیں ہے تاشب و روز عبادت میں
 مشغول رہتا ہی تو اپنے باپ نے عبد اللہ کی شکایت حضرت کے کی حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تو ایسی عبادت کرنا ہی کہ اپنی جان اور
 اپنی جود کا حق ضائع کرنا ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عبادت میں اعتدال اور توسط خدا کو پسند ہے نہ اتنی افراط بہتر نہ اور حق تعالیٰ
 نہ اتنی تفریط اچھی کہ جانور کی طرح جماع اور خواب خورد میں مشغول ہو کر عبادت غافل رہے **ع** عقیبة بن عامر **ع** کہ **تَرَى آيَاتِ**
أَنَّكَ هَذَا اللَّيْلَةَ لَمْ يَسْأَلْهُ قَطُّ قُلُ أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفُلْقِ وَقُلُ أَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّاسِ
 مسلم بن عقیبة بن عامر **ع** روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو نے نہیں دیکھا اوں آیتوں کو جو اس آیت کہ **أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفُلْقِ** کے بعد آتی ہیں
 دیکھیں یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس **ع** کہ عقیبة بن عامر یہودی نے حضرت یرجاء کو کہا تھا بال میں کیا وہ
 اگر میں نے تجھیں جب قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کی گیارہ آیتیں اور تیرے گیارہ درمیں کھل گئے حضرت کو سخت
 حال ہوئی یہ جو فرمایا کہ لے کر برابر کوئی آیت نہیں یعنی دفع سحر اور خطا بلیات کے واسطے یہ دونوں سورتیں نے نظیر ہیں **ع**
أَبُو هُرَيْرَةَ کہ **أَكْبَرُ** **وَإِلَّا لَشَانَ إِذَا كَمَاتَ شَخْصٌ بَصْرُهُ قَالُوا بَلَى قَالَ فَذَلِكَ حِينَ يَكْبَعُ بَصْرُهُ**
 نفس کے مسلم بن ابی ہریرہ **ع** روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا تم کیا نہیں دیکھتے ہو آدمی کو جب مرجاتا ہو تو اس کی آنکھ اوپر کی طرف کھل
 رہ جاتی ہے لوگوں نے کہا کیوں نہیں حضرت نے فرمایا سو وہ اس وقت ہوتا ہے جب کہ اس کی بینائی جان کی پیروی کرتی ہو **ع**
 یعنی جان ساتھ بینائی ہی کھل جاتی ہے یہ سبب ہے کہ کھلے رہنے کا **ع** عاقبتہ **ع** کہ **تَرَى حَى أَنْ تَقُومَ مَا كُنْتَ**

حضرت اونی عیادت کو گئے اور حضرت کے ساتھ عبدالرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص اور عبداللہ بن مسعود حضرت
 دیان پونچے تو دیکھا کہ سعد بن عبادہ غش میں بیہوش پڑے ہیں پوچھا کہ کیا یہ گیا لوگوں نے کہا کہ غش میں ہے تو حضرت روئے
 اور لوگ بھی حضرت کا رونادیکھ کر رونے پھر حضرت نے حدیث فرمائی یعنی میں غم کرنا اور صرف آنسو رونادست ہوا ورنہ ان
 تو نہ کرنا اور وایلا کہنا غضب الہی کا سبب ہوا اور اگر زبان سے انا للہ وانا الیہ راجعون کہے تو رحمت الہی کا سبب ہوا
 ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ یصروف اللہ عینی شیخہ فی کیش ولعنه حدیثہ عن مدائکھا وکلفون
 مدائکھا وانا لکھم مدائکھا میں ہر روز روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کیا تمکو تعجب نہیں آتا کہ کیونکر حق تعالیٰ ہر
 طرح سے قریش کی گالی اور لعنت کو بھیرنا و گالی دیتے ہیں مذم کو اور لعنت کرتے ہیں مذم کو اور میں تو محمد بن
 سراہنایت تو یقین والا اور مذم کے معنی انا رب فی والا تو قریش کے سب سے حضرت کو کہتے تھے مذم کہتے تھے اور بگوئی کرتے تھے
 سو حضرت نے اصحاب کو یہ احسان الہی بتایا کہ دیکھو کس بیخودانہ جھگڑاؤں کی بدگوئی سے بچا یا کہ تو مذم کو کہتے ہیں تو جھگڑا
 میرا نام تو حقیقت میں محمد ہے **وَحَدَّثَنَا بَنُو الْيَمَانِ الْاَكْحَنُ ابْنُ مَسْلَمٍ** حدیف بن یمان روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کیا ایسا کوئی
الْقَلْبَةُ قَالُوا نلگا لیکہ اکھن اب مسلم میں حدیف بن یمان روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کیا ایسا کوئی
 نہیں جو یہ قوم کفار کی خبر لادیکھتا ہو سو قیامت میں میرا ساتھ کس پھر حضرت تین بار خاک اُخراب کی رات میں آیا
 جنگ اُخراب یعنی جنگ خندق میں قریش وغیرہ کفار نے ہجوم کر کے مدینہ گھیرا تھا سو ایک رات نہایت سرد ہوا چلی شدت
 سردی کے سبب لوگوں کی طاقت تھی اوس وقت حضرت نے حدیث فرمائی کہ کوئی کافروں کی خبر لاد تو یقیناً درجہ پانچویں
 روایت ہے کہ حضرت نے تین بار یہ فرمایا لیکن سیکو جرات نہ ہوئی پھر حضرت نے عجبے فرمایا کہ اسی حدیفہ تو اٹھا اور اونی خبر لاد
 تو جھگڑا بکچھ عذر نہ رہا سو اسے کہ میرا نام لیا خواہ مجھ کو جانا پڑا اور حضرت نے فرمایا کہ چپکے خبر لاد ان سیکو پچھیر چوب
 حضرت کے پاس چلا تو جھگڑا ایسا معلوم ہوا تھا جیسے کہ میں حجام میں جس جب میں ہاں پونچا تو سینے اُبوسنیاں کو دیکھا
 کہ اسے اپنی بیٹھ سیکنے ہی سینے چا لک ایک تیرا سو کونا روں لیکن حضرت کی بات یاد کر کے میں نے کہ پھر میں ہلا آیا اور
 حضرت کو اونی خبر پونچائی تو حضرت نے اپنا کمال سپر ناز پڑھتے تھے جھگڑا اور ہایا میں گری پا کر صبح تک سوایا کیا صبح ہوئی
 تو حضرت نے فرمایا کہ اٹھ اٹھ ایڑے سونے والے اس حدیث سے حدیفہ کی عمدہ فضیلت ثابت ہوئی **وَحَدَّثَنَا الْاَكْحَنُ ابْنُ مَسْلَمٍ**
رَجُلٌ عِنْدَ اَهْلِ يَثْرِبَ اکھن اب مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
 خبردار ہو کہ مردان کو اور عورتیں پاس سے بچو اور عورتیں گریہ کر کے اوسکا خاوند ہو یا رشتہ دار محرم ہو بیگانی عورت
 پاس نہ لے کر رہنا اور خلوت کرنا حرام ہے خواہ رات ہو خواہ دن کواری عورت ہو یا سیاہی یا سیاہی لیکن اس حدیث میں عورت
 پاس نہ لے سہ سے صاف منع نہیں فرمایا سو اسے کہ اکثر عادت یوں ہے کہ کواری پاس اصغر نہیں ہوتا سحر ابن عمرؓ کہ
 من کان حالفا فلا یخاف الا باللہ بخاری میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ جو قسم
 لکھا یا تو سو قسم خدائے یکم قسم کھا جسے **ف** حالت کفر میں عادت تھی کہ بتوں کی اور اپنے باپ دادوں کی قسم کھاتے تھے
 سو اسکو منع فرمایا سو اسے کہ قسم اوسکے نام کی چاہیے جو سہکا مالک ہو مخلوق کی قسم کھانا درست نہیں **فَمَنْ جَدَّدَ** جہنم

کہ یہ نہایت غلط بات ہو اس واسطے کہ حضرت زیاد و خدار فیہ کون ہی جسکو عبادت کی حاجت نہ ہو محمد بن عبد اللہ بن جعفر بن
 ابی طالب اقلہ تعالیٰ اللہ فی ہذہ البیئیمۃ الی ملکک اللہ ایاہا فانہ یشکوک الی انک یشعہ
 وکذبہ قالہ لیل جلی فہر اک نصار حین دخل حارطہ فادافہ بجل فلما راہو جہر جس
 وکذبت عیننا و مسلم بن عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا لو کیا خدا نے میں سے اس جانور
 یعنی اونٹ کے مقدس میں جسکو خدا تعالیٰ کی ملکیت میں یا ہی سوال اللہ وہ اونٹ تو مجھے کل کر تا ہے کہ تو اسکو بھوکھا رکھتا ہے اور ہمیشہ
 اوس سے محبت لیتا ہے حضرت ایک انصاری سے کہ کیا حضرت اس کے احاطے والے باغ میں گئے تو وہ ان ایک اونٹ تھا جب اس اونٹ نے
 حضرت کو دیکھا تو اس نے آواز کی اور اوسکی دونوں آنکھوں سے آنسو بہے **ف** جب انٹ وہاں تو حضرت نے مہر سے اوپر ہاتھ بٹھا کر
 اور پوچھا کہ یہ کسا اونٹ ہے یہ انصاری نے کہا کہ میرا ہے حضرت نے حدیث فرمائی حدیث صحیحہ ہے کہ جانور بھی حضرت کو پہچانتے تھے معلوم
 ہوا کہ زبان جانور وں پر بھی شفقت اور رحم کرنا واجب ہے جو رحم کرے وہ گنہگار ہے عذاب کے لائق **ق** انس اقلہ تعالیٰ اللہ
 مع ذلک عیننا فی ابیہ فمحبہ یقین حسن ابی الطاہر والبارئ **ق** انس اقلہ تعالیٰ اللہ فی ہذہ البیئیمۃ الی ملکک اللہ ایاہا فانہ یشکوک الی انک یشعہ
 میں انس سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ کیا تم باہر نہیں نکلتے ہمارے چرنے والے کے ساتھ اوس کے اونٹوں میں تو باؤ اوکے میشاب اور وہ
 حضرت نے قوم محل قوم حرمینہ کے چند لوگوں سے فرمایا **ف** انس اقلہ تعالیٰ اللہ فی ہذہ البیئیمۃ الی ملکک اللہ ایاہا فانہ یشکوک الی انک یشعہ
 میں سے باہر اوکو وہاں چرنے والے کے ساتھ بھیجا جب اوکے اونٹوں کا میشاب رووہ پیکر چکے ہو تو چلے والے کو مار کے اونٹوں کو لیجا
 چھڑت پاس کر آئے حضرت نے انکے ہاتھ بانوں کو کھنکھوڑا اور انھوں میں سلامیان چھوڑا اور انکو کوسیدان میں ڈال دیا کہ پیاس کے مارے مر گئے
فصل افضل من وحدشین بن جنکے سر پر ہمزہ اور اوپر **ق** انس اقلہ تعالیٰ اللہ فی ہذہ البیئیمۃ الی ملکک اللہ ایاہا فانہ یشکوک الی انک یشعہ
 اللہ انیفا قد را علی ان یشعہ علی وجہہ یقین القیمۃ بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا
 اوکو دنیا میں اوسکے دونوں بانوں پر چلا یا کیا وہ قادر نہیں ہے کہ قیامت کے دن اوسکو اوسکے مونہ کے بھل چلاوے **ف**
 ایک شخص نے حضرت سے پوچھا کہ قرآن میں خد فرماتا ہے کہ قیامت میں ہر فرمونہ کے بھل چلنے کیس طرح ہو سیکے گا حضرت نے حدیث فرمائی
 یعنی جسے بانوں میں چلنے کی طاقت دہی ہو مونہ میں بھی دے سکتا ہے یعنی خدا کے آگے شب کل چیزیں آسان ہیں **ق** انس
 الیس یشہد ان لا الہ الا اللہ و انی رسول اللہ یعنی مالک بن الدحشہ قالوا انہ یعول ذلک
 وما حق فی قلبہ قال لا یشہد احد انہ لا الہ الا اللہ و انی رسول اللہ فیکل النار و تطعمہ
 بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ کیا وہ اسکی گواہی نہیں دیتا کہ سو خدا کو لی معبود حق نہیں اور اسکی
 میں خد کا رسول ہوں اور اس مالک بن دحشم سے صحابہ نے کہا وہ تو یہ کہتا ہے لیکن اوسکے دل میں اسکا اعتقاد نہیں یعنی وہ منافق
 حضرت فرمایا کہ کوئی ایسا نہیں جی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دیکو پھر روز میں بیٹھے یا یوں فرمایا کہ اوکو دو روز کے
ف حضرت کے اصحاب منافقوں کا ذکر کرتے تھے کہ زیادہ تر ففاق کی نسبت مالک بن دحشم کی طرف کی ہے حضرت نے حدیث فرمائی
 یعنی جسے توحید اور رسالت کی گواہی وہ ہشتی سلطان پر اور اگر اوسکے دل میں اسکا اعتقاد ہوگا تو خدا اوکو بھی لکھا ہوگا
 تفیش کہ ضرور نہیں ہوگا ظاہر کا حکم ہے **ف** انس اقلہ تعالیٰ اللہ فی ہذہ البیئیمۃ الی ملکک اللہ ایاہا فانہ یشکوک الی انک یشعہ

۱۱۲

فی کہیں اما آحد کما فکان یمنی بالعبید و انما الاخر فکان لا یستتر من یولاه و ینفک یکتز
بخاری اور مسلم بن عبد اللہ بن سہر روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ مقرران و نون پر عذاب ہوتا ہے اور ان پر کسی
مشکل کام میں عذاب نہیں ہوتا اور ہر ایک کو چنلی کے واسطے اہم وقت کیا کرتا تھا اور دوسرا اپنے پیشاب سے گناہ کرتا تھا
اور دوسری روایت یوں ہے کہ پیشاب طہارت کرتا تھا حضرت دو قبروں پر گدسے اور ایک ٹہنی لٹو کی جیسے دونوں
قبروں پر گڑدی اور فرمایا کہ جب نکات تر زمین کی تو خدا کی تسبیح کریں گی اور اسکی برکت سے لے کر عذاب میں تخفیف ہوگی پھر
حدیث فرمائی یعنی چنل خور سے بچنا اور پیشاب آرمیں کرنا یا طہارت کرنا ایسے کام نہیں جو آدمی پر مشکل ہوں و سر جی بیٹ
میں آیا ہو کہ اکثر قبر کا عذاب پیشاب کی نجاست ہوتا ہے ابو سعید اسلمی کہ استخافکم مقصود لکم
ولکے ابنا فی جنہرئیل فاخبر فی اللہ اللہ یباہی بکم المذکاة قالہ حین یرج علی
حلقہ من اصحابہ فقال ما اجلسکم قالوا جلستنا نذکر اللہ و نحمدہ علی ما مکنانا
لادسلام و من بہ علیک نا قال اللہ ما اجلسکم الا ذاک قالوا اللہ ما جلستنا الا ذاک
مسلم بن ابی سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خبردار ہو کہ سینے سے بگمان ہو کہ تم کو قسم نہیں لائی لیکن میرے پاس جبریل
آیا اور نے مجھ کو خبر دی کہ اللہ خدا تمہارے سب سے فرشتوں سے فخر کرتا ہے حضرت نے اس وقت فرمایا جب کہ حضرت اپنے صحابہ
کی محفل پر گدسے تو فرمایا کہ کس جنہر نے تم کو ٹھلایا اصحاب کہہ اہم شیخے خدا کی یاد کرتے ہیں اور اسکی تعریف کرتے ہیں کہ
اوستے ہو کہ اسلام کی راہ بتلائی اور اس کے سبب ہم پر حسان کیا حضرت نے فرمایا تم کو خدا کی قسم ہو کہ تم کو اس کے سوا اور کسی
کام نے تو نہیں ٹھلایا اصحاب کہہ خدا کی قسم ہو سوا یا د اسی کے اور کسی کام نے نہیں ٹھلایا فہول ہو کہ
کمال خوشی میں کہی اپنے دوست یقینی بات کو قسم دلا کر پوچھتے ہیں تاکہ دوبارہ تازہ خوشی حاصل ہو اسی قسم کی حضرت نے
اصحاب کو قسم دلائی پھر کمال شفقت فرمائی یا کبیر قسم دلا نا بگمانی کے سبب نہیں صحابہ رنج نہوا ویریہ جو فرمایا کہ ذاکرون
فرشتوں میں فخر کرتا ہے یعنی ان کی خوبی اور کثرت ثواب بیان کرتا ہو کہ باوجودیکہ ہی آدم شہوت اور غصہ کے حال میں گرفتار
ہیں پھر بھی میری یاد غافل نہیں ہو اس حدیث ذکر کی بڑی فضیلت ثابت ہے ق سَعْدُ بْنُ ابْنِ وَقَّاحٍ اَمَّا كُفَى
اَنْ تَكُونَ سَعْدِي بِمَنْ لَئِنْ هَازِلًا مِنْ مَشْفِقَانِي عَيْنِ اَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي **سأله** كَلِمَةً لِيُضِي اللَّهُ
عَنْهُ عِنْدَ حُجَّةٍ إِلَى عَزْمٍ وَ تَبَعًا لَكَ بخاری اور مسلم بن سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
کیا تو اس راضی نہیں کہ تو ہو و میرے نزدیک بہتر ہوں کہ میری نزدیک گریں تو اپنا میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں ہے حضرت نے
علی رضی اللہ عنہ فرمایا جنگ تبوک کے چلنے وقت منافقوں نے منع دیا تھا کہ علی کو حضرت اپنے ساتھ نہیں لے جائے بل
جان لو کہ گھر میں چھوڑ دیتے ہیں حضرت نے علی رضی اللہ عنہ کے واسطے حدیث فرمائی باقی بیان اس حدیث کا پانچویں باب
میں فصل ہو چکا **عمر بن العاص** اما علمت ان الاسلام یجئکم مما کان قبلہ و ان الھجرۃ
تجئکم مما کان بعدھما و ان الھجرۃ یجئکم مما کان قبلہ **سأله** کہ حین قبض یدک عن البیت
فقال مالک یا عمر فقال اذنت ان اشرط قال تشرط ماذا قال ان یغفر لی مسلم بن

وہ حضرت بر ختم ہو گئے اسی واسطے ہا حضرت خاتم النبیینؐ کوئی کمال فی نہیں رہا جو کوئی پیغمبر حضرت کے بعد آکر اور سکا جو کہ ہوتا
فصل اس فصل میں دو حدیثیں ہیں جن کے سربراہ ایک ہر ق ابی سعید یا ابی اکثم و ابی جہل میں سے
 اطر فأت فقال یا رسول اللہ ما لکنا من عجل ان یجلب لنا بئد فحدث فی حیا فقال رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم فاذا ایتکم اراکم الجلس فاعطوا البطر فوجہ قالوا و ما حق البطر فی یارسول اللہ
 قال غص البصر و کنت اذ ذی و کذا الساکم و اراکم بالمرصوف و التخی عن المنکر بخاری و
 سلم ابو سعید روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو راہوں کے بیٹھنے سے تو اصحاب نے کہا یا رسول اللہ کہو تو راہوں کے بیٹھنے سے
 کوئی چارہ نہیں کہ ہم وہاں آپس میں بات چیت کرتے ہیں حضرت نے فرمایا تو اگر تم وہاں کی بغیر شے نہیں بتا تو راہ کا حق ادا
 کرو اصحاب نے کہا راہ کا کیا حق ہے یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ اجنبی عورت اور لوگوں کے عیبوں کے کچھ نہ کہنے چھو گناہ اور لوگوں کا
 شکایت و خالی چیز کو دور کرنا یعنی ناپت پتھر اور کاٹا ہوا شانا اور سلام کا جواب دینا اور نیکی بات کہلانا اور بد کام سے روکنا
 یعنی اول قمرہ میں بیٹھنا بہترین اور اگر کچھ ضرورت ہو تو راہ کا حق ادا کرے **ف** عقیبہ میں عاصم ابی اکثم
 و الذی یخول علی النساء فقال رجل من اهل انصار یارسول اللہ انی ایت الحق فی فقال الحق فی
 الحق بخاری و سلم میں عقیبہ بن عامر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو عورتوں پاس جاتے ہیں تو ایک انصاری ہر دو بیٹھا
 یا رسول اللہ بھلا جان و نہ کے رشتہ داروں کا حال تو بتلائے کہ یہ یلوگ بھی عورت پاس جاوین یا نہ جاوین حضرت نے فرمایا کہ ان
 رشتہ داروں کا عورت پاس جاناموت ہی یعنی ہلاکی اور فساد کا سبب ہے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خاوند کے رشتہ داروں
 کو جیسے دیو جیٹھ کو غلوٹ میں عورت پاس جاناموت ہی عورت کے پاس جاناموت ہی عورت کے پاس جاناموت ہی عورت کے پاس جاناموت ہی
 و الطن فان الظن اکذب الحدیث بخاری میں ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بگمانی سے اس واسطے کہ گمان
 بڑی جھوٹی بات ہے **ف** یعنی تحقیق صرف اپنے گمان پر کسی مسلمان بطریق نہایت اصل بات ہے **ف** ابی اکثم
 و صحیحہ المظاہر و ان کان کا فرما بخاری و سلم میں ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مظلوم کی بددعا اگر مظلوم
 کا فر ہو **ف** یعنی کسی مسلمان اور کا فر کو مباح نہ بتاؤ کہ مظلوم کی دعا تیرے ہر طرف ہے **ف** ابی قتادہ ایاکم و کذا الحدیث
 فی البیع فانہ ینفق ثم یخفی مسلم میں ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو زیادہ قسم کھائے سے بچنے میں ہوش
 کہ قسم کبریٰ کو رواج دیتی ہے چھ برکت کو کھٹاتی ہے **ف** یعنی بچنے والا بار بار جھوٹی قسم کھائے کھائے کہ وہ اسے یہ خیال نہ ہو
 اور ظان شخص اتنی قیمت جکودیتا تھا میں نے نہ مانا سو فرمایا کہ اسمیں چھ آدمی دھوکھا کھاتے ہیں اور چھ برکت اتنی ہی لیکن اس مال میں
 برکت نہیں ہوتی **ف** ابی ہریرہ فرمایا کہ و الی صال نعم ایاکم و الی صال بخاری و سلم میں ابی ہریرہ سے روایت ہے
 کہ حضرت نے فرمایا کہ جو درباری اور رخص کے روزوں صرف بخاری کی روایت میں یہ لفظ مکرر ہے یعنی دو بار حضرت نے فرمایا کہ جو رخص کے
 روزوں جو رخص کے روزوں **ف** وصال اور طہ کا روزہ اسکو کہتے ہیں کہ دو روز یا زیادہ برابر روزہ رکھے اور بیچ میں
 بھی کھائے معلوم ہوا کہ طہ کا روزہ مکروہ ہے اور اگر طہ ہو تو حرام ہے **ف** ابی ہریرہ فرمایا کہ ایاکم و الی صال
 کہ ابی المہدی عن النبی ان سلم میں ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حج دودھ و جانور کے دج کرنے سے ہے

میں ابو ہریرہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں قریب ہر مسلمانوں سے ہوں اور ان کی ذاتوں سے زیادہ سوچوں کہ مسلمانوں میں سے کون
اپنے اوپر فرض چھوڑ جائے تو اس کا اگر ناجائز لازم ہو اور جو مال چھوڑے تو اس کے داروں کا حق ہوتا ہے اور ابو ہریرہ روایت ہے
کہ حضرت کا ابتدا اسلام میں یہ عمل تھا کہ جب کوئی ہزارہ آتا تو حضرت جنتہ کہہ دیتے تھے کہ اپنے فرض ادا ہونے کا کچھ مال چھوڑا ہو سو اگر
معلوم ہوتا کہ فرض ادا ہونے کا ٹھکانا ہی تو حضرت اس کے جنازہ کی نماز پڑھتے اور اگر فرض ادا ہونے کی کوئی صورت نہ ہوتی تو خود نماز
نہ پڑھتے اور مسلمانوں سے نماز پڑھنے کو فرماتے پھر جب اسلام کی فتح ہوئی اور بیت المال میں مال جمع ہوا تو حضرت نے یہ حد ثمانی
فرضدار حضرت شاید ہوا اسے نماز نہ پڑھتے تھے کہ لوگ فرض پڑھیں اور جو فرضدار ہوں وہ فرض ادا کرنے میں غفلت نہ کریں
ابن ہریرہ کہ انا سید ولد آدم یوم القيمة واول من یشتق عنه القاب واول مشتق مسلم ابو ہریرہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں آدم کی اولاد کا سردار ہوں قیامت کے دن اور قبر پھٹنے والوں میں پہلا میں ہوں اور مقبول الشقا
پہلا میں ہوں یعنی حشر میں قبر میں بچ کر مرو نہ رہے ہو نکلیں گے سوا دل میری قبر پھٹے گی اور اول میری شفاعت کی ہوگی
بعد اس کے اور بغیر ہوں کی تو جنت کی انجیل میں عیسیٰ نے ہمارے حضرت کی سرداری کی ہوں گواہی دی ہے کہ اب میں زیادہ گفتگو نہیں کرتا
اس واسطے کہ اس کی سرداری میری سیر بعد خاتم الانبیاء آتا ہے وہ مکوسب کے تسلیم کر گیا میری تعلیم کی اجابت نہیں اور جو
فرمایا کہ میں قیامت میں بنی آدم کا سردار ہوں سو ہر خد حضرت دنیا اور آخرت دونوں عالم میں بنی آدم کے سردار اور فضل البشیرین
لیکن دنیا میں کا فروں کہ اس کا یقین نہیں اور قیامت میں جب تمام خلق مصیبت میں گرفتار ہوگی اور بغیر میری خود آئی سے شفا
نہ کر سکیں گے اور وقت ہمارے حضرت کی شفاعت مقبول ہوگی تو ہر ایک مسلم اور کافر حضرت کی سرداری اور فضیلت حاصل ہو جائے گی
ہماری انا شہید علی ہذا کہ یوم القيمة یخرجی قتل احدا مسلمین جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
میں ان پر گواہ ہوں گا قیامت کے دن یعنی جنگ کے شہیدوں پر **ف** جنگ کے شہیدین ترہ صاحب شہید ہوئے حضرت دو لاکھ
ایک ایک قبر میں دفن کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ جو زیادہ قرآن پڑھا ہو اس کو قبل کی طرف مقدم کرو پھر یہ حدیث فرمائی یعنی میں انکی
خالص شہادت کا گواہ ہوں **ف** جری انا فاطمہ علی الخواض بخاری اور مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا کہ میں تمہارا پیشوا اور پیشرو ہوں جو جس کو شرب رہا ابوعبیدہ انا محمد و احمد و ابو سعید و الخاشعہ
ونبی اللہ ابونبی المرکبہ و فی اطراف ابی سعید و ونبی السحرة و ونبی الکھد و کوید کن
ونبی اللہ کتبہ مسلم ابن ہشام روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں محمد ہوں اور احمد ہوں اور سعید ہوں اور حاشیہ ہوں
اور بنی التوبہ ہوں اور بنی الرحمة ہوں اور اطراف ابی سعید میں کن روایت ہے کہ بنی الرحمة ابو بنی السحرة ہوں اور بنی التوبہ
کی ذکر نہیں **ف** حضرت نے اس حدیث میں اپنے نام اور اپنے صفات ذکر کیے تھے کہ سنی بہت سرائے اور احمد کے معنی سب مخلوقات
زیادہ تر تھے لائق اور بنی سب بغیر ہوں کے بعد آئے والا اور حاشیہ یعنی سب کا حشر ہے کہ ہم پر ہوگا اور بنی التوبہ یعنی
پیشگیہ اس کے لئے ہر پیشمار لوگوں نے توبہ کی اور اس کی ہمت کی تو یہ مقبول ہو اور بنی الرحمة یعنی ایسا بغیر جس کی شرع کے احکام
میں کچھ سختی اور تنگی نہیں ہے اس رحمت پر اور بنی السحرة یعنی جنگ کا بغیر کہ تلوار سے دین کو عالم میں جسیلاک اطراف ابو سعید
کتاب کا نام ہے جس کو ابراہیم بن محمد شقی نے کہ حدیث کے بڑے حافظ تھے تصنیف کیا انصاری میں مسلمانوں پر غیر ان کے ہوں

کہ حضرت نے دو انصاریوں کو کہہ کر کہ جلدی کرو تمہارا والد البتہ بیعت کرے تو غصہ بہت چھی ہو فصحیح بخاری میں بوری ایت
یوں کہ حضرت صفیہ حضرت کی بی بی سجدہ حضرت کی ملاقات کو امین اور حضرت رمضان بن حکام نے بیٹھے تھے حضرت بات چیت
کرتی رہیں بات زیادہ کی حضرت ان کو پوچھا کہ پہلے راہ میں انصاری مرد نے تجھے اوسے حدیث فرمائی تھی یہ سیری بی بی
اور کوئی اجنبی عورت نہیں گمان ہوتا انصاریوں نے کہا کہ سبحان اللہ رسول اللہ آپ کی ذات میں بیگمائی کا کیا دخل حضرت
فرمایا کہ انسان کے بدن میں شیطان اس طرح پھرتا رہے جیسے خون میں ڈرا کہ تمہارے دل میں کچھ بیگمائی ڈالے اس سے بہت معلوم ہوا کہ وہی
تمہارے مکانوں سے بچے اور اگر ایسے مقام میں مبتلا ہو تو اپنی صفائی لوگوں میں ظاہر کر دو تاکہ لوگ گمان میں گرفتار نہ ہوں
ابوہریرہ علیہ السلام نے فرمایا کہ **وَابْتَشِرُوا لَكُمْ مِنْ نِعْمَةِ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ بِكَافٍ**
هَذِهِ الشَّاعَةُ غَيْرُكُمْ أَوْ قَالَ مَصَابِلُ هَذِهِ الشَّاعَةُ أَحَدًا غَيْرُكُمْ قَالَ هَلْ جِئْنَاكُمْ بِالْأَصْلُوحِ
بخاری اور مسلم ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جلدی کرو تمہارے والدین کو سکھانا ہوں اور خوشخبری سنانا ہوں کہ البتہ خدا
کا تم پر احسان ہے کہ تمہارے سوا کوئی ایسا آدمی نہیں جسے اس گھڑی نماز پڑھی ہو یا یوں حضرت نے فرمایا کہ تمہارے سوا اس گھڑی
کسی نے نماز نہیں پڑھی خیر نے اوس وقت فرمایا جب زیادہ رات گئے عشا کی نماز پڑھی ف ایک بار حضرت آدمی ات گئے
نماز پڑھی اور یہ حدیث فرمائی یعنی خدا کا تم پر احسان ہے کہ اس وقت کی عبادت تمہارے ہی واسطے خاص کی اور آدمی عبادت میں
اس وقت تمہارے شریک نہیں **هَؤُلَاءِ هُمُ الْفِتْرَةُ عَلَيْكَ التَّمَعُّ وَالطَّاعَةُ فِي عُسْرِكَ وَيُسْرِكَ وَمَنْ شِطْرِكَ**
وَمَنْ حَيْثُكَ وَأَنْتَ فِي عِلَايِكَ مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے اوپر لازم جان امام کی بات سننا
اور اطاعت کرنا اپنی سختی اور آسانی میں اور اپنی خوشی اور ناخوشی میں اور اپنے اوپر خیر کی تقسیم میں یعنی حاکم جو حکم کرے
اوسکی اطاعت واجب ہو خواہ وہ کام تمہیں سخت ہو یا آسان خوش ہو یا ناخوش اور اوس حال میں بھی کہ حاکم تیرے اوپر خیر کو بدوں
اوسکی حکمت کے مقدم کرے خیر کو بد کو یا بد کو خیر کی گناہ میں اطاعت حکم کی نہیں **هَؤُلَاءِ بَانَ عَلَيْكَ بِلَاغَةِ الشَّيْخِ**
فَأَنْتَ لَنْ تَسْجُدَ لِلَّهِ سَجْدَةً إِلَّا كَرِهْتَ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً وَكَطَعْتَ عَنْكَ بِهَا حَاطَةً **وَالْمَلَكُ**
مسلم میں ابان سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اپنے اوپر لازم جان سجدوں کی کثرت اس واسطے کہ کچھ تو ایسا سجدہ کرے کہ خدا اوسکے
سب سے زیادہ جہت بلند کرے اور اوسکے سب سے تیرا گناہ دھو دھوے حضرت نے ابان سے فرمایا **فَإِنْ تَوَابَ خَيْرٌ مِنْ حَيْثُ تَخْتَلِعُ**
حضرت نے پوچھا کہ حضرت مجھ کو وہ کام بتلائے جو مجھ کو بہشت میں لیجاوے حضرت نے حدیث فرمائی **هَكَذَا عَلَيْكُمْ بِالْأَشْعَدِ**
الْمَجْلُودِي الطَّافِيَتَيْنِ فَإِنَّهُ شَيْطَانٌ لَيْعَنُ الْكَلْبُ مسلم میں ابان سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے اوپر لازم جان
کے لئے بھگ گئے کا قتل کرنا جسکی آنکھوں پر دو غصہ داغ ہوں کہ وہ شیطان ہے یعنی ہودی ہوف صحیح میں ابان سے
روایت ہے کہ اول حضرت نے کتوں کے قتل کا حکم کیا یہاں تک کہ ایک عورت جنگل سے آئی تھی اوسکے ساتھ ایک کتا تھا وہ بھی قتل ہوا
پھر حضرت نے کتوں کا مارنا منع کیا اور یہ حدیث فرمائی **فَإِنْ جَاءَ عَلَيْكُمْ بِأَكْثَرِ سَوْءٍ فَانَّهُ أَطْيَبُ قَالَ جَابِلٌ**
فَقُلْتُ كَذِبٌ هِيَ الْفَنَاءُ قَالَ لَعَنَهُمُ وَهَلْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا كَرِهَ اللَّهُ عَنِ النَّاسِ بخاری اور مسلم میں ابان سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ اپنے اوپر لازم جانو کہ لاپھول سلوک کا کہ وہ بہتر اور خوشبودار ہے جارہے کہ پھر سینے حضرت کے کہا کہ کیا آپ بھی بکریاں پر گتے

کہ تمہارے پیغمبر نے تم لوگ کے زور سے اسلام کو پھیلایا اور آدمیوں کو قتل کیا حالانکہ خونریزی درست نہیں کسی پیغمبر نے خونریزی نہیں کی اور سکا جوت ہو کہ باتفاق عقل ظلم اور کفر نہایت بر خیز ہو اور عدل اور ایمان عمدہ چیز ہے پھر خبط ظلم اور کفر اپنے ظلم اور کفر کو چھوڑ اور حق بات کو کسی طرح نہ سمجھے تو اس کا قتل کرنا عقل کے نزدیک جوت نہیں بلکہ اور لوگ اس کی صحبت سے خراب ہیں چنانچہ اگر آدمی کا ہاتھ ستر جاؤ تو اس کا کٹنا انا بہتر ہے تاکہ باقی اعضا ستر سے بچیں مگر وہ اس کے توریث در زبور کو نصیحتی حق جانتے ہیں حالانکہ توریث میں حماد کا صاف حکم موجود ہے حضرت موسیٰ اور حضرت یوشع اور حضرت اوڈ کا جہاد عالم میں مشہور ہے جس کو شک و توریث میں دیکھ لے بلکہ زبور کی ہر فصل میں ہر حضرت کی بشارت میں اود علیہ السلام نے یون فرمایا کہ پہلوان توجا و جلال اپنی تلوار حاصل کر کے ران پر لشکا عدالت پر سوار ہو تیرا دست رست تھے ہیبت ناک کام دکھلائیگا اور زبور کی فصل میں حضرت حق میں جن لوگوں فرماتا ہے کہ وہ میرے بندوں میں اوتے حکم کرے گا صحاحون کو بچا و یگانا ظالمون کو ٹکڑے ٹکڑے کرے گا جب تک قاتل باقی رہے گا اس کا بدن مریا کی اور اس کا نام باقی رہے گا حفظ ان لوگوں کے ساتھ جو ظلم اور کفر کا راعہ کام خود کو پسند کرے نصاریٰ کو مایہ نند ہوا اور یہ جو نصاریٰ کہتے ہیں کہ یہ دونوں بشارتیں عیسیٰ کے حق میں ہیں صاف غلط ہے اس واسطے کہ عیسیٰ کب تلوار پر لڑی اور کس کا قتل کو مارا اور یہ پہلوان اور مجاہد صادق نہیں آتا بلکہ یہ دونوں بشارتیں ہر حضرت کی نبوت پر صاف دلیل ہیں **هَسَّحَلُ بْنُ سَعْدٍ اَنَا وَكَافُلُ الْيَتَامَى كَانَتَيْنِ فِي الْجَنَّةِ وَاشَارَ بِالشَّجَابَةِ فَاَلْفُو سَطَى الْمَسْلَمِينَ** سہل بن سعد نے روایت کی کہ حضرت نے فرمایا کہ میں اور یتیم کا اور پرورش کرنے والا بہشت میں ایسے ہیں جیسے یہ دونوں فوگلیاں اور حضرت نے اشارہ کیا گلے کی افوگلی اور بیچ کی افوگلی کی طرف **ف** یعنی یتیم پر پرورش کرنے والا اور والد کے مال کی حفاظت کرنے والا کہ بہشت میں اتنا درجہ بلند ہے کہ میرے درجے سے ایسا اتصال ہی جیسے آپس میں ان دونوں گلے **فصل** اس فصل میں کو حدیثیں ہیں جن کے سر پر اسم فعل ہے **ق** عایشہ دُؤ نکر یا بنی اود و **قَالَ** یوم عبد اللہ السَّوْدَانِ وَكَافُو اَيُّ الْعَبْوَانِ بِالْكَافِ وَالْخَرَابِ بخاری اور مسلم میں حضرت عایشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا لو اپنی ڈھال اور برچھیوں کو مایہ آرفہ کی اولاد پر حضرت نے عید کے دن حبشیوں کو کہا اور ان کو کھیل رہے تھے ڈھال اور برچھیوں **ف** آرفہ حبش کے جدا نام ہے جس کی سب لاد ہیں روایت ہے کہ عید کے دن حضرت عایشہ کے گھر میں حضرت نے اور حبشی سجدہ صحن میں ڈھال اور برچھیوں کثرت کرتے تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت نے اس کھیل کو اس واسطے دیکھا کہ یہ باد کا وسیلہ ہے جیسے پھر گندے کی کثرت خصوصاً ایسے مساجد کا عید کے دن کچھ ضایعہ نہیں کہ مزید سرور کا سبب ہے **ق** عایشہ **عَلَى رَسَاك فَاَنِي اَزْجُو اَنْ يُّوْذَنَ لِي قَالَهُ** لابی بکر قبل **الْحَسْبُ** بخاری اور مسلم میں حضرت عایشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جلدی کر ٹھہر جا اس واسطے کہ میں امید رکھتا ہوں کہ جلد بھی ہجرت کی اجازت ہو اچھا ہے ہی حضرت نے ابی اوسین کو کہا ہجرت پہلے **ف** حضرت پہلے سب اصحاب عینے کی طرف ہجرت کر گئے صدیق اکبر بھی حضرت سے ہجرت کی اجازت مانگی تب حضرت نے حدیث فرمائی پھر صدیق اکبر حضرت کے ساتھ گئے منتظر رہے حضرت کو ہجرت کی اجازت ہوئی تو حضرت کے ہمراہ بیٹے میں آئے اس حدیث نہایت صدیق اکبر کی ثابت ہوئی کہ حضرت نے اپنی رفاقت کے واسطے سو صدیق کے کسی کو نہ ٹھہرایا **ق** صَفِيَّةُ بِنْتُ حُجَيٍّ عَلَى رَسَاك اِنْهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُجَيٍّ بخاری اور مسلم میں حضرت صفیہ بنت حُجَی سے روایت ہے

عابد مرد و تحابذات کا منین نماز پڑھتا تھا کہ اوسکی زبان و زبان آئی اور سننے جریج کو پکارا جریج نماز کے سبب نہ بولا نماز میں مشغول رہا اوسکی مالیت گئی اور سر نہ پھر اوسکی ما اوسکے پاس آئی تو بھی وہ نماز میں تھا اوسکے پکارنے سے نہ بولا تو اوسکی ما فوین دعا کی کہ ائی یہ مگر جب ہناک حرام کار کسمیوں کا مہونہ دیکھ لیکو یعنی اسرائیل میں جریج کی عبادت کا بہت چرچا ہوا ایک حرام کار ریشما تھی جسکا حسن مشہور تھا اوسنے کہا کہ دیکھو میں جریج کو ڈگاتی ہوں اور اوسکا بقوی طہارت سب کموتی ہوں جو و عورت بدکار اوسکے روبرو گئی اوسنے اوسکی طرف کچھ دھیان بھی نکلیا تو وہ ایک چرنے والے پاس گئی جو جریج کے عبادت کا نہیں چرچا کرتا تھا سو اوسنے اوس بدکاری کی جب لڑکا پیدا ہوا تو اوس میں بدکار عورت کے کہا کہ یہ جریج کا لڑکا ہے پھر تو سب بنی اسرائیل جریج سے بد اعتقاد ہو گئے اوسکو عبادت کا سب سے محال لگے اور عبادت کا رادیا اور اوس پر مارنے لگی جریج نے کہا تمکو کیا ہوا جو مجکو مارتے ہو لوگوں نے کہا تو نے اس سب سے بدکاری کی جو تیرا لڑکا جنی ہے جریج نے کہا وہ لڑکا کہاں ہے تو لوگ اوسکو سامنے لائے جریج نے کہا اب مجکو چھوڑو نماز پڑھنے دو پھر وہ نماز پڑھ کے لڑکے پاس آیا اور اوسکے پیٹ میں اونگلی گڑا کر کہا کہ اسی لڑکے کو تیرا باپ کون ہے لڑکا بولا کہ میرا باپ فلا نا چرنے والا ہے پھر تو سب لگ جریج کو چومنے چاٹنے لگے اور کہا کہ ہم تیرا عبادت خانہ سے کا بنادین جریج نے کہا کہ کچھ اسکی حاجت نہیں جیسا مٹی کا تھا ویسا ہی بنا دو سو او ہی طرح بنا دیا اور شیر خوار لڑکے کا قصہ جمنا لگ کر اوسکی ما نے گھوڑے پر سوار ایک مرد کو دیکھا تو کہا کہ ائی میرے لڑکے کو ایسا کرنا اور لڑکے نے دو دھ بیٹا چھوڑ دیا اور کہا ائی مجکو ایسا کرنا پھر اوسکی ما نے ایک عورت کو دیکھا کہ اوسکو چربی اور حرام کاری کی علت میں مار تے تھے اوسنے کہا کہ ائی میرے لڑکے کو ایسا کر لڑکے نے دو دھ بیٹا چھوڑے کہ ائی ائی مجکو ایسا ہی کرنا پھر لڑکے نے کہا کہ وہ سوا ظالم تھا اور یہ عورت محض نے قصو ہوا سو میں نے شیر خلافت وصال کی **ق** اَبُو هُرَيْرَةَ كَتَبَ يَزِيدُ ابْنُ اَحِيَمَةَ الشَّيْبِيُّ قَطْلَهُ اَلَا ثَلَاثُ كُنْ بَابُ ثَلَاثِينَ فِي ذَاتِ اللَّهِ فَقَالَ لَمْ اَنْتِي سَقِيمَةٌ وَقَوْلُهُ بَلْ فَعَلَهُ كَيْدُهُمْ هَذَا وَوَاحِدَةٌ فِي سَنَانٍ سَكَةٌ بَخَارِي اور مسلم ابن ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ ابراہیم پیغمبر کی بی بی بات نہیں بلکہ حقیقت میں سچی ہو اور ظاہر میں جھوٹی سو اتین بکر دو باتیں بعد کے مفید میں ایک و نکاح قول کہ میں بیمار ہوں اور دوسرا یہ قول بلکہ انکے اس بچے نے کیا اور ایک بات سا کہ حق میں **ف** حضرت ابراہیم کی قوم ستارہ پرست اور بت پرست تھی سو اونکی عید کا جن دن آیا تو اونھوں نے چاہا کہ حضرت ابراہیم کو لیا اور جن حضرت ابراہیم نے جو بادل کے اپنے سجا کا حیلہ اوتھا یا ستاروں کو دیکھ کر فرمایا کہ میں بیمار ہوں یعنی بموجب تمہارے عقائد گردش آسمانی اسکو چاہتی ہے کہ میں بیمار ہو گیا دلی رنج کو بیماری کہا اور جواب کا قوم عید میں شہر کے باہر گیا تو بتخانے میں جا کر سب بتوں کو توڑا اور بتوں پرست کے کندھے پر رکھ دیا جیسے ہم نے پوچھا کہ بتوں کو کس نے توڑا تو حضرت ابراہیم نے کہا میں نے بتوں پرست کو توڑا جو کہ ہے پر بتوں کے ہوتوڑ کے ہوتوڑ شرمندہ ہو اپنی بت پرستی کی حماقت پر کو لوگ بت پرست کی نہایت قیظیل اور عبادت کرتے تھے اسی سبب حضرت ابراہیم نے بت شکنی کی تو گو نام ہی بت توڑنے کا سبب بنا سو اسے حضرت ابراہیم نے اوسکی طرف توڑ کی نسبت کی اور حضرت ابراہیم ملک عراق سے ہجرت کر کے شام کے ملک میں گئے تو وہاں کے بادشاہ کا معمول تھا کہ خوبصورت عورت کو چھین لیتا اور اوسکے خاوند کو مار ڈالتا اور اگر بھائی ہو تو اوسکو سناڑتا تو حضرت ابراہیم نے اپنی بی بی سارا کو جو بہت خوبصورت تھیں فرمایا کہ اگر بادشاہ تمکو بلاوے اور مجکو پوچھے تو یوں کہو کہ میں شخص سے بھائی ہوں یعنی بی بی بھائی ہے تو یوں کہنا میں حقیقت میں

بخاری اور مسلم میں فاطمہ بنت قیس سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ ابو جہم تو اپنی لالہ تھی گندے سے نہیں اتارتا یعنی بہت
 کرتا ہی اور معاویہ تو مغلیس لاج کھڑا دوسکے پاس کھیل نہایتی اسامہ سے نکاح کر حضرت نے فاطمہ بنت قیس سے کہا جب اس کے
 خاوند ابو عمرو بن جحش اس کو تین بار طلاق ہی تو ابو جہم اور معاویہ بن ہفیان نے اس کو نکاح کا پیغام دیا **ف** فاطمہ
 بنت قیس نے حضرت سے صلاح پوچھی کہ میں ابو جہم سے نکاح کروں یا معاویہ سے حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ صلاح وہ
 میں یہ کا عیب بیان کرنا درست ہے کہ صلاح پوچھنے والا دھوکھا کھانچا کہ یہ غیبت میں داخل نہیں **ق** **الْمُسَوِّدُ بْنُ**
هَاشِمَةَ وَهَرَّانُ بْنُ الْحَكَمِ أَمَّا الْوَسْلَامُ فَاقْبَلْ وَأَمَّا الْمَالُ فَكُفْتُ عَنْهُ فِي شَيْءٍ قَالُوا
لِلْغَيْرَةِ بْنُ شُعْبَةَ حِينَ اسْكَمَ بخاری اور مسلم میں مسور بن خزيمة اور مروان بن حکم سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا
 کہ سلام تو میں قبول کرتا ہوں اور مال کا حال تو یہ ہے کہ تجھ کو اس سے کچھ مطلب نہیں حضرت نے پیغمبر سے شیعہ کہا جب وہ مسلمان
ف کفر کی حالت میں پیغمبر کا فرون کے قافلہ کے رفیق ہو پھر ان کو دھوکھا دیکر مار ڈالا اور اس کا مال لیکر حضرت پاس مسلمان
 ہو کر آئے حضرت نے حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ کافر سے بھی غا کرنا درست نہیں ہر جب کہ کافرون کا مال مباح ہے اگر وہی شرط
 سے کہ غلبہ ہو اور عن شکنی نہ ہو اور جب کفر کی رفاقت اور نوکری اختیار کی یا اس کی امان میں سے تو اس کا مال چورنا اور غدا
 ہرگز درست نہیں **ق** **عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ أَمَّا الطَّرْقُ الَّذِي رَأَيْتَ عَنْ نَيْسَارِكَ فَهِيَ حُلٌّ وَأَصْحَابُ الشَّيْطَانِ**
وَأَمَّا الطَّرْقُ الَّذِي رَأَيْتَ عَنْ تَيْمَنِكَ فَهِيَ حُلٌّ وَأَصْحَابُ الْيَحْيَيْنِ وَأَمَّا الْجَبَلُ فَصَوْمُ مَنْ لُ الشَّهَادَةِ
وَلَنْ تَنَالَهُ وَأَمَّا الْعَمُودُ فَصَوْمُ عَمُودٍ أَوْ سَلَامٍ وَأَمَّا الْهَرُوةُ فَهِيَ عَمُودٌ أَوْ سَلَامٍ وَلَنْ تَنَالَهُ
 حضرت قیس کا یہ سختی عمومات بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن سلام سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ اگر راہیں جو تو نے اپنے
 بائیں کھین سو کہ کافرون کی راہیں تھیں جس کے نامہ اعمال بائیں ہاتھ ہوں گے اور راہیں جو تو نے اپنے دہانے دیکھیں سو کھین کی راہیں
 تھیں جس کے دہانے ہاتھ میں نامہ اعمال ہوں گے اور پہاڑ کا تو یہ حال ہے کہ وہ شہید و کا مقام ہے اور سب کو نہیں ملنے کا یعنی ہر قسم
 میں شہادت نہیں اور ستون تو وہ اسلام کا ستون ہے اور وہ رستی تو اسلام کی رستی ہے تو اس کو ہمیشہ پرے سے بھاگ کر دیکھ
ف عبد اللہ بن سلام سے روایت ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک سردار مجھے کہا اٹھ سو اس سے میرا ہاتھ بکڑ لیا میں اس کے
 ساتھ چلا تو میں نے اپنے بائیں طرف کی راہ میں دیکھیں سینے اونچے بن چلنے کا ارادہ کیا اس سے کہا انہیں بہت چل کہ یہ کافرون کی راہ ہیں
 پھر میں نے اپنی طرف راہیں دیکھیں تو اس سردار کا ارادہ چل میں آدھ چلا تو ایک پہاڑ سینے دیکھا اس سے کہا اس پہاڑ پر چڑھ سو میں نے
 اوپر چڑھنے کا ارادہ کیا ہر راہ میں کھسک پڑا تھا پھر میں اس کے ساتھ اگے چلا تو میں نے ایک ستون دیکھا جس کا سر آسمان لگا تھا
 اور اس کے سر پر ایک شی تھی بطور دستکی کے اس سردار کا اس ستون پر چڑھ سینے کہا کیونکر میں اس پہاڑ کو گام اس کا سر آسمان
 آسمان لگا ہوا تو اس نے مجھ پر ہاتھ دیا سینے سر کی رستی پر ٹپکی مسج کو وہ رستی میرا ہاتھ میں بنی رہی پھر میں نے یہ خواہی سے کہ حضرت نے
 یہ حدیث فرمائی **ق** **يَعْلَى بْنُ أُمَيَّةَ أَمَّا الطَّبِيبُ الَّذِي يَأْكُ فَاغْسِلْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَأَمَّا الْجَبَلُ فَاتَّقِ حَقَّهُ**
تَوَاصَّعُ فِي عَمْرٍاءَ مَا تَصْنَعُ فِي حَقِّكَ قَالُوا لَنْ جُلْ جَاءَهُ بِالْجَحْرِ إِنَّهُ قَدْ أَهَلَ بِالْعُمَرَاءِ وَهُوَ
مُصَفَّرٌ لِحَيْتِهِ وَرَأْسُهُ وَعَلَيْهِ حُجَّةٌ فَقَالَ رَأَيْتُمْ أَحْسَرْتُ بَعْسَرَةً وَأَنَا كَأَنَّهَا بَخَارِي اور مسلم میں

حضرت کے ساتھ آئے یہاں سے ایک کی راہ میں چھٹین چھین ہاں حضرت نے سب عرب کو قرآن اور اہل بیت کی تعظیم بتادی ہو اس کے
حضرت کو معلوم تھا کہ امت میں اختلاف پڑ گیا قرآن کے مضمون کو کھٹکت کھٹکت اور اہل بیت کی تعظیم اور محبت میں بعض لوگ
قصور کرتے بلکہ محبت کہان عدوت پر کم باندھنے کے جیسے خارجی اور ناصبی جو فرمایا کہ میری موت قریب ہے میں نے اپنے لئے نیکو کاروں
کو جسے ہر چیز دریافت کرتے رہو میرے بعد ہدایت کی صورت یہی ہے کہ قرآن پر عمل کجیو کہ اوس میں ہر روز نور اور ہدایت ہے یہ ایک نیکو
محل اور مفید اس میں جو جو لو اہل بیت کی تعظیم اور محبت کرنا کہ قرآن کی تفسیر میں اہل بیت کہتے ہیں گھر والوں کو جو حضرت کی
سیدیاں اور حضرت کی اولاد سب اہل بیت میں داخل ہیں ہندوستان میں بھی بی بی کو گھر کے لوگ بولتے ہیں بی بی کو اہل بیت میں
ند داخل کرنا تو جو حالت ہے اس کے سبب بآپ نے اس حدیث پر پورا عمل اہل سنت کو نصیب ہے اس واسطے کہ اس کا عقیدہ اور عمل
قرآن کے موافق ہے قرآن کے ہر کلمے میں خیر ہے عمل میں کیے اور تمام اہل بیت کی محبت اور تعظیم واجب جانتے ہیں بخلاف خارجیوں
اور ناصبیوں کہ اکثر اہل بیت سے عداوت رکھتے ہیں اور شیعہ کا تو جو حال ہے کہ یہ چند آپ کو اہل بیت کا دوست کہتے ہیں لیکن
حضرت کی پیروی کو اہل بیت میں نہیں داخل کرتے صرف حضرت فاطمہ کی اولاد کو اہل بیت میں گنتے ہیں اوس میں بھی بہت نامزدوں
کو یہ کہتے ہیں کہ حقیقت میں تو سب اہل بیت کے دوست نہ تھے ہر ایسی واسی محبت کا دین میں کچھ اعتبار نہیں جیسے قرآن کی بعضی
سورت کو ماننا اور بعضی سورت کا انکار کرنا درست نہیں اور قرآن کو تو شیعہ صاف جواب دیا ہے کہتے ہیں کہ سو انا سون کے
قرآن کا مطلب کی نہیں ہو جاتا تو گویا ان کے نزدیک قرآن مجید تورات اور انجیل کی طرح منسوخ العمل ہے تو صاف ظاہر ہوا کہ
اہل سنت سے اس حدیث پر عمل کیونکر نصیب نہیں ہے **قَالَ السَّوْدِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمَعْرُوفُ بْنُ الْحَكَمِ اَمَّا بَعْدُ فَاَنَّ**
اَحْمَدَ بْنَ حَبَّابٍ قَدْ جَاءَنَا اَمِيْنٌ فَلَمَّا فِي قَدْرَ اَيْتِ اَنْ اَرْكَبَ الْعَصَا سَبِيحًا فَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ
يُطَابَّ ذُرِّيَّاتٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يَكُوْنَنَّ عَلَى حِطَّةٍ حَتَّى تُطَابَّ رَايَاكُمْ مِنْ اَوَّلِ مَا يَنْبَغِي
اَللّٰهُ عَلَيْكُمْ نَافِلَةٌ فَفَعَلَ يَحْيٰى وَفَدَا هُوَ اَزَنَ بَخَّارِىٍّ اَوْ سَلَمَ مِنْ سُوْرَبِنْ مَخْرَجًا اَوْ مَرُوَانَ بْنِ حَكَمٍ سے روایت ہے کہ حضرت
فرمایا کہ بعد خدا و صلوٰۃ کے ہاتھ تو یہ کہ تمہارا بھائی آئے تو بکر کے یعنی مسلمان ہو میں اور ابوبکر عینے پھر آیا ہوا کہ ان کے جو رو
جو قیدی ہیں ان کو بچہ دیوں سو جس شخص کو تم میری بات اچھی لگے تو چاہیے کہ اوس پر عمل کرے یعنی اپنے جیسے کے فیر بھی عوض میں ہو
اور جو شخص تم میں سے کہ اپنے حصے پر تیار ہو تو اوس کو ہم بدلا دیں اوس مال سے جو ہو گا اوفیٰ خدا عنایت کرے تو چاہیے کہ اس پر عمل کرے
یعنی بطور قرض ہو حضرت کو مراد ہوا ازن کا گروہی **فَاَجَابَتْ حَنِيْنٌ مِنْ بَنِي اَزَنَ** کی قوم حضرت سے لڑی اون کی شکست ہوئی ان کے
جو روڑے اور مال اصحاب میں تقسیم ہو گیا جب لوگ مسلمان ہوئے اور اپنے جو روڑے حضرت سے مانگے لگے حضرت نے یہ حدیث فرمائی
یعنی جو اپنا حصہ خوشی سے دیکھو تو بہتر ہو اور اگر کسی کو دنیا منظور ہو تو ہو گا بطور قرض ہو سم اوس کو اور جو اسے بدلا دیں اسے آخر
سب انجانے اپنے حصے خوشی بلا عوض دے معلوم ہو کہ امام کو غنیمت کے مال سے قرض لینا درست ہے **وَجَزِيْرَةُ اَمَّا بَعْدُ فَاَنَّ**
اَللّٰهُ اَنْزَلَ فِيْ كِتَابِهٖ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَّ اَحْدَاثٍ وَّ خَلَقَ مِنْكُمْ
رُجُوْحًا وَبَنَ مِنْكُمْ اِجَاكًا كَيْتٰى اَوْ نِسَاءً وَّ اتَّقُوا الَّذِيْ تَسْتَاْعُوْنَ بِهٖ وَاَكْذِبُوا حَمْدَ طٰنِ اَللّٰهِ
كَانَ عَلَيْكُمْ ذَرْبًا يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اَللّٰهَ وَتَنْظُرُوْا نَفْسَ مَا قُلْتُمْ لَعْنَةُ اَللّٰهِ عَلَيْهِ

سلام نے کہا کہ میں حضرت سے سوال کرتا ہوں جنکا جواب سوا پیغمبر کے اور کوئی نہیں دے سکتا سو فرمائیے تو کہ قیامت کی پہلی
نشان کون ہو اور شتی لوگ یہ کد کد کیا کیا ونگے اور کد کد کیا کیا سبب ہوتا ہے اسکا کیا سبب ہے جس سے حدیث نبوی
پیغمبر اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہوتے ہیں **ہ** اَبُو سَعِيدٍ اَمَّا اَهْلُ النَّارِ الَّذِينَ هُمْ اَهْلُهَا فَانْتَهَوْا عَنِ النَّارِ
وَلَا يَحْتَمِلُونَ وَلَكِنْ نَاسٌ اصْنَابُهُمُ النَّارُ يَدْخُلُونَهَا اَوْ قَالِ يَخْطَا يَا هُمْ فَاَمَّا نَحْنُ اَمَّا نَحْنُ
اِذَا كَانُوا لَمْ يَحْمِلُوا اِذْنًا بِالشَّفَاعَةِ فَجِيءَ بِهِمْ صِدَائِرُ صَبَابٍ فَنُفِثُوا عَلَى الْاَهْلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ قِيلَ يَا اَهْلَ
الْجَنَّةِ اَوْضُوا عَلَيَّكُمْ فَيَكُونُ بَنَاتُ الْجَنَّةِ تَكُونُ فِي حِمْلٍ السَّيْلِ سَلَمٌ مِنْ ابْنِ سَعِيدٍ روایت ہے کہ
حضرت فرمایا کہ دوزخی لوگ جو حقیقت میں دوزخ کے لائق ہیں سو تو او میں نہ رہیں گے نہ جہنم کے لیکن کچھ لوگ ہوں گے کہ انکو دوزخ
کی آگ لگے گی ان کے گناہوں کے سبب یا میں فرمایا کہ انکی خطاؤں کے سبب سو ان کے انکو دوزخ دم کر دیا یہ ان کے جب وہ جہنم
گولیا ہو جائیں گے تو شفاعت کا حکم ہوگا سو کد کد جائیں گے جہنم کے جہنم کی نہروں پر یکسیر سجائیں گے پھر حکم ہوگا
اویں شتیو انہر بانی ڈالو تو وہ جہنم کے جیسے جگہ کی خود روانہ جتا ہے یہاں کے کوڑے کرکٹ میں **ف** یعنی کافر
جو دوزخ کے لیے نہ ہیں انکو موت ہوگی کہ عذاب سے خلاصی پاویں زندگی ایسی ہے جس میں جہنم ہو مگر گناہار مسلمان دوزخ
میں پر کے چند مدت مردہ ہو جائیں گے یعنی شدت عذاب سے بیہوش ہو جائیں گے گویا مگر کے پھر نہر کے بعد بہشت میں داخل ہوئے
ہ رَيْدُ بْنُ اَدِمْ اَمَّا بَعْدُ اَلَا اَيْهَا النَّاسُ فَاِنَّكُمْ اَنَا الْبَشَرُ لَوْ شِئْتُ اَنْ يَلْتَمِسَنِي لَسَوْفَ اَسْأَلُ
فَاُجِيبُ وَاَنَا تَارِكٌ فِيكُمْ التَّغْلَانِ اَوْ لَهْمَا كِتَابُ اللَّهِ فِيهِ الْهُدَى وَالْهُدَى يُخَذُّ وَابْرِكَابُ اللَّهِ
وَأَسْتَمْسِكُهَا بِهِ وَأَهْلُ بَيْتِي أَذْكُرُكُمْ اللَّهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي أَذْكُرُكُمْ اللَّهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي أَذْكُرُكُمْ
اللَّهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي وَفِي رِوَايَةٍ كِتَابُ اللَّهِ فِيهِ الْهُدَى وَالْهُدَى مَرِ اسْتَمْسَكَ بِهِ وَأَخَذَ بِهِ كَانَ
عَلَى الْهُدَى وَمَنْ أَخْطَا خُذْ وَفِي رِوَايَةٍ هُوَ حَبْلُ اللَّهِ مِنْ أَشْعَاءِ كَانَ عَلَى الْهُدَى وَمَنْ
تَرَكَهُ كَانَ عَلَى ضَلَالَةٍ مسلم میں زید بن ارقم سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ خدا اور صلوة کے بعد اس بات کا
دریافت کرنا ضروری ہے کہ خبر دار ہو جاؤ اوی لوگو کہ میں آدمی ہوں عنقریب یہ کہ میرے پاس میرے پر کا پیغام لائے والا آئے تو میں اسکا
کہنا ہوں یعنی لکھ لکھ موت آئے اور میرا انتقال ہوا اور میں تم میں بڑی بھاری عمدہ چیز میں چھوڑے جاتا ہوں اون دو میں دل
تو خدا کی کتاب ہے زمین اور ہدایت ہے سو خدا کی کتاب کو لو اور خوب سنا اسکو چھٹ جاؤ یعنی اوپر عمل کرو اور دوسری بزرگ
چیز میرے ہاں ہدایت یعنی گھر والے میں میں تمکو خدا یاد دلانا ہوں اپنے اہل بیت کے مقدس میں میں تمکو خدا یاد دلانا ہوں اپنے اہل بیت
میں میں میں تمکو خدا یاد دلانا ہوں اپنے اہل بیت کے مقدس میں اور ایک ہوں روایت ہے کہ خدا کی کتاب میں ہدایت اور نور ہے جو
اسکو چھٹ گیا اور جسے اسکو لیا وہ ہدایت پر ہوا اور جسے اسکو چھوڑا وہ گمراہ ہوا اور دوسری روایت میں ہے کہ قرآن خدا کی
رہی ہے یعنی اس کے ملنے کا وسیلہ ہے جسے اسکی پیروی کی وہ راہ پر ہوا اور جسے اسکو چھوڑا وہ راہ کو بھول **ف** روایت ہے
کہ ہجری نوین سال جب حضرت حجۃ الوداع کر کے پھر اور کے سینے کے درمیان اوس مقام پر پہنچے جب کا غیر خرم نام ہے تو حضرت نے
خطبہ پڑھا خدا کا حمد کیا اور بیعت کی اور یہ حدیث فرمائی تمام عرب کے گروہ حجۃ الوداع میں جن کے ساتھ تھے اور غیر خرم تک

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ شَرِبَ مِنْ عَذْرَاءٍ فَهُوَ كَمَا شَرِبَ مِنْ عَذْرَاءٍ
 رَأَى مِنَ اللَّهِ الَّذِي أُعْطِيَ وَلَكِنِّي أُعْطِيَ أَفْوَ أَمَّا مَا أَرَى فِي قُلُوبِهِمْ مِنْ الْجَنَّةِ وَالْهَلَكَةِ وَأَكُلُ
 أَفْوَ أَمَّا إِلَى مَا جَعَلَ اللَّهُ فِي قُلُوبِهِمْ مِنَ الْغَنَى وَالْخَيْرِ فَسَيُحَرِّمُهُمْ عَنْ شَرِّهِمْ تَغْلِبَ بَخَارِي مِنْ عَمْرٍو تَنَاسَلُ
 روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا اور صلوٰۃ کے بعد بات تو یہ ہے کہ خدا کی قسم کہ میں دیتا ہوں ایک رو کو اور چھوڑتا ہوں دو سو رو کو
 جس کو میں چھوڑتا ہوں وہ میرے نزدیک زیادہ پیارا ہے اوس سے جس کو میں دیتا ہوں لیکن میں تو چاہتا ہوں کہ میں دیتا ہوں ہوا سے
 میں اپنے دلون میں صبری اور حرص دیکھتا ہوں اور بعضی قوموں کو اس پر چھوڑتا ہوں کہ خدا ان کے دلون میں پر دہی اور خیر
 ڈالی ہے اور نصیب میں عمرو بن تغلب بھی ہے **و** حضرت کے پاس کچھ مال آیا حضرت نے بعضوں کو دیا اور بعضوں کو نہ دیا حضرت
 کو معلوم ہوا کہ جن کو مال نہیں دیا ہے رنجیدہ ہیں حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی میرے دینے کو حجت اور نہ دینے کو سبب مجھو
 بلکہ بالعکس معلوم ہے کہ میں صبر کے لالچ لوگو کو دیتا ہوں اور قناعت والوں کو قناعت پر چھوڑتا ہوں **و** عَائِشَةُ
 أَمَّا بَعْدُ يَا عَائِشَةُ فَإِنَّهُ بَلَغَنِي عَنْكَ كَذَا أَوْ كَذَا فَإِنْ كُنْتَ بِرَأْسَةِ فَسَيَسِّرُكَ اللَّهُ وَإِنْ كُنْتَ
 أَلَمْسَةِ يَنْدَسُّ فَاسْتَغْفِرْ مِنَ اللَّهِ وَتَقِي الْكَيْدَ فَإِنَّ الْعَبْدَ إِذَا اعْتَصَفَ بِلَيْسِهِ تَعَرَّكَ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ
 بخاری اور مسلم حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا اور صلوٰۃ کے بعد بات تو یہ ہے کہ ای عائشہ تجھ کو تیری کسی اسی بات
 پہنچی ہے سو اگر تو گناہ سے پاک ہوگی تو خدا تیری پاکی بیان کرے گا اور اگر تو گناہ سے آلودہ ہوئی ہو تو تو مغفرت مانگ خدا اور اوس کی طرف
 توبہ کر سنا ہے کہ سب سے بڑا گناہ کا اقرار کیا پھر توبہ کی تو خدا اوس کی توبہ قبول کرے گا یہ اور سب پر رحمت تو جو ہوتا ہے **و**
 جب حضرت عائشہ پر رحمت ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی باقی اس کا پورا قصہ یا پھر بن باب میں ہر چکا **و** أَبُو لَئِيْلَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
 صَاحِبَةُ الْوَقْدِ غَامَا بَعْثِي أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بخاری میں ابو دراد اس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تمہارا صاحب
 تو مقرانی جان کو شدت میں لایا ہے صاحب مراد صدیق اکبر ہیں **و** اس کا پورا قصہ ہو چکا کہ صدیق اور فاروق کے کسی ہا
 میں نہ ہو گیا تھا صدیق دامن اٹھائے رنج میں حضرت پاس آئے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر فاروق بھی آئے اور صفائی ہو گئی
قَالَ بَنِي مَالِكٍ أَمَّا هَذَا فَقَدْ صَدَقَ نَفْسُهُ حَتَّى يَقْضِيَ اللَّهُ فَيَاكَ **قَالَ** لَہ بخاری اور مسلم میں
 کعب بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اس نے تو البتہ سچ کہا سو تو اٹھ یہاں تاک کہ خدا اسے حق میں کچھ حکم کرے حضرت نے کعب بن
 مالک سے فرمایا **و** روایت ہے کہ کعب جنگ تبک میں حضرت کے ساتھ لگے تھے جب حضرت وہاں سے پلٹ آئے تو بجائے دالون سے
 سبب پوچھا منافقوں نے جو ٹھنی قسمیں کھا کر حضرت کو راضی کر لیا جب کعب پوچھا تو نے سچے مسلمان بنے انھوں نے کہا کہ حضرت نے
 سواری خریدی تھی اور سامان سفر کا درست کیا تھا آج چلتا ہوں کل چلتا ہوں یہی کہتے کہتے میں گھبرا گیا جو حقیقت میں کوئی منافق تھا
 حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور کعب کے مفقود خزانہ پر یہ کیا اور فرمایا کہ کوئی کعب بات چیت کرے ہی نقالی نہ افکی رستی کی برکت سے بچاؤں کے بعد اونی
 تو قبول کی اور آیت اوتاری اور جو منافقوں کی سختی میں اور تینوں میں یہ کہہ کر آئی کا انجام نہ کیا اگرچہ اول ظاہر شیخی میں خلل ہے

الباب الثامن

انھوں میں باب میں کئی فصلیں ہیں فصل میں کئی حدیثیں ہیں جس کے سر پر عدد ہی ایسی شمار کی لفظ ہیں

ابو ذر سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ تین شخص ہیں جن خدا کا نام کرے گا قیامت کے دن اور ان کی عورت بظہر رحمت نہ چھپے گی اور
 ان کو گناہوں کی پائل نہ کرے گی اور ان کو عذاب دردناک نہ ہوگا اور نہ کہ اس کو تین بار چڑھا ہو اور نہ کہ بر باد ہوئے ہو
 اور ان کو تو با بر آگاہوں میں ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک زار کا لکڑی والا یعنی جس کا یا بجا مدیا زار بننے سے بچے ہے
 دوسرے خیرات کرنے والا جو احسان جتنا دے سچے والا جو اپنی چیز کی گرم بازاری کرے جو کچھ بھی قسم کھا کر کہے **اَبُو مُوسٰی ثَلَاثَةٌ**
لَهُمْ أَجْرَانِ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ آمَنَ بِرَبِّهِ وَآمَنَ بِمُحَمَّدٍ وَالمَدَّ الْمَلُوكُ إِذَا أَدَّى حَقَّ
اللَّهِ وَحَقَّ مَوَالِيهِ وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهُ أَمَةٌ يُطْعِمُهَا فَإِذَا بُهَّغَ فَاحْسَنَ تَأْدِيَتِهَا وَعَلِمَهَا وَأَحْسَنَ
تَعْلِيمَهَا ثُمَّ اعْتَقَهَا فَمَنْ وَجَّهَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ بخاری اور مسلم میں ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ تین شخص ہیں
 جن کو دوسرا قریب ایک مرد تو ان کے کتاب یعنی یہودی اور نصرانی جو ایمان لایا یا اپنے پیغمبر کا اور ایمان لایا محمد کا دوسرا وہ ملک
 جس نے خدا کا حق اور اپنے مالکوں کا حق ادا کیا تیسرا وہ مرد جس کے پاس ایک لونڈی تھی جس سے صحبت کرنا تھا پھر اس نے اس کو
 ادب سکھایا سو سوت اچھی طرح اس کو ادب سکھایا اور اس کو شرع کے حکم بتلا سو اس کی اچھی طرح تعلیم کی پھر اس کو آزاد کیا بعد اس
 اس سے نکاح کر لیا تو اس کے واسطے دونوں بات ہیں یعنی ایک نوا تبلیم اور آزادی کا دوسرا ثواب نکاح کر لینے کا **اَبُو ذَرٍّ**
ثَلَاثَةٌ مِّنْ كُلِّ شَيْءٍ وَرَمَضَانُ إِلَى رَمَضَانَ فَهَذَا أَحْسَنُ مَا لِلَّذِي هَرَّ كَلَهُ صِيَامُ يَوْمٍ عَسَفَةً
أَحْسَنَ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُكْفِّرَ الشَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ وَالشَّنَةَ الَّتِي بَعْدَهُ وَصِيَامُ يَوْمٍ عَاشُورَاءَ أَحْسَنُ
عَلَى اللَّهِ أَنْ يُكْفِّرَ الشَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ مسلم میں ابو ذر سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ تین روزہ ہیں ایک میسرے
 اور رمضان کا روزہ دوسرا رمضان تک سویتا تمام سال کا روزہ ہر عرس کے دن کا روزہ میں اسید رکھتا ہوں خدا سے کہ گناہوں کا
 ایک برس پہلے کا اور ایک برس پچھلے کا اور محرم کی دسویں تاریخ کا روزہ میں خدا سے اسید رکھتا ہوں کہ پہلے برس کا
 گناہ مٹاویگا **ف** مصابیح میں ابو ذر سے روایت ہے کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ سال بھر کا روزہ رکھنا کیسا
 ہے حضرت فرمایا کہ سال بھر کا روزہ رکھنے والا غزوہ دار ہے شبے روزہ یعنی دست نہیں پھر یہ حدیث فرمائی یعنی جس کو سال
 روزہ رکھنے کا شوق ہو سو رمضان کا اور ہر مہینے میں تین دن روزہ رکھے اس کو سال بھر کے روزے کا ثواب ملے گا **اَبُو سَلَمَةَ**
ثَلَاثُ لَيْلِيَّاتٍ سَبْعٌ لِّلَّذِي سَلِمَ مِّنْ حَرْمَتِهَا روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ تین راتیں بوجہ عورت کو اور سات راتیں
 کواری عورت کو **ف** اپنی اگر بوجہ عورت نکاح کرے تو تین راتیں برابر اس کے پاس رہے اور لواری پاس سات راتیں رہے اور یہی
 مذہب ہوا م شافعی کا **ف** **اَنْسُ ثَلَاثُ مَشْغَلٍ فِيهِ وَجَدَ خَلَاوَةً اَوْ اِيْمَانًا مِّنْ كَانِ اللَّهُ وَرَسُولُهُ اَحَبَّ**
اِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهَا وَاَنْ يُحِبَّ الْمَرْءُ لَا يُحِبُّهُ اِلَّا اللَّهُ وَاَنْ يُكِنَّ اَنْ يُّعُوْذَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ اَلْاِقْدَانِ **وَاللَّهُ**
مِنْهُ كَمَا يَكُنُّ اَنْ يُّقْنَفَ فِي النَّارِ بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ تین چیزیں ہیں کہ
 جس میں نہ ہو کوئی ایمان کی شیرینی کا مزہ یا دیگا ایک شخص جس کے نزدیک خدا اور اس کا رسول تمام عالم سے زیادہ محبوب
 دوسرے کہ محبت کے سوا اس طرح کہ بچا ہوتا ہو اس کو مگر خدا ہی کے واسطے یعنی محبت میں دنیا کا کچھ گناؤں نہیں تھیکے کہ بچا
 کفر میں جو بابت جا کو بعد اس کے کہ خدا اس کو کفر سے نکالا جیسے اس کو بولتا ہو اگر میں الا جا یعنی کفر سے ایسا کر جیسے

یونہا اوسکے باب کی قسم گروہ سچا ہی یا یون فرمایا کہ بہشت میں داخل ہوا اوسکے باب کی قسم گروہ سچا ہی حضرت
 حج کا ذکر نہیں کیا اس واسطے کہ اوسکا سوال سب سلام کرکان سے تھا اور یہ جواب دے کہ میں نے بڑھاؤ لگانا نہ لگایا یعنی
 اسی طرح خیر و شر میں اپنی طرف سے زیادتی کی کہ وہ لگا اور بیکہ نہیں کہ فرض کے سوا سنت نہیں اور لگا اور حضرت جواب دے
 باب کی قسم کھائی تو عرب کی عادت کے موافق حضرت کی زبان سے کلمہ نکلی تعظیم منظور تھی یا خیر خدا کی قسم اسکے بعد منع ہوئی تو
 عَائِشَةُ خَتْمُ الْمَلَأَتْ كُلَّ حَنَنْ فَاسْبِقُ يُقْتَلَنَّ فِي الْحَرَمِ الشَّرَافِ وَالْمُحَدَّثَةِ وَالْمَقْرَبِ وَالْعَلَا
 وَالْكَلْبِ الْعَقُوقُ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت زفرمایا کہ بائج جانور ہیں و سب سے بڑی اور بڑا
 بین مارڈالے جاویں حرم میں ایک تو کوادو سر چیل تیسرے چھوڑتے تھے چوہا یا بچوں کو کٹا کٹنے والا جب تک میں اوسکا
 مارڈالنا درست ہوتا تو اور جبکہ بطریق اولیٰ اوسکو قتل کرنا درست ہے **ق** أَبُو هُرَيْرَةَ سَبَّحَهُ يُظْلِمُهُ اللَّهُ
 فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ إِمَامُهُ عَادِلٌ وَشَاكِبٌ تَشَاءُ فِي عِبَادَةِ اللَّهِ وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مَعَلُوقٌ
 فِي السَّاجِدِ وَرَجُلَانِ تَحَاكَا فِي اللَّهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ دَعَا إِلَهُ ذَاتِ
 مَنْصِبٍ كَجَالٍ فَقَالَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِرُصْدِ قَدَةٍ فَاجْتَفَاهَا حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالَهُ
 مَا تَنْفِقُ يَدِينُهُ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهُ خَالِيًا فَخَاضَتْ عَيْنَاهُ بخاری اور مسلم میں ہر پیر سے روایت ہے کہ حضرت
 فرمایا کہ مدت شخص میں جنکو خدا اپنے سے میں کھینکا جس دن اوسکے سنا کے سوا کہیں نہ ہوگا یعنی قیامت میں ایک
 شخص سر دار دو سر اور وہ جوان جو مانگ جوانی سے خدا کی بندگی میں مشغول ہوا اسی سر اور وہ جسکا دل مسجد وں میں لگا رہتا ہو
 یعنی بلدا رجاعت کے واسطے مسجد میں جاتا ہو اور مسجد بناؤ چلاؤ میں لگا رہتا ہو تو تھے دو مرد جو خدا ہی کے واسطے آپس میں
 کہتے ہیں ملتے ہیں تو اسی پر اور جدا ہوتے ہیں تو اسی پر یا بچوان وہ مرد جسکو مالدار باعزت خوبصورت عورت ملے یا یا یعنی ہر کاری واسطے
 سوا کہ میں جسکو اور تار ہوں چٹا وہ دوسرے خیرات کی تو اوسکو چھپایا یہاں تک نہیں جانتا اوسکا یا یا تھکہ کہ کیا خرچ کیا اوسکے دانے ہاتھ
 سا تو ان وہ مرد جسے خدا کو یا کو یا خالی مکان میں سچ جاری ہو کہ میں اوسکی دونوں آنکھیں یعنی خوف آہی سے رو یا ہر عَائِشَةُ
 عَشْرَةَ مِنَ الْغُصْرِ قُصِّلَ الشَّادِبُ وَأَعْيَاءُ اللَّحْيَةِ وَالسَّوَاكُ وَاسْتَمْسَقَ الْمَاءُ وَقُصِّلَ الْخُفَّاءُ
 وَغُسِّلَ الْبَرَاءُ اجْمَعُونَ تَنَفَّ الْأَيْطُ وَخُلِقَ الْعَانَةُ وَانْتَقَصَ الْمَاءُ قَالَ الرَّائِي وَسَيَتِيَّتَا لَتَشْتَمَلُ
 إِلَّا أَنْ تَكُونَ الْمُضْمَضَةُ مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ درج خیر میں پیدائشی سنت میں ایک
 تو خوب بوجھ کر نا دو ستری دار بھی چھوڑا بقدر قبضہ نہیں سوا کہ کرنا چوتھی پانی سے ناک صاف کرنا یا بچوں یا خن کاٹنا
 چھٹی اور گلیوں کے جوڑوں کو دھونا تاکہ میل نہ جمے ساتویں نعل کے بال اوکھاڑنا آٹھویں یرا کے بال موٹا ناچوں میں پیشاپ
 بعد پانی سے استنجہ کرنا اور سنی کہ میں ہوں چیز بھول گیا مگر یہ کہ کئی ہو یعنی خوب یاد نہیں لیکن قرینہ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ
 چیز شاید کئی کرنا مرد ہو **ع** عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا خَصَلَتْ أَعْلَاهُمَا مَنِيَّةُ الْغُلُوِّ مَا رَأَى عَادِلٌ
 يَجْعَلُ بِخَصْلَةٍ مِمَّنْهَا رَجَاءُ فِي إِيَّاهَا وَتَصَدَّقُ بِمَوْعِدٍ هَذَا لَا إِذَا دَخَلَهُ اللَّهُ بِهَا الْجَنَّةَ بخاری
 میں عبدالمعین سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ یہ شخصیں ہیں ان سے سب اعلیٰ اور خیر کو کبریٰ عاریت میں لگاؤ سکا دو دھڑکے

والذي

اور سلم میں اس سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ قسم ہے اوسکی جسکے قابو میں میری جان ہے کہ البتہ تم لوگ یعنی انصاریہ کے نزدیک
 سب لوگوں سے زیادہ تر ہیں اور حضرت دوبارہ فرمایا کہ ابو سحید وقتاً تَدْبُنُ الشُّعْبَانَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ
 يَدْبُنُكَ التَّعْدِلُ مَثَلُ الْقُرْآنِ يَعْنِي سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَلَا تُلْهِمْ لِيَ إِشْرَافًا وَلَا تُلْهِمْ لِيَ إِهْوَافًا وَلَا تُلْهِمْ لِيَ إِغْوَاغًا وَلَا تُلْهِمْ لِيَ إِفْوَافًا وَلَا تُلْهِمْ لِيَ إِفْوَافًا وَلَا تُلْهِمْ لِيَ إِفْوَافًا
 کہ حضرت فرمایا کہ قسم ہے اوسکی جسکے قابو میں میری جان ہے کہ البتہ قل ہو اللہ صاحب ربہ قرآن کی تمنا کی کہ ہا ابو خیر
 وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا نَبِيَّكَ الْكَلْبُ مِنْ عَدَدِ الْجَحَامِ الشَّمَاءُ وَلَوْ كَلِبُهَا الْآلَا فِي اللَّيْلَةِ الْمُظْلِمَةِ
 الْمُصْحِفَةِ إِنَّهُ الْجَحْمَةُ مَنْ شَرِبَ مِنْهَا لَمْ يَطْمَأْخِضْ مَا عَلَيْهِ يَشْتَبُ فِيهِ مِثْرَانِ أَبَانَ مِنْ الْجَحْمَةِ
 مَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَطْمَأْخِضْ مَعْرَضُهُ مِثْلُ طُولِهِ مَا بَيْنَ عَمَّانَ إِلَى أَيْلَةَ مَا وَكَأَنَّ أَشَدَّ بِيَاضًا مِنَ
 اللَّبَنِ وَاجْلُ مِنْ السَّكَلِ وَكَأَنَّ لَهُ حِينَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أُنِيَّةُ الْحَوَاضِ سَلَمٌ مِنْ ابْنِ ابْنِ
 روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ اوسکی قسم جسکے قابو میں میری جان ہے البتہ حوض کے برتن زیادہ تر ہیں آسمان کے چھوڑے
 بشاروں کی کتنی سے برتنوں کی کثرت جان کہ جیسے ستاروں کی کثرت ہوتی ہے نہ ہیرے بدلے والی رات میں بہشت کے
 برتن جو ان کے پیچھے پیاسا رہے آخر تک ان کے پیچھے ہمیشہ چھکا رہے اوس حوض میں بہشت کے دو پر تلے بہتے ہیں جو اوس سے
 پیچھے پیاسا رہے اوس کا چوڑا اولیباؤ کے برابر ہوتا ہے جتنا فرق ہے عَمَّانَ سے ایلہ تک پانی اوس کا زیادہ تر سفید دودھ کا اور میں ترشہ
 حضرت ابودور سے فرمایا جب ابودور نے کہا یا رسول اللہ حوض کے برتن کتنے ہیں **ف** عَمَّانَ اور ایلہ شہر ہیں شام میں
ق أَبُو هُرَيْرَةَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ كَذُودٌ وَجَاكِعٌ حَوْضِي كَمَا تَذُودُ الْغَرِيبَةَ حَوْضِي كَمَا تَذُودُ
 عَنْ الْحَوَاضِ بخاری اور سلم میں ابودور سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا اوسکی قسم جسکے قابو میں میری جان ہے کہ البتہ میں
 کچھ برون کو اپنے حوض کے برتن سے جیسے حوض سے پیچھے کے اونٹ مانگے جاتے ہیں **ف** یعنی کفار اور منافقین اور مرد حوض کے برتن
 ہٹائے جائیں گے **ه** أَبُو هُرَيْرَةَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ كَذُودٌ وَجَاكِعٌ حَوْضِي كَمَا تَذُودُ الْغَرِيبَةَ حَوْضِي كَمَا تَذُودُ
 حَتَّى تَخَابُوا أَوْ كَأَدْلُكُمْ عَلَى شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمْهُ تَخَابْتُمْ أَفْتَشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ سَلَمٌ مِنْ ابْنِ ابْنِ
 روایت ہے کہ حضرت فرمایا اوسکی قسم جسکے قابو میں میری جان ہے کہ بہشت میں جگہ بیکان نلاؤ گے اور پھر ایماندار نہ ہو گے تک
 آپس میں محبت نہ پیدا کر گے کیا میں تم کو نہ بتا دوں کہ چیر کر چباؤ سکو کرو تو آپس میں دستار بن جاؤ سلام علیک کرنا رائج کرو
 اپنے مسلمان لوگوں میں **ف** یعنی بہشت کا ملنا ایمان پر وقوف ہے اور ایمان محبت پر وقوف تو معلوم ہوا کہ بہشت محبت
 پر وقوف ہے پھر حضرت نے محبت حاصل کر لینا آسان طریقہ بتلایا یعنی السلام علیک کرنا سلام اس واسطے محبت حاصل ہوتی ہے کہ دعا
 خیر تو یعنی خدا تجھ کو برکات سلامت رکھے اور حصول یہ کہ آدمی اپنے خیر خواہ دعا مانگنے والے کو اپنا دوست جانتا ہے تو آپ بھی اوس محبت
 کرنا جسے خیر خواہ اور حسان بھی محبت کا سبب لیکن حسان اور سخاوت تمام عالم کے مسلمانوں سے نہیں ہو سکتی اور سلام آسان
 بات ہے کہ ہر ایک ہو سکتا ہے اس واسطے حضرت نے اسی کو خاص کر کے بتلایا لیکن افسوس عجیب لٹا زمانہ ہو گیا ہے کہ جمالت اور غرور
 سبب اب بعض لوگ سلام علیک کرنے سے ناخوش ہوتے ہیں اور عداوت پر گمراہ ہوتے ہیں محبت اور خیر خواہی کی چیزوں کو ان لوگوں
 نزدیک عداوت کا سبب ہو گئی **ه** أَبُو هُرَيْرَةَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ كَذُودٌ وَجَاكِعٌ حَوْضِي كَمَا تَذُودُ الْغَرِيبَةَ حَوْضِي كَمَا تَذُودُ

لکھو اگر تم حکم رسول اللہ سے تو تم سے کیوں لڑتے اور کے خلاف سے نکلو کیوں روکتے حضرت نے حدیث فرمائی اور محمد رسول اللہ کا کلمہ
 کا کہ محمد بن عبد اللہ کا حق ابو ہریرہؓ کہ واللہ کان یلج احدکم یمیتہ فی احدهما اشركہ عند اللہ
 ان یعطی کفارہ الّٰتی فی حق اللہ علیہ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم خدا کی قسم
 تم میں سے کسی کا ثابت رہنا اپنی قسم پر چلے گا اور لوگ حق میں کھائی ہو زیادہ تر گناہ ہر اس کے لیے خدا کے نزدیک تم کے گناہوں
 دینے سے بڑھ کر اور سب فرض کیا ہے **ف** یعنی ہر چند قسم کا نباہ کرنا بہتر ہے لیکن جس میں اپنے گھر والوں کو ضرر پہنچے تو قسم
 توڑنا اور کفارہ دینا افضل ہے کہ اگر دونوں وستان جہل سنت و کفارت میں ہیں **ف** ابو ہریرہؓ کہ ابو ہریرہؓ
 ایشی اعی واللہ کہ ینق من واللہ کہ ینق من واللہ کہ ینق من واللہ قال اللہ الذی کا یمان جادہا
 بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا قسم خدا کی وہ ایمان نہیں رکھتا قسم خدا کی وہ ایمان نہیں رکھتا
 قسم خدا کی وہ ایمان نہیں رکھتا لوگوں نے کہا کون شخص ہے یا رسول اللہ جو ایمان نہیں رکھتا حضرت نے فرمایا وہ شخص ادھر جس کے ہمتا لوگ
 رنج رسانی اور تکلیفات بڑھائیں **ف** معلوم ہوا کہ سالو کرنا ہمتا سے فرض ہے اور اس کو رنج دینا حرام ہے **ف**
 الہی اء بن عازب واللہ لوکا اللہ ما اھتدنا و لا تصدقنا و لا صلیکنا فامین ان سکتہ علیکنا
 وثبتت الا فدا م ان لا قینا والمشرکون قد بھوا علیک نا اذا ادا و افیتہ ائیکنا بخاری اور مسلم
 میں براہین عازبؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا قسم خدا کی اگر نہ ہوتی خدا کی رحمت تو ہم دین کی راہ نہ پاتے اور نہ صدقہ دینے نہ ہار پرتے
 سوا تار کے تسکین کو ہم پر اور قہر کو ہم پر اگر کفار سے ہم ملیں یعنی لڑائی کے وقت قدم نہ ہٹے اور شتر کو اپنے البسم پر لٹائی
 کی ہے جو بڑے فتنے فساد کا ارادہ کرتے ہیں ہم ان کی بات کو نہیں مانتے **ف** سال حرام میں کافروں نے حضرت پر ہجوم کیا
 حضرت نے لڑنا دیکھ کر واسطے ٹپنے کے گرد خندق کھدائی حضرت خندق سے بھی نکالتے جاتے تھے اور یہ حدیث زمانے تھے
فصل اس فصل میں وصیتیں ہیں جن کے سر پر ہیں **ف** عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ غفر
 یکتفیکم اللہ فاذا یخبر احدکم ان یتھوا یا سھجہ مسلم میں عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ غفر
 تریح ہو گیا ناک اور خدا تمہاری کفایت کرے گا سو نہ تھکا نہ تنگواں کے حصوں کی خلعت **ف** یعنی روم اور ایران توڑنا
 فتح ہوگا اور مجاہدوں کے حصے میں بہت مال دیگا سو فرمایا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ تم مال کی کثرت میں جہاد کرنے سے غافل ہو جاؤ اس
 حدیث میں خبر ہے ان فتوح کی جو حضرت کے بعد ہوئیں اور شاہد ہے جہاد کی ترغیب کا **ف** ابو ہریرہؓ کہ سکتون
 فیتنہ لالفا عد فیھا خدین من الفاتیم والقاتیم فیھا خدین من الماشی والماشی خدین من الشاخی
 من شتروف لھا کشتشرفہ ومن وجد ملکاً او معاذاً فلیعد بہ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ
 حضرت نے فرمایا کہ غفر فیسا ہوگا جسمین بیٹھا شخص تہر ہوگا کھڑے سے اور او میں کھڑے بہتر ہے چلنے والے سے اور چلنے والا بہتر
 دوڑنے والے سے جو اس کو بھانکے گا تو اس کو وہ کھینچ لے گا اور جو کوئی پیادہ کا مقام پا بجاؤ گی گاہ پاؤ تو جابھیہ کہ اوسن بنامین
ف اس حدیث میں اشارہ ہے ان فسادوں کا جو حضرت کے بعد ظاہر ہوئے جیسے حضرت عثمان کی شہادت بنی اوس
 عالم گیر کی صلاح قدر نہیں کم کو شکر کرنے والا اور میں بہتر ہوگا زیادہ کو شکر کرنے والے سے اپنی اسطے اکثر صحابہ نے فتنے اور

فساد میں گوشگیری اختیار کی تھی **ق** ابو محمد بن الساعدی سبھت اللیلۃ ریح شدید فلا یقیم فیہا احداً فمن کان لہ بعیراً فلیشد عقالہ **ف** قالہ یقول بخاری اور سلم بن ابو حمزہ ساعدی روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ آج کی رات عنقریب یہ کہ ایک سخت آندھی چلے گی تو اوپر سے کوئی کھڑا ہے سو جس کے پاس اونٹ ہو تو چاہے کہ اس کا زانو بند مضبوط باندھ دے حضرت تبوک میں فرمایا **ف** ان یومین ہل جہری ملک شام میں حضرت جنگ تبوک میں سوئے ایک رات یہ حدیث فرمائی چنانچہ نہایت سخت آندھی اسی رات چلی ایک شخص کھڑا تھا اس کو آندھی اور اگر طرح کے پہاڑ ڈال ملک طر اور تبوک سے کسی دھن کی راہ **ق** علی سیکرہ قوم فی آخر اللہ مان حد ثاء لا کسان سفحاء الا کلام یقولون من خیر قول البیہ یقولون القرآن لا یجاولنا یما نھم حجاجہم ہم یمنون من اللہین کما یمرق السھم من الرصیۃ فایتما لقیتموہم فاقتلوہم فان فی قتلہم حجاجاً لمن قتلتہم عند اللہ یوم القیمۃ بخاری اور سلم بن علی رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ حضرت فرمایا عنقریب ایک قوم پیدا ہوگی آخر زمان میں کم عمر ناقص عقل کلام کرینگے بہتر لوگوں کا سا کلام پڑھینگے قرآن کو ایمان اور گناہوں کے زخروں کے نیچے یعنی ایمان کا کچھ اثر نہ ہوگا کل جاوینگے دین سے جیسے تیر کل جا تا ہی شکاری جانور سے سو جان کہیں تم آؤ گے ملو تو ان کو قتل کرو سو اللہ ان کے قتل کرنے میں قتل کرنے والوں کو ثواب ہی قیامت میں خدا کے نزدیک **ف** اس قوم سے خارج لوگ مراد ہیں جن کو علی رضی اللہ عنہ نے قتل کیا **ق** ہذا ابو ہریرہ روایت ہے کہ حضرت فرمایا عنقریب میری بھلی امت میں اتنا شر ولا آباؤکم فایاکم وایاکم **ف** روایت ہے کہ حضرت فرمایا عنقریب میری بھلی امت میں کچھ لوگ ہونگے جو حدیثیں ظاہر کرینگے اور وہ امتیں تم سے کہیں گے جو تم سے اور تم سے باپ دادوں نہیں نہیں سو دور بھاگو تم لوگ **ف** اس حدیث میں اہل امت کا ذکر ہی جو اسلام کے مخالف کسانوں کو رائج کرتے ہیں برخلاف جماع مسلمین کے خواہ جو بھی حدیث بنا کر خواہ اولیاء اللہ کی طرف نسبت کر کے خواہ مامون کی طرف اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ تحقیق کسی بات کو نہ مانا چاہیے کہ اس میں دین بڑا ہی اور اسی سبب سے ہزاروں عتیر عالم گیر ہو گئے ہیں **فصل فی المضارع** اس فصل میں حدیثیں ہیں جن کے سبب مضارع کا صیغہ **ی** **ق** باب الجنة یوم القیمۃ فاستفتح فیقول الحارث من انت فاقول محمد فیقول یا کرم لا افتح لاحد قبلك **ق** سلم بن انس روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ میں آؤنگا بہشت کے دروازہ پر قیامت کے دن سو میں دروازہ کھلو اور کھاؤ کھاؤ کی طرح کون پر سو میں آؤنگا کہ میں محمد ہوں جو کیدار کی طرح تجھے کا حکم ہو کہ کھلو اور کھاؤ **ق** اسے جسے ہدیہ **ق** ابن عباس ائمہ کہ یاربیع وانھا کلمۃ عن ان یع لا یمان باللہ شہادۃ ان لا الہ الا اللہ وان محمداً رسول اللہ ولاقام الصلوۃ وایتاء الزکوۃ وان تؤدوا خمس ما غنمتم **ق** انھا کلمۃ عن الذباغ والحنہ والمقین والمقین **ق** کہ ابو عبد اللہ القیس بخاری اور سلم بن عبد اللہ بن عباس روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ میں تم کو حکم کرتا ہوں چار چیز سے پہلا حکم اللہ کا ایمان لانا یعنی اس طرح گواہی دینا کہ کوئی لائق بندگی کے نہیں خدا کے سوا اور محمد رسول اللہ کا اور دوسرا حکم نماز کا قائم کرنا اور دوسرا

سُئِلَ عَنْهُ أَوْرَاسِيٌّ طَرَحَ شَوْصَ مَحْيٍ وَدُشْمُونٌ عَلَى اسْكَةِ لَكَ اسْكِي سِي كَيْهَ اسْكِي لَكَ اسْكِي سِي قَطِطَةٌ بَيْتِ عِيسَى
بَنِي رُونَ لِمَ جَعَلْتُمْ قَالِي اللَّهُ وَسُئِلَ عَنْهُ أَعْلَمُ مَا لِي وَاللَّهِ مَا جَعَلْتُمْ لِي غَبَةً وَلَا لِي مَهْمَةً
وَلَكِنْ جَعَلْتُمْ لِي كَيْهَ لِي تَحِيَّةً لِي أَرِي كَانَ رَجُلًا نَصْرَانِيًّا فَمَجَاءَ فَبَايَعَ وَأَسْلَمَ وَجَدْتُ نَحْيَ حَدِيثًا
وَأَقْبَلَ الَّذِي كُنْتُ أَحَدًا مَعَهُ عَنِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ حَدَّثَنِي أَنَّهُ نَزَلَ فِي سَفِينَةٍ بِحَرِّ يَمَعِ ثَلَاثِينَ
رَجُلًا مِنْهُمْ وَجَدَامَ فَلَقِبَ بِهِمُ الْمَوَاجِ شَهْرًا فِي الْبَحْرِ شَوَارِ فَقَامَ إِلَى جَزِيرٍ فِي الْبَحْرِ حَتَّى
مَعَرِبِ الشَّمْسِ فَجَلَسُوا فِي أَقْرَبِ السَّفِينَةِ فَدَخَلُوا الْجَزِيرَةَ فَلَقِبَتْهُمْ ذَاتُهَا أَهْلُهَا كَثِيرًا الشُّعْرَ
لَا يَذَرُونَ مَا قَبْلَهُ مِنْ دُبُرٍ مِنْكَ شَرُّ الشُّعْرِ فَقَالُوا لَوْ يَلِكُ مَا أَنْتَ قَالَتْ أَمَا الْجَحَاسَةُ
قَالُوا لَوْ مَا الْجَحَاسَةُ خَالَتْ أَيُّهَا الْقَوْمُ انْطَلِقُوا إِلَى هَذَا الْبَحْرِ فِي الدُّبُرِ فَإِنَّهُ إِلَى خَبِيرِكُمْ
بِأَكْشَوَاقٍ قَالُوا لَنَا سَبْتٌ لَنَا رَجُلَانِ قَتَلْنَا مِنْهُمَا أَنْ تَكُونَ شَيْطَانُهُ قَالَ فَانْطَلِقُوا سِرًّا
حَتَّى دَخَلْنَا الدُّبُرَ فَإِذَا فِيهِ عَظِيمُ إِنْسَانٍ رَأَيْنَاهُ قَطَطُ خَلْقًا وَاشْدُّهُ نَوَاقًا فَمَجَّعُوا بِهِ دُبُرَهُ
إِلَى عُنُقِهِ مَا بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ إِلَى كَعْبَيْهِ يَأْخُذُ يَدَيْهِمَا وَيَلِكُ مَا أَنْتَ قَالَ فَذَكَرْتُ عَلَى خَبْرِي
فَأَخْبِرْ فِينِي مَا أَنْتُمْ قَالُوا لَمْ نَحْنُ أَنَا سَمِعْنَا مِنَ الْعَرَبِ رُكْبَتَانِي سَفِينَةٍ بِحَرِّ يَمَعِ فَصَادَفْنَا الْبَحْرَ مِنْ
اعْتَمَرُ فَلَقِبَ بِنَا الْمَوَاجِ شَهْرًا شَوَارِ فَأَتَانَا إِلَى جَزِيرٍ بَنِيكَ هَذَا فَمَجَّسْنَا فِي أَقْرَبِهَا فَدَخَلْنَا
الْجَزِيرَةَ فَلَقِبَتْهُمْ ذَاتُهَا أَهْلُهَا كَثِيرًا الشُّعْرَ لَا يَذَرُونَ مَا قَبْلَهُ مِنْ دُبُرٍ مِنْكَ شَرُّ الشُّعْرِ
فَقَالُوا لَوْ يَلِكُ مَا أَنْتَ قَالَتْ أَمَا الْجَحَاسَةُ قَالُوا لَوْ مَا الْجَحَاسَةُ خَالَتْ أَيُّهَا الْقَوْمُ انْطَلِقُوا إِلَى هَذَا الْبَحْرِ فِي
الدُّبُرِ فَإِنَّهُ إِلَى خَبِيرِكُمْ بِأَكْشَوَاقٍ قَالُوا لَنَا سَبْتٌ لَنَا رَجُلَانِ قَتَلْنَا مِنْهُمَا أَنْ تَكُونَ شَيْطَانُهُ
قَالَ فَانْطَلِقُوا سِرًّا حَتَّى دَخَلْنَا الدُّبُرَ فَإِذَا فِيهِ عَظِيمُ إِنْسَانٍ رَأَيْنَاهُ قَطَطُ خَلْقًا وَاشْدُّهُ نَوَاقًا
فَمَجَّعُوا بِهِ دُبُرَهُ إِلَى عُنُقِهِ مَا بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ إِلَى كَعْبَيْهِ يَأْخُذُ يَدَيْهِمَا وَيَلِكُ مَا أَنْتَ قَالَ فَذَكَرْتُ
عَلَى خَبْرِي فَأَخْبِرْ فِينِي مَا أَنْتُمْ قَالُوا لَمْ نَحْنُ أَنَا سَمِعْنَا مِنَ الْعَرَبِ رُكْبَتَانِي سَفِينَةٍ بِحَرِّ يَمَعِ فَصَادَفْنَا
الْبَحْرَ مِنْ اعْتَمَرُ فَلَقِبَ بِنَا الْمَوَاجِ شَهْرًا شَوَارِ فَأَتَانَا إِلَى جَزِيرٍ بَنِيكَ هَذَا فَمَجَّسْنَا فِي أَقْرَبِهَا
فَدَخَلْنَا الْجَزِيرَةَ فَلَقِبَتْهُمْ ذَاتُهَا أَهْلُهَا كَثِيرًا الشُّعْرَ لَا يَذَرُونَ مَا قَبْلَهُ مِنْ دُبُرٍ مِنْكَ شَرُّ الشُّعْرِ
فَقَالُوا لَوْ يَلِكُ مَا أَنْتَ قَالَتْ أَمَا الْجَحَاسَةُ قَالُوا لَوْ مَا الْجَحَاسَةُ خَالَتْ أَيُّهَا الْقَوْمُ انْطَلِقُوا إِلَى هَذَا
الْبَحْرِ فِي الدُّبُرِ فَإِنَّهُ إِلَى خَبِيرِكُمْ بِأَكْشَوَاقٍ قَالُوا لَنَا سَبْتٌ لَنَا رَجُلَانِ قَتَلْنَا مِنْهُمَا أَنْ تَكُونَ
شَيْطَانُهُ فَقَالَ أَخْبِرْ فِينِي عَنْ هَذَا الْبَحْرِ قَالُوا لَنَا عَنْ أَبِي شَارِهَا السُّخَيْرِ قَالَ سَأَلْتُمْ عَنْ بَحْرِهَا
هَلْ تَعْمُرُ قُلْنَا لَهُ نَعَمْ قَالَ أَمَا لَهَا قَوْمٌ شَرُّكَ أَكْثَرُ قَالَ أَخْبِرْ فِينِي عَنْ بَحْرِهَا قَالُوا لَنَا عَنْ
أَبِي شَارِهَا السُّخَيْرِ قَالَ هَلْ فِيهَا مَاءٌ قَالَ لَوْ لَمْ يَكُنْ فِي الْمَاءِ قَالَ لَنَا مَاءٌ هَالِكًا شَرُّكَ أَنْ يَكُنْ
قَالَ أَخْبِرْ فِينِي عَنْ عَيْنٍ رُغْرُهَا قَالُوا عَنْ أَبِي شَارِهَا السُّخَيْرِ قَالَ هَلْ فِي الْعَيْنِ مَاءٌ قَالَ لَوْ لَمْ يَكُنْ
أَهْلًا بِمَا فِي الْعَيْنِ قُلْنَا لَهُ نَعَمْ هِيَ كَثِيرَةٌ الْمَاءِ وَأَهْلُهَا يَدْعُونَ مِنْ مَتَارِهَا قَالَ أَخْبِرْ فِينِي
عَنْ نَبِيِّ الْأَرَمِيِّينَ مَا قَعَلَ قَالُوا قَدْ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ وَكَذَلِكَ يَذَرُ قَالَ أَقَاتَلْتُهُ الْعَرَبُ قُلْنَا لَعَمْرُ
كَالْكَيفَ مَسَعَ بِهِمْ فَأَخْبِرْ نَاهُ أَنَّهُ قَدْ خَلَصَ عَلَى أَحَدٍ تَلِيهِ مِنَ الْعَرَبِ أَطَاعُوا قَالَ لَمْ يَكُنْ قَدْ
كَانَ ذَلِكَ قُلْنَا لَعَمْرُكَ قَالَ أَمَلَانِ ذَلِكَ خَيْرٌ لَكُمْ أَنْ يُطِيعُوا هُوَ أَرِي مُحِبُّكُمْ عَنِّي لِي أَنَا السُّيُحُ
وَأَنِّي أَوْشِكُ أَنْ يُؤَدَّ بَنِي فِي الْخُرُوجِ فَأَخْرَجَ فَاسْتَدْرَجَ فِي الْأَرْضِ فَلَا أَدْعِي قَرِيَةً إِلَّا هَطَطْتُهَا
فِي الْأَرْضِ بَيْنَ لَيْلَةٍ غَيْرِ مَكَّةَ وَطَبِيبَةٍ هُمَا مَهْرُ مَتَانٍ عَلَى كُلِّتَا هُمَا كَلِمًا أَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَ
وَاحِدَةً مِنْهُمَا اسْتَعْبَلَنِي مَلِكٌ وَبَيَّيْتُ الشُّعْرَ صَلَّيْنَا لِي بِصِدْقِي عَنْهُمْ لَوْ أَنَّ عَلَى كُلِّ نَعْبٍ

ف اس سے ایسے قرنی کی عمر فاروق اور علی مرتضیٰ نے برفضیلت نہیں ثابت ہو سکتی ہوا ہے کہ بعضی اصحاب نے اس
 و نہیں ہو سکتا اور صرف عاکروان سے فضیلت ثابت نہیں ہوئی ہوا ہے کہ خود حضرت نے اپنے واسطے بعض لوگوں سے عاکروان کو
 بلکہ باجوں وقت کی اذان میں تمام اسے اپنے تمام محبوب کے واسطے دعا کرنے کو فرمایا ہے **وَعَبَّاسُ بْنُ عَلِيٍّ**
الْبَخْتَنِيُّ **وَفِيهَا** **وَلَيْسَ يَمُوتُ** **وَلَا يَبْتَغِي صَوْنًا** **وَلَا يَكْتَسِبُ طُوبَى** **وَلَا يَمُوتُ لَوْ أَنَّ** **طَعَامًا** **مِنْ ذَلِكِ**
جُشَاءَ **وَسَأَلْنِي** **كِي** **تَنْتَهِي** **السَّيِّئَاتِ** **بَلْ صَحَّحَ** **التَّكْبِيرَ** **وَالْحَمْدَ** **كَأَيُّكُمْ** **مَعُونِ** **التَّغْنِي** **مِنْ** **سَلَمٍ** **مِنْ** **بَرٍّ**
 روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا اگر کسی ہستی کو گناہ بہشت میں اور پاکیزگی نہ با ضرر و جانے نہ رشتہ جھارے اور پریشانی
 کرے لیکن ان کو کھانا نہ کار ہو جاوے گا جیسے شک کی تراوت اور کو اہام ہو اگر کسی تسمیع اور خالی بتائیں جیسا ان کو سانس نہ
 اہام ہو تا ہے **ف** یعنی بہشت عالم پاک ہو یا کس کا فضل اس عالم کی طرح پر نہیں بلکہ وہ ان کا فضل ہو گا اور جو شہود
 پسند ہو کر کھل جائے گا اور میرے اس عالم کی زندگی ہو اچھے اور سانس لینے پر موقوف ہو اسی طرح اس عالم پاک میں سجان
 اور اگر نہ کہتہ دم لینے کے قائم مقام ہو کر روح کا راحت افزہ ہوگا **هَـ اَبُو** **مَسْقُودٍ** **عَقَبَةٍ** **مِنْ** **مَعُونٍ** **لَا** **فَضْلًا** **لِي**
يُنْفِثُ **لِقَوْمٍ** **اَقْرَبُ** **وَمِنْ** **كِتَابِ** **اللَّهِ** **فَإِنْ** **كَانُوا** **فِي** **الْاَعْرَافِ** **سَوَاءٌ** **فَاَعْلَمُ** **بِهِمُ** **الشَّيْءُ** **فَإِنْ** **كَانُوا** **فِي** **الشَّيْءِ**
سَوَاءٌ **فَاَقْدَرُ** **مُحَمَّدٌ** **بِهِمْ** **فَإِنْ** **كَانُوا** **فِي** **الْجَهَنَّمَ** **سَوَاءٌ** **فَاَقْدَرُ** **مُحَمَّدٌ** **بِهِمْ** **فَإِنْ** **كَانُوا** **فِي** **الْجَهَنَّمَ** **سَوَاءٌ**
سُلْطَانُهُ **وَلَا** **يَعْدِلُ** **فِي** **بَيْتِهِ** **عَلَى** **اَنْكُرٍ** **مِنْهُ** **اَلَا** **بِأَنَّهُ** **يَوْمَ** **يُسَلِّمُ** **مِنْ** **اَبُو** **سَعْدٍ** **الْفَارِسِيِّ** **بِكَ** **عَقَبَةٍ** **مِنْ** **عَرْنَامٍ** **مِنْ** **رَوَايَتِهِ**
 حضرت نے فرمایا کہ امامت کس قوم کی جو ان میں قرآن کا بڑا قاری ہو سوا کرے لوگ قراوت میں برابر ہوں تو جو بڑا عالم حدیث اور فہم کا ہو
 سو امامت کرے اور اگر حدیث اور فہم میں بھی سب برابر ہوں تو امامت کسے جسے ان میں اول ہجرت کی ہو سوا کرے جہت میں سب برابر ہوں
 تو ان میں بڑی عمر والا امامت کرے اور نہ امامت کسے ایک مرد و دوسرے قرنی حکومت کے قائم میں اور نہ شیخے او سکے گھر میں اسکی
 سند پر ہون اسکی اجازت کے **ف** فقہ میں لکھا ہے کہ امامت میں فضل عالم ہو اس کے بعد قاری اس کے بعد فقہی اس کے بعد
 جری عمر والا اور اس حدیث میں قاری کو عالم فضل فرمایا ہوا ہے کہ حضرت کے وقت میں قاری ہوتا تھا سو عالم بھی ہوتا تھا اور
 پچھلے زمانے میں اکثر لوگ قاری ہو کر عالم نہیں ہوئے ہوا ہے کہ واسطے فقہ میں عالم کو قاری پر مقدم رکھا اور ہجرت کا انوار صاحب خیر
 اس واسطے فقہ میں پرستگاری کو ہجرت کے قائم مقام کیا **هَـ اَنْتُمْ** **يَتَّبِعُونَ** **مِنْ** **اَلْمَجْتَنَةِ** **مَا** **شَاءَ** **اللَّهُ** **اَنْ** **يَتَّبِعُوا** **اَسْمَ**
يُنْشِئُ **اللَّهُ** **لَهُمُ** **اَخْلَافًا** **فَيُخَالِفُوا** **اَسْمَ** **سَلَمٍ** **مِنْ** **السَّرْسِ** **ہے** **روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ باقی رہے گا بعضا مسکان بہشت کا جس**
 رت تک کہ خدا اس کے باقی رہنے کو چاہے گا پھر خدا اس کے واسطے ایک خلق کو پیدا کرے گا جس قسم سے کہ چاہے گا **ف** یعنی
 بہشت ایسا وسیع مقام ہے کہ باوجود ہشتیوں کے داخل ہونے کے کچھ کان خالی رہ جاوے گا پھر جب مدت بعد خدا اس کو بھیجے گی
 مخلوق آباد کرے گا **اَنْتُمْ** **يَتَّبِعُونَ** **اَلَّذِي** **جَالُ** **مِنْ** **يَوْمٍ** **وَرَضِبُ** **عَانَ** **سَبْعُونَ** **اَلْفًا** **عَلَيْكُمْ** **حُو** **الطَّيَّاسَةُ**
 مسلمین اس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دجال کے تابع ہونے سے ہر ایک مسلمان کے ستر ہزار یہودی اور یہودیہ چار ہزار کی **ق**
اَنْتُمْ **يَتَّبِعُونَ** **اَلْمَدِينَةَ** **ثَلَاثَةَ** **اَهْلَهُ** **وَمَالَهُ** **وَعَمَلَهُ** **فَدَيْنُكُمْ** **جَمْعُ** **اَثْنَانِ** **وَيَتَّبِعُونَ** **وَاَحَدٌ** **يَكُ** **جَمْعُ** **اَهْلِهِ** **وَمَالِهِ**
وَيَتَّبِعُونَ **عَمَلَهُ** **تُجَارَى** **اَوْ** **مِنْ** **السَّرْسِ** **ہے** **روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کچھ لکھ جاتی ہیں ہر کے تین چیزیں اس کے قرنی لوگ مال کو**

سو دو تو بٹ آتی بہن اور ایک بھائی سوتیلی لوگ اور مال تو بٹ لے گئے بہن اور اوس کا عمل اوس کے ساتھ رہ جاتا ہوں
 اس حدیث کا مطلب اس مثال سے خوب واضح ہوتا ہے کہ مثلاً ایک شخص کے تین دوست بہن اور تین سے ایک تو سب سے زیادہ پیارا
 دوست جس کے واسطے شخص شب روز جان نثار رہا کرنا تھا اور دوسرا دوست اوس کے گھر تیس سے زیادہ تر محبوب اور تیسرا دوست
 دونوں کے کتر سب جاس شخص کی حاکم نے بنظر قہر طلبی کی تو یہ اول اپنے بڑے معتد دوست پاس گیا کہ میری اس مصیبت میں ساتھ دیو
 سو وہ اپنے گھر سے بھی باہر نہ نکلا اور اوس نے صاف جواب دیا تب یہ لاچار ہو کر دوسرے متوسط دوست پاس گیا اوس نے کہا کہ چل میں
 تیرے ساتھ حاکم کے دروازہ تک جلتا ہوں مگر اندر نہ جاؤ گا پھر تیسرے دوست پاس گیا جس سے گاہ گاہ ملاقات ہوتی تھی اوس نے کہا
 خاطر جمع رکھ میں تیرے ساتھ چلوں گا اور جب کو آتے ہی آؤں گا سو آدمی کا سب بڑا محبوب مال بھی مرنے کے بعد گھر میں بھجاتا ہے اور متوسط
 دوست قریبی لوگ ہر جہت سے مرگ کو بوجھ دیتے بہن اور کتر دوست اعمال بہن جیسے کے ساتھ قبر میں جاتا ہے اوس کو غضاب لکھی سے
 بچا بہن بچان لے جب حیرت کا مقام ہی کہ جانی دوست تو وقت بڑا کچھ چراوین اور صورت استنا مصیبت میں کام آوین آدمی
 کیسنا نادان ہے کہ دوست اور دشمن کو نہیں بھجانتا اور انجام کار سے غافل ہو کرے وفا و ذمہ و تون کی پیچھے اپنی عمر عزیز کو تباہ کرنا اور
 شہر مال اولاد و بری قبر میں جانا کے نہیں بلکہ خود و رخ کی مصیبت پیچھے آگے نہیں جہر عمل گور میں کوئی بھی ترایا نہیں
 کیا قیامت ہو کہ تو اوس سے خبردار نہیں **ق** اَبُو ہُرَیْرَةَ یُنَادِیَنَّ عَلَی خَدِیجَةَ کَا نَتْ کَا یَفْشَا هَا
 اَکَا اَلْعَیْنِی وَ اَخْرَجَ مِنْ فِیْئِشْرِ کَا عِیَانٍ مِنْ فِیْئِئَةِ یُنَادِیَنَّ عَلَی خَدِیجَةَ کَا یَفْشَا هَا فِیْئِئَةِ اَنْهَ اَوْحَی
 حَتّٰی اِذَا اَبْکَا کَا نَتْ لَیْلَةِ الْوَدَاعِ اَحْزَا عَلٰی اَوْحَی اَحْزَا عَلٰی اَوْحَی اَحْزَا عَلٰی اَوْحَی اَحْزَا عَلٰی اَوْحَی اَحْزَا عَلٰی اَوْحَی
 بیٹے کو اچھی حالت پر نہریں و مان کر وحشی جانور اور پٹیاں اور پھلے مجتمع ہو والوں میں جو بکریاں حیرت والے ہوں گے مرنے کی قوم سے
 دے آزاد کرے بیٹے کا کہ آواز دیکر و مان کی بکریاں یا نک ایجاوین سو و مینے میں وحشی جانوروں کو باوینے برہان تک کہ جب کو تیرے اواز
 پاس نہ پہنچے تو دو دونوں ہونے کے بھل کر ٹپنے یعنی مر جاوینے کا اس حدیث میں خبر ہے کہ قیامت کے قریب یہ اوجار ہو جاوے گا
 تیرے اواز ایک ٹپنے کا نام ہے مینے کے پاس **ق** اَبُو ہُرَیْرَةَ یُنَادِیَنَّ عَلَی خَدِیجَةَ کَا یَفْشَا هَا فِیْئِئَةِ اَنْهَ اَوْحَی
 وَ یَجْعَلُوْنَ فِیْ صَلَوةِ الْعَصْرِ وَ صَلَوةِ الْعِجْرِ یُنَادِیَنَّ عَلَی خَدِیجَةَ کَا یَفْشَا هَا فِیْئِئَةِ اَنْهَ اَوْحَی اَحْزَا عَلٰی اَوْحَی
 تَنْ کَا عِبَادِیْ فِیْئِئَةِ اَنْهَ اَوْحَی اَحْزَا عَلٰی اَوْحَی اَحْزَا عَلٰی اَوْحَی اَحْزَا عَلٰی اَوْحَی اَحْزَا عَلٰی اَوْحَی اَحْزَا عَلٰی اَوْحَی
 روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم میں سے کسے پیچھے آیا جایا کرتے بہن فرشتے ہر ایک بات اور دن میں اور مجمع ہو بہن عصر کی نماز اور فجر کی
 نماز میں ہر آسمان پر ہر جہاں بہن فرشتے جرات کو تمہارے درسیان کو خدا اوسے پوچھتا ہے حال کہ وہ تمہارا حال دیکھ کر زیادہ تر جانتا
 کہ کس حال میں تیرے سیر بندوں کو چھوڑا تو فرشتے کہتے ہیں کہ ہم اؤ کو چھوڑے آؤ نماز پڑھتے اور دعا پڑھتے پایا اؤ کو ہم نے نماز پڑھتے **ق**
 معلوم ہوا کہ ہر شب روز اخبار نویس فرشتوں کی ذباہلی ہوتی ہے اور بندہ کا حال و وقت دربار الہی میں عرض ہوتا ہے سبحان اللہ اگر حاکم
 ہر کارہ کسی شخص پر تعین ہو تو اوس کے خوب کوئی کام خلاف مرضی حاکم کے نہیں کر سکتا اور یہاں احکم الحاکمین کے ہر کاروں کا آدمی
 کچھ خیال نہیں کہ ماضع ایمان کا سبب ہے جو غفلت اور حیرت میں عمر گذرتی ہے شہر گروزیہ از خدا بر سید ہر بھجان کہ ایک ملک کو
ق اَبُو ہُرَیْرَةَ یُنَادِیَنَّ عَلَی خَدِیجَةَ کَا یَفْشَا هَا فِیْئِئَةِ اَنْهَ اَوْحَی اَحْزَا عَلٰی اَوْحَی اَحْزَا عَلٰی اَوْحَی اَحْزَا عَلٰی اَوْحَی اَحْزَا عَلٰی اَوْحَی اَحْزَا عَلٰی اَوْحَی

اوسکے سببے لیکن تم جاؤ موسیٰ پاس جس نے خدا بلا واسطہ کلام کیا اور اوسکو تورات دی اوسکو لوگ موسیٰ پاس آئینگے تو موسیٰ کی
 میں اس مقام کے لائق نہیں ہوں یاد رکھا کہ اپنی خطا کو جو اوس سے ہوئی سو شراب و کچا اپنے رب سے اوسکے سببے لیکن تم جاؤ عیسیٰ روح القدس
 جو خدا کا واسطہ ہے یہاں یعنی صرف بلفظ کہ جو ہوا کوئی اوسکا یا پتھا اوسکو لوگ عیسیٰ روح القدس پاس آئینگے تو عیسیٰ کی
 کہ میں اس مقام کے لائق نہیں لیکن تم جاؤ عیسیٰ کے پاس جو خدا کا خاص جلیلہ ہے مقرر اوسکی اگلی پچھلی قبول چکے سببے ہو گئی سببے
 سببے کہ سیر پاس آئینگے سو میں اپنے رب سے اجازت مانگوں گا تو تجھ کو اجازت ملے گی سو میں جب کہ اوسکو دیکھوں گا اوسکو میں نے دیکھا
 سو جو خدا سجدہ میں رہے دیکھا جتنا کہ وہ پاسیگا پھر حکم ہو گا ای محمد اپنا سر اٹھا کہ سنا جاوے گا تاکہ تجھ کو دیا جاوے گا سفارش
 کرتی سفارش قبول ہوگی تو میں اپنا سر اٹھاؤں گا تو میں تعریف کروں گا اپنے رب کی ویسی تعریف کہ سیر رب مجھ کو سکھلاوے گا پھر
 سفارش کروں گا سو میرے واسطے ایک نذرانہ و مقدار ٹھہرائی جاوے گی یعنی اتنے لوگوں کی مغفرت ہوئی تو میں اوسکو کون دوزخ نکالوں گا
 اور بہشت میں داخل کروں گا پھر میں ملت اؤں گا اور سجدہ میں کروں گا سو جو خدا سجدہ میں رہے دیکھا جتنا کہ چاہیگا پھر حکم ہو گا مجھ کو
 اپنا سر اٹھاؤں گا اور بول تیرا کہ سنا جاوے گا اور تاکہ تجھ کو دیا جاوے گا اور سفارش کرتی سفارش مقبول ہوگی تو میں اپنا سر اٹھاؤں گا
 سو تعریف شروع کروں گا جیسی تعریف کہ مجھ کو سیر رب سکھلاوے گا پھر میں سفارش کروں گا سو میرے واسطے ایک حد مقرر کی جاوے گی تو میں اوس
 لوگوں کو دوزخ سے نکالوں گا اور بہشت میں داخل کروں گا اور ای کہتا ہوں کہ میں نہیں جانتا کہ تیسری بار یا چوتھی بار میں جہنم سے فرمایا کہ پھر
 میں کہوں گا ای سیر رب اب دوزخ میں کوئی باقی نہیں باکو رہی جن جسکو قرآن نے بند کیا یعنی جسکی مغفرت کا قرآن میں حکم نہیں یعنی
 مشرکین کا فرین اور ایک دایت میں جن پر کہ حضرت نے فرمایا پھر میں چوتھی بار اپنے رب پاس آؤں گا یا یوں فرمایا کہ چوتھی بار مجھ کو
 اور موسیٰ کا ذکر جو کہ ہو چکا سو بخاری کی بعضی روایات میں ہے **ف** معلوم ہوا کہ حضرت میں پیغمبر جواب دینگے اور اپنی اپنی جہوں
 جو کہ یاد رکھنا دینگے آخر کو ہر حضرت کے لئے ملائق ہوئے اور ہم گنہگاروں کو اوس قدر کہ مقام سے بچاؤ دینگے اور وقت و مکان
 محمدی تمام عالم پر ظاہر ہوگی اسی مقام کو مقام محمد اور شفاعت کہی کہتے ہیں ہمارے حضرت کو خاص ہے دوسرے پیغمبر کو اس میں خلل نہیں
 پہلے حضرت اس واسطے شفاعت شروع ہوئی تاکہ تمام خلق کو پیغمبروں کی زبان سے ثابت ہو جاوے کہ سوا حضرت کے کسی کو ایسا نہیں
 ہر خدا نبیا اور اولیا اور علمائے بھی شفاعت ثابت ہے لیکن وہ شفاعت جزئی ہے شفاعت کلی نہیں اول اس میں ہمارے
 حضرت کے کوئی قدم نہ کہ سبب پھر شفاعت کا دروازہ کھلا اور قہر ایزدی بسبب ملاحظہ محمدی فرمودہ اوتوا اور پیغمبر اور امام بھی اہل بیت
 مراتب شفاعت پر مستحق ہونگے شہر اوس ماہ و کاسبے زلازل اور ہر ذلیم بھی بہن پر مراد لبر کچھ اور ہے **اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ**
عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَسَلِّمْ وَشَفِّعْهُ **الْمُذْنِبِينَ** **هَذَا** **بِقَوْلِ** **مُوسَىٰ** **عَلَيْهِ** **السَّلَامُ** **يَوْمَ** **الْقِيَامَةِ** **نَاسٌ** **مِّنَ**
الْمُسْلِمِينَ **يَذُوقُونَ** **أَمْثَالَ** **الْجَبَالِ** **يُغْفَرُ** **هَذَا** **لِلَّهِ** **لَهُمْ** **وَرَضَعُوهَا** **عَلَى** **الْبُحُورِ** **وَالْمَضَارِي** **فَمَا** **أَحْسَبُ**
فَالْأَبُو **دُرُوحٍ** **كَأَذَى** **بِرِي** **مِنَ** **الشَّكِّ** **مِنْ** **أَبُو** **مُوسَىٰ** **عَلَيْهِ** **السَّلَامُ** **رَوَيْتُ** **هَكَذَا** **فَرَمَا** **يَا** **كَهْ** **سَلَامَانَ** **لَوْ**
 اپنے گناہ ہماروں کے برابر خدا اون گناہوں کو اوس سے معاف کرے گا اور اون گناہوں کو یہود اور نصاریٰ پر رکھ دے گا اور ای کہتا ہوں کہ
 میری دست میں ہے اور وجہ دیکھا کہ میں نہیں جانتا کہ بیشک کی طرف ہے یعنی ابو موسیٰ کو بیشک کی اس حدیث کی باوجود کہ میں نے
ف اس حدیث میں دو مسلمان مراد ہیں جنکو یہود اور نصاریٰ سخت تکذبات پونچھے اور انھوں نے نصیر کیا و اللہ اعلم

تمسک بچوڑ میں ان کے آل اور اصحاب کو **ق** عایشہؓ میں رحمۃ اللہ لفظاً اذکر کی کذا اذکر الیہ لکھنا
ویراوی اسقطتھا من سقر کذا اذکر **ق** اذکر حدیث سمع عبد اللہ بن یزید الخطیبی کہ
یقرأ من اللیل بخاری اور سلم میر حضرت عایشہؓ روایت ہو کہ حضرتؓ فرمایا کہ خدا او سپر رحمت کرے البتہ اوسے
محکوم فلا فی اور فلا فی آیت یاد دلادی جو جسے بھلائی گئی تھی اور دوسری روایت یوں ہو کہ جنرل بیتا وینے فلا فی اور فلا فی سورت
نسیان کے سبب اقطر کڑا اتھا حضرتؓ اوس وقت فرمایا جب کہ عبد اللہ بن یزید انصاری کو سنا کہ وورات کو قرآن پڑھتا تھا
ق ابومہر میں کہ یسلمو الکتاب علی الماشی والماشی علی القاعد والقلیل علی الکثیر بخاری اور سلم
میں ابو ہریرہؓ روایت ہو کہ حضرتؓ فرمایا کہ سلام کرے سوار یا کوا اور حینہ والا بیٹھے شخص کو اور تھوڑی جماعت بڑی جماعت کو
ق ابومہر میں کہ یسلمو علی کل سادھی من احد کو صدقہ فکل کسبیک صدقہ وکل تقمیدہ صدقہ
وکل تھلیلہ صدقہ وکل تکبیر صدقہ واکثر بالمرء صدقہ وکل یمن المن صدقہ
و**ق** بخاری میں خلیفہ رکعتان یکاھما من الضحیٰ مسلم میں ابو ہریرہؓ روایت ہو کہ حضرتؓ فرمایا کہ تم میں ہر ایک کو کسی کی
پہلی بڑی ہر جمع کو صدقہ اور خیرات واجب ہو سو ہر بار سبحان اللہ صدقہ ہو اور ہر بار الحمد لک صدقہ ہو اور ہر بار لا الہ الا اللہ صدقہ
صدقہ ہو اور ہر گون کو نیک بات بتانا صدقہ ہو اور خلافت شرع کام سے روکنا صدقہ ہو اور ان کے عوض کو نصیب نہ ہون چکی
کفایت کرتی ہیں **ق** یعنی صحیح سالم رکھنا ہر روز کی تازہ نعمت ہو تو آدمی یا اوسکی شکر گزاری بھی ضروری ہو فرمایا کہ اگر
صرف مال ہی خرچ کرنے میں منحصر نہیں بلکہ ذکر الہی کا بھی ثواب خیرات کے برابر ہو اور جانت کی دو چیزیں اس شکر گزاری کی کفایت کرتی ہیں
ق شہر ابومہر میں کہ یصلون لکم فان اصابتکم فاکموا وان اخطکم فاکموا علیکم جو بخاری میں ابو ہریرہؓ
روایت ہو کہ حضرتؓ فرمایا کہ تمہارا امام تمہارے واسطے نماز پڑھتے ہیں اگر اوضوں نے ٹھیک نماز پڑھی تو تمکو نماز کا ثواب ملا
اور اگر اوضوں نے کچھ خاکی تو تمکو اوتھا کا ثواب ہو اور انہیں نے التقاتی کا عذاب **ق** یعنی جماعت کا ترک کرنا کسی طرح
دست آسوا سطلے اگر امام نماز کے سبب رابطہ اور ارکان ادا کیے تو تمہاری نماز پوری ہو گئی اور اگر اوضوں نے نماز کی کسھی طواور کیں
شرک کیا تو تمکو ثواب ہی سوا سطلے کے تمکو اوسکی خبر نہیں کہ اوپر عذاب ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر امام نایا کہ یا بے وضو نماز پڑھا
اور قیامت کو اسکی خبر نہ تو اوسکی نماز ہو گئی لیکن امام براؤسکا وبال **ق** ابن عمرؓ یطوی اللہ التملوت یوم القیمہ
ق یطوی التملوت یعنی انا الملک ایں الجبارون ایں المتکبرون **ق** یطوی التملوت یعنی انا الملک ایں الجبارون ایں المتکبرون
حضرتؓ فرمایا کہ خدا البیت والیکا آسمانوں کو قیامت کے دن پھراؤ کو اپنے ہاتھ میں لیوگا پھر فرماوگا میں بن بادشاہ حقیقی کہ
بادشاہان گردن کش کہان میں گھمڈ کرنے والے پھر مینوں کو لپیٹ کر اپنے بائیں ہاتھ میں لیوگا پھر فرماوگا میں بن بادشاہ کہ پھر
بادشاہان گردن کش کہان میں گھمڈ کرنے والے **ق** حق تعالیٰ اپنے اور بائیں ہاتھ سے پاک ہے اوسکی قدرت کی تمثیل
اس حدیث میں شہر ابومہر میں کہ سرور اور بادشاہوں کو غور کرنا لازم نہیں کیا گھمڈ کرے وہ بچارہ جسکو اپنے ہاتھ میں اختیار نہیں کر
اور گھمڈ نہ کرے کی شان **ق** ابومہر میں کہ یقرئ الناس یوم القیمہ حتیٰ ینزل عن قیوم فی کھن سبیل

اسو اس کے اور حدیث میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نماز پڑھتے تھے اور میں نہایت گریہ کرتی تھی کہ جہاں بانی پرستی تھی وہی تو معلوم
 ہوا کہ میرے گھر کے آگے سے نماز نہیں جاتی **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّيِّحِيِّ يَقُولُ لَبِئْسَ أَهْلُ بَيْتِ آدَمَ مَالِي مَالِي وَمَالِي وَمَالِي**
إِنَّمَا أَكَلْتُ فَأَقْنَيْتُ وَأَوْلَيْتُ فَأَكَلْتُ وَأَوْلَيْتُ فَأَقْنَيْتُ مسلم بن عبد اللہ بن شعیبہ سے روایت ہے کہ
 حضرت فرمایا کہ آدم کا یہ بیت میرا مال ہی میرا مال ہی اور سب کو اپنے مال سے کیا فائدہ مگر جتنا کہ تو نے کھایا سو سٹایا یا کہ تو نے
 پہنا سو گھلایا یا کہ تو نے راہ خدا میں خیرات کیا سو بچا یعنی آخرت کا ذخیرہ کیا وہی کام اور **يَا كَافٍ** یعنی میرا مال فقیرت
 میں ہی ہو جو تیرے کام اور خواہ دنیا میں خواہ آخرت میں گھر جو مال دنیا کے کھانے پینے میں خرچ ہوا وہ تو فنا ہوا میرا
 خیرات کو بقا جو آخرت میں کام اور گناہ کو ماقبل کو لازم ہے کہ خیرات کو مقدم جا دنیا میں مال خرچ کرنے کی نیت نہ کرے کہ گناہ
 غیر اور نہ میں **هَ أَتَى هُ رِبَاةٌ يَقُولُ الصَّدُ مَالِي مَالِي وَإِنَّمَا كَلَّ مِنْ مَالِهِ ثَلَاثُ مِائَاتٍ فَأَقْنَى وَأَوْلَى**
فَأَبَى أَوْ أَعْطَى فَأَقْنَى وَمَا سِوَايَ ذَلِكَ فَهِيَ ذَاهِبَةٌ وَتَارِكَةٌ لِلنَّاسِ مسلم بن ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ
 حضرت فرمایا کہ بندہ کہتا ہے کہ یہ میرا مال ہی میرا مال ہی اور اس کو تو اپنے مال میں تین ہی نام ہیں جو کھایا سو سٹایا یا کہ
 پہنا سو گھلایا یا کہ راہ خدا میں یا سو آخرت کا ذخیرہ کیا اور اس کے سوا تو وہ بچا والا ہے اور لوگوں کے واسطے چھوٹے والا ہے یعنی
 باقی ہے مال سے اس کو کچھ فائدہ نہیں **هَ أَتَى هُ رِبَاةٌ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ**
أَمْثَلِهَا أَوْ زَيْدٌ وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٍ مِثْلُهَا أَوْ أَغْفِرُ وَمَنْ تَقَرَّبَ
بِشَيْءٍ تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذَرَأً وَتَقَرَّبَ بِشَيْءٍ ذَرَأً تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَمَنْ أَتَانِي
بِمَشْيِ آتِيَّتِهِ هَرَّ وَآةٌ وَمَنْ لَقِيَنِي بِقُرْآنٍ لَمْ يَرْضَ خَلِيقَهُ لَمْ يَشْرِكْ بِي شَيْءًا أَتَيْتُهُ بِمِثْلِهَا
مَشْفُوعٌ مسلم بن ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ اسے غزوہ جمل فرماتا ہے کہ جو ایک نیکی لاوے گا تو اس کو اس کا پانچ گنا
 ثواب ہو یا چاہوں تو اس سے بھی بڑھائوں اور جو ایک بدی لاوے گا تو بدی کا بدلہ ایک ہی بدی ہو اسی کے برابر یا چاہوں تو
 نہ بدلائے بخش دوں اور جو مجھ سے نزدیکی چاہے گا ایک ہشت برابر تو میں اس کا قرب ہاتھ بھر جاؤں گا اور جو میرا قرب ہاتھ
 چاہے گا تو میں اس سے دو ہاتھ کے لٹکاؤں برابر قریب ہو جاؤں گا اور جو میرا پس من قدم چلتا آوے گا تو اس کی طرف میں جھٹک دوں گا
 اور جو مجھ سے ملے گا تمام زمین کے برابر گناہ لیکر پیش کرے کہ اس سے میرے ساتھ کسی چیز کا شریک نہ لگایا ہو تو میں اس سے ملوں گا اس کے گناہ
 برابر نہ صرفت اور شش لکھ **فَاسْأَلُوا اللَّهَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ** اس حدیث میں کمال رحمت کا بیان ہے جس کا کچھ بیان نہیں ہو سکتا **قَ أَبَا سَعِيدٍ**
يَقُولُ اللَّهُ يَا آدَمُ فَيَقُولُ لَبِئْسَ أَهْلُ بَيْتِكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ فَيَقُولُ أَخْرَجْتُكَ عَنْ بَيْتِكَ
قَالَ وَمَا بَيْتُ النَّارِ قَالَ مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعَ مِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ قَالَ فَبِذَاكَ حِينَ يَشِيدُ الصَّغِيرُ
وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حُلْمٍ حُلْمَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَى وَمَا هُمْ بِسُكَارَى وَلَٰكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ
قَالَ فَاسْتَدَّ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ ذَلِكَ الرَّجُلُ فَقَالَ ابْتَشِرُوا فَإِنْ مِنْ يَأْجُوجَ
وَمَا جُوجَ أَلْفًا وَفِي كُلِّ رَجُلٍ نَفْسٌ تَقُولُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِي إِنْ كَرِهَ جُحُودُكُمْ تَحْقِيقَ أَعْلَى أَهْلِ الْجَنَّةِ
قَالَ فَحَقَّ مَا اللَّهُ وَلَٰكِنَّ نَافِلًا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِي إِنْ كَرِهَ جُحُودُكُمْ تَحْقِيقَ أَعْلَى أَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ

ذکر احوال و بیعت و صحبت و ملاقات و غیره و روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ پسینہ بھلا گا لوگوں کے پیش
 دن یہاں تک کہ ان کا پسینہ زمین سے ستر کر گھس جاوے گا اور لوگوں کے مونہ میں داخل ہوگا یہاں تک کہ ان کے کانوں تک پہنچے گا
 اوقات قیامت میں بہت پاس آجاوے گا گو میں پھر اوس کی گرمی کی شدت سے بعد اعمال کے بعض کو کھینے تک اور بعض کو کھٹکون
 اور بعض کو کھونٹا پسینا پونچے گا **عمران بن حصین** یحییٰ أحد کونکد آخیرہ کا بعض النحل کا دیۃ
 لک بخاری اور مسلم میں **عمران بن حصین** روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ تم میں کوئی جالیٹا ہو یا بھائی کا ماتھے جیسے زونٹ جالیٹا ہو یا جو خون بہا لے گا
ف ایک شخص نے دو ستر شخص کا ماتھے کاٹ لکھایا اوسنے اپنا ماتھے کو ہتھکینچ لیا تو ماتھے والے کا دانت گر پڑا اوسنے اپنے دانت گر لے کر حضرت سے
 فریاد کی اور خون بہا یا پھر حضرت نے حدیث فرمائی حضرت اوسکو الزام دیا کہ ایک تو اوسکا ماتھے چھاؤ الا اونٹ کی طرح پھر اوس خون
 چاہتا ہو اوسنے اپنے پیچ والے واسطے اپنا ماتھے کھینچا اگر تیرا دانت گر پڑا تو وہ کیا کرے اور یہی مذہب ہے سب سامعین کا کہ نبی
 میں کچھ بدلانہیں **ابو ہریرہ** یحییٰ أحد کونکد آخیرہ کا بعض النحل کا دیۃ
خاتم کون ذہب فی یک رجل فذلک عہ فطرحہ فقیل للرجل بعد ما ذهب رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم من خاتمک انتفع بہ فقال لا واللہ لا اخذ ابداً وقد طرحہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم بخاری اور مسلم میں **ابو ہریرہ** روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ تم سے کوئی ارادہ کرتا ہو کہ کسی چیز کا
 پھر اوسکو اپنے ماتھے میں بھتا ہو حضرت اوس وقت فرمایا جب سونے کی انگوٹھی ایک مرد کے ماتھے میں دیکھی پھر حضرت اوسکو اور اسیا
 اور اوسکو چھینک یا جب حضرت تشریف لے گئے تو لوگوں نے کہا کہ اپنی انگوٹھی لے اور اوسکو بیچ کا پنا کام چلا تو اوسنے کہا خاکی قسم
 میں اوسکو کبھی نہ لوں گا اور حال انکہ حضرت اوسکو چھینک یا **عائشہ** یحییٰ أحد کونکد آخیرہ کا بعض النحل کا دیۃ
 اور جب کو قدرت ہو وہ خلاف شرع کام کو اپنے ماتھے سے مٹاؤ **عائشہ** یحییٰ أحد کونکد آخیرہ کا بعض النحل کا دیۃ
بنی کذا عن اکثر من یحسب باؤ لہ و آخر ہو و یعتقدون علی نبی انہو بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ
 روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ لڑنے آویگا ایک لشکر کعبہ سے سو جب کہ زمین میدان میں ہو تو خدا انکے اگلے پھلوں کو
 زمین میں ہسا دیوے گا اور قیامت میں ان کو ٹھینکے اپنی اپنی نیت پر **ف** حضرت نے خبر دی کہ آخر زمانے میں ایک لشکر کا
 یہ حال ہوگا حضرت عائشہ نے پوچھا کہ حضرت لشکر میں تو بازاری لوگ بھی ہوں گے ان کا کیا قصو جو بھی عذاب میں شریک ہو
 حضرت نے حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ بدو کون ساتھ میں نیکیوں پر بھی دنیاوی عذاب ہوتا ہے لیکن آخرت میں جہنمی عذاب کی ویسا
 عوض ملے گا **ابو ہریرہ** یحییٰ أحد کونکد آخیرہ کا بعض النحل کا دیۃ
ابن مملوک اکثر من بخاری میں **ابو ہریرہ** روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ قبضہ میں کر لے گا خدا میں کو قیامت دن اور لپٹ لے گا
 آسمان کو اپنے دانے سے پھر کہیں گے شاد ہوں کہان میں میں بادشاہ **ابو ہریرہ** یحییٰ أحد کونکد آخیرہ کا بعض النحل کا دیۃ
والمز کذا و یحییٰ من ذلک مثل مؤخر قال النحل مسلم میں **ابو ہریرہ** روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ قطع کرتے ہیں
 نماز کو گنا اور عورت اور گنا اور بھائی ہر اس کے کجاویں پھیل کر کسی برابر **ف** ایسی اگر نماز کے سامنے لگا اور عورت اور گنا
 آجاو تو نماز جاتی رہتی ہو اور اگر ماتھے پر لڑی کے گھری ہو تو انکے آگے سے نماز میں کچھ خلی نہیں پڑتا علما کہتے ہیں کہ یہ حدیث منسوخ

مسلم بن عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ تم میں ہر ایک شخص کا مال اور خزانہ قیامت کے دن انجا از دہانہ ہوگا وہ مال مردی جسکی نزوۃ نہیں ادا ہوئی ہوگا جیسا کہ یوں کہ فی امۃتی خلیفۃ یحیی المال حبسا لا یعدلہ عدل ا
مسلم بن جابر سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ ہوگا سیری امت میں ایک ظیفہ جو مال کو لے لے کر دیو گیا او سکونگے کا شمار کر کے
ف اس حدیث میں فتح اسلام اور کثرت مال کی خبر دی ہے کہ عمر فاروق مروہ میں کہ جباران کا خزانہ آیا تو انھوں نے ہاتھوں سے آپ
بھر بھر شمار باٹا یا کہ امام مودعی مروہ بن عبد اللہ علم ق عبد اللہ بن سلام یقوت عبد اللہ بن سلام وہ وصفا خا
یا العز و قالوا نفی بخاری اور مسلم بن عبد اللہ بن سلام سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ مر گیا عبد اللہ بن سلام اس حالت میں کہ اسلام
کی مضبوطی ہو گئی ہوگا یعنی مسلمان مر گیا حضرت عبد اللہ بن سلام خواب کی تعبیر کہ باقی خواب کا قصہ کہ ہو گیا
ہو اہل ہر امن کا یثا دی مناد ان لکم ان نعفی اذ لا تسقموا ابدا وان لکم ان تحقوا اذ لا تموتوا
ابدا وان لکم ان تسبقوا اذ لا تموتوا ابدا وان لکم ان تسبقوا اذ لا تموتوا ابدا فان لک قوتہ و
قوۃ وان لک الجنة اور شتمی ہا ہا لکم تعملون ہ سلم بن ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ ہر گیار گیار
پکارنے والا کہ مقرر تھا کہ واسطے یہ ٹھہر چکا کہ تم چنگر ہو سو کبھی نہ بیمار ہو گے اور مقرر تم زندہ ہو سو کبھی نہ مر گے اور مقرر تم جوان
ہو سو کبھی نہ بڑھے ہو اور مقرر تم حیل و چین میں رہو سو کبھی نہ کو غم اور محتاجی نہ ہوگی سو یہی طلب ہر اس کے فوکل کلا لیل
برہشت پکارے جاوینگے کہ یہ تمھاری بہشت ہے جس کے تم وارث ہو اس سے کہ تم نیک کام کیا کیے ف فرشتہ بہشت میں
یہ پکارے بہشتیوں کو سنا دیو گیا کہ بے دغدغہ ہو جاویں ق حدیث یثا م النحل النعمۃ فقبض الہامانہ من
قلیہ فیطل ان ہا مسئل الوکت ثنیام النعمۃ فقبض الہامانہ من قلبہ فیطل ان ہا مسئل الوکت
جگر دھڑکتا علی رجلا ففقط فتن الہ مستعیر الیس فیہ شی فیصیح الناس بیتا یعوان کل
احد یجہدی الہامانہ حتی یقال ان فی بنی فلان رجلا اوصینا حتی یقال للہ الہامانہ
اخذلما عاقلہ وما فی قلبہ و متعال حبۃ من سرور الہامانہ جاری اور سلم بن جابر سے روایت ہے کہ حضرت
فرمایا کہ سو دیکھا مر دیا کہ غیند سو اوٹھا لی جاوے گی امانت اور دیانت اس کے دل سے تو ہو جاوے گا او سکا نشان جیسے اکملہ ابراہیمی
مذہم داغ چہر سو دیکھا ایک غیند تو اوٹھا لی جاوے گی امانت اور دیانت اس کے دل سے تو ہو جاوے گا او سکا نشان آبلے کی طرح جیسے تو
چنگاری کہ اپنے پیر پر ڈھل کاٹے سو او سپر ابلہ پر جاوے سو وہ جھکو جھکو لادیکھ پڑے گا حال انکہ او سمین کچھ نہیں بھڑ لوگ خرید وخت سے
یہ نہیں لگتا کہ کوئی بھی امانت کو ادا کرے یہاں تک کہ کما ہو دیکھا کہ فلا نے کی اولاد میں ایک امانت دار مرد یہ یہاں تک کہ فوت ہو چکی
کہ کما جاوے گا آدمی کے حق میں کہ فلا شخص کیا خوب لاور یہ کیا لطیف و ظریف ہے کیا خوب عقل مند اور حال انکہ او س کے دل میں ایک
رائی کھانڈ کے برابر ہو گیا یا نہ نہیں یعنی امانت دار نہیں ہیں ف خلاصہ طلب حدیث کا یہ کہ امانت داری وہ دم کم ہو تو جاوے گی آخر کو حال ہو جاوے گا
کہ نامی اور شہور لوگ جنکی لوگ تفریقین کرینگے انکی بھی نیت بدل جاوے گی کچھ امانت داری ان کے دل میں نہ رہے گی حذیفہ سے روایت
ہے کہ حضرت سینے دو بائیں سینوں ایک تو میں دیکھ چکا اور دوسری بات کا منتظر ہوں پہلی بات تو یہ ہے کہ حضرت فرمایا کہ امانت
مردوں کے دلوں اندر اتری ہو انھوں نے قرآن اور حدیث سے علم کیا یعنی ظاہر اور باطن سے امانت دار اور دیندار ہو گئے اور دیکھا

فَحَمْدُ اللَّهِ وَكَأَنَّكَ قَالَتْ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا دُخَانَ أَنْ تَكُونُوا شَطْرَ أَهْلِ الْحَقِّ أَتَانِ
 مُتَكَلِّفًا فِي الْأَمْرِ كَمَثَلِ الشَّعْرَةِ الْبَضَاءِ فِي خِلَالِ الثُّمْرِ الْأَسْوَدِ أَوْ كَالْقِسْمَةِ فِي دِرْعِ الْحِمَامِ
 بخاری اور مسلم بن الحجاج روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا فرمادے گا اے آدم تو وہ کہیں گا حاضر ہوں میری مسرت اور طاعت میں اور
 ہنسی میری بات حق میں ہے خدا فرمادے گا کہ کمال دوزخ کا حصہ یعنی دوزخ میں ملے جاوے گا تو کہہ جا کر آدم کہیں گے اسی
 کشت میری دوزخ کا حصہ خدا فرمادے گا کہ ہر ایک ہزار سے نو سو اور نہ تالیف نے یعنی ہزار آدمی میں ایک ہشتی اور باقی
 دوزخ حضرت نے فرمایا سو یہ اس وقت ہوگا جب کہ بڑھا ہو جاوے گا اور ہر ایک بیٹ ال اپنے بیٹ کا بچہ کرادے گی اور تو
 دیکھ لو کون کو ہوش اور دیوانہ اور مال اندوز دیوانہ نہیں لیکن خدا کا عذاب سخت ہوگا راوی کہا سو یہ بات صحابہ نہایت
 سخت گذری تو صحابہ نے کہا یا رسول اللہ ہم میں سے ایسا ہشتی مردوں ہوگا یعنی جب ہزار میں ایک ہشتی ہوتی تھی تو ہر کوئی نجات
 پائے گی کیا امید باقی رہی حضرت نے فرمایا کہ تم حاضر جمع کھو خوش ہو اس واسطے کہ یا جوج اور یا جوج سے ہزار دوزخی ہونگے اور تم میں سے
 ایک ہر ہشتی ہوگا یعنی دوزخ کے جھڑکے واسطے یا جوج یا جوج لیا کہ ہر جیم کھڑے ہو پھر حضرت نے فرمایا کہ اسکی قسم جسکے قابو میں میری
 جان ہے کہ البتہ میں اسکی امید رکھتا ہوں کہ تم لوگ ہشتیوں کے چوتھائی ہو راوی کہا تو ہم صحابہ احمد ند اور اند کہہ کر پھر
 حضرت نے فرمایا اسکی قسم جسکے قابو میں میری جان ہے کہ البتہ میں اسکی امید رکھتا ہوں کہ تم ہشتیوں کے تھائی ہو گے راوی کہا
 تو ہم نے احمد ند اور اند کہہ کر پھر حضرت نے فرمایا کہ اسکی قسم جسکے قابو میں میری جان ہے کہ تم آگے ہو تمام ابن شمس البتہ تمہاری
 مثل اور استغون میں جیسے سفید بال کی مثل سیاہ بال کی کھال میں کا جیسے داغ کی مثل گھسے کا ہاتھ میں یعنی ات محمد
 نیست اگلی مسنون نہایت کم ہی دوزخ کے واسطے یا جوج یا جوج اور اگلی اتوں کے کافر کچھ کم نہیں معلوم ہوا کہ آگے ہشت میں ات
 مرحوم ہوگی اور آدمی میں اور پھر قرآن کی آیتوں کی بنا کہ اس پر محض اس کی کریم کی بدولت ہی اللہ صلی وسلم علیہ وسلم
 حدیث کا اول مضمون جگر کھڑے کرنا ہی اور پھر مضمون تفسیر آہا یہ کان دو ہر میں خود اور رجا نہ راخون ہی بہتر کہ جس سے مائید
 بنے دغضہ امید ہی کہنا چاہیے کہ خلاف شرع اور قید بناوے **ق** ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ حَتَّى
 يَغِيَّبَ أَحَدَهُمْ فِي رَشِيحَةِ الْإِنِّصَافِ أَوْ نِيَّةِ بَخَارِي اور مسلم بن عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
 ہر کوئی لوگ رب العالمین کے واسطے یہاں تک کہ دوزخ کا دیکھا لے گا آدمی اپنے پسینے میں اپنے آگے کا لون تک **ق** بَخَارِي
 سَمِعْتُهُ يَقُولُ بَعْدَ ذَلِكَ اثْنَا عَشَرَ أَهْلًا قَالَ جَابِرٌ فَقَالَ كَيْلُ كَلْبٍ أَسْمَعُهَا فَقَالَ ابْنُ رَافَةَ قَالَ
 بَخَارِي اور مسلم بن جابر بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر کوئی میرے بعد بارہ سردار پھر حضرت نے
 کوئی لفظ کہی کہ سینے نہ دسی تو میرے باپ یعنی عمر نے کہا کہ حضرت نے لفظ فرمائی کہ میرے سب سردار قریش کی قوم سے ہوں گے **ق**
 ہر چہ حضرت کے بعد بہت سردار ہوئے لیکن مراد یہ ہے کہ بارہ سردار نہایت دیندار ہونگے سنت محمدی پر طین کے چنانچہ حضرت کے چاروں
 اور امام حسن اور محمد بن عبد العزیز اور امام محمدی باقی تفصیل خدا ہی کو خوب معلوم ہے اور یہ جو شیعہ کہتے ہیں کہ بارہ امام مراد میں
 سنیوں دلیل بات ہی اس واسطے کہ امیر سردار حاکم کو کہتے ہیں موسیٰ علی رضی اور امام حسن کے کسی امام کو ملک کی حکومت حاصل نہیں
 کمال اور بزرگی اور چیز ہو لیکن یہاں حکومت کا بیان ہے **ق** ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ كَلْبٌ أَسْمَعُهَا فَقَالَ ابْنُ رَافَةَ

وَجَاءَ إِيَّاهُ وَدَلِيلًا فَاطْلُقَ بِهِ إِلَيْنَا الَّذِينَ مَرَّ بِكَ الْبَحْرَىٰ أَوَّلَهُمْ مِنْ الْبَحْرِ رَوَيْتَ عَنْهُ خَيْرٌ مِنْ
 كَرَامَتِهِ كَيْدًا أَمْرًا عَوْرَتِ كَإِذَا سَبَّحْتَ أَوَّلَهُمْ سَبَّحْتَ أَوَّلَهُمْ سَبَّحْتَ أَوَّلَهُمْ سَبَّحْتَ أَوَّلَهُمْ سَبَّحْتَ
 أَوَّلَهُمْ سَبَّحْتَ أَوَّلَهُمْ سَبَّحْتَ أَوَّلَهُمْ سَبَّحْتَ أَوَّلَهُمْ سَبَّحْتَ أَوَّلَهُمْ سَبَّحْتَ أَوَّلَهُمْ سَبَّحْتَ أَوَّلَهُمْ
 دَسْتُورِهِمْ كَرَامَتِهِ كَرَامَتِهِ كَرَامَتِهِ كَرَامَتِهِ كَرَامَتِهِ كَرَامَتِهِ كَرَامَتِهِ كَرَامَتِهِ
 رَكْعَةٍ كَرَامَتِهِ كَرَامَتِهِ كَرَامَتِهِ كَرَامَتِهِ كَرَامَتِهِ كَرَامَتِهِ كَرَامَتِهِ كَرَامَتِهِ
 سَبَّحْتَ أَوَّلَهُمْ سَبَّحْتَ أَوَّلَهُمْ سَبَّحْتَ أَوَّلَهُمْ سَبَّحْتَ أَوَّلَهُمْ سَبَّحْتَ أَوَّلَهُمْ سَبَّحْتَ أَوَّلَهُمْ
 جُنُودُكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قِيَامَتِي فِي النَّارِ قِيَامَتِي قِيَامَتِي قِيَامَتِي قِيَامَتِي قِيَامَتِي
 يَوْمَ الْقِيَامَةِ قِيَامَتِي قِيَامَتِي قِيَامَتِي قِيَامَتِي قِيَامَتِي قِيَامَتِي قِيَامَتِي قِيَامَتِي
 وَتَكْفِي عَنْ الْمُنْكَرِ قِيَامَتِي قِيَامَتِي قِيَامَتِي قِيَامَتِي قِيَامَتِي قِيَامَتِي قِيَامَتِي قِيَامَتِي
 أَسَاءَ بَرٍّ رَوَيْتَ عَنْهُ خَيْرٌ مِنْ كَرَامَتِهِ كَرَامَتِهِ كَرَامَتِهِ كَرَامَتِهِ كَرَامَتِهِ كَرَامَتِهِ
 سَوَادُكُمْ لِيَوْمَ الْقِيَامَةِ قِيَامَتِي قِيَامَتِي قِيَامَتِي قِيَامَتِي قِيَامَتِي قِيَامَتِي قِيَامَتِي
 كَرَامَتِهِ كَرَامَتِهِ كَرَامَتِهِ كَرَامَتِهِ كَرَامَتِهِ كَرَامَتِهِ كَرَامَتِهِ كَرَامَتِهِ
 أَوَّلَهُمْ سَبَّحْتَ أَوَّلَهُمْ سَبَّحْتَ أَوَّلَهُمْ سَبَّحْتَ أَوَّلَهُمْ سَبَّحْتَ أَوَّلَهُمْ سَبَّحْتَ أَوَّلَهُمْ
 هَذَا الْقَوْمُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قِيَامَتِي قِيَامَتِي قِيَامَتِي قِيَامَتِي قِيَامَتِي قِيَامَتِي
 يَا أَبْنَاءَ آدَمَ هَلْ رَأَيْتُمْ خَلْقًا هَلْ رَأَيْتُمْ خَلْقًا هَلْ رَأَيْتُمْ خَلْقًا هَلْ رَأَيْتُمْ خَلْقًا
 النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قِيَامَتِي قِيَامَتِي قِيَامَتِي قِيَامَتِي قِيَامَتِي قِيَامَتِي قِيَامَتِي
 شَيْءٌ قَطُّ قِيَامَتِي قِيَامَتِي قِيَامَتِي قِيَامَتِي قِيَامَتِي قِيَامَتِي قِيَامَتِي قِيَامَتِي
 كَرَامَتِهِ كَرَامَتِهِ كَرَامَتِهِ كَرَامَتِهِ كَرَامَتِهِ كَرَامَتِهِ كَرَامَتِهِ كَرَامَتِهِ
 غُلُوبَ دِيَارِهِمْ كَرَامَتِهِ كَرَامَتِهِ كَرَامَتِهِ كَرَامَتِهِ كَرَامَتِهِ كَرَامَتِهِ كَرَامَتِهِ
 قَسَمُ خَلْقِهِمْ كَرَامَتِهِ كَرَامَتِهِ كَرَامَتِهِ كَرَامَتِهِ كَرَامَتِهِ كَرَامَتِهِ كَرَامَتِهِ
 آدَمَ كَرَامَتِهِ كَرَامَتِهِ كَرَامَتِهِ كَرَامَتِهِ كَرَامَتِهِ كَرَامَتِهِ كَرَامَتِهِ
 أَوَّلَهُمْ سَبَّحْتَ أَوَّلَهُمْ سَبَّحْتَ أَوَّلَهُمْ سَبَّحْتَ أَوَّلَهُمْ سَبَّحْتَ أَوَّلَهُمْ سَبَّحْتَ أَوَّلَهُمْ
 أَوَّلَهُمْ سَبَّحْتَ أَوَّلَهُمْ سَبَّحْتَ أَوَّلَهُمْ سَبَّحْتَ أَوَّلَهُمْ سَبَّحْتَ أَوَّلَهُمْ سَبَّحْتَ أَوَّلَهُمْ
 هَذَا الْقَوْمُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قِيَامَتِي قِيَامَتِي قِيَامَتِي قِيَامَتِي قِيَامَتِي قِيَامَتِي
 يَوْمَ الْقِيَامَةِ قِيَامَتِي قِيَامَتِي قِيَامَتِي قِيَامَتِي قِيَامَتِي قِيَامَتِي قِيَامَتِي
 جَارِبُ بَنِي كَارِضَاتِ كَرَامَتِهِ كَرَامَتِهِ كَرَامَتِهِ كَرَامَتِهِ كَرَامَتِهِ كَرَامَتِهِ
 جَارِبُ بَنِي كَارِضَاتِ كَرَامَتِهِ كَرَامَتِهِ كَرَامَتِهِ كَرَامَتِهِ كَرَامَتِهِ كَرَامَتِهِ

مکتبہ بیضا حنی یصیب علی قلبین ابیض مثل الضعاف فلا تضره یومئذ ما دامت السموات والارض
والاخر اسود من هذا کالکون یحیی لا یعرف معروفا ولا ینکح منک لک ما اشرع من
هو اما الحدیث متفق علیہ والشیاف السیاق المسلمین حذیفہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ سائے آجین
فتنہ دلون پر جیسے چٹائی بننے کے وقت ایک ایک لکڑی پر درخت سائے آتی ہو وجود دل کہ اون فتنوں کو بلا لایا تو اس میں ایک سائہ
والا گیا اور جین نے ان فتنوں کی انکار کی تو اس میں ایک سفید نکتہ والا جانا ہو تو وہ قسم کے دل ہو گئے ایک دل سفید ہو گیا
سنگ مرمر ہو سکے کسی طرح کا فتنہ ضرر نہیں کرتا جب تک آسمان اور زمین ٹپام ہی ہو اور دوسرا دل کا لاخاستری رنگ ہو جیسے
اوندھا کوزہ نہ نیکی کو پہچانے ہی انکار کرے سوا اپنی خواہش نفسانی کے وہ کچھ نہیں جانتا یہ حدیث متفق علیہ یعنی بخاری
اور مسلم دونوں میں موجود ہیں لیکن یہ خاص روایت مسلم کی ہی ہے یعنی فاسد عقائد اور باطل خطرات کا دلون پر ہجوم رہتا
ہوئی ان میں اہمیات ہم گیا سو یاہ ہو گیا اس کو نیکی کی تمیز نہیں رہتی جیسے اوپر برتن بن پانی نہیں بچھ رہتا اور جس نے اونکا
کچھ دھیان کیا اور آپ کو خطرات واپس بجا دہ دل روشن ہو جاتا ہی اس کو نیکی کی تمیز ہوتی ہے وہ گناہ سے بچتا رہتا
ابو ہریرہ سے روایت ہے انہی اب الجنتہ یوم اکونین ویوم الخیر فی بعض روایات عبد اللہ بن مسعود
باللہ شیخا لا رجل کانت بینہ و بین اخیه شیخا فیقال انظر و اھذین حتی یصلحیا
مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ کھڑے رہتے ہیں ہشت دروازہ دو شنبہ اور پنج شنبہ کے دن تو گناہ حاق ہوتے
ہیں ہر ایک بندے کے جو خدا کا ساتھ نہ کر رہیں کرتا کہ اس کے گناہ نہیں ہوتے جس کے درمیان اور اس کے مسلمان بھائی
درمیان عداوت اور کینہ ہوتا ہو حکم ہوتا ہے کہ ملت دان و لون پرمان تک آپس میں صلح کر لیوں **ف** معلوم ہوا کہ
بغض اور کینہ مسلمان رکھنا ایسا سخت گناہ ہے کہ مغفرت کو روکتا ہے تین دن زیادہ مسلمان سے بچ رکھنا ہرگز درست نہیں
ف سفیان بن ابی رھبہ کا زیدی ثقہ الیمن فیاتی قوم یبسون فیثکھلون یاھلیہم
ومن اطاعہم والمدینہ خیر لھم لو کانوا یعلمون وثقہ الشام فیاتی قوم یبسون
فیثکھلون یاھلیہم ومن اطاعہم والمدینہ خیر لھم لو کانوا یعلمون وثقہ العراق
فیاتی قوم یبسون فیثکھلون یاھلیہم ومن اطاعہم والمدینہ خیر لھم لو کانوا یعلمون
بخاری اور مسلم میں سفیان بن ابی رھبہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ فتح ہو گا میری ملک تو آئینے ایک قوم جلدی کرتے سو
اوٹھا لیجاوینے اپنے گھر والوں کو اور جو انکی اطاعت کرے گا اور حال انکے دینے کا رہنا انکے حق میں بہتر ہی اگر انکو کچھ دست
ہوئی اور فتح ہو گا شام کا ملک تو آئینے قوم جلدی کرتے سوا اوٹھا لیجاوینے اپنے گھر والوں کو اور جو انکی اطاعت کرے گا اور
سال انکے دینے کا رہنا انکے حق میں بہتر ہی اگر انکو کچھ دست ہوئی اور فتح ہو گا عراق کا ملک تو آئینے لوگ جلدی کرتے سوا اوٹھا لیجاوینے
اپنے گھر والوں کو اور جو انکی اطاعت کرے گا اور حال انکے دینے کا رہنا انکے حق میں بہتر ہی اگر انکو کچھ دست ہوتی **ف**
یعنی نجد شیعہ اسلام لوگ دینے کا رہنا چھو کو میں اور شام و عراق میں مع اپنے گھر والے جا بسینے حال انکے حضرت کا جوار چھوڑنا
اور دینے کے برکات سے محروم رہنا انکے حق میں بہتر نہیں **ف** ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

اگر یہ رہیں حاضر ہوں تیری خدمت اور اطاعت میں خدایا اور یگانہ کیا تو نے اپنی است کو پیغام پونچا یا تھا یعنی خدا سے
 ڈرا یا تھا تو نوح کہنے لگا کہ مان سینے پیغام مناد یا ہو تو اس کی است کہا جاوے گا کی نوح نے شکو پیغام پونچا یا تھا تو اس کی است
 لوگ کہیں گے کہ یہاں پاس کوئی ڈرائے والا نہیں آیا تو خدا نوح سے فرماوے گا کہ میرے دعو کا کون گواہ ہو جو میری گواہی دے تو نوح کہے گا
 کہ محمد اور اس کی امت میرے گواہ ہیں تم لوگ گواہی دو کہ مقرر نوح نے انکو پیغام پونچا یا تھا سو یہی طلب ہے خدا کے رسول کا
 اور اس طرح جتنے بنایا تمکو عادل اور فضل است تاکہ تم گواہ ہو لوگوں پر اور رسول تمپر گواہ ہو **ف** اس حدیث اور اس آیت سے
 است محمدی کی فضیلت سب امتوں پر خوب ثابت ہوئی اس واسطے کہ گواہی کی لیاقت ہر ایک شخص کو نہیں ملتی گواہی کے واسطے حدیث
 اور حدیث شرط ہے بعضی روایت میں آیا ہے کہ نوح کی امت کہیں گے کہ است محمدی بہار وقت میں کہان جو دھیمی بن چکھے انکی گواہی
 کیونکر سند ہوگی تو امت محمدی جواب دی کہ ہر چند تم تمہارے وقت میں تھے لیکن ہم کو خیال قرآن شریف سے معلوم ہوا ہے خدا کے کلام سے
 زیادہ تر کسی کلام کی سند نہیں **ق** ابو اھریرہ ؓ کہ **يَسْتَجِابُ لَكُمْ مَا تَدْعُوْنَ** يَقُولُ قَدْ كُنْتُ عَوْدَتِي
 فَمَا يَكْتُمُ لِيْ بَخَارِيْ اَوْ لَمْ يَنْبَغِ لِيْ رَوَايَتُ هَذِهِ اَمَّا تَدْعُوْنَ فَمَا يَكْتُمُ لِيْ رَوَايَتُ هَذِهِ اَمَّا تَدْعُوْنَ فَمَا يَكْتُمُ لِيْ رَوَايَتُ هَذِهِ
 جب تاکہ وہ اس طرح سے جلدی نہ کرے کہ میں اپنے رب سے دعا کی تھی سو اس نے میری دعا قبول کی **ف** دعا میں اس طرح
 شتابی کرنا ایسی ہے ادبی ہے کہ اس کا ثمرہ محرومی ہے آدمی کو ضلالت کا رخ کا بھید کیا معلوم ہے جو جلدی کرے یا خدا سے خوب جا بجا
 کہ جلد نہ دعا قبول ہو میں کیا حکمت ہے اور حدیث میں آیا ہے کہ مسلمان کی دعا مانع قبول نہیں ہوتی خواہ دنیا میں اس کا اظہار ہو
 خواہ آخرت میں بہت چیزوں کی تمنا آدمی دنیا میں کرے یا آخرت میں اس کے عوض آخرت میں تو ان کا
 اس واسطے کہ اپنے دروازے سے کہیں کسی کو محروم نہیں پھرتا **عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ** يَقُولُ لِّلشَّيْءِ جِدٌّ كُلُّ ذَنْبٍ اِنَّ الدِّينَ
 میں عبد اللہ بن عمر ؓ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں گناہ عاصی ہو جائے ہیں سو اقرض **ف** یعنی فرض کا مواخذہ نہیں ہے
 بھی باقی رہتا ہے اس میں اشارہ ہے کہ قرض ادا کر دین سستی نہ کرے علما کہا ہے کہ قرض سے مراد بیع حقوق العباد ہیں
 نہیں خدا کا گناہ عاصی ہونے جاتے ہیں مگر بندہ کو گناہ کا مواخذہ رہتا ہے **ابو اھریرہ ؓ** يَقُولُ **كُلُّ الْجَنَّةِ خُلُقٌ وَكُلُّ كَاهِنَةٍ**
وَكُلُّ الْبَارِئَةِ اَهْلُ النَّارِ خُلُقٌ وَكُلُّ كَاهِنَةٍ بخاری میں ہے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بہشت والوں کا کہا جاوے گا کہ تمہیں
 اور کچھ نہیں دے دوں گا کہ وہی دے دوں گا کہ تمہیں کو موت نہیں **ف** معلوم ہوا کہ بہشت اور دوزخ کو ف نہیں

الباب العاشر

نوین باب میں پانچ فضلیں میں پہلی فضیل میں حدیثیں ہیں جن کے سر پر فعل ماضی ہے **عُمَرَ** تَدْنِي اللّٰهُ اَدْنٰی مِنْ كُنْ
فَقَالَ صَلِّ فِيْ هٰذَا الْقَادِي الْمُبَارَكِ وَقُلْ عُمَرَ فِيْ حُجَّةٍ بخاری میں عمرو ؓ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ آیا یہ کہ
 ایک غزوہ والا میرے رب کی طرف سے اس مبارک نالے میں اور کہ عمرو ؓ داخل ہوا حج میں **ف** نوین باب میں
 حج کو چلے میں سے جہاں اس نالے میں پہنچے جس کا حقیقی نام ہے حضرت نے حدیث فرمائی یعنی حج اور عمرہ ساتھی ایک احرام ادا کر
 اسکو قرآن کہتے ہیں پھر شام عظم کی دلیل ہے کہ قرآن افضل ہے حج اور شیعہ سے شیعہ کہ عمرہ کے احرام ادا کرے حج کے حکم میں
 دوزخ احرام باندھ کر **ف** ابو ذر ؓ اَتَانِيْ جِبْرَائِيْلُ فَيَقْرَأُ بِيْ اَنَّهُ مِنْ مَّائَاتٍ مِنْ اَمَّتِكَ لَا يَشْرِيْكَ بِاللّٰهِ

مُكَلِّفٌ عَلَى مَا مَاتَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَابِرٍ رَوَيْتُ عَنْهُ أَنَّ حَضْرَتَ فَرَايَا حَضْرَتِ بْنِ جَابِرٍ كُنْزُ حَالِكٍ
 كَوْمَرِيَّافَ يَعْنِي كَفَرِيَّافَ اِيْمَانِ بِرِاحِلَاصِ يَنْفَاقُ بِرَقِ اَكْسَ اِيْمَانًا لَكَ فَرِيَّافَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ لَكَ
 اَرَايْتَ لَوْ كَانَ لَكَ مِثْلُ مَا اَكْرَهْتَ اَذْهَبَا كُنْتَ تَقْتَدِي بِهِ فَيَقُولُ نَحْمَدُ فَيُقَالُ لَكَ اِنَّكَ كُنْتَ
 تَسْتَلِيتُ مَا هُوَ اَيْسَرُ مِنْ ذَلِكِ بِنَارِ اِيْمَانِ رَوَيْتُ عَنْهُ أَنَّ حَضْرَتَ فَرَايَا كَافَرِيَّافَ كَافَرِيَّافَ دُونَ
 اَوْسَ كَمَا جَابِرِيَّافَ بِحَالِكِ اَنْتَ اَكْرَهْتَ اِيْمَانًا اَوْ كَافَرِيَّافَ كَافَرِيَّافَ اَوْ كَافَرِيَّافَ كَافَرِيَّافَ اَوْ كَافَرِيَّافَ كَافَرِيَّافَ
 تَحْتَهُ تَوَاسَتْ بَعْضُ اَسَانِ زَرَاكَا كَمَا تَحَاتُ يَعْنِي دُنْيَا مِنْ تَحْتِهِ تَوَاسَتْ اِيْمَانِ كِي خَوَاشِ اَوْ شَرِكِ كِي فَرَايَشِ تَحِي
 تَحْتَهُ تَوَاسَتْ بَعْضُ اَسَانِ زَرَاكَا كَمَا تَحَاتُ يَعْنِي دُنْيَا مِنْ تَحْتِهِ تَوَاسَتْ اِيْمَانِ كِي خَوَاشِ اَوْ شَرِكِ كِي فَرَايَشِ تَحِي
 وَكَافَرِيَّافَ وَكَافَرِيَّافَ وَكَافَرِيَّافَ وَكَافَرِيَّافَ وَكَافَرِيَّافَ وَكَافَرِيَّافَ وَكَافَرِيَّافَ وَكَافَرِيَّافَ وَكَافَرِيَّافَ وَكَافَرِيَّافَ
 الْبَارِئُ تَقِيْلُ مَعَهُ حَيْثُ قَالُوا اَوْ تَبَيَّنَتْ مَعَهُ حَيْثُ بَاتُوا اَوْ قَصِدُ مَعَهُ حَيْثُ اصْبَحُوا اَوْ تَحْتَهُ
 مَعَهُ حَيْثُ اَمْسَوْا بِنَارِ اِيْمَانِ رَوَيْتُ عَنْهُ أَنَّ حَضْرَتَ فَرَايَا كَافَرِيَّافَ كَافَرِيَّافَ دُونَ
 لَوْ كِي يَعْنِي حَسَابًا وَرَوَاكِي اَمِيْدَارِ اَيْنِ نِيْلَ اَعْمَالِ كِي سَبَبُ دُوسَرِي قَسَمُ خَوَفَاكِ لَوْ كِي يَعْنِي سَلَامًا تَقْصِيْدُ اَوْ دُوسَرِي
 اَوْ تَحِي اَوْ جَابِرِيَّافَ اَمِيْدَارِ اَيْنِ نِيْلَ اَعْمَالِ كِي سَبَبُ دُوسَرِي قَسَمُ خَوَفَاكِ لَوْ كِي يَعْنِي سَلَامًا تَقْصِيْدُ اَوْ دُوسَرِي
 سَاخِرُ جَابِرِيَّافَ اَمِيْدَارِ اَيْنِ نِيْلَ اَعْمَالِ كِي سَبَبُ دُوسَرِي قَسَمُ خَوَفَاكِ لَوْ كِي يَعْنِي سَلَامًا تَقْصِيْدُ اَوْ دُوسَرِي
 اَوْ شَامِ كِي اَمِيْدَارِ اَيْنِ نِيْلَ اَعْمَالِ كِي سَبَبُ دُوسَرِي قَسَمُ خَوَفَاكِ لَوْ كِي يَعْنِي سَلَامًا تَقْصِيْدُ اَوْ دُوسَرِي
 اَكْ اَمِيْدَارِ اَيْنِ نِيْلَ اَعْمَالِ كِي سَبَبُ دُوسَرِي قَسَمُ خَوَفَاكِ لَوْ كِي يَعْنِي سَلَامًا تَقْصِيْدُ اَوْ دُوسَرِي
 اَلنَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى اَرْضٍ بَيْضَاءَ عَفْرَاءَ كَقَرْصَةِ النَّقِيِّ لَيْسَ فِيْهَا عِلْمٌ اِلَّا حَرِيْدٌ وَقِيْلَ لَيْسَ
 فِيْهَا عِلْمٌ مِّنْ حَدِيْثِ سَهْلٍ اَوْ غَيْبٍ بِنَارِ اِيْمَانِ رَوَيْتُ عَنْهُ أَنَّ حَضْرَتَ فَرَايَا كَافَرِيَّافَ كَافَرِيَّافَ دُونَ
 كَافِيَّافَ دُونَ سَفِيْدِ زَمِيْنِ بِرُجُوسُ خِي مَارِيْ هُوَ كِي حَيْثُ سَيِّدُ كِي رُوِيْ اَوْ سَيِّدُ كِي اَنْشَانِ بَاتِي سَيِّدُ كِي اَيْنِ كُوِيْ سَكَانِ اَوْ سَيِّدُ
 زَمِيْنِ كِي اَيْنِ سَيِّدُ اَمِيْدَارِ اَيْنِ نِيْلَ اَعْمَالِ كِي سَبَبُ دُوسَرِي قَسَمُ خَوَفَاكِ لَوْ كِي يَعْنِي سَلَامًا تَقْصِيْدُ اَوْ دُوسَرِي
 اَوْ سَيِّدُ كِي اَيْنِ سَيِّدُ اَمِيْدَارِ اَيْنِ نِيْلَ اَعْمَالِ كِي سَبَبُ دُوسَرِي قَسَمُ خَوَفَاكِ لَوْ كِي يَعْنِي سَلَامًا تَقْصِيْدُ اَوْ دُوسَرِي
 اَمِيْدَارِ اَيْنِ نِيْلَ اَعْمَالِ كِي سَبَبُ دُوسَرِي قَسَمُ خَوَفَاكِ لَوْ كِي يَعْنِي سَلَامًا تَقْصِيْدُ اَوْ دُوسَرِي
 فَرَايَا كَافَرِيَّافَ كَافَرِيَّافَ دُونَ سَفِيْدِ زَمِيْنِ بِرُجُوسُ خِي مَارِيْ هُوَ كِي حَيْثُ سَيِّدُ كِي رُوِيْ اَوْ سَيِّدُ كِي اَنْشَانِ بَاتِي
 مَجْلُوْدُ دُوزَخِ سَعْدِ اَلْاَتَا بِمَجْلُوْدُ اَوْ سَمِيْنِ بِرُجُوسُ خِي مَارِيْ هُوَ كِي حَيْثُ سَيِّدُ كِي رُوِيْ اَوْ سَيِّدُ كِي اَنْشَانِ بَاتِي
 فَيَقُولُ لَبَيْتُكَ وَسَعْدِيَّاتُ يَارَبِّ فَيَقُولُ هَلْ بَلَغْتَ فَيَقُولُ نَعَمْ فَيُقَالُ لَكَ اَمَّا هَلْ بَلَغْتَ
 فَيَقُولُ اَمَّا اَنَا نَا حِيْنٌ نَدِيْ فَيَقُولُ مَنْ يَشْهَدُ لَكَ فَيَقُولُ مُحَمَّدٌ وَآلُ مُحَمَّدٍ فَتَشْهَدُ لَكَ
 اِنَّهُ قَدْ بَلَغَ فَذَلِكَ قَوْلُهُ وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ اُمَّةً وَسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَتَكُوْنُ
 اَللَّهُ مُتَوَلِّئًا عَلَيْكُمْ شَهِيدًا بِنَارِ اِيْمَانِ اَوْ سَعِيْدُ رَوَيْتُ عَنْهُ أَنَّ حَضْرَتَ فَرَايَا كَافَرِيَّافَ كَافَرِيَّافَ دُونَ

اشترى رجل من رجل عقاراً له فعا جذاً النجل الذي اشترا العقار في عقار جنة فوجاد حكت
 فقال له الذي اشترى العقار خذ حبات مني انما اشترى منك الارض وما ابيع منك ولا ذك
 فقال الذي اشترى الارض انما اشترى منك الارض وما ابيع منك ولا ذك فقال الذي اشترى
 الكماول فقال احدكم الى علام وقال الآخر الى جارية فقال انكما انكلام الجارية والفقاع
 انشيتكما منه ونصبت قايخاري اور مسلم بن ابراهيم رايته بركة حضرت فرمايا کہ مولیٰ لی ایک مرد و سر مردی زمین میں
 کے مول لینے والے اس کی زمین میں ایک گھڑا یا جبین نام تھا تو بچنے والے سے زمین کے مول لینے والے نے کہا کہ اپنا سوا حصہ
 میں سے تو تجھے زمین مل لی تھی اور تجھے میں سے سونا نہیں مل لیا تو بچنے والے نے زمین کے مول لینے والے سے کہا کہ میں نے تو تجھے زمین اور جو
 اس کے اندر تھا سب بیچ ڈالا یعنی وہ تیرا حق ہی میرا حق نہیں ہو گا دونوں اپنا جھگڑا فیصلہ کر دے گا کہ ایک اور مرد کے پاس تو جس کے
 پاس فیصلہ کروا لگے اس نے کہا کہ تم دونوں کے اولاد بھی ہو تو ایک نے کہا کہ میرا ایک لڑکا ہے دوسرے نے کہا کہ میرا ایک لڑکی ہے تو اس
 کہ تم دونوں اس لڑکے کا لڑکی کے ساتھ نکاح کرو اور اس مال کو اون دونوں پر خرچ کرو اور اون پر خیرات کرو
 اس حدیث میں خوش ختی اور دیانت داری کا بیان ہے اور حاکم نے جب کہ او کو خوش خت دیکھا تو او میں شہداری نہ
 جانی اور اس مال کے خرچ کرنے کا یہ شرط لے کر لاف ابن عباس اصیبت بعضاً واخطأت بعضاً **فقال** کہہ دے کہ
 انضی اللہ عنہ بخاری اور مسلم بن عبد اللہ بن عباس رایت بکہ حضرت فرمایا کہ تو نے بعضی جگہ ٹھیک تعبیر کی اور بعض
 مقام پر تو چوک گیا حضرت نے ابی بکر سے فرمایا **ف** ایک شخص حضرت کے پاس آیا اور سنے کہ آیا رسول اللہ میں سے خواب میں دیکھا کہ کسی
 گھی اور شہد شیکت ہی تو لوگ اس کو اپنے او بجلون میں جہت میں بعضا زیادہ لیتا ہی اور بعضا کم اور میں نے آسمان سے ایک شے لٹکی
 دیکھی سو حضرت اس کو پکڑ کے چڑھ گئے پھر حضرت کے بعد ایک اور مرد اس کو پکڑ کے چڑھ گیا پھر ایک اور مرد چڑھ گیا پھر ایک اور مرد
 اس کو پکڑ اسوہ رسی ٹوٹ گئی پھر جوڑی گئی سو وہ بھی چڑھ گیا تو صدیق اکبر نے کہا کہ میرا باب حضرت پر قربان اگر اجازت ہو تو
 میں اس خواب کی تعبیر کروں حضرت نے فرمایا تو ہی اس کی تعبیر کر صدیق اکبر نے کہا وہ بدلی تو اسلام کی بدلی ہے اور گھی اور شہد چکنا
 سو قرآن ہے اور اس کی شیرینی اور چولوگ او بجلون میں لیتے ہیں قرآن خوان ہیں سیکو بہت قرآن یاد ہے اور سیکو کم اور وہ رقی
 جو آسمان لٹکتی ہے سو وہ دین حق ہے جس پر تو قائم ہو سو خدا تجکو اوسے سبب اپنی طرف چڑھایگا پھر کے بعد آپ کا خلیفہ اوسی ح
 چڑھ جاوے گا پھر دوسرا خلیفہ چڑھ جاوے گا پھر تیسرا خلیفہ چڑھنے کا ارادہ کرے گا تو بخل اور جلاوت کا وہ خلاف مل جائے گا سو وہ بھی چڑھ جا
 حضرت اب فرمایا کہ میں نے ٹھیک تعبیر کی یا کہ میں میں چوک گیا حضرت نے حدیث فرمائی **ف** بعضے علما نے کہا کہ ہر جگہ تعبیر
 ٹھیک تھی لیکن خطایہ ہوئی کہ حضرت نے تعبیر کی اجازت مانگی اگر صدیق اکبر صبر کرتے اور حضرت خود تعبیر کہتے تو خوب ہوتا اور بعضے علم
 یوں کہتے ہیں کہ بعضی عبارت کی تعبیر میں خطا ہوئی شہد کی تعبیر تو قرآن کی خوب ہوئی لیکن گھی کی تعبیر حدیث کو کہنا تھا واللہ علم
ہذا یوم ہرین تا اضل اللہ عنہ **الحجۃ من کان قبلنا** فکان **الیوم** **دیوم السبت** وکان **للنصارى** **یوم**
الاحد **لجماعۃ اللہ** ونا **فہذا** **انا** **اللہ** **لیوم** **الجمعة** **فجعل** **الجمعة** **والسبت** **والاحد** **وکل ذلک** **موسم**
لنا **یوم** **الجمعة** **نحن** **الاخرون** **من** **اہل** **الدنیا** **والا** **ولون** **یوم** **الجمعة** **المقضى** **لہو** **وینذی** **یہائم**

ایک بے گناہ و گستاخ اور گناہ کو پکڑنا ہی کہ جو تیرا ہی چاہا سو قمر میں سے بجائے تختہ عجب الہی اس سے کہ ایک آدمی کہنا کہ
 میں نہیں جانتا کہ حضرت نے تمہاری بار بار چوتھی بار فرمایا کہ کہ جو تیرا ہی چاہا یعنی جو بار گناہ کر کے آدمی تو میرے گناہوں کی یہ
 مقبول ہوگی آدمی کا تصور اگر بھیجے تو دو تین بار میں تنگ جاتا ہی یہاں کریم کی شان ہی تنگی کا کیا امکان ہی **ف**
 بازار بازار اس پر ہستی بازار اگر کافر و ندوی پرستی بازار این کہ یہ یاد رکھو میثقی صد بار اگر تو ہستی بازار
 لیکن شرط یہ ہے تو جب وقت نہایت ہو اور دوس گناہ کر کے کا قصد ہو اور اگر دوس گناہ کر کے کا قصد مل میں جو ہو تو صرف ہاں
 تو بکری کو یا سحر بن کر ہی اور یہ جو فرمایا کہ کہ جو تیرا ہی چاہا یعنی جس گناہ کے بعد تو یہ بھی ہو تو ایسا گناہ حضرت کو نہیں دیتا اور یہ
 نہیں کہ تو جب بعد آدمی بقیہ ہو جاو جو ہی چاہا سو کرے **عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْسَةَ** اَرْسَلَنِي بِصَلَاةِ الْاَكْحَامِ وَكُنْتُ اَوَّلَ مَنْ
وَالْتَمَسْتُ جَنَّةَ اللَّهِ وَلَا تَشْرُكُ بِهِ شَيْئًا **قَالَ** لَهُ خَيْرٌ سَأَلَ يَا سَيِّدِي اَمْرًا سَأَلَ يَقُولُ اللَّهُ تَسْلِمُ عَمْرُو
 عَبْسَةَ رَوَيْتَ ہر کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا تجھ کو بھیجا ہے برادر پروری بتلا کو اور بتوں کے توڑنے کو اور اس واسطے کہ ہم سب لوگ خدا کو
 اکیلا الگ جانیں اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک سمجھیں حضرت نے عمر بن عباس سے فرمایا جبکہ اوسنے پوچھا حضرت سے کہ خدا نے تجھ کو
 کبریا کام کے واسطے بھیجا ہے **ف** ابتدا اسلام میں جب کہ اسلام بہت ضعیف تھا یہ یعنی عمر بن عباس سے کہ میں آیا حضرت
 سے اوسنے پوچھا کہ تم کو میں جو حضرت نے فرمایا میں پیغمبر ہوں اوسنے کہا پیغمبر کیا حضرت نے فرمایا خدا تجھ کو بھیجا ہے اوسنے کہا اللہ
 بھیجا ہے حضرت نے حدیث فرمائی پھر اوسنے کہا کہ کتنے کتنے تمہارا ساتھ دیا ہے حضرت نے فرمایا ایا آرا اور ایک علامت یعنی ابو جہد
 اور بلال نے پھر اوسنے کہا میں بھی تمہارا ساتھ دیتا ہوں حضرت نے فرمایا ابھی تو میرا ساتھ نہ دے سکیگا تو نہیں دیکھتا میری نالوائی
 اور کافروں کا غلبہ اب تو اپنے گھر لیت جا جب تو ہمارے ساتھ سنو تو آئیو **ف** حکم کو میں حزام اسلمت علی واسلمت
 لاکھ کوں خیر **قَالَ** لَہُ بَخَارِی اور سلم بن حکیم بن حزام سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تو مسلمان ہو اور اس کی پیروی
 لگے ہوئی **ف** حکیم بن حزام سے روایت ہے کہ میں نے مسلمان ہونے کے وقت عرض کی کہ یا رسول اللہ حالت کفر میں میں نے کیا کیا
 کی ہیں جیسے برادر پروری اور گردن آزا کرنا سو اسکا بھی ثواب جھکو لیا کہ حضرت نے حدیث فرمائی یعنی اسلام کی برکت اگلی نیکی کا
 ثواب ضائع نہ ہوگا **قَالَ** اَلْبُنَّ عَزَبُ بْنُ شَبَّهٍ خَلْفِي وَخَلْفِي **قَالَ** جَعْفَرُ بْنُ اَبِي طَالِبٍ بخاری اور سلم
 بن براء بن عازب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تو میری صورت اور سیرت میں مشابہ ہی حضرت نے جعفر بن ابی طالب سے فرمایا
ف اس حدیث سے بڑی فضیلت جعفر علی رضی کی ثابت ہوئی حضرت کے ظاہر اور باطن کے ساتھ شہادت ہو نا نہایت عظیم
 محال ہو **قَالَ** اَبُو هُرَيْرَةَ اَشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَيَّ فَوَيْلٌ لِّمَنْ يَنْبَغِي لِيْشِيْدُ اِلٰی دَبَاغِيْتِهٖ اَشْتَدَّ غَضَبُ
 اللہ علی رجلٍ یَقْتُلُہُ رَسُوْلُ اللہ فی سَبَبِ اللہ بخاری اور سلم بن براء سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سخت غضب
 خدا کا اوس قوم پر جنہوں نے خدا کے پیغمبر سے ایسا کیا حضرت اشارہ کرتے تھے اپنے دندان مبارک کے شہید ہوئے نہایت غضب
 خدا کا اوس فرد پر جس کو رسول اللہ قتل کرے راہ خدا میں **ف** جنگ اُحد میں کافروں نے پھر بارے حضرت کا دانت شہید
 اور چہرہ شریف پر گھروں لگا اور اوٹھ پر زخم آیا علی رضی نے پانی سے حضرت کا خون دھوئے تھے حضرت نے حدیث فرمائی اوی
 لانی میں حضرت نے ابی بن خلف کو برجمی سے زخمی کیا چنانچہ وہ ملعون کے میں جا کر اوی زخم کے صدمے سے مر گیا **قَالَ** اَبُو هُرَيْرَةَ

ابو قتادہ نے تیسری بار حضرت کو ریا کر سنبھالا **ف** حضرت نے خیر کو فتح کر کے رات کو کوچ کیا صبح کے قرع حضرت نے
 نیک کا غلبہ حضرت سوار تھے نین کے سبب جھک جھک سنا تھے اور ابو قتادہ انصاری حضرت کو تمام لیتے تھے تیسری بار حضرت نے
 معلوم ہوا کہ ابو قتادہ تمنا سے کہتے ہیں حضرت ان کے حق میں دعا کی **ق** ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما خلق اللہ آدم و طوالة ستمون
 ذرا عاثر قال ان ذنب فسيرة على اولائك من الملائكة فاستمع كما ينبغي انك فاذنوا بحقيقتك و تحوشة
 ذرونيك فقال السلام عليكم فقالوا السلام عليك ورحمة الله و زاد ورحمة الله و كل من
 يدخل الجنة على صفة ادم قال فلم يدرك الا السلق ينقص حتى الا ان بخاري او مسلم بن جرير روايت ہے کہ حضرت نے
 فرمایا کہ پیدا کیا خدا آدم کو اور اس کا قد ساٹھ ماٹھ کا تھا پھر خدا نے آدم سے کہ جاسون فرشتوں کو سلام کہیں جس کو سلام
 کیا جواب دے میں وہی سلام اور جواب تیرا اور تیری اولاد کا ہو تو آدم نے فرشتوں سے کہ اگر السلام علیکم سو فرشتوں نے کہا سلام
 علیکم رحمة الله اور فرشتوں نے آدم کے سلام کے جواب میں محمد اس کی لفظ زیادہ کی سو جو بہشت میں داخل ہوا کہ آدم کی صورت پر ہوا
 یعنی ساٹھ ماٹھ کا ہوگا حضرت نے فرمایا سو ہمیشہ لوگوں کو کہتے گئے اب تک **ف** حضرت آدم سے جتنا زمانہ بعد ہوا گیا
 آدمیوں کے قد بھی گھٹتے گئے بہشت میں سب برابر ہو جائینگے ہر چیز ساٹھ ماٹھ کا فداں وقت میں خوش نما نہیں معلوم ہوتا سو اس کے
 ہمارے قد چھوٹے چھوٹے ہیں لیکن بہشت میں خوش نما معلوم ہوا اس واسطے کہ سب برابر ہو جائینگے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ السلام علیکم کہ
 اور جواب میں علیکم السلام اور رحمة الله کہنا حضرت آدم کی سنت ہے جو سلام علیکم چھوڑ کے ہندگی یا جہاں آداب یا کوئی نیک سے خودت
 نافع ہو کر اوسے اپنے قد میں جان کی راہ چھوڑی بلکہ جسے آدم کا طریقہ چھوڑا سو آدمی نہیں **ق** ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما خلق اللہ آدم و طوالة
 یوم السبت وخلق فیما الیوم الا کل وخلق الشجر یوم الا کل وخلق المکرم و یوم الکساء وخلق
 التکد یوم الا کل و یوم السبت فیما الذوات یوم الا کل و یوم السبت خلق آدم بعد العصر من یوم الجمعة فی اخر
 الخلق فی اخر ساعة من النحر فیما بین العصر الى الليل **س** مسلم بن جریرہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے
 پیدا کیا زمین کو شنبہ کے دن اور پیدا کیا اوسین بہارون کو کھنشینے کے دن اور پیدا کیا دوشنبہ کے دن اور پیدا کیا
 رنج اور مصیبت کو سہ شنبہ کے دن اور پیدا کیا روشنی کو چار شنبہ کے دن اور زمین پر جانور پھیلنے کو پانچ شنبہ کے دن اور آدم کو پیدا
 عصر کے بعد جمع کے دن پچھلی پیدائش میں دن کی پچھلی ساعت میں **ف** ماہرین صحر کے رات تک **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ
 انسان شرف المخلوقات ہے اس واسطے کہ سب مخلوقات کے بعد پیدا ہوا اور پھر کہ اول خیمہ اور فرشتہ اور نوکر خاں حاضر ہوتے ہیں پیچھے
 بادشاہ کی سواری آتی ہے اور جسے کئی پچھلی ساعت حسین حضرت آدم پیدا ہوا خدا کو ایسی محبوب ہو کہ اس وقت جو دعا کرے سوتول ہوگی
 چنانچہ مضمون اور احادیث میں ثابت ہے **ق** النکاس بن عبد المطلب ان قطعہ الخیمکان من قضی بالیہ و باؤا کو خدا
 نے کافر کو بخیر دیا سو کہ مسلم بن عباس بن عبد المطلب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اوسنے ایمان کا مرقہ چکھا جو راضی ہو
 خدا کی خدائی پر اور اسلام کے دین پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری پر **ف** خدا کی خدائی پر راضی ہونے کی نشانی ہے کہ اس کی رضا
 اور قدر پر راضی رہے نہ پچھلے اور مصیبت میں اس کا شکوہ نہ کرے اور دین اسلام پر راضی ہوگی یہ علامت ہے کہ اسلام کے احکام
 پر مشروط ہو جائے کہ اگر کسی رسومات کے گرد نہ چسکے اور حضرت کی پیغمبری پر راضی ہوگی یہ پہچان ہے کہ حضرت کی سنت پر چلے اور حجت عداوت

اور جسکو یہ بات حاصل نہیں ہو سکی وہ ایمان کے لئے سے خبر نہیں خواہ انسان ذہب المظنون و ان الیقام بالاجرا بخاری میں اس سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ آج روزہ کو ملنے والے ثواب کو لیکئے **ف** محتاج میں انسان سے روایت ہے کہ ہم حضرت کے ساتھ سفر میں تھے سو بعض اہل حجاب زہ دار تھے اور بعض نے روزہ تھے سو ہم نماز گزری کا جب نزل پر پہنچے تو روزہ دار لوگ کرپے اور شرف لوگوں نے خیمہ قائم کیا اور ان لوگوں کو پانی پلایا جسے حضرت نے چیرت فرمائی یعنی خدمت کا ثواب آج حضرت نے روزہ داروں کو نصیب کیا۔

ق ابو ہریرہ سے کہ اسی عینی میں ہر کسے کہ جاکر قیصر بنا فقال کہ استرقت فقال کلوا الذی لا الہ الا هو فقال عینی انشت باللہ وکذبت عینی بخاری اور مسلم میں ابوبکر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دیکھا جیسی ہم عظیم انجام پر چوری کرتے تو اس سے کہنا کیا تو چوری کی سو اس کے ہمیں صاحب قرین سمجھنا ہوں اور اسکی جسکے سوا کوئی معبود نہیں جیسی کہ ان کے ان کا ایمان لایا اور اپنی اکھ کو سینے میں چھوٹا جانا **ف** یعنی واقعی ایمان دار چوری نہیں کرتا میری آنکھ نے خطا کی سچاں اس میں کے یہ معنی ہیں ایک لوگ ہرج بدوئے دیکھے تھمت لگاتے ہاں غل مچاتے ہیں اور ایک باک لوگ ہیں کہ آنکھ سے دیکھ کر ہی نہیں ہوتے جب کہ سننے خدا کی قسم کھا کر چوری کی ان کا کہی تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام یہ سمجھے ہوئے کہ شاید اس مال میں اسکا کچھ حق ہوگا یا کہ بطور خوش طبعی کے اسنے لیا ہی آخر کو یہ مال مال کو دیو گیا یا بہ نیت قرض لیا ہوگا قرض ادا کر لیا غرض کہ حسن ظن کے واسطے احتمالات ممکن ہیں اور اسی طرح بہکمانی کے واسطے بھی مسلمان کو یہی مناسب ہے کہ حسن ظن کیا کرے اور بہکمانی سے بچے **ہ** اللہ

رسولہم انفق نفقہکم انفق من انفق من انفق عند الکین احدہما او کلکما سافکم یدخل الجنة **س** ابوبکر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خاک میں ملاچر خاک میں ملاجسے اپنے مارا کچھ جیسی اور بڑھاپے میں یا ایک کو یا دونوں کو سو بہشت میں داخل **و** ابی وہ شخص ٹرانے نصیب ہے جو ضعیف نابالغ کی خدمت کر بہشت حاصل کرے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ابال کی خدمت بہشت کا عمدہ وسیلہ ہے اور او کو تکلیف رسائی اور شہوتی و فرج سے بھی خیر ہے بلکہ کذا کذا کہ اللہ صابو کا تصدق **ک** بخاری میں ابوبکر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تیری مرض زیادہ کرے اور یہ کام بچ کر یا حضرت نے ابوبکر سے فرمایا **ف** حضرت رکوع میں ابوبکر نے اس سے کہ رکوع کا ثواب مینا تاکہ جلد ہی صحت پہنچے نہایت کر کے رکوع میں نریا کہ ہو جسے حضرت کو چال معلوم ہوا جسے حضرت نے چیرت فرمائی یعنی عبادت کی حرص عزت بات ہی خدا زیادہ کرے لیکن یہ ایسی جلدی نہ کرنا کہ صحت میں ملنا افضل ہو اور صحت پہنچے کہ شہوت نہ کر وہ ہی اور یہی ہے امام عظیم اور امام شافعی اور امام مالک کہ صحت پہنچے نماز پڑھنا مکروہ ہے لیکن اگر زمین بطل ہو تو اور اگر نماز باطل ہو تو حضرت پھر پڑھنے کو فرما **ہ** ابو ہریرہ سے کہ سمعنا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی البکر قالوا اللہ اکبر اللہ قال اللہ قال لا تقولم الساعة حتی یغفر وکما سجدون الفاقون بیئ ریحون فاذا جاء عماران لول انکوفت لکوا یساکح وکثر من مؤایسہ قالوا لا الہ الا اللہ واللہ اکبر فیسقط احد جانبتہما الذی فی البکر نشم یعقون الثانیة لا الہ الا اللہ واللہ اکبر فیسقط جانبتہما الاخر ثم یعقون الثالثة لا الہ الا اللہ واللہ اکبر فیسقط جانبتہما الاخر ثم یعقون الاخر ثم یقتسمون المعاصی اذ جاء اللہ العزیز فقال ان الرجال قد خرج فیتشکون کل شیء من حیثون مسلم میں ابوبکر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم

تو پادشاہ نے اوسکے پاس ایک لڑکا بھیجا کہ اوسکو وہ جادو سکھاتا تھا تو اوس لڑکے کی آمد رفت کی راہ چھت مرتب کی جس سے کسی کی روک تھام نہ ہو
 درویش تھا تو وہ لڑکا اوسکے پاس بیٹھتا اور اوسکا کلام سنتا سنا اوسکو بھلا معلوم ہوتا سو جب جادوگر باس جاتا تو درویش کی طرف
 ہو کر کھلتا اور اوسکے پاس بیٹھتا پھر جب جادوگر باس جاتا تو جادوگر اوسکو مارا سو لڑکے نے جادوگر کے لئے کادرویش سے لگا لیا تو
 درویش نے کہا کہ جب جادوگر سے خوف کھتا تو کہا کہ میرے گھر والوں نے مجھ کو روکا تھا اور جب اپنے گھر والوں سے ڈرے تو کہا کہ جادوگر
 مجھ کو روکا سو ای حال میں رہ کر تا تھا کہ ناگاہک وہ ایک بڑا آدمی آیا اور جانور پر کڑا کہ اوسنے لوگوں کو آمد رفت سے روکا تھا سو لڑکے نے کہا کہ آج
 میں دریافت کر رہا ہوں کہ جادوگر افضل ہے یا درویش افضل ہے سو اوسنے ایک پتھر لیا اور کہا اے الہی اگر درویش کا طریقہ تیرے نزدیک پسندیدہ ہو
 جادوگر کے طریقہ سے تو اس جانور کو قتل کر تا کہ لوگ جلدین پھرین پھر اوسکو مارا سو اوسکو قتل کیا اور لوگ چلنے پھرنے لگے پھر وہ لڑکا درویش
 پاس آیا اور اوسکو یہ حال بتلایا تو درویش نے اوس سے کہا ای بیٹا تو مجھے افضل ہے مگر تیرا مرتبہ یہاں تک نیچا کہ مجھ کو نظر پڑا اور مقرر
 غفر یہ آرمایا جادوگرا تو آرمایا جادو نے تو مجھ کو بتلایا اور اوس لڑکے کا یہ حال تھا کہ اندھے اور کوڑھی کو چنگا کرتا تھا اور لوگوں کو
 علاج کرتا تھا قسم کی ہمارے تو یہ حال پادشاہ کے ایک صاحب نے سنا اور وہ اندھا ہو گیا تھا تو اوسکے پاس بہت سے تحفے لایا اور کہا کہ
 جو مال یہاں ہے وہ سب تیرے واسطے ہے اگر تو مجھ کو چنگا کر دے تو لڑکے نے کہا کہ میں سیکو چنگا نہیں کرتا چنگا کرنا تو خدایا کام ہے سو اگر تو خدا
 کا ایمان لائے تو میں خدا کا رونق دے دوں گا تو چنگا کر دے گا سو وہ صاحب کا ایمان لایا تو خدا نے اوسکو چنگا کر دیا پھر وہ صاحب پادشاہ
 پا گیا اور اوسکے پاس بیٹھا جیسا کہ بیٹھا کرتا تھا تو اوس پادشاہ نے کہا کہ کسے تیری آنکھ روشن کر دی صاحب نے کہا کہ میرا مالک نے
 پادشاہ نے کہا تیرے سوکے بھی کوئی تیرا مالک ہے صاحب نے کہا میرا مالک اور تیرا مالک خدا ہے سو پادشاہ نے اوسکو پکڑا سو ہمیشہ اوسکو لڑکا لایا
 یہاں تک کہ اوسنے لڑکے کو بتلادیا سو وہ لڑکا بٹایا گیا تو پادشاہ نے اوس سے کہا ای بیٹا تیرے جادو کا یہ مرتبہ پونچھا کہ تو اندھے اور کوڑھی کو
 چنگا کرتے لگا اور تو ایسا کرتا ہے اور دوسرا بھی حضرت نے فرمایا تو اوس لڑکے نے کہا کہ میں سیکو چنگا نہیں کرتا چنگا تو خدایا کرتا ہے سو پادشاہ نے اوس
 لڑکے کو پکڑا اور ہمیشہ اوسکو مارا کرتا تھا یہاں تک کہ اوسنے درویش کو بتلادیا سو وہ درویش پکڑا آیا اور اوس نے کہا کہ تو پکڑ جا آتا
 دینے سو اوسنے اسکا رکی سو پادشاہ ایک آڑہ منگوایا اور درویش کی چاند پر رکھا اور اوسکو چیر ڈالا یہاں تک کہ دو ٹکڑے ہو کر گر پڑا
 پھر پادشاہ کا صاحب بٹایا گیا اور اوس سے کہا کہ اپنے دینے پھر جاسو اوسنے نما سو اوسکی چاند پر آڑہ رکھا اور اوسکو چیر ڈالا یہاں تک
 کہ دو ٹکڑے ہو کر گر پڑا پھر وہ لڑکا بٹایا گیا تو اوس سے کہا کہ اپنے دینے سبک جاسو اوسنے نما سو پادشاہ نے اوسکو اپنے چند صاحبوں
 دیا اور کہا کہ اوسکو فلاں فلاں پہاڑ کی طرف لیجاؤ اور اوسکو پہاڑ پر چڑھاؤ پھر جب پہاڑ کی چوٹی پر پہنچو سو اگر یہ لڑکا اپنے دینے پھر جا
 تو بہتر ہے اور نہ دینے تو اوسکو ڈھکیں دسو سو اوسکو لیکے اور پہاڑ پر اوسکو چڑھایا تو لڑکے نے کہا کہ اے مجھ کو دن کے شر سے بچا جس طرح
 کہ تو چاہے سو پہاڑے اوکو خوب ہلایا اور لوگ گریہ اور وہ لڑکا پادشاہ پاس چلا آیا سو پادشاہ نے اوس سے کہا کہ کیا حال ہے تیرے
 ساتھیوں کا اوسنے کہا خدا نے مجھ کو دن کے شر سے بچایا سو پادشاہ نے اوسکو اپنے اور چند صاحبوں کے حوالے کیا اور کہا اوسکو لیجاؤ اور اوس
 ناؤ چڑھاؤ اور اوسکو دیکھ اندر لیجاؤ سو اگر اپنے دینے پھر جاؤ تو خوب ہے اور نہ دینے تو اوسکو دیا میں ڈال دسو لوگ اوسکو لیکے
 سو لڑکے نے کہا اے اے مجھ کو دن کے شر سے بچا جس طرح کہ تو چاہے سو اوسکو لیکر ناؤ اور نہ دینے تو کوئی تو کوئی دے اور وہ لڑکا پادشاہ
 پاس چلا آیا تو پادشاہ نے اوس سے کہا کہ تیرے ساتھیوں کا کیا حال ہے اوسنے کہا خدا نے مجھ کو دن کے شر سے بچایا پھر لڑکے نے پادشاہ سے کہا

فرمایا کہ اسکو باڑا لہو اور اسکے مارے کو دوسرے سانپ لپٹے بل کر گئے حضرت نے یہ شہزادی اس صریح معلوم ہوا کہ سانپ کا مارنا درست ہے
فصل فیما لیسیم قاعلہ الفصل میں دو حدیثیں ہیں جنکے سب پر فعل ماضی مجهول ہے **قاعلہ**
 اُن یُنَاثَ فی المَنَامِ ثَلَاثَ لَیَالٍ جَاءَ لَیْلَیَ بَابِ الْمَلَأَ فِی سَرَقَةٍ مِّنْ حَرَلٍ فَبَقِعُوا لَیْلَیَ هَٰذَا اَمَّا اَنْتَ فَكَانَ یَعْنِیْ عَن
 قَوْمِکَ فَاِذَا اَنْتَ حَیٌّ فَاقْتُلْ اِنْ یَاثَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ یُخَصِّصُہُ بِنَحَارِیْ اَوْ سَلِمَ مِنْ حَضْرَتِ عَائِشَہٗ رَوَاہِیْتُ ہِکَیْ حَضْرَتِ مَجْہُوبِ
 فرمایا کہ مجھ کو خواب میں کھلائی گئی تیریں رات مجھ کو یہ پاس فرشتے نے آتا تھا ریشمی ٹکڑے میں یون کہتا تھا کہ یہ تیری عورت ہے میں نے تیرے چہرہ
 کھولا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ صورت تیری ہی ہو تو میں کہتا تھا کہ اگر یہ خواب خد کی طرف سے ہے تو تو ایون ہی کر گیا یعنی تو میرے کراہ کر گئی
ف یہ جو حضرت نے فرمایا کہ اگر یہ خواب الی طرف سے ہے یعنی خواب کی اگر کوئی اور تعبیر نہ ہوئی تو مقرر کراہ ہو گا اس واسطے کہ یہ تعبیر خواب میں
 کچھ شبہ نہ ہو کہ رتو و نہین ہوتا ہے اُس رات لیلۃ القدر لیسیم قاعلہ ای قطنی بعض اہلی فَنَسِیْتُہَا وَیَوْمَیْ فَنَسِیْتُہَا
 فَالْتَمَسُوْہَا فِی الْعَشْرِ الْاَوَّلِیِّ اِسْلَمَ مِنْ اَبُو بَرَّہٗ رَوَاہِیْتُ ہِکَیْ حَضْرَتِ فرمایا کہ شب قدر مجھ کو خواب میں معلوم ہوئی پھر میرے بعض اہلیت
 مجھ کو دیا تو میں اسکو بھیجا گیا اور دوسری روایت یون ہے کہ میں شب قدر کو بھول گیا تو اسکو رمضان کی آخر دس راتوں میں تلاش کرو
ف یعنی مطلق راتوں میں **ق** حاکم نے اَعْطِیْتُ خَمْسًا اَلْکَیْطُ حُضُنَّ اَحَدًا مِّنْ اَکْثَرِ مَا یَاۤءُ فَبَقِیْتُ حَضْرَتِ رَاۤءِیَ
 مَسِیْنِیْۃً شَہْرَیْۃً مَّجَلَّتْ لِیْ اَلْاَکْثَرُ مِنْ مَّسْجِدٍ وَطُحُوْہَا فَاِیْمًا مَّجَلَّتْ مِنْ اَمْنِیْ اَدْرَکَہُ الصَّلٰوۃُ فَلِیْ صَلَّ
 وَاجَلَّتْ لِیْ الْفَنَاءُ وَکَمْ تَحَلَّیْ اَحَدًا قَبْلِیْ وَاُعْطِیْتُ الشَّفَاعَۃَ وَکَانَ النَّبِیُّ یُبْعَثُ اِلَیْ تَوَحُّدِہٖ خَاصَّةً وَ
 یُبْعَثُ اِلَی النَّاسِ عَامَّةً بخاری اور سلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھ کو پانچ نعمتیں ملیں گے جسے پہلے کسی نے بھی نہیں
 مجھ کو فتح نصیب ہوئی دھاک سے مہینا بھر کی راتوں اور ساری زمین میرے واسطے سجدہ گاہ اور پاک کرنے والی مقرر ہوئی یعنی ہر جگہ پانچ راتوں میں
 سو جن کو میری اہست جان نماز کا وقت دیا جائے اور پانچ سو اور حال ان سب کے واسطے غنیمت کے مال اور جسے پہلے کسی کو حال نہ تھے اور مجھ کو
 شفاعت کا تیرے عنایت ہوا اور سب بغیر فقط اپنی قوم پر بھیجا جائے گا اور میں تم عالم کے لوگوں پر بھیجا گیا **ف** یعنی ان پانچ چیزوں سے
 حضرت سب سے افضل ہے حضرت کا عرب یہ تھا کہ پادشاہ روم خون کھاتا تھا یہود و نصاریٰ کو سولہ عبادت خانے کے اور جگہ نماز پڑھنا
 درست نہ تھا اور تم کو حکم تھا کہ امت محمدی کو تمام زمین پر نماز اور تیمم کا حکم دیا اور غنیمت کا مال بھی ہی ہے کہ دوسرے ہوا اور قیامت
 میں اہل حضرت کو سوا کوئی بھی شفاعت نہ کیے گا اور مفت اقلیم کی نبوت کا تیرے کیوں حاصل نہیں ہے **ف** ابن عباس
 اُہْرَہُتْ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰی سَبْعَۃٍ اَعْظَمَ عَلٰی الْحَبَشَۃِ وَالْیَدِیْنِ وَالْاَکْبَتَیْنِ وَاَطْرَافِ الْقَدَمَیْنِ وَکَلَّا تَنْکَلِفُ
 الشَّیْءَ وَلَا الشَّعْرَ بخاری اور سلم میں عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھ کو عبادت سجدہ کرنے کا سات پانچ
 بھی پراوردونوں ہاتھوں پراوردونوں گھٹنوں پراوردونوں قدموں کے سر پراوردونوں ہاتھوں کے ہر نماز میں کپڑے اور بالوں نہ پہنیں
ف نماز میں بالوں کو جوڑا باندھنا اور کپڑے کو خاک سے بچانا کہ وہ ہوں **ف** ابوبکر نے عمر و جابر نے اُہْرَہُتْ اَنْ
 اَقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَقُوْلُوْا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ فَنَحْنُ قَالِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ عَصَمَ مِنِّیْ مَالٌہٗ وَنَفْسَہٗ اِلَّا حَقِیْقَۃً
 وَحَسَابَۃً عَلٰی اللّٰہِ بخاری اور سلم میں ابوبکر صدیق سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھ کو لوگوں سے لڑنے کا حکم ہوا
 یہاں تک کہ میں نے لا الہ الا اللہ کہیں جسے کہ لا الہ الا اللہ کہہا اور سب اپنا مال اور جان بچا یا اگر دین کی حق تلفی کا بدلہ ہو اور اسکا حساب

نہم کمالی تھی اس واسطے ایسے سخت عذاب میں گرفتار ہوا کہ آنس کر آیت ذات لیکلہ فیما میں الناطق کا کافی
 دار عقبہ بن سراج فائیدنا بطریقہ طلبہ کتاب فاقالت السقعة لکافی الدنيا والحقبة فی الاخرة
 وکان دیننا قد کتاب سلم بن اسلم سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں نے ایک سات کو دیکھا جس حالت میں کہ سوتا آدمی دیکھتا
 جیسے کہ ہم عقبہ بن افصہ کے گھر میں پہنچے ہمارے آگے ترچہ ہمارے لئے لگے اور قسم کے جس قسم کا ارباب نام ہے تو میں نے اسکی تعبیر کی
 رفت یعنی ہکو بلندی پر دنیا میں اور نیکی انجام ہے آخرت میں اور البتہ ہمارا دین بہتر اور عمدہ ہے **ف** حضرت نے یہ لفظوں
 کمالی فوت افس سے اور عاقبت عقبہ سے اور ہری طالب معلوم ہوا کہ تعبیر یہ بھی ایک طریقہ ہے کہ صرف لفظوں سے بطور فالانہ
 مطلب سمجھیں **ق** ابو ہریرہ کہ رایت عمر بن عمارہ اسکن اعجمی یجتر قصبہ فی النار کان اقل من سبک
 السواشب بخاری اور سلم بن اسلم سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں نے مخمر بن عامر راہی کو دیکھا کہ اپنی تریان گسیٹتا ہے پھر دوزخ
 میں اوتی سنا دوزخ کا چھوڑنا اول نکالا تھا **ق** ابو موسیٰ رایت فی المنام ائی اھاج من سقعة الی ان من
 بہا تھل فذھب وھل الی انھا الیما صۃ ان یجھر فاذاھی المدینۃ یشر ب ورایت فی رؤیا ہی ہذا
 ائی ہن لٹ سیفنا نقطع صدک فاذاھی ما أصیب من المؤمنین یوم احدثت من لہ آخرا
 فکاد احسن ما کان فاذاھی ما جاء اللہ بہ من الفتح واجتماع المؤمنین اسندک لا مسلم وعقلہ
 البخاری بخاری اور سلم بن اسلم سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ہجرت کرتا ہوں کہ سے اوس میں کئی
 جہاں کھجور کے درخت ہیں میرا گمان ہے امد اور ہجرت کی طرف گیا سو حقیقت میں ہجرت کا مقام تو دینہ تکھا جسکا میں بھی نام ہے اور
 میں نے اپنے اسی خواب میں دیکھا کہ میں تلوار کو ہلایا تو وہ اوپر ٹوٹ گئی تو اسکا انجام سقعتا ہوں کی شہادت ہوئی جبکہ ائمہ میں پھر
 میں نے تلوار کو دوسری بار ہلایا تو ویسی ہی ثابت ہو گئی لگے سے اچھی تو اسکا انجام یہ تھا کہ حد فتح نصیب کی اور سلبا ہوں کی عت
 قائم ہوئی یعنی چنگا اٹھ کر بعد خبر اور مکہ فتح ہوا اور اسلام کے لشکر نے زور پکڑا اس حدیث کی مسلم پوری سند بیان کی اور بخاری
 نے سند حذف کی **ف** یاکمہ اور ہجرت میں مالکہ میں مان کھجور کے درخت بہت ہیں اس سبب معلوم ہوا کہ پیغمبروں کے
 خواب سچ ہوتے ہیں لیکن تبسیر میں بھی چوک پڑ جاتی ہے ہجرت کا مقام تو حقیقت میں مدینہ تھا لیکن حضرت کا خیال اور طرف گیا
 اسی طرح حوالیا کی خواب اور کشف اکثر حق ہوتا ہے لیکن تعین میں بھول چوک ہو جاتی ہے **ق** ابن مسعود رایت عقبی وقعی
 و انما ھو فاکما عیسیٰ فاکم جس جحد عمر یضالظنہ فاکما صوفی فاکم جسیم کسب ط کا لہ من
 رجال النبط بخاری میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں نے عیسیٰ اور صوفی اور ابراہیم کو دیکھا سو عیسیٰ
 سرخ رنگ کھنکر الہ بال والا سینہ کشا ہے اور صوفی تو گندم گون اور دم سید بال والا جیسے زط کی قوم کے مرد **ف** حضرت نے
 ان زبر کو کھنجر میں کھینچا خواب میں **ق** جابر رایت آیتی دخلت الجنة فاذا بالان ميصاء امرأة ائی طلحة
 وسیمہ حشقة فقلت من هذا فقال هذا ابدال ورایت قصصا یفعل جارية فقلت لمن هذا
 قالوا العسارین الخطاب فارتدت ان ادخله فانظروا الیہ فذکرک عینک فقلت من هذا
 فبکی عمرو قال علیک اغار یارسولہ اللہ بخاری اور سلم بن اسلم سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں نے اپنے سینے

بجلا بستاؤ تو کہ اگر ایک مرد کے کسی بیچ کلیاں گھسے ہوں کیزنگ شکی گھوڑوں کے اندر کیا وہ اپنے گھوڑوں کو نہ پہچان لے تو کیا اس کا نام ہوگا
 کیوں نہ پہچانیگا حضرت نے فرمایا تو کوئی بھی قیامت میں آویسے موند اور ماتھے پاؤں پر نشن کر کے وضو کرے اور میں عرض کرے کہ اگر وہ پہچان
 پیشوا ہوں ہاں تیار کرے والا **ف** اس حدیث میں حضرت نے اپنے محرومان دیدار کو اپنا اشتیاق اظہار کر کے دلاسا دیا اور جو لوگ
 وعدہ کیا سلطان کی شہر سے زیادہ ترکوں فخر ہوگا کہ حضرت نے ان کو اپنا بھائی فرمایا **م** عرس عشوق کہ عشاق کو عزت بہت
فصل ہل انس بن مالک و حدیث میں ہے کہ سیر پر ہل ہوق جریہ کہ هل انت جریہ یعنی من ذی الحکمة
 آی الکتابہ المکتابہ الشامیۃ بخاری اکبر مسلم میں جبریر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا تو مجھ کو احست میں نے والا بھائی
 کے دھماکے سے یعنی میں کہے **ف** جبریر سے روایت ہے کہ میں میں ایک تہانہ تھا ذی الخبصہ و سکوت تھے حضرت نے بھوکو
 اوسکے ڈھانے کا حکم دیا اور یہ حدیث فرمائی میں نے بڑھ سو سوار و مان گیا اور اوسکو ڈھایا اور اوسکے پاس جریہ فزون پایا یا را بھرا کہ اسکی
 حضرت نے خبر کی حضرت نے ہمارے سٹے و خانہ خیر کی **ہ** انس بن مالک نے فرمایا کہ قال فیقول لی قال فیقول قرانی کا آجین علی النفسی کا کاشا
 منی فیقول کہ فی بنفسک البعوم شہیدا و بالکرام الکاتبین علیک شہودا قال فیقول علی فیہ
 فیقال کہ کلاہ انطیعی قال فتنظروا باعمالہ شہد فیخلی بینه و ابین الکلام فیقول بعدا لکن و شہودا
 فیصل کنت انا فیصل مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ میں کس واسطے ہنستا ہوں میں نے کہا کہ اللہ اور
 اوس کا رسول ہی خوب جانتا ہے حضرت نے فرمایا کہ سب کی گفتگو سے جو اپنے رب سے کہیگا بھوکو ہنسی آتی ہے بندہ کہیگا کہ اے میرے رب کیا تو مجھ کو
 پناہ نہیں دے چکا ہو ظلم یعنی تو وعدہ کیا ہے کہ ظلم کرو گا حضرت نے فرمایا ہذا جواب دیگا کہ ان ظلم نہیں کرتے حضرت نے فرمایا پھر بندہ کہیگا
 کہ میں اجازت نہیں دیتا اپنی جان پر مگر اپنی ذات کے واسطے یعنی مجھ پر اوس وقت الزام ثابت ہوگا کہ جب میری ذات میں کوئی قصور کی دلیل
 ظاہر ہو اور گواہی کے بغیر کسی گواہی دینے کا مجھ کو اعتماد نہیں حق تعالیٰ فرماوے گا کہ تیری ذات ہی تجھ پر گواہ ہو گی کفایت کرتی ہو اور تجھ پر
 کرام کا تبین کا گواہ ہونا کافی ہے حضرت نے فرمایا پھر مہر ہوگی اوسکے موند پر پھر حکم ہوگا اوسکے ماتھے پاؤں کے کہ وہ حضرت نے فرمایا تو اوسکے
 بکا سون کی ظاہر کیے پھر بندہ کو کلام کی اجازت ہوگی تو بندہ اپنے ماتھے پاؤں سے کہیگا کہ تمہارا خدا کی بار پڑے میں تو تمہارے ہی طرف سے
 جھگڑا کرتا تھا یعنی تمہارا ہی پانا دور رخ مجھ کو منظور تھا سو تم آپ ہی گناہ کا اقرار کر کے دوزخ میں گرتے ہوق اسامہ بن زید
 هل انت لکنا عقیل جہنم کا بخاری اور مسلم میں اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا ہمارے واسطے عقیل نہ کہ مجھ پر
ف اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ حضرت جہہ الوداع میں گئے کہ قریب پہنچے تو میں نے عرض کی کہ اپنے سکانات کس مکان میں حضرت نے
 اور میں نے اپنے مکان میں باعلیٰ نے کہ جعفر طیار سے کہ حضرت نے حدیث فرمائی ابو طالب کے چار بیٹے تھے عقیل و طالب و جعفر طیار اور علی
 جب حضرت نے مکہ سے مدینہ میں ہجرت کی تو علی رضی اور جعفر طیار نے حضرت کا ساتھ دیا سو اسٹے کہ سلمان ہو چکے تھے اور عقیل اور طالب
 ایمان لائے تھے اس سب سے کہ میں رہ گئے اور اپنے باپ کے وارث ہوئے اور سکانات بھی ڈالے امام عظمہ کے نزدیک کے سکانات کا پتہ نہ تھا
 اور یہ حدیث انکی دلیل ہے **ہ** ابو ہریرہ کہ هل انت لکنا عقیل طہنا واللہ ما یخفی عانی و لکی عکرو ولا خشیو
 ولانی کا کہ انھوں نے سرائے ظہر میں مسلم میں جبریر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم مجھ سے میرا سناؤ اور میری

خدا کی قسم مجھ پر نگار کر کوع اور شوع چھپا نہیں ہوتا اور ضرر میں نہ کو دیکھتا ہوں لیکن شیخ **ف** جماعت میں بعضہ نے مسلم
 اور بے نماز نہ رہتے رکوع اور سجود اور صنف میں برابر کھڑے ہونے سے غفلت کرتے تھے جس کے چیرٹ فرمائی تاکہ اس کے بازو میں
 حدیث معلوم ہو کہ حضرت جیسے سٹے سے کھٹے تھے ویسے ہی لپٹ لپٹ سے معجزہ تھا حضرت **ق** اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ
 مَا أَرَى قَالُوا قَالَ قَائِلٌ كَادَى مَوَاتِجُ الْهَوْنِ خِلَالَ بَيْعَتِكُمْ لَمَوَاتِجِ الْقَطْرِ **قَالَ** لَمَّا أَكْشَرَفَ
 عَلَى أَطْحَقِ أَطْحَقِ الْمَدِينَةِ بخاری اور سلم بن ایسا میں زید روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ کیا تم دیکھتے ہو جو میں کھٹتا ہوں
 لوگوں کو کہ انہیں حضرت نے فرمایا کہ میں کھٹتا ہوں تمہارے گھروں کے اندر فتنہ فساد کے مقامات کو جیسے سٹے کرنے کے مقامات معلوم ہو ہیں
 یہ حضرت او سوقت فرمایا جب کہ سینے کے کسی قلعے سے جہاں کا تھا **ف** اس حدیث میں اون فسادوں کی خبر جو جو میں نے حضرت کے بعد
 ہوئے جیسے حضرت عثمان کی شہادت اور زید کے وقت کا قتل **خ** ابُو ہریرہؓ کہ ہل نہ سکتے طبع اذا خرج الجاهد ان تترك
 مَسِيحًا لَكَ فَيَقُومُ وَلَا تَقْلُدُ وَلَا تَصُومُ وَلَا تَقْطُرُ **قَالَ** لِرَجُلٍ قَالَ لَهُ دُرِّيُّ عَلَى عَمَلٍ تَعْدِلُ الْجِهَادَ
 بخاری میں ابُو ہریرہؓ روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ کیا تجھے ہو سکتا ہے جو غازی جہاد کو نہ کھلے کہ تو اپنی مسجد میں داخل ہو سو نماز میں کھڑا
 اور کسی نماز نہ پڑھو گا اور روزہ رکھے اور بھی تو یہ حضرت اوسؓ سے فرمایا جسے حضرت کہنا کہ مجھ کو وہ عمل بتلا جو جہاد کے برابر ہو **ف** ابُو ہریرہؓ
 تو ہر وقت شب و روز نماز پڑھا کرے اور ہمیشہ بلا غدر روزہ رکھا کرے تو البتہ جہاد کے برابر ثواب پاوے لیکن آدمی یہ نہیں ہو سکتا تو جہاد بڑا
 کوئی عبادت نہیں مگر **ه** ابُو ہریرہؓ کہ ہل نہ سکتے الذبابة بالصلوة قال نعم قال فاجب **قَالَ** لِرَجُلٍ جُلَّ اَلْجَلَّ حَتَّى
 قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَيْسَ لِي قَائِدٌ يُعْقِدُنِي إِلَى الْمَسْجِدِ سَأَلَهُ أَنْ يُرَخِّصَ لِي فِي كَيْفَاةٍ فَرَحَصَ لَهُ فَلَمْ يَأْمُرْ بِهِ عَاهِدًا
 مسلم میں ابُو ہریرہؓ روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ کیا تو نماز کی اذان سنتا ہی سائل نے کہا کہ نا حضرت فرمایا تو مسجد میں حاضر ہوا کہ حضرت
 اندر سے نکلے کہا جب کہ اوسنے کہنا یا رسول اللہ میرے پاس کوئی لاف والہ آدمی نہیں جو مجھ کو مسجد میں لائے اور اوسنے کہا کہ حضرت اوسکو
 اجازت میں تو اپنے گھر میں نماز پڑھ لیا کرے تو حضرت اوسکو اجازت دی جب پھر آیا تو حضرت اوسکو بلایا پھر حدیث فرمائی
ف اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جماعت واجب ہے جب اندھے کو باوجود ہڈی کے ترک جماعت کی اجازت نہ ہوگی تو صحیح مسلم کو
 کیونکہ نبویؐ کی امام عظمیٰ کے نزدیک جماعت سنت ہو کہ وہ یہی واجب ہے قرب ہو اور امام شافعی کے نزدیک فرکاف ہے **و** ابُو ہریرہؓ کہ
 وَأَبُو سَعِيدٍ هَلْ تَضَاوَنَ فِي الْقَبْرِ لِكَلِّهِ النَّبَذَ قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَهَلْ تَضَاوَنَ فِي الشَّمْسِ
 لَيْسَ لَكُمْ وَلَهَا سَوَابٌ قَالُوا لَا قَالَ فَأَنْتُمْ تَرَوْنَهُ كَذَلِكَ يَجْمَعُ اللَّهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فَيَقُولُ مَرْكَانَ
 يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتَّبِعْهُ فَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الشَّمْسَ الشَّمْسُ يَدْعُ مَرْكَانَ يَعْبُدُ الْقَمَرَ الْقَمَرُ سَوَّبُ شَيْءٍ
 مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الطُّوَّ اعْبُدِ الطُّوَّ اعْبُدِ هَذِهِ الْأَكْثَرُ فَيَضَامَانِ فَيَقُولُ مَا فَيَا أَيُّهَا اللَّهُ فِي صُورَةٍ
 عَنِ صُورَةٍ الَّتِي يَحْفَرُونَ فَيَقُولُ أَنَا تَكْرِي فَيَقُولُونَ نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ هَذَا مَا كُنَّا نَحْفَرُ يَأْتِي نَارُ رَبَّنَا
 فَإِذَا جَاءَ نَارُ رَبَّنَا عَرَفْنَا فَيَا أَيُّهُمْ اللَّهُ فِي صُورَةٍ الَّتِي يَحْفَرُونَ فَيَقُولُ أَنَا تَكْرِي فَيَقُولُونَ أَنَا
 رَبُّنَا فَيَقُولُونَ وَلَيْسَ بِالصَّحَابِ أَطْبَقَ بَيْنَ خَلْفَتَيْ جَهَنَّمَ فَكُونَ أَنَا وَأَمْتِي أَقَالَ مَنْ يُحِبُّنَ وَكَهْ يَكُونُ
 يَوْمَئِذٍ إِلَّا الرَّسُولُ وَدَعْوَى الرَّسُولِ يَوْمَئِذٍ مُسْلِمٌ سَلِمُوا فِي جَهَنَّمَ كَلَّا لَيْتَ مَسْئَلُ

ظاہر ہوگا تو اس کے اعتقاد کے موافق ہی سو فرما دیگا کہ میں تمہارا رب ہوں تو مسلمان کہیں گے یا تو ہمارا رب ہو سو اس کا اتباع کرے گا
 دوزخ کی پشت پر اتر کر اٹھا دیا گیا تو میں اور میری امت سے پہلے عبور کرے گی اور سو کہیں گے غیور کہ اوس کی نبی بول سکیگا
 اور غیور کہ اوس کی نبی بول سکیگا کہ اسی بناہ اور دوزخ میں آکر ہے میں جیسے سعدان کے کانٹے سعدان ایک جہاں کا نام
 اوس کے کانٹے میں ہے جو حضرت فرما کیا ہے سعدان کے کانٹے دیکھے ہیں صحابہ کما بان یا رسول اللہ حضرت فرمایا تو دوزخ
 آکر ہے بھی سعدان کے کانٹوں کی طرح میں مگر یہ کہ سو خدا کو ہی نہیں جانتا کہ کتنے بڑے ہیں قرشتے اون آکر وں لوگوں کو دوزخ
 اندر پہنچا دیں گے ان کے بعد اعمال کے سبب سے بعض آدمی تو اپنے عمل سے ہلاک ہو جاوے گا اور بعض آدمی موات احیات پائے گا
 یہاں تک جب حق تعالیٰ بندوں کے فیصلے سے فراغت کرے گا اور جا ہیگا کہ کھلا دوزخ والوں میں اپنی رحمت جس کو چاہے تو فرستے گا
 حکم کرے گا کہ دوزخ اور سکون کا لین جسے خدا کے ساتھ کچھ شکر نہ کیا ہو جسے خدا کی رحمت کا ارادہ کیا ہو جو کہ لا الہ الا اللہ کہتا ہو تو فرستے
 گا کہ دوزخ میں رہ جائے اور سکون کے لئے انسان سے بچا دے گا کہ آدمی کو جلاؤ الیٰکی مگر سب کے نشان کہ خدا دوزخ پر بھیجا کا نشان
 ظہر کیا ہی تو دوزخ سے نکلا جاوے گا بلکہ میں نے پھر ان پر آجیاں چھڑکا جاوے گا تو اوس سے وہ جو اوتھیں گے جیسے باقی بہانے کو دے رہے ہیں وہ
 ہم اوتھنا ہی پھر حق تعالیٰ بندوں کا فیصلہ کر چکا اور ایک دم باقی رہ جاوے گا دوزخ کا سامنا کرے ہوئے اور وہ اہل ہشت میں سے
 ہیجھے ہشت میں داخل ہوگا تو وہ کہے گا اے میرے رب میرا ہونہ دوزخ کی طرف سے پھیر کر اوس کی بہنو بھجوتے گئے دیا اور اوس کی لپٹ میں بھجو
 جلاؤ الا ہو خدا دعا کیا کہ یہاں تک خدا اوس کو دعا کرنا چاہے پھر حق تعالیٰ فرماوے گا کہ اگر میں تیرا سوال پور کر دوں اس کے سوا
 تو کچھ اور بھی سوال کرے گا سو وہ شخص کہ میں اس کے سوا کچھ نہ مانگوں گا سو میرے لئے مانگنے کے قول قرار کرے گا جس طرح کہ خدا چاہے گا تو
 اوس کے ہونہ دوزخ کی طرف سے پھیر دے گا سو جب کہ ہشت کا سامنا کرے گا اور اوس کو کہیں گے خدا چاہے گا پھر کہے گا اے میرے رب
 اے بڑھاد ہشت کے دروازے پر آؤ حق تعالیٰ اوس فرماوے گا کہ کیا تو قول قرار نہیں کر چکا ہے سوال کر چکا ہے اور سوال کر چکا ہے اور سوال
 ای آدمی کیا ہی دعا باز ہو تو وہ کہے گا اے میرے رب اور خدا کے مانگے گا یہاں تک کہ حق تعالیٰ اوس فرماوے گا کہ میں تیرا سوال پور کر دوں
 اوس کے سوا تو اور کچھ بھی مانگے گا تو وہ کہے گا تیری عزت کی قسم کہ نہ مانگوں گا سو میرے لئے مانگنے کے قول قرار کرے گا تو خدا اوس کو ہشت کے
 دروازے پر دے گا سو جب ہشت کے دروازے پر کھڑا ہوگا تو تمام ہشت اوس پر نمود ہو جاوے گی سو اوس کو نظر آوے گا جو کچھ اوس نے دوزخ میں فرستے
 تو چپ رہے گا جتنا کہ خدا چاہے گا پھر کہے گا اے میرے رب اب مجھ کو ہشت میں داخل کر تو حق تعالیٰ اوس فرماوے گا کہ کیا تو قول قرار نہیں کر چکا ہے کہ میں
 نہ مانگوں گا تیرا سوال آدمی کیا ہی دعا باز ہو تو وہ کہے گا اے میرے رب میں تیری خلق میں سے نہیں ہوں گا سو میں نہ دعا کیا کہ یہاں
 یہاں تک خدا اوس رضی ہو جاوے گا سو جب کہ خدا اوس کو فرماوے گا کہ اب ہشت میں سوچنے پر ہشت میں جاوے گا تو حق تعالیٰ اوس
 فرماوے گا کہ کسی چیز کی آرزو کر تو وہ مانگے گا لینے سے اور نہ مانگا پھر کہ یہاں تک اوس پر کرم ہوگا کہ حق تعالیٰ اوس کو یاد دلاوے گا تو کہے گا کہ
 فلاں چیز اور فلاں چیز مانگ یہاں تک کہ جب اوس کی شب بھر رخصت ہو چکیں گی حق تعالیٰ فرماوے گا کہ میرے سبب ال پور ہوئے اوس کے
 ساتھ اپنا اور بھی اس حدیث سے تفصیل تمام روایت اسی قیامت میں ثابت ہوئی اور یہی مذہب اہل سنت و جماعت کا
 جن لوگوں کی قسمت میں نعمت ہمارے میں و اسکی انکار کرنے میں لیکن اعتقاد ضرور کرنا چاہیے کہ حق تعالیٰ شکل اور جسم سے پاک ہے اور
 دیر کی کیفیت سے کو نہیں معلوم جس طرح کہ حق سبحانہ ہو کہ دیکھتا ہی اور جنت کا مقصد نہیں اوس کی طرح لینے ہے جنت کھلا ہے پھر حق تعالیٰ

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ تَبَعَاتِي فِي بَيْتِي تَصْنَعُ مِنْهُ قَالَ قُبِعَتْ بَعَثْتُ إِلَى بَنِي عَنَسٍ وَكُنْتُ ذَلِكَ الرَّجُلُ فَيُحْمِلُ مَسْلَمَ
 ابوشيراز روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو اس کو دیکھ لیا ہے اس واسطے کہ انصار کی آنکھوں میں کچھ بول یعنی چھوٹی یا کبھی آگھہ ہوتی ہے
 چھوٹی اوس سے کہ جس نے حضرت کو خبر دی کہ سینے ایک انصاری عورت سے نکاح کیا تو اوس نے کہا میں اوس عورت کو دیکھ چکا ہوں جس نے فرمایا
 کہ تھے مہر بڑا اوس سے نکاح کیا اوس نے کہا ایک سو ساٹھ درم پر تو حضرت نے فرمایا کہ ایک سو ساٹھ درم پر مہر باندھا کو یا کہ لوگ میں نے اسی کو
 چاندی کھود لیتے ہو سہار باس ہندو چھوٹے ہیں لیکن غفر ربہ کہ کچھ جو کسمی و شین جھینگے وہ ان کچھ کو فائدہ ہوگا راوی کہ جس نے حضرت سے
 بنی عیس کی قوم پر درود بھیجا اور اوس کو اوامین بھیجا **ف** معلوم ہوا کہ جس عورت سے نکاح کا ارادہ کرے اس کو دیکھ لے تاکہ اگر
 افسوس نہ کرے اور طلاق کی نوبت نہ پونچے اور اسی سبب نقصان بیان کر دینا بھی درست ہے اور معلوم ہوا کہ آدمی اپنے مقصد سے
 زیادہ ہر شے باندھ لے اسی سے حضرت نے اسی کتاب کیا لیکن انرا کہ مہر و سکا بنا کر وفاق **ابن عسمر** ہر حال میں جو شے ملے وہ
 رَجُلٌ كَمَا تَقُولُ لَكُمْ اَلَا تَسْمَعُونَ مَا قَوْلُ فَسَالَهُ لَمَّا وَقَفَ عَلَى قَلْبِهِ هَلْ لَكَ
 بخاری اور مسلم عبد بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا تم نے سچ پایا جو تم سے تمہارے نے دیکھا ہے حضرت نے فرمایا کہ
 لوگ ابھی سنتے ہیں جو میں کہتا ہوں حضرت نے اوقت فرمایا جبکہ ہر کو میں پر کھڑے ہوئے **ف** جب جنگ بدر میں مسلمانوں
 فتح ہوئی تو شہر کا فرقتا ہوئے اور شہر کے گئے حضرت نے اونی لاشوں کو کوئین میں ڈلوادیا جس پر یہ حدیث مشہور ہے
فصل فی فعل الاھم اس فصل میں دو حدیثیں ہیں جن کے سر پر فصل ہے اور اس کا ترجمہ جابو سعید انصاری نے کیا ہے
 وَلِيَا تَقُولُ كَيْفَ تَقُولُ بَعْدَ كَذَا بخاری میں ابوشعبہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم میری اقتدار اور چاہا کہ تمہاری اقتدار میں
 جو تمہارے بعد میں **ف** بعض اصحاب صفت سے چھپے کھڑے تھے حضرت نے فرمایا کہ لگے برہو پھر یہ حدیث فرمائی یعنی اول صفت کو کہ
 نماز میں میری پیروی کریں اور دوسری صفت وہ پہلی صفت والوں کی اقتدار میں اسی طرح آخر تک حضرت کا حصول تھا کہ ہوشیار اور امان
 کو صفت اول میں کھڑے تھے تاکہ حضرت کے آداب نماز کے سیکھیں اور غیروں کو سکھادیں **ق** **عَلَى الثَّوَارِ وَضَعَهُ خَالِجٌ فَإِنْ لَمْ يَضَعْ**
خَالِجٌ مَثَلَهُ كَمَا كَانَ فَجُدُّوْكَ مِنْهَا قَالَهُ لَعَلِّي وَاللَّيْلُ بَيْنِي وَالْمَقْدَادُ وَيَوْمَ لَا تَطْلُقُوا حَتَّى تَأْتُوا
رَوْضَةَ خَالِجٍ قَالَهُ لَعَلِّي وَأَيُّ مَرْنَدٍ لَعَلِّي وَاللَّيْلُ بَيْنِي وَالْمَقْدَادُ وَيَوْمَ لَا تَطْلُقُوا حَتَّى تَأْتُوا
 فرمایا کہ جاؤ شفتا لو کہ باغ میں سونہرے دروازے کے پاس ایک عورت شہر سوار ہو اس کے پاس خط ہو سواوس سے اس خط کو لے کر حضرت نے علی رضی اللہ عنہ
 اور شہر آد فرمایا اور دوسری روایت یوں ہے کہ حضرت نے علی رضی اللہ عنہ اور ابو مرثد اور زبیر سے فرمایا چلو یہاں تک کہ شفتا لو کہ باغ میں جاؤ
ف یہ عورت جاسوسی کا خط مینے سے لے لے لے جاتی تھی حضرت کو وحی معلوم ہوا اس واسطے اصحاب کو بھیج کر خط چھنوا لیا ابی انص
 مفصل ہو چکا **ق** **ابن عباس** سے انصاری نے یہ کتاب لکھ کر کہا **بَاكَا لَا تَضَلُّوا بَعْدَ ذَاكَ** **قَالُوا لَيْسَ فِي مَرْجُو**
 بخاری اور مسلم عبد بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے پاس کل غذا لو کہ میں تمہارے واسطے نوشتہ لکھ دوں تاکہ اوس شہر کے
 بعد تم کو بھیج دوں حضرت نے اپنے مرض الموت میں فرمایا **ف** بخاری میں عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ نبی شنبہ کے چھرت کی ہڈی
 سخت ہوئی اور ردغالب ہو تو حضرت نے فرمایا لاؤ میں تم کو کاغذ لکھ دوں کہ اوس کے بعد تم ہرگز مختلف اور حیران نہ ہو تو اصحاب نے کاغذ لائے
 نہ لائے میں گفتگو کی پھر اصحاب نے کہا کہ حضرت کا کیا حال ہو رہا ہے تو زبان کیا ہے قابو ہو گئی ہے اس کو حضرت سے تحقیق کرو پھر حضرت نے اس کی

اور پھر مل گیا یہی غذا و مشروب اگر گریز و قیامت تک اور جن کو تو نے گزشتہ میں دیکھا و حرام کار لوگ ہیں اور جو کچھ نہیں
 دیکھا وہ خود خورد و شراب و کھانے و پینے کی چیزیں ہیں جو کہ تو نے فراموش کی ہیں اور جو کہ تو نے فراموش کی ہیں اور جو کہ تو نے فراموش کی ہیں
 کی اولاد ہیں اور جو کہ تو نے فراموش کی ہیں اور جو کہ تو نے فراموش کی ہیں اور جو کہ تو نے فراموش کی ہیں اور جو کہ تو نے فراموش کی ہیں
 اور یہ گھر تو شب و روز کا گھر ہے اور یہ گھر تو شب و روز کا گھر ہے اور یہ گھر تو شب و روز کا گھر ہے اور یہ گھر تو شب و روز کا گھر ہے
 کہ سیر اور پیدل سفر اور دوسری روایت میں ہے کہ سیر اور پیدل سفر اور دوسری روایت میں ہے کہ سیر اور پیدل سفر اور دوسری روایت میں ہے کہ سیر اور پیدل سفر
 میں کہ گھر میں ہے اور جو کہ تو نے فراموش کی ہیں اور جو کہ تو نے فراموش کی ہیں اور جو کہ تو نے فراموش کی ہیں اور جو کہ تو نے فراموش کی ہیں
 کی چیزیں ہیں اور جو کہ تو نے فراموش کی ہیں اور جو کہ تو نے فراموش کی ہیں اور جو کہ تو نے فراموش کی ہیں اور جو کہ تو نے فراموش کی ہیں
 حق ہے کہ اس کو اس کا حق ہے اور جو کہ تو نے فراموش کی ہیں اور جو کہ تو نے فراموش کی ہیں اور جو کہ تو نے فراموش کی ہیں اور جو کہ تو نے فراموش کی ہیں
 حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یہ پتہ ہے اور جو کہ تو نے فراموش کی ہیں اور جو کہ تو نے فراموش کی ہیں اور جو کہ تو نے فراموش کی ہیں اور جو کہ تو نے فراموش کی ہیں
 میں احد کہ یقیناً اللہ کے لئے ہے اور جو کہ تو نے فراموش کی ہیں اور جو کہ تو نے فراموش کی ہیں اور جو کہ تو نے فراموش کی ہیں اور جو کہ تو نے فراموش کی ہیں
 اللہ علیہ وسلم کی روایت میں ہے کہ حضرت فرمایا کہ میں نے اپنے شیخ سے سنا کہ آج رات کو میری بیوی نے ہوس اور فحش سے کہا
 کہ میں نے حضرت فرمایا تو اس کی قبر میں اور میری قبر میں ہے اور جو کہ تو نے فراموش کی ہیں اور جو کہ تو نے فراموش کی ہیں اور جو کہ تو نے فراموش کی ہیں اور جو کہ تو نے فراموش کی ہیں
 اور حضرت قبر پر بیٹھے تھے اور ان کو بارش کی قبر میں ہے اور جو کہ تو نے فراموش کی ہیں اور جو کہ تو نے فراموش کی ہیں اور جو کہ تو نے فراموش کی ہیں اور جو کہ تو نے فراموش کی ہیں
 معلوم ہوا کہ قبر میں داخل ہونا اس کا افضل ہے جسے اوس رات کو صحبت کی ہو وہی رات کو صحبت کی ہو وہی رات کو صحبت کی ہو وہی رات کو صحبت کی ہو وہی رات کو صحبت کی ہو
قَالَ لَنْ يَجْلِيَ اَرَادَ اَنْ يَتَنَقَّحَ الْمَرْأَةُ الَّتِي عَزَّضَتْ نَفْسَهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
 بخاری اور مسلم میں ہے کہ حضرت فرمایا کہ کیا مجھ کو کچھ قرآن یاد ہے حضرت نے اوس سے فرمایا جس نے اوس سے فرمایا کہ کچھ
 اللہ کی کتاب ہے اور جو کہ تو نے فراموش کی ہیں اور جو کہ تو نے فراموش کی ہیں اور جو کہ تو نے فراموش کی ہیں اور جو کہ تو نے فراموش کی ہیں
 دوسرے شخص سے کہ دیا اور میری قبر کی رات کو صحبت کی ہو وہی رات کو صحبت کی ہو وہی رات کو صحبت کی ہو وہی رات کو صحبت کی ہو وہی رات کو صحبت کی ہو
قَالَ لَنْ يَجْلِيَ اَرَادَ اَنْ يَتَنَقَّحَ الْمَرْأَةُ الَّتِي عَزَّضَتْ نَفْسَهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
 حضرت شریف بن یوسف فرمایا کہ میں نے اپنے شیخ سے سنا کہ آج رات کو میری بیوی نے ہوس اور فحش سے کہا
 یاد ہے کہ میں نے اپنے شیخ سے سنا کہ آج رات کو میری بیوی نے ہوس اور فحش سے کہا اور جو کہ تو نے فراموش کی ہیں اور جو کہ تو نے فراموش کی ہیں اور جو کہ تو نے فراموش کی ہیں اور جو کہ تو نے فراموش کی ہیں
 شعر میں ہے کہ میں نے اپنے شیخ سے سنا کہ آج رات کو میری بیوی نے ہوس اور فحش سے کہا اور جو کہ تو نے فراموش کی ہیں اور جو کہ تو نے فراموش کی ہیں اور جو کہ تو نے فراموش کی ہیں اور جو کہ تو نے فراموش کی ہیں
 اوکو سنا ہے کہ میں نے اپنے شیخ سے سنا کہ آج رات کو میری بیوی نے ہوس اور فحش سے کہا اور جو کہ تو نے فراموش کی ہیں اور جو کہ تو نے فراموش کی ہیں اور جو کہ تو نے فراموش کی ہیں اور جو کہ تو نے فراموش کی ہیں
 اکثر شعراء کا کہ اشعار میں بعض مضمون تو نہایت خوب اور استہانہ زبان سے نکلتے ہیں لیکن دل سیاہ شعر گو زبان تیری ہر افشانہ
 ہر ایک کی سیاق میں ہے اور جو کہ تو نے فراموش کی ہیں اور جو کہ تو نے فراموش کی ہیں اور جو کہ تو نے فراموش کی ہیں اور جو کہ تو نے فراموش کی ہیں
قَالَ لَنْ يَجْلِيَ اَرَادَ اَنْ يَتَنَقَّحَ الْمَرْأَةُ الَّتِي عَزَّضَتْ نَفْسَهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
 احسن کا کہ آج رات کو میری بیوی نے ہوس اور فحش سے کہا اور جو کہ تو نے فراموش کی ہیں اور جو کہ تو نے فراموش کی ہیں اور جو کہ تو نے فراموش کی ہیں اور جو کہ تو نے فراموش کی ہیں
 اَوَانِي نَقَالَ لَهُ عَلَى اَرْبَعِ اَوَانٍ كَابُهَا تَخْتَوِي الْفَضَّةَ مِنْ عَرَضِ هَذَا الْجَبَلِ مَا عِنْدَنَا مَا نَمْلِكُهَا وَلَكِنْ

تحقیق کرنے لگا تو حضرت نے فرمایا اب مجھ کو نہ چھیڑو جس میں اب میں مشغول ہوں اس سے بہتر یہی جسکو تم پوچھتے ہو اور حضرت نے انکو مین
چینی کی وصیت کی ایک نوید کہ مشرکین عرب کے پاس سے کمال دہجیہ آوردوسری یہ کہ الجیو سے سلوک کرنا جیسے میں کرتا تھا راوی نے
کہا تیسری چیز مجھ کو یاد نہیں ہی بعضہ حملے کہا ہی کہ تیسری بات یہ تھی کہ اُسامہ کالشکر تیار کر کے شام میں بھیجا اور بخاری میں
ابن عباس سے دوری ایتین ہر کہ جس نے حضرت کا غذا لگتا تو بعضہ صحابہ لکھا کہ حضرت پر دردی شدت ہو اور تھکے پاس آج موجود
ہو خد کی کتاب کفایت کرتی ہو یعنی لکھنا چند ان روز نہیں اور بعضوں نے لکھا کہ کاغذ لاؤ **ف** شیعہ اس مقام میں رو
طلعنہ کرتے ہیں کہ انھوں نے کاغذ حضرت کو نہ لکھنے دیا نافرمانی کی اور کہا کہ ہر کو قرآن کفایت کرتا ہی اوسکایہ جواب ہر کہ تمہارے حکم
قبور بنو عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا مقام نہیں اوسا ہے کہ اوسوقت حضرت کی کوٹھری میں اکثر صحابہ جو تھے علی رضی اللہ عنہ
انور میں مل تھے اور حضرت نے سب ضرر سے کاغذ لکھا تھا اگر شکر کاغذ نہ لگتا تھے تو علی کا ہاتھ سے پڑھتا تھا حضرت کے یہاں سوا قرآن کے کسی
چیز کے لکھنے کا دستور نہ تھا اور قرآن سب پورا ہو چکا تھا اوسا وسطہ صحابہ کو تامل ہوا تھا اور بعد لکھنے کے حضرت سے پوچھا تھا لیکن حضرت
نے نہ فرمایا اس سے معلوم ہوتا ہی کہ کوئی امر واجب نہ تھا اگر واجب نہ تھا تو حضرت سکوت کرتے اوسا وسطہ کہ تبلیغ احکام کی حضرت پر
تھی علاوہ اسکے حضرت بعد اس گفتگو کے پانچ دن زندہ رہے اگر لکھنا واجب نہ تھا تو دوسرے وقت اسکو ضرور لکھواتے بلکہ صاف معلوم ہوتا
کہ جن میں چیزوں کی حضرت نے وصیت کی انھیں لکھواتے اور یہ جو عمر فاروق رضی اللہ عنہ کہ لکھا کہ ہر کو قرآن کفایت کرتا ہی اوسکایہ طلب نہیں کہ سوا
قرآن کے حضرت کی حدیث کی بھی حاجت نہیں بلکہ اوسکا یہ طلب ہے کہ سب کے بعد قرآن میں اُکملت لکھ دیکھتم کی آیت اور میری یعنی تمہارے
دین کا پورا کر لیا یعنی اب کوئی تازہ حکم دین کا باقی نہیں باقرآن اور حدیث میں دین کی تفصیل ہو چکی اوسا وسطہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ حضرت کو
عیشیت بیماری میں لکھوانے کی تکلیف دینا مناسب نہ لکھا اسکو نافرمانی نہیں کہتے بلکہ یہ میں محبت اور خیر خواہی ہی اوسا وسطہ کہ دستور
کہ بیماری میں اپنے بزرگ اور عزیز کو شفقت سے بچاتے ہیں چنانچہ اگر اوستاد یا مراد شاگرد کو سبق پڑھانے کے واسطے بلوے تو شاگرد خیال اٹھا
تخلیف کے سبق لکھا کر تا ہی نہ نافرمانی نہیں سراسر محبت اور دل سوزی ہی شہر چشم ہاندیش کہ نہ باد عیش ناید ہنرش در نظر
ق عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا لَمَّا كَانَ يَوْمَ الْفَتْحِ أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةَ وَرَأَى فِيهَا خَاتَمَ الْوَقْدِ فَقَالَ
يَعْنِي رَجُلًا اسْتَأْذَنَ عَلَيْكَ بِخَارِيٍّ أَوْ سَلَمٍ مِنْ حَضْرَتِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا رَوَيْتُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
فَرَمَا بِأَوْسُكَو آتَى دُوسُورًا بِأَيْتَانِ قَوْمٍ كَالِئِنِّي ابْنِي قَوْمِ بْنِ رَأْدَى بَوَايُونَ فَرَمَا بِأَيْتَانِ قَوْمِ بْنِ رَأْمَدٍ بَوَايُونَ دُوسُورًا رَوَيْتُ عَنْ
كَابْنِ قَوْمٍ كَبَرًا بِأَيْتَانِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا رَوَيْتُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا رَوَيْتُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
حَضْرَتِ أَوْسُكَو اجازت ہی اور فرمایا کہ بڑا آدمی ہے جب حضرت پاس میں تھا تو حضرت نے اوس سے خوش خلقی کی اور کشادہ پیشانی سے کلام کیا
سینے کا کہ حضرت آپ نے اوسکو بڑا کہا تھا پھر جب آیا تو حضرت نے اوس سے اخلاق کیے تو حضرت نے فرمایا کہ اے عایشہ مجھ کو تو نے بخلق و خوش گو
کہ پایا تھا بدترین خلق سے خدا نزدیک شخص پر قیامت دن جسکی کوک تعلیم تواضع کریں اوسکی بدی اور خوش گوئی کے قریب سے حدیث
معلوم ہو کہ بد ذات آدمی کی عزت اور توقیر کرنا اپنی حفظ آبرو کے واسطے درست ہی اور فاسق کی جو بے وقوفی کرتا ہو غیبت کرنا درست نہ
نما اور لوگوں اوسکا حال سنا کر عبرت پڑیں **ق** عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا لَمَّا كَانَ يَوْمَ الْفَتْحِ أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةَ وَرَأَى فِيهَا خَاتَمَ الْوَقْدِ فَقَالَ
يَعْنِي رَجُلًا اسْتَأْذَنَ عَلَيْكَ بِخَارِيٍّ أَوْ سَلَمٍ مِنْ حَضْرَتِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا رَوَيْتُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا رَوَيْتُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

اسو اسے کہ بخیلی نے تم سے اگلے لوگوں کو ہلاک کیا **ف** جب آدمی پر عمل غالب ہو اور کو بھی نہ ہو سکیا تو فرض ہے کہ کیا اسے
 لائق مذہب ہو **ا** عایشہ راضیہ النکاح و ائیسق شقی تھی کہ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت ہے کہ حضرت
 فرمایا کہ جو روزنہ سے کھجور کی بچانک بنی کر سوس **ف** یعنی کمتر خیرات بھی روزنہ سے بجاتی ہو وہاں کھجور بنی کر اٹھو
 اللہ عنہن قالوا وما الاذعان قال الذي يتكلم في طريقي الناس او في ظليهم مسلم بن جریر
 روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو روزنہ سے کھجور کی بچانک بنی کر سوس **ف** کہ وہ کام لعنت کر دے واکون ہیں حضرت نے فرمایا جو آدمی
 کہ لوگوں کی راہ میں جہاد فرمے یا ان کے شے کے مقابلہ میں **ف** راہ اور سایہ دار درخت کے نیچے جہاد فرمے یا ان کے شے کے مقابلہ میں
 اسو اسے لوگ اس پر لعنت کرتے ہیں یہ کہتے ہیں کہ اس نے تم کو اللہ کی ع و الشجی کہ قو الذي نفسي بيدك اني
 لا اراكم من بعد ظهره اذا صار كمنه و اذا ما سجدتم لله سجدة يرفع الله عنكم بها مائة الف حسنة روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر ایک کو
 اور سجدہ کیا کہ سو قسم ہو اوس ذات پاک کی جسکے قابو میں میری جان ہے کہ البتہ میں اپنے پس پشت سے دیکھتا ہوں تم کو جب کوع
 کرتے ہو اور سجدہ کرتے ہو **ف** بعضہ ہا کے لوگ نو مسلم رکوع اور سجدہ میں جلدی کرتے تھے حضرت نے یہ حدیث فرمائی کہ انہیں
 اثبت احدًا فانما عليك ثبتي و صديق و شقيقان و من وى فمما عليك ان لا تبي او صديق او شقيق
 و كان عليه النبي صلى الله عليه و آله وسلم و ابو بكر و عمر و عثمان رضي الله عنهم بخاری ابن انس سے
 روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم جاؤ اؤ جمعہ تو پیغمبر ہی ہو اور صدیق اور دو شہید اور دوسری روایت میں یون ہے کہ ہر دو سوا
 پیغمبر یا صدیق یا شہید کوئی نہیں اور احد کے بہار پر حضرت نے اور ابو بکر صدیق اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم **ف** حضرت نے
 اصحاب کے ساتھ احد کے بہار پر تھے سوا و سکو جنبش ہوئی حضرت نے یہ حدیث فرمائی چنانچہ بہار ختم کیا یہ مجھ سے کہ جیسا حضرت نے فرمایا
 ویسا ہی ہوا کہ حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ شہید ہو چنانچہ مشہور ہے جنبش بہار کی ازراہ افتخار تھی کہ ایسے بزرگواروں و سکو شہید کیا
ف ابو ہریرہؓ اے احب عینی اللہ ایدہ میں اوج القدس **ف** قال الحسن بن ثابت بخاری اور مسلم
 ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جواب دہ میری طرف سے الہی اوسکی جبرئیل سے مدد کر حضرت نے حسان بن ثابت سے فرمایا **ف**
 کفار قریش نے حضرت کی جوگی تھی حضرت نے اوسکا جواب حسان کو دیا **ا** ابو ہریرہؓ اے احب عینی اللہ ایدہ میں اوج القدس **ف** قال الحسن بن ثابت
 قالوا يا رسول الله وما هوق قال الشرك بالله و السحر و قتل النفس التي حرم الله الا بالحق و اكل الزنا
 و اكل مال اليتيم و القوي بيمين النكح و قذفت المحصنات المؤمنات الا فسادا بخاری اور مسلم میں ہے
 روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو سات کبیر گناہوں سے جو ایمان کو ہلاک کر دیتے ہیں صحابہ نے کہا کہ یا رسول اللہ و کو گناہ میں فرمایا کہ احد
 ساتھ شرک کرنا اور جادو اور اوس کی کون مارنا جسکا مارنا خدا حرام کیا ہے لیکن حق پر مارنا درست ہے اور بیاج کھانا اور یتیم کا یعنی
 بے باپ کے لڑکے کا مال کھانا اور لڑائی کے دن کا فروغ کے سننے سے بھاگنا اور خاوند والی ایماندار عورتوں کو جو بدکاری واقع میں ہوں
 عیال کا **ف** ہر چند اس حدیث میں گناہ کبیر سات ہی فرمائے لیکن اور حدیثوں میں زیادہ بھی ثابت ہیں اوس وقت اتنے ہی گناہوں
 کا ذکر نہ ہوا کافی **ف** ابن عمرؓ اے احب عینی اللہ ایدہ میں اوج القدس **ف** قال الحسن بن ثابت بخاری اور مسلم میں ہے
 عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنی رات کی نماز میں بچھائی نماز ترک کر **ف** یعنی تہجد کے بعد نماز چاہیے اور جو شخص

جب جا رہے عرفار و کو خبر دی اور انھوں نے کہا کہ حضرت شریف لکھنؤ تھے اوس وقت میں جل گیا تھا کہ اپنے ور بکرت ہوئی **ق** عایشہ
 اذعی لی آیا بکر آہا و آخا حقی اکتب کا کافی اخاف ان یمنی یقول قال انا اول و ما فی اللہ
 و الماعی یقول ان ایا بکر بخاری اور سلم بن حضرت عایشہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ ہلا لا میرے پاس آئے یا بکر اور اپنے بھائی کو
 میں نے لکھنؤ لکھنؤ یعنی خلافت نامہ ہوا سے کہ میں نے کما ہوں کہ آرزو کرے کوئی آرزو کرنے والا یا کہ کوئی کہنے والا کہ میں بلین ترین
 خلافت کا اور نہ گا خدا اور سلمان لگ کر اوپر کو **ف** اول حضرت نے چاہا تھا کہ صدیق اکبر کو خلافت نامہ لکھدین تاکہ وہ سکر کو دعوی
 نہ ہے پھر بعد از اجماع و منین چھوڑا یعنی تقدیر میں ہی ہے کہ صدیق اکبر نے خلافت کو لے اور اجماع مؤمنین بھی و اوصین کی خلافت پر ہوگی
 پھر لکھنا کیا ضروری اس حدیث صاف معلوم ہوا کہ سوا صدیق اکبر کے کسی خلافت حضرت کے منظور تھی **ق** عایشہ اذعی کہ
 انھو اسو اللہ و کلوا بخاری اور سلم بن حضرت عایشہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ تم ذکر لیا کرو خدا کا نام کو اور کھا یا کرو
ف حضرت عایشہ سے کہ کیا رسول اللہ چند قوم ہیں تاکہ ایمان لائے ہیں یا کہ گشت کا ہین ہم نہیں جانتے کہ نبی کے وقت
 خدا کا نام لیتے ہیں نہیں حضرت نے حدیث فرمائی یعنی اہل اسلام پر خیر گمان کیا جاتا ہے لوگ خدا کا نام کو نبی کے وقت ترک کرتے تھے
 تم اپنے رفیع شیعہ کے واسطے خدا کا نام لے لیا کرو اور مطلق نہیں کہ اگرچہ انھوں نے نبی کے وقت خدا کا نام نہ لیا ہو تو بھی تمہاری سبیل میں
 پاک ہو جاوے گا سوا اس کے کہ بسم اللہ کہنا نبی کے وقت شہر طبری **ق** انس اذکر انہم اللہ و لیا کل کل یحل یحل یحل
 بخاری اور سلم بن اس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کھانے کے وقت بسم اللہ کہا کرو اور چمکے کہ شخص اپنی قریب طرب کھایا کہ **ف**
 یعنی رکابی کے چم سے کھاؤ اور نہ دوسری طرف سے بلکہ اپنی طرف سے **ق** عایشہ اذہب فاحث فی انھا اھض من ہر اللہ
 یعنی نساء جعفر بن ابی طالب حین ان الذن الکساء علیہ **ق** لیل لیل قال لقد غلبت کائنا
 سرسوال اللہ بخاری اور سلم بن حضرت عایشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جا اور اٹکے مونہ میں خاک جھونک کہ یعنی جعفر بن ابی
 کی خورتوں کے جب انھوں نے بکرت زور زور سے جعفر پر زور کیا حضرت نے اوس سے فرمایا جس نے کہا تھا یا رسول اللہ جو میں نے کہا
 ہو گئیں یعنی کہنا نہیں مانتیں اور زور سے باز نہیں ہتی ہیں **ف** جعفر طیار کہ حضرت نے لڑائی پر بھیجا تھا جب اس کی شہادت کی
 خبر آئی تو حضرت کو بہت غم ہوا اور جعفر کے گھر کی خورتیں نے حد کے روزے لگیں ایک شخص نے حضرت کے اس حال کی خبر دی حضرت نے فرمایا کہ او
 جا کر باز رکھ اوسنے جا کر منع کیا خورتوں نے مانا اوسنے پھر حضرت نے عرض کی کہ نہیں مانتی ہیں حضرت نے فرمایا پھر جا اور منع کر اسی سچ
 تین بار حضرت نے اے کو بھیجا اوسنے کہ کیا حضرت عورتیں نہیں مانتی ہیں اور ہم پر غلبہ کرتی ہیں حضرت نے حدیث فرمائی اور عورتوں
 نے کہہ کیا اس حدیث کو نہ کری اور حاکم نے روئے کی حرمت بتا کہ شام نابت ہوئی **ق** ابو ہریرہ نے فرمایا کہ اذہب فاحطو عمامہ کھاؤ
 یعنی عمامہ کاغذ **ق** لکھنؤ اذہب اھلہ فی رمضان بخاری اور سلم بن حضرت عایشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
 فرمایا کہ بنا اور اپنے گھر والوں کو کھلا یعنی اہل عورتوں کو جو ٹوکے میں تھیں جیسے کہ اوس سے فرمایا جس نے اپنی عورت و رمضان میں
 صحبت کی تھی **ف** ایک نے کہا کہ یا حضرت میں ہلاک ہوا حضرت نے فرمایا کہ کیا ہوا اوسنے کہ میں نے رمضان میں اپنی عورت
 صحبت کی اور میں روزہ دار تھا حضرت نے فرمایا غلام آکر اوسنے کہ مجھ کو مقدور نہیں حضرت نے فرمایا تو دو مہینے برابر روزہ رکھ اوسنے کہ
 مجھ کو طاقت نہیں حضرت نے فرمایا تو ساٹھ مستاجروں کو کھانا دے اوسنے کہ کیا مجھ کو مقدور نہیں حضرت نے فرمایا تو بیٹھ جا پھر پھوڑی دیر کے بعد

اور اپنی جو رک ساتھ کچھ حضرت اوس کے کہ جسے کہا تھا کہ یا حضرت میرا نام فلاں اور فلاں لڑائی میں لکھا گیا اور میری جو رک
 حج کو جاتی ہوں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت کو بدھون اپنے بنا وندیا حرم حج کرنا درست نہیں **ف** ابونہر بن عبد اللہ بن
 فصل و انک کہ تھیں انجاری اور سلم بن ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ بلیٹ جا پھر نماز پڑھا سو اسے کہ تیری نماز نہیں ہوتی
ف حضرت مسیح بن ابراہیم ایک شخص نماز پڑھ کے پہلا حضرت کو سلام کیا حضرت سلام کا جواب دیا اور فرمایا کہ تو اپنی نماز پھر پڑھتے ہو
 ہوتی اور شخص نے پھر جلدی جلدی نہ پڑھی اور سلام کر کے پہلا حضرت فرمایا پھر نماز پڑھ تیری نماز نہیں ہوتی اسی طرح تین بار اسے نماز پڑھ
 اسے کہا ادا کی قسم جو اسے زیادہ بہتر نہیں پڑھائی حضرت نے فرمایا کہ جہان کے واسطے کھڑا ہوا کہ تو ادا کن لہذا کہ پھر پھر کچھ کچھ
 قرآن یاد ہو پھر کوئے کیا اگر آرام اور سکین پھر اڑھایا کہ یہاں تک کہ خوب سیدھا کھڑا ہو جاوے پھر سجدہ کیا کہ اطمینان پھر اڑھایا کہ
 اطمینان پھر پٹھا کر پھر اسی طرح ہر رکعت میں کیا اگر اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تبدیل ارکان نماز میں واجب ہے نہایت جلدی کرنے سے پانماز
 باطل ہوتی ہو یا مکروہ **ف** عایشہ انضیہ شحری علیہ وین حب اللہ فی نفسہ ابی خدیجہ **ف** لکھنؤ
 بنت مسیح بن عمرو بن حنین قالت یا رسول اللہ انا فی ادنی فی وجہ ابی خدیجہ من حیث حال سألہ فقلت
 ارضیہ قال کیف ارضیہ وہی کج لکین فکتبتم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 وقال قد علمت انک کج لکین بخاری اور سلم بن ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ تو اپنا دودھ پلا دے تاکہ
 تاکہ تو اوسیر حرام اور ناجائز نہ ہو جاوے اور وہ کھنکھائی جائے تاکہ جو ابو خدیجہ کے حجامین آتا ہی حضرت نے سہلہ سہیل بن عمرو کی بیٹی سے
 جبکہ اوسنے کہا کہ یا رسول اللہ میں ابو خدیجہ کے منہ پر کچھ کر رہا ہوں دیکھتی ہوں سلام کے اندر گئے سے حضرت نے فرمایا تو اوسکو اپنا دودھ
 پلا دے اوسنے کہا اور کیونکر اوسکو پلاؤں اور حال انکہ وہ بڑا مریض یعنی اپنی جھاتی سے جوان مرد کو پیرا لیا تو حضرت نے تبسم کیا اور فرمایا اللہ
 جانا ہو کہ وہ جوان مرد یعنی جھاتی سے بلاناظر نہیں بلکہ حیرانی ہو کسی برتن میں کہے پلاوے **ف** ابو خدیجہ کا سالم آزاد غلام تھا انکو
 اوسکا اندر جانے سے گمان تھا تھا اس واسطے حضرت نے یہ بیت لائی شیر خوار کسی سے خست طفلی میں بت ہوتی ہو جوان میں نہیں پیرا اور ادا دین
 ظاہر ہو تو اس حدیث کا حکم سالم کو خاص ہے تاکہ یہ حکم منسوخ ہو **ف** ابونہر بن عبد اللہ بن ابی خدیجہ **ف** ابونہر بن عبد اللہ بن ابی خدیجہ
 وعمر بن الخطاب سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ سوار ہو اسی قبیلے ہوا سے کہ خدا تجھے اور تیری قوم پر رحمت فرمادے **ف**
 حضرت ایک شے کو دیکھا کہ پیدل جاتا ہو اور دونوں طرف اوسے دونوں قبیلے اوسکو تھا نہ جاتے ہیں حضرت نے پوچھا اسکا کیا سبب ہے لکھنؤ
 کہ اسنے پیادہ چلنے کی میت لے تاکہ نہ رکے ہی حضرت نے حضرت فرمائی یعنی یوں پوچھتے ہیں کہ میت لے تاکہ اسکی کچھ پیرا نہ ہو معلوم ہے
 بطاقت نہ ہو تو مذکر کا اور انواجب نہیں **ف** حاکم نے لکھا بالعمود اذا اُجبت الیہ احسب فی حد ظنک ان یفنی
 البذلہ **ف** قالہ حنین عن کوفی بالحد کئی سلم بن ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ سوار ہو کوفانی کے
 اونٹ پر سوار ہوتے یعنی حاجت زیادہ اوسکو تکلیف مت دے سوار ہونا اوس وقت درست ہے جب کہ تو مضطرب ہو اوسکی طرف یہاں تک
 کچھ جو دوسری سواری حضرت نے اوس وقت فرمایا جب کہ کسین بیت اللہ جوالی قربانی کا سہلہ جو حجاج **ف** ام سلمہ **ف** استنقظا لکھا
ف ان یجھا التظن **ف** قالہ حنین دای جاریہ فی بیت ام سلمہ فی وجہ حاسقہ بخاری اور سلم
 بن ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ اسے واسطے جواز بیچو تاکہ وہ اسکو نہ لے لے ہی حضرت نے اوس وقت فرمایا جب حضرت سلم

کے گھر میں ایک لڑکی کے منہ پر زردی کبھی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نظر کی تاثیر درست ہے اور قرآن اور اس آیت سے بھلا
 چھوٹا نہ جائے لیکن جیسے کہ کامیاب ہو گیا اور اسکے معنی غیر معاف ہوں تو ہرگز درست نہیں ہے **ف** حاکم نے اس کی تفسیر میں لکھا
ف ان الیہ کل الیہ ان لکیرا **ف** ان الیہ کل الیہ ان لکیرا **ف** ان الیہ کل الیہ ان لکیرا **ف** ان الیہ کل الیہ ان لکیرا **ف** ان الیہ کل الیہ ان لکیرا
 کہ آدمی جب تک جو پیٹنے رہتا ہے سواریا رہتا ہے **ف** عرب میں ہات کے لوگوں کو جو تپہ کی کم غادت تھی سو اسے حضرت نے
 اور تعلیم کی خصوصاً اور کھانا اور سفر اکثر رہتا تھا تو اس سے زیادہ ترجاحت تھی کہ جو تپہ کی کم غادت تھی سو اسے حضرت نے
ف ابو ہریرہؓ کہ استقوا بالنساء فان المرحۃ خلقت من خلیج وراق اعوج صافی الیہ لم یح آءا کذا فان
 ذہبت فقیمة کسراتہ وراق لم یکن ل اعوج فاستقوا بالنساء بخاری اور مسلم میں ہر دو روایت ہے کہ
 حضرت نے فرمایا کہ میری حیثیت قبول کرو ورنہ تو میں سو اسے کہ عورت پیدا ہوئی تو پہلی سے اور پھر پہلی میں زیادہ ترجیحی اور پہلی طرف
 میں ہوں اگر تو اس کا سیدھا کرنا چاہیگا تو دریا کا اور اگر اس کو چھوڑ دیا تو ہمیشہ کی بنی ہوگی سو میری نصیحت مانو عورتوں کے مقتد میں
ف حضرت خواہ حضرت آدم کی پہلی سے پیدا ہوئیں تو عورت کی اصل پہلی تھری اور پہلی کا بالکل سیدھا ہونا ممکن نہیں عورت کا
 بالکل سیدھا ہونا اور اس کی سبقت میں بدنامی محال ہے سو اسے حضرت نے اس کے حق میں اپنی امت کو نصیحت کی کہ غافل کو لازم ہے کہ عورت کا طلب
 نکالے اور اس کی ہر جہی پر صبر کرے اور ٹال جائے کہ حکمت کی حامل چلے نہ اس سے بالکل غافل ہو جائے کہ ناہمواری سے نہ رہا نہ عورت کے
 کہ زندگی تلخ ہو اور آخر کو طلاق کی نوبت پونچھے خلاصہ یہ کہ مقدمات ثابہ داری میں عورت کی رعایت ہے لیکر شریک اور کفر اور ترک فرائض میں اور
 کہ بیگناہوں میں اس کی رعایت ہرگز نہیں ہے **ف** ابو ہریرہؓ کہ انہر عن ابی احنازہ فان کانت صاحبة فتن بتموھا
 الی الحدیث قرآن کانت غیث لک کان شرا تضعوا نہ عنک فایکھ بخاری اور مسلم میں ہر دو روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
 کہ جلد لیا جائے کہ جو کھانا سو اسے کہ اگر مردہ نیک ہو تو اس کو تم سے بہتر ہے نزدیک کرو یا یعنی قبر میں جا کر ثواب پاویگا اور اگر نیک نہ ہو تو تم سے
 اپنی گردن سے شکر اوتارو **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کفر اور فتن میں جلدی کرنا مستحب ہے **ف** ان الیہ کل الیہ ان لکیرا **ف** ان الیہ کل الیہ ان لکیرا **ف** ان الیہ کل الیہ ان لکیرا
 اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جاری کیا بخاری اور مسلم میں ہر دو روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایسی عورت ہے کہ کھیت کو سینچے پھر چھوڑ دے پانی کو
 اپنے ہوش کی طرف **ف** خلاصہ یہ کہ جس کا کیفیت پانی کے قریب ہو وہ پہلا اپنا کھیت سینچے اور اسکے بعد جو اسکے پاس ہو وہ سینچے
ف ابو ہریرہؓ کہ استقوا بالنساء فان المرحۃ خلقت من خلیج وراق اعوج صافی الیہ لم یح آءا کذا فان
 ولہ وسلم و ابو بکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و طلحہؓ و الزبیرؓ و سعد بن ابی وقاصؓ فی اہدای علیہ
 ابو بکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و علیؓ و طلحہؓ و الزبیرؓ و سعد بن ابی وقاصؓ فی اہدای علیہ
 سو انہی اور صدیق اور شہید کوئی نہیں اور اس میں ہر ایک پر حضرت نے اور ابو بکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ اور طلحہؓ اور الزبیرؓ اور سعد بن ابی وقاصؓ
 رفیعہ اور دوسری روایت میں ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم جو ابو بکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ اور طلحہؓ اور الزبیرؓ اور سعد بن ابی وقاصؓ
 صدیق ہو یا عالم بظاہر ہو یا باقی بزرگوار شہید میں سو سعد بن ابی وقاصؓ کے واسطے کہ اس سال کی بیماری سے مرے تو وہ بھی شہید بن جائے گا
 چنانچہ وہ خود شہید بن آیا کہ جو اس سال سے وہ بھی شہید ہو **ف** ابو ہریرہؓ کہ استقوا بالنساء فان المرحۃ خلقت من خلیج وراق اعوج صافی الیہ لم یح آءا کذا فان
 وانا اعین منہ واللہ اعین منی یعنی یسید کو سعد بن عثمانؓ کے واسطے کہ اس سال سے وہ بھی شہید ہو **ف** ابو ہریرہؓ کہ استقوا بالنساء فان المرحۃ خلقت من خلیج وراق اعوج صافی الیہ لم یح آءا کذا فان

بخاری میں انفس سے روایت ہے کہ گفاریہ نے حضرت سے معجزہ مانگا تو حضرت نے او کو مشق قمر دکھلایا قاضی عیاض کی شفا میں ابن جبر
 روایت ہے کہ گفاریہ نے کہا کہ میرے معجزے جادو کیا جو کہ چاند کو کھٹے دکھائی دیتا ہو ایک شخص نے کہا کہ اگر تم کو سحر کیا ہو تو سحر جادو
 تو نہ بیچ سحر کیا ہو گا پھر سحر کے مسافر کو دریافت کیا سب نے گواہی دی اور ابو جہل نے ہر طرف آدمی تحقیق کے واسطے بھیجے سو ہر طرف سے
 یہی ثابت ہوا تو فریشتے نے کہا یہ سحر شریعت ہی شریعت قمر کی حدیث نہایت شہور ہے بہت احباب اس کی روایت ثابت ہے چنانچہ عبداللہ بن مسعود
 اور عبداللہ بن عمر اور علی مرتضیٰ اور حذیفہ اور عبداللہ بن عباس اور انس اور مجیر بن عجم وغیرہ سے حدیث کی کتابوں میں بکثرت روایت
 اور قرآن میں بھی اس کی خبر ہے چنانچہ سورہ قمر میں جن تعالیٰ نے فرمایا اَفَتُنَبِّئُ النَّاسَ الشَّاعِرَةَ وَالنَّشِيقَ الْقَهْرَ وَلَٰنَ يَنْفُلَايَا لَيُعَذِّبُنَا
 وَيَقُولُوا سَحَرٌ حَسِيسٌ یعنی پاس لگی قیامت اور دو ٹکڑے ہو گیا چاند اور اگر دیکھیں گفاریہ کہ معجزہ تو مال جاوے تو اس میں کسب و
 دائمی جادو ہی جن تعالیٰ نے شوق القہر کی خبر بلفظ واضح دی یعنی یہ امر سوچا اگر آئندہ حال کی خبر ہوتی تو کفار کو جادو کہتے چنانچہ جبرہ بن مسعود
 اس پر اتفاق ہے بعضے جابلے دیوبند اور نصاریٰ آخر فرماتے ہیں کہ اگر شوق القہر ہوا تو اکثر اہل زمین پر غصی نہ مٹتا اس واسطے کہ آسمانی حال سے
 پیش نظر ہو جاتا ہو اور نقل عجاایات انسان کی جہاں چیز ہو اس کا جواب یہ ہے کہ اہل زمین سے یہ بھی منقول نہیں کہ اوس بات کو سب لوگ مائل تھے
 اور کہیں نہ دیکھا اور اگر یہ منقول بھی ہوتا تو بھی سخت نہ ہوتا اس واسطے کہ تمام زمین پر ہر حال انسان نہیں بعضے ملک میں بل طلوع ہوتا ہے اور
 ملک میں گہری بعد اس واسطے کہ سطح زمین ابر زمین بلکہ گہری شکل ہے یعنی گول صورت ہے سب کو زمین پر ایک وقت میں طلوع غروب ہو کر ہو
 اور یہ بھی ہوتا ہے کہ بعضے وقت بعضے ملک میں ابر اور سہارا داخل ہو جاتا ہے زمین کو کسوف اور خسوف مختلف محسوس ہے پھر کسی ملک میں
 کسوف جزئی حلوم ہوتا ہے کسی ملک میں کلی اور کہیں سطح زمین پر جب قمر اہل زمین کی یہ حال ہوا تو اگر شوق القہر غصی رہا ہو تو کچھ تعجب میں
 جابلے کہ کسوف اور خسوف غریب ترین زمین اور اہل ایستادہ اہل نجوم کے نزدیک ان کے وقت ٹھیک ہوتے ہیں بخلاف شوق القہر کہ اس کا وقت
 کوئی خاص سے معین نہ تھا جسے لوگ منظر سے اور دیکھا کرتے اور چونکہ شوق القہر خارق عادات اور زلا ام تھا کہ کبھی سینے دیکھا نہ سنا اگر اوس
 کسی ملک میں کسی شخص نے اتفاقاً دیکھا بھی ہو گا تو ایسی غلطی محسوس اور شکا بھری سمجھا و سنے کہنے اور کہنے کو نامناسب سمجھا ہو گا علاوہ اسکے شوق
 رات کو واقع ہوا تھا اور تھوڑی رات تھا اور رات کو اور آرم کا وقت ہوا کہ لوگ کانوں اندر رہتے ہیں ایسے وقت میں آسمانی حال قابل التمسک
 غافل بنا کر بیچ میں اور اکثر یہ ہوتا ہے کہ چند لوگ عجاایات آسمانی اور بعضے وقت کہتے ہیں جسے ظہور انوار اور شمارت اور غیر کائنات الہیہ
 حال انکہ اکثر عالم اوسے غافل رہتے ہیں غرض کہ شوق القہر ہر شخص کا معجزہ عظیم الشان ہے قرآن اور حدیث وادلوگوں کی روایت ہر وقت میں
 حاضر ہے اور چشم خود دیکھ چکے تھے ہوا تر ثابت ہے غافل کو ہر گز محال شکار زرد وندین بعضے خام حکیم کہتے ہیں کہ چاند کو دو ٹکڑے ہونا ہمارے اہل
 نہیں آتا اس کا جواب یہ ہے کہ ہم کیا اور تمہاری عقل کیا مصریح آیا تو پھر غرض کہ ہمت پر وبال است تمام انبیاء کے معجزات کا یہی حال ہے کہ اہل
 سے باہر زمین عساکار اور دلو ہونا ہمارے کا زہ ہونا ہمارے او غصی کا ٹکنا کہ تمہاری عقل خام میں آتا ہو شوق القہر میں وہ ہو بلکہ حقیقت
 معجزہ اوس کا نام ہے جو ان عقل حیران ہو تو انار فیج الدین بلوی رحمۃ اللہ علیہ نے شوق القہر اور دفع شہوات نکیرین میں عجیب الالہا جس کو
 اس نے تلوین کا شوق ہوا و اس کو تلاش کر کے دیکھے خرم المسودہ بن عکرمہ و ہر وان بن الحکیم اشیش و الیہا اللہ
 علی کل ذن ان لا یصل الی عیالہم و ذکر الی ہذا کا لہ الدین یبندون ان یصلد ذاعن البیت فان
 یأمنوا کان اللہ قد قطع عنہما من المشرق ین و الا ان کما ہم غص و بین بخاری میں سورہ جبرہ سے اور

یہ سوال ائمہ عظام ازاد ہر سنہ اس کی واسطے تو حضرت نے فرمایا کہ اگر تو ازاد کرتا تو ستر بجو و دوزخ کی آگ جلائی **ف** ابوسوسہ
روایت ہے کہ میں اپنے غلام کو کورے مارتا تھا سینے اپنے پیچھے سے آواز سننے کی کوئی کتاب تھی ابوسوسہ دریافت کر سینے غصے سے
خیال کیا پھر حضرت نے قریب کے فرمایا کہ ابوسوسہ دریافت کر تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت میں سینے اپنے ہاتھ سے کور ڈال دیا حضرت
یہ حدیث فرمائی یعنی تو بھی خدا کا گنہگار غلام ہوا خدا کو عذاب کرنے کی تجھے زیادہ قدرت ہے اس میں رشاد ہے کہ کوئی غلام کو جسے
زیادہ بدکار کہ او کا انجام دوزخ ہو **ق** ابوہریرہ **ر** اَعْلَمُوا اَنْ اَكْرَضَ لِلّٰهِ وَلِلسَّوْءِ اَنْ اَعْلَمَكُمْ
فَمَنْ وَجَدَ مِنْكُمْ شَيْئًا فَلْيَبْعُهُ وَكَانَ فَاَعْلَمُوا اَنْ اَكْرَضَ لِلّٰهِ وَلِلسَّوْءِ **قَالَ** لَيْسَ يَجُوزُ
بخاری اور مسلم ابوسوسہ روایت ہے کہ حضرت نے یہود کو فرمایا کہ جان لو کہ تمہاری سن الہد اور اس کے رسول کی ہر اور میں چاہتا ہوں کہ کو
وطن سے نکالوں جو جو شخص کہ تم کو گنہگار میں اپنا مال پاکو سوچا پیسہ کہ بیچ دو اور زمین تو جان کو کہ زمین تو خدا اور اس کے رسول کی اور
ف یہود بنی نصیرینے کے قریب تھے انھوں نے حضرت سے دعا کا ارادہ کیا حضرت نے ان کو چھ روز تک گھیرا پھر یہ حدیث فرمائی
یعنی اوٹھا کا اسباب اوٹھا لیا وزین اور باغات کے تمام مالک نہیں رہے چنانچہ وہ لوگ شام کے ملک میں نکل گئے اور ان کے مکانات و مراعات
حضرت نے تصرف میں لے لئے **ق** اَعْلَمُوا اَفَا تَكُونُ عَلٰى عَمَلٍ صَالِحٍ لَّوْ كَاَنْ تَعْلَمُوْا اَلَّذِيْنَ تَحْتٰى اَوْ اَلْحَبْلُ
عَلٰى هٰذِهِ يَنْقِطُ عَاقِبَةُ بَخَارِي مِّنْ عَبْدِ الْمَدِينِ عباس نے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیے جاؤ اس واسطے کہ تم نیک عمل پر
اگر تمہارا مطلوب ہو گا تو نہ تو میں بھی اور نہ ایمان رکھ رشتی کو اپنے کہ چھپر رکھتا **ف** حضرت عباس نے منہ کی سبیل پر
حاجیوں کو بانی پرانے حضرت اس کی تعریف کی اور فرمایا کہ بانی نکالنے میں میں بھی تمہارا شریک ہوں تا لیکن جبکہ ڈیرہ کی اگر میں کام
کو لگاؤ جبکہ دیکھ کر سب لوگ سپر جو کم رنگے پھر کو بانی بلا تا مشکل پر لگاؤ سعد بن ابی وقاص **ر** اَعْلَمُوا اَمَكُلُ مَدَنِيٍّ
يَا خَلِيقَ لَّهِ سَلَمٌ مِّنْ سَعْدِ بْنِ ابِي وَقَاصٍ **ر** ابی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا عمل کیے جاؤ کہ ہر ایک شخص پر وہی آسان معلوم ہوگا جس کے
واسطے وہ پیدا ہوا **ف** اصحاب نے کہا کہ حضرت جب ہر خیر مقدمہ تھری تو عمل اور عبادت کیا ضرورت حضرت نے حدیث فرمائی یعنی عمل
تقدیر کے مخالف سمجھو بلکہ تمہارا یہ نیک عمل بھی اثر ہے تقدیر کا **ق** اَنْتُمْ اَعْبَدُوْا اَمَكُلُ مَدَنِيٍّ **قَالَ** اَعْلَمُوا اَمَكُلُ مَدَنِيٍّ
فَاَنْتِيْ صَاحِبُهُ **قَالَ** اَعْلَمُوا اَمَكُلُ مَدَنِيٍّ **قَالَ** اَعْلَمُوا اَمَكُلُ مَدَنِيٍّ **قَالَ** اَعْلَمُوا اَمَكُلُ مَدَنِيٍّ **قَالَ** اَعْلَمُوا اَمَكُلُ مَدَنِيٍّ
کہ پھر ڈال دیا پنے گھی کو اس کے برتن میں اور خرما کو اس کے برتن میں اس واسطے کہ میں روزہ دار ہوں حضرت نے فرمایا اس وقت جہلم سلیم
گھر میں گئے تو حضرت کے آگے خرما اور گھی لائیں **ف** معلوم ہوا کہ نفل روزہ دار کو دعوت میں روزہ افطار کرنا ضرور نہیں لیکن اگر
افطار کرے تو درست ہو و ہر اس کی قضا لازم ہو **ق** جَابِئُ رَاغَسِيٍّ وَاسْتَشْفَرَنِيْ بِبُيُوتِ الْاَحْرَاءِ **قَالَ**
لَا تَمْلِكُ اَنْ يَّجْعَلَ لَكَ حَيَاتٍ وَكَذَلِكَ هُوَ كَذِبٌ اَبِيْ بَكْرٍ فِيْ حُجَّةِ الْوَدَاعِ بَدِي الْحَلِيفَةِ بَخَارِي اور مسلم
میں جابر نے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ غسل کرو کہ پھر کھا لکھو باندہ اور احرام کرے حضرت نے اس وقت عمیس سے فرمایا جبکہ
صحابہ ابی بکر کو جنتی حجة الوداع میں داخل فرمائی منزل پر **ف** معلوم ہوا کہ نفاس ان حیض میں احرام باندھنا درست ہے اور
وقوف عرفہ بھی جائز ہے لیکن بیت الہد کا طواف بدوں پاک ہو جائز نہیں **ق** اَبِيْ بَكْرٍ فِيْ حُجَّةِ الْوَدَاعِ بَدِي الْحَلِيفَةِ اَعْنِ وَاللّٰهُ
فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ قَاتِلُوا مَن كَانَ مَعَكُمْ اَعْنِ وَاَقَاتِلُوا تَعْلُوْا وَلَا تَعْتَدُوا وَلَا تَعْلُوْا وَلَا تَعْلُوْا وَلَا تَعْلُوْا

نایک ہو گیا کہ کتب و نصاب اللہ آمین علیک بکف مالاک فہو خاثر الک قال کہ بخاری اور مسلم
 میں کتب بنی بالک سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ رکھ سلپے حضور کو مال یہ تیرے حق میں بہتر ہے حضرت نے کتب سے فرمایا
 کہ کتب جہان کوک میں حضرت کے ساتھ تھے خدا اور رسول کا اونپر جو اس نے نہایت عتاب واجب دئی تو قبول ہوئی
 تو خوشی کے مارے اونھوں نے چاہا کہ اپنا تمام مال خیرات کر میں حضرت نے یہ حدیث فرمائی کہ انس امیر مجلی عتاقو امات و انک
 لکن ال تصاویر فی صلاتی بخاری میں اس روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دور کر اپنے نقش پر دو
 پہرے لگے سے اس واسطے کہ اسکی تصویر میں میرے سر آکر قریب نہ آئیں حضرت عایشہ نے زمین پر دوہ چھوئے ہیں
 تھیں گھر میں لٹکایا تھا حضرت نے یہ حدیث فرمائی کہ انھوں نے عتاب اس اصبع نعلیکہ فی ذہانتہ اجعلہ
 علی صفحہ پر اوکھانا کل منہا انت و لا اکل و من اھل رفقہ ان یغنی ما ابدا عن البدن
 مسلم میں عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ جو قربانی کا اونٹ راہ میں تھا چلے اور بیت امات جاسکے اس کے حق میں
 حضرت نے فرمایا کہ اسکو ذبح کر پھر اس کے خون میں چوتھوں کو بزرگ پھر اسکو اس کے گویان پر رکھ دو اور تو اسکو گشت کیا
 اور نہ کوئی تیرے ساتھ ہو سکے گا حضرت جب حج کو چلے سولہ اونٹ قربانی کے ایک شخص کو حلال کیا کہ ہانکے پہ
 اس سے کہہ کہ یہ حضرت اگر کوئی اونٹ راہ میں ماندہ ہو جاوے اور بچل سکے تو میں کیا کروں حضرت نے یہ حدیث فرمائی تیرے حضرت نے
 اس واسطے بتلایا کہ مالدار لوگ اسکو قربانی جان کے بچھاویں اور محتاج لوگ کھاویں صحابہ انہی بنی عبداللہ بن عباس
 قالوا لا ان یغلبکم الناس علی سفایتکم لکن عت محکمہ مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
 پانی کیسچو اور عبدالمطرب کی اولاد سوا کر حکمو نیو نہ ہو تاکہ لوگ تمھاری آب کشی پر غلبہ نہ رکھیں تو میں بھی تمھارے ساتھ
 پانی نکالتا حضرت نے فرمایا کہ سبیل حضرت عباس سے فرمایا کہ انس انصر احاک ظالم او مظلوم کا فقا
 رجل یار سواک اللہ انصرہ اذا کان مظلوماً افس ایت ان کان ظالماً کیف انصرہ قال یجوز
 او یتنکھ من الظلم فان ذلک نصیۃ بخاری میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مدکر اپنے بھائی مسلمان
 کی ظالم ہو یا ظلم تو ایک مرد کو کیا رسول اللہ اسکی مدد کروں گا جب کہ وہ ظلم ہو گا بھلا یہ تو بتلایے کہ اگر وہ ظالم ہو تو کوئی
 اسکی مدد کروں حضرت نے فرمایا کہ اسکو ظلم سے روک دے اسکی مدد گاری ہی حدیفہ انصرہ فان فی ظلم بعدہم
 ونستعین اللہ علیہم قال کہ وہ کہ یہ مسلم میں حدیفہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم دونوں جان
 ہم دونوں کافروں کو لو کہ پور کرین اور اونپر فتح پانے کی حد آمد و مانگین یہ حضرت نے حدیفہ اور انکے باپ سے فرمایا حدیفہ
 روایت ہے کہ کفار قریش اور حضرت سے دس برس کی صلح ہوئی تھی اوسی مدت میں بنی اوسہ ابابہ سے مدینہ کو بلا کافروں نے
 ہلو پکڑا اور پوچھا کہ تم کہاں جا ہوئے کہ ہم میں سے جاہن کافروں نے کہا کہ تم ہماری صلح کو توڑا جانتے ہو تم سے خدا کا قول کہ
 کہ ہم میں سے جا کر بیت اوسینکے اور پیغمبر کے ساتھ ہو کر نہ لڑے گئے تھے اوسے اسی طرح عمدا کیا اور حضرت اسکی خبر کی حضرت نے یہ حدیث فرمائی
 معلوم ہوا کہ قول پور کرنا ضرور ہے کہ کافروں کی ہوا ابو ہریرہ انظر الی من ھو اسفل منکم و انظر الی من ھو فوقکم فانہ اجد ان کان کافر و انصرہ اللہ علیکم بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ

کہ غیر قرآن سننا اور پڑھنا غور کر کے کرنا مستحب ہے اور ثابت ہے کہ اپنے پڑھنے سے غیر کے سنیے میں تاخیر زیادہ ہوتی ہے **وَالَّذِينَ آمَنُوا**
وَالَّذِينَ آمَنُوا فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَمَةِ شَفِيعًا لِّأَهْلِ بَيْتِهِ وَالَّذِينَ هُمْ أَوْجِنَ الْبَقَرَةِ وَسُوءَ الْعِلْمِ عَمْرَان
فَالَّذِينَ آمَنُوا يَأْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ كَانَهُمَا عَمَامَتَانِ أَوْ عِيَانَتَانِ أَوْ كَانَهُمَا فَرَقَانِ مِنْ طَرَفَيْنِ صَوَّافَيْنِ
تَحْتَ الْجَانِ عَنْ أَهْلِ بَيْتِهِمْ مَلَائِكَةٌ وَسُوءَ الْعِلْمِ فَإِنَّ الْبَقَرَةَ فَإِنَّ أَخَذَ هَابَكَ وَتَرَكَهَا حَسْرَةً وَلَا يَسْتَطِيعُهَا
الْبَطْلُ شَيْءٌ مِنْ بَابِ الْمَسْرِ رَوَيْتُ عَنْهُ أَنَّ حَضْرَتَ فَرَمَايَا کہ پڑھو قرآن کو کہ یہ بخشاویگا اپنے پڑھنے والوں کو قیامت کے دن پڑھو لو ان
دوسو تون کو یعنی سوز اور سوز آل عمران کو دے دو تون سوز میں قیامت میں آؤنگی جیسے دو بار یا جیسے دو سائبان یا جیسے
دو قطار برصع بستہ چڑیوں کی عذاب کو مٹاؤنگی اپنے پڑھنے والوں سے پڑھا کر دوسوہ بھگو سوا سٹے کہ اوسکا لینا برکت ہے اور
اوسکا چھوڑنا پچھتاوا ہے اور اوسپر قابو نہیں چلتا جا دو کروں کا یعنی اسکی برکت سے جا دو نہیں اتر کر تاق **جُنْدُبُ بْنُ**
عَبْدِ اللَّهِ أَقْبَضَ الْقُرْآنَ مَا اسْتَلَفْتُ فَلَوْ لَمْ يَكُنْ فَكَانَ اسْتَلَفْتُ فَقَدْ مَوَّاعِدُهُ بَخَارِی اور مسلم میں جُنْدُب بن عبد اللہ
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پڑھو قرآن کو جب تک تمہارے دل زبان سے سوافت کر میں اور جب تمہارے دل اور زبان میں اختلافت ہے
تو اس پر **اَوْفِ** اٹھ کھڑے ہو **ف** یعنی قرات قرآن حضور دل سے چاہیے اور جب دل پریشان ہو تو صرف زبان سے پڑھنا بے فائدہ ہے
کہتے ہیں کہ کثرت خیالات کچھ کچھ پڑھ جاؤ **هَذَا** اَبُو هُرَيْرَةَ اَقْبَمُوا الصَّحْفَ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّ اقَامَةَ الصَّحْفِ مِنْ
حُسْنِ الصَّلَاةِ مسلم میں ابو ہریرہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سیدھا کرو صف کو نماز میں اوسٹے کہ سیدھا کرنا صف کا نام
کی خوبصورتی ہے **ف** رستی صف کی یہ کہ برابر لوگ کھڑے ہوں اور درمیان میں فرق نہ ہو **حَدَّثَنَا** اَبُو بَكْرِ
يُؤْفُظُ بِالْإِسْلَامِ وَيُرْوَى اَحْصَا اِلَى كَوْنِ لَفْظِ الْإِسْلَامِ فَكَانُوا اَخْتَصَّ صَائِدَهُ وَيُرْوَى دَائِمًا بِمَنْزِلَةِ
اِلَى سَبْعِ مَائَةٍ وَيُرْوَى اَلْفًا وَخَمْسَ مَائَةٍ بَخَارِی میں مذکور ہے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لکھ لاؤ تیرے واسطے اُنکو
خو اسلام کا کلمہ پڑھتے ہوں اور دوسری روایت یوں ہے کہ شمار کرو کتنے لوگ اسلام کا کلمہ کہتے ہیں تو پانچ سو اور ایک روایت
یوں ہے کہ چھ سو اور سات سو کے اندر تھے اور ایک روایت یوں ہے کہ پندرہ سو تھے **فَاسْتَشْرَفَ الْقَيْسُ لَنَا عَزَاكَ مَا كُنَّا غُلَامًا**
يَحْتَضِرُنِي **فَالِهَ** کہ ابی طلحہ بخاری اور مسلم میں انس روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا تلاش کر لایا ایک لڑکے کو اپنے اڑکون
میں تاکہ میری خدمت کیا کرے چیرنے ابو طلحہ سے فرمایا **ف** سے دینے میں اگرچہ بچہ کے جانے کے وقت یہ حدیث فرمائی
ف ابْنُ عَبَّاسٍ اَحْصَا الْقُرْآنَ اَحْصَا اَهْلًا فَابْقِيَ فَهُوَ كَقَوْلِي رَجُلٍ ذَكَرَ بَخَارِی اور مسلم میں عبد اللہ بن
عباس روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لاؤ قرآن کو قرآن والوں سے پھر چو مال باقی رہے سو قریب تر شدہ دارم دکا ہی **ف**
قرآن مقرر صحت کو کہتے ہیں قرآن میں فصل نہ کو میں جیسے آدمی حصار لڑکی کا اور چھٹا حصہ کا اور آٹھواں حصہ جو رو
سو فرمایا کہ میت کے مال سے اول قرآن والوں کو دیکھا اور او کو دیکر اگر کچھ مال باقی رہے اوسکو عقیقہ یا دیکھا چنانچہ اسکی تفصیل
قرآن میں موجود ہے **فَاقْبَلُوا** اَلْفَقْ هَاو مَاحِي لَهَا وَكُلُّهَا اسْمُكُمْ بَخَارِی میں حضرت سیدنا سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ نکال کے پھینک دو جو ہے کو اور اسے پاس لکھی کو اور اپنے باقی لکھی کو کہ **اَوْف** چو لکھی میں گریڑاؤ
مگر کیا حضرت سے مسئلہ پوچھا حضرت نے یہ حدیث فرمائی یہ اوس مرتبہ میں کہ لکھی چاہا ہو اور اگر لکھی بیتا اور کچھلا ہو تو تمام لکھی

روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جلدی کرو نہ کہ عمل کو چھوڑ دینا ہے پہلے ایک کمال دیکھو وہاں تیرے زہر کا جانور جو تھے تمہارے آسمان کا چھوڑ
 سکتا یا چھوڑ نہیں کیا تم جو سارے عالم کو گھیر کر چھوڑ دینا چاہتے ہو اپنی موت جو اپنی ذات کو خاص ہے **ف** یعنی انما قیامت اور اپنی موت ہے
 جو کہ انہو سو کرو قیامت سے پہلے سارے عالم میں ہواں غائب ہوگا اور زمین سے ایک عیبت شکل کا جانور نکلیگا **ہ** ابو ذر غفاری
 الکمان بن بکیر فی طہور ہم پیش رخ من جنتی یخوف بک فی قبل انفا لہم یخسج من جہنم **و**
و بنو ی بکیر الکمان بن بر حنف یخسج علی علیہ فی النار حکمہ فیکون خضع علی حکمہ فیکون احدہم حتی
 یخسج من الخسج ویخضع علی نقص کفہ حتی یخسج من الخسج من حکمہ فیکون احدہم حتی یخسج من الخسج
 ابو ذر رحمہ روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ بشارت و نال جمع کر لکھنے والوں کو داغنے کی افوی بیٹھوں میں داغا جاوے گا پسلیوں
 نکھے گا اور ان کی گدیوں کی طرف سے داغا جاوے گا ورنہ بیٹھوں سے نکھے گا بخاری اور مسلم میں دوسری روایت یوں ہے کہ بشارت و
 مال جمع کر لکھنے والوں کو گرم بصر کی جو دوزخ کی آگ میں خوب گرم کیا جاوے گا پھر مالدار کی چھاتی کی نوک پر رکھا جاوے گا یہاں تک
 کہ کوڑھ کی اوپر والی ہڈی سے نکل جاوے گا اور مالدار کے مونہ کی اوپر والی ہڈی پر رکھا جاوے گا یہاں تک کہ اوسکی دونوں چھاتیوں کی
 نوک سے نکل جاوے گا اور خیل تھر تھر اوٹے گا **ف** یہ عذاب مالدار خیل کو تہ نینے والے پر ہوگا صحیح عبد اللہ بن عمر
 بلقی اعنی وکوا ایہ و حدیثہ عن بکیر اسرائیل و لا صحیح بخاری میں عبد اللہ بن عمر رحمہ روایت ہے کہ
 حضرت فرمایا کہ پونجا لوگوں کو میری طرف اگر چہ ایک ہی آیت ہو اور بنی اسرائیل سے بائیں منکر نقل و رسمین کچھ مضامین
ف یعنی لوگوں کو شریعت محمدی سکھانا واجب ہو اگر کچھ نہ یاد ہو تو ایک قرآن کی آیت ہی تعلیم کرے **ہ** احمد اسلام میں بنی اسرائیل
 کی کتابوں دیکھنے سے حضرت منع کیا تھا اس واسطے کہ اُنکی روایات پر اعتماد نہیں مبادا اُنہو مسلموں کے حقا و کبر جاوین پھر
 دلوں میں اسلام کا عقیدہ مضبوط ہو گیا اور دین حق پر یقین کامل حاصل ہو چکا تو بنی اسرائیل کی روایات نقل کرنے کی اجازت نہ
 گویا حتی بات کی اور تائید ہوئی لیکن یہ بات ضرور ہے کہ جو روایات بنی اسرائیل کے عقائد اسلام کے مخالف ہوں انکو خلافات جائز
ہ ابن عمر صحیح النکاة القدیر فی الشیخ اکا و آخر مسلم میں عبد اللہ بن عمر رحمہ روایت ہے کہ حضرت فرمایا مالدار کو
 شب قدر کو بچلی سات التون میں **ف** یعنی رمضان عشرہ اخیرہ میں **ہ** عایشہ صحیح النکاة القدیر فی
 العشر اکا و آخر میں رمضان مسلم میں حضرت عایشہ رحمہ روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ تلاش و شب قدر کو رمضان کی
 بچلی دس التون میں **ف** یعنی طاق التون میں **ہ** ابن عمر صحیح النکاة القدیر فی العشر اکا و آخر او
 قال فی الشیخ اکا و آخر مسلم میں عبد اللہ بن عمر رحمہ روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ طلب کو شب قدر کو بچلی دس التون
 یا یوں فرمایا کہ بچلی سات التون میں **ف** انہو مسعودی صحیحہ و ان فی الشیخ اکا بخاری اور مسلم میں عبد
 بن مسعود روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ سحری کھایا کرو اس واسطے کہ سحر کھانے میں برکت ہو یعنی ثواب و قوت صوم **ق**
 حارثہ بن وہب لا یمن اعنی تصدقوا فیکون شاک التاجل یخشی بصدقہ فیکون الذی اعطیہ
 لو حشنتا بہا بالکمس فیکون فاما ان لا فلا حاجۃ لہ فیہا فلا یجود من یقبلہا بخاری اور مسلم میں
 بن مسعود روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ صدقہ دو اور خیرات کرو قریب ہو کہ مراد پناہ صدقہ لیا و بگا تو فقیر کی گناہ اگر تو اسکو لانا تو میں

شہادت زبکی سے فرمایا جب کہ اس نے حج کر کے فارادہ کیا اور وہ یہاں ہی رہا۔ **ف** جب احرام باندھنے کو کہا تو وہ راہ میں سے ہوا۔
 یا شریک کے خوف سے نجاس کے تو احرام ادا نہ کر سکا اور دوسرے سال حج کو قضا کرے۔ **عائشہ رضی اللہ عنہا** فرماتی ہیں کہ اسی دن کہ کھانا کھا کر
 فرمایا **عائشہ** کہ کت الذی یبکی سداً کان فیہ عشاء طلاق **سأله** کہ اس مسلم میں شریعت کی کیا چیز ہے؟
 کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ پیر اور تار ڈال ہوا ہے کہ جب میں آتا ہوں اور اس کو دیکھتا ہوں تو دنیا یاد دہشتی ہو میری اور وہ پردہ حسن میں ہے
 کی تصویر میں ہے حضرت عائشہ سے فرمایا **ف** یہ پردہ اوپر وقت میں نہ تھا جب میرا احرام نہ تھا **عبداللہ بن**
عمر خذوا القرآن من آذینہ فی عید اللہ وسالہ و معاذ و ابی بن کعب سلیم ہوں مولیٰ ابی جندبہ
 بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لو قرآن کو یعنی چار شخصوں سے سیکھو عبد اللہ بن عمر سے اور سالم سے
 اور معاذ سے اور ابی بن کعب سے سالم سے جو ابو حذیفہ کے آزاد غلام اور کبھی تھے **ف** حضرت کے وقت میں یہ چاروں قرآن
 قرآن کے بڑے واقعہ سے اس واسطے حضرت نے ان کی استاد دی سند کر دی تاکہ لوگ ان سے سیکھیں **عبداللہ بن الصامت** نے فرمایا
عمر خذوا عینی فقد جعل اللہ لہن سبیلکم بالکسر جلد و نفعی سنۃ و الثیب بالثیب
 جلد و مائتہ و الی جمعہ مسلم میں عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سیکھو مجھ سے سیکھو حضرت نے ان کو ان کے
 راہ کر دی کواری کو ایک کے ساتھ سو کوڑے اور ہر سہ شہر بدر کرنا اور نکاح والی کو نکاح والے کے ساتھ سو کوڑے اور سنگساری **ف**
 قرآن میں ان کی حکم تھا کہ بدکار عورتوں کو قید کر دیں تاکہ مردوں میں یا ان کے مقدسین خدا کیچھو ان کے پھر خدا پیرا نہ کالی جو حضرت نے فرمائی
 آتش فاشی کے اوامام احمد کے مذہب میں بھی ہے کہ اگر کوئی مرد یا عورت حرام کاری کرے تو اس کی حد یہ ہے کہ کوڑے بھی مائتہ اور ہر
 بھی کیچھو اور آرم عظم کے نزدیک کاری کی حد صرف سو کوڑے اور نکاح والی کی حد صرف سنگساری ہے کوڑوں کے ساتھ شہر بدر کرنا اور
 سنگساری کے ساتھ کوڑے مارنا درست نہیں جمع کرنا و سناروں کا ان کے نزدیک یہ حدیث سنسوخ ہے اس واسطے کہ حضرت نے ان کی شخصوں کو
 سنگسار کیا اور حال ان کے ان کو کوڑے نہیں مارے **عمر بن** **عمر** ان بن حصین خذوا ما علیہم و دعوا فاقوا لہم لعلو
 مسلم میں عمران بن حصین سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اتار لو جو کہ اس دن میں رہو اور اس کو چھوڑ دو اس واسطے کہ وہ لعنتی ہو **ف**
 حضرت نے مگر میں نے لعنت کی لفظ سننی اچھا کہ یہ کیا ہے لوگوں نے کہا کہ فلاں عورت نے اپنی اونٹنی کو لعنتی کہا تب حضرت نے حدیث فرمائی یعنی جب
 لعنتی ٹھہری تو اس پر چڑھنا کیا ضرور اس پر اس کا اسباب اتار لو اور اس کو چھوڑ دو اس کلام سے حضرت نے اس عورت کو مبرا کی
 تاکہ دوسری بار یہ ایسی حرکت کرے معلوم ہوا کہ جانور پر لعنت کرنا درست نہیں **ابو** **سید** **خالد** و **ابو** **جندبہ** و **ابو** **سید** **خالد** کہ
راکہ **ذاک** **یعنی** **ما** **تصدل** **ن** **یہ** **علی** **مصاب** **فی** **نفس** **لہ** **ابنا** **عما** **فلک** **یبلغ** **ذاک** **وقاء** **کہ** **یہ** **قال** **لہ** **لہ** **مات** **ان**
 مسلم ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لو جو تم نے پایا اور اس کے سوا کچھ کو نہ دیکھا **ف** ایک شخص نے اپنے باغ کے پھل کو ان
 سے حج اوقیت لی پھر پھلوں کو کوئی آفت پڑی کہ کئے ہوئے مول لینے والوں نے مال کا دعویٰ کیا حضرت نے اصحاب سے کہا کہ اس کو خیرات دو کہ
 اپنا فرض ادا کرے اصحاب نے خیرات ہی لیکن انی خیرات نہ تھی جس سے تمام فرض ادا ہوتا تب حضرت نے فرض خواہوں کی حدیث فرمائی اس حدیث سے
 معلوم ہوا کہ مال کو درست ہے کہ محتاج فرض ادا کرے کہ فرض لو کہ باقی فرض کو سوان کر دو **عائشہ** **خالد** و **ابو** **سید** **خالد** کہ
ما **تصدل** **ن** **یہ** **علی** **مصاب** **فی** **نفس** **لہ** **ابنا** **عما** **فلک** **یبلغ** **ذاک** **وقاء** **کہ** **یہ** **قال** **لہ** **لہ** **مات** **ان**

تھے جو سکین اس واسطے کہ حد الثواب سے نہیں اور اس پر واجب تک تم عمل کرنے سے نہ اور اس پر یعنی عبادت وہی تر
 ہر ہفتہ ہو جس سے دل اور اس پر **ق** زید بن خالد بن خذافہ اشکاشی کہ اُر و کَحْنِکَ اَوَّلُ الدِّیْنِ یَقْبِی
 خاتمة الغایہ بخاری اور مسلم میں یہ بن خالد سے روایت ہے کہ حضرت نے بھولی جسکی بکری حق میں فرمایا کہ اے اوسکو سودہ تیرے
 واسطے ہو یا کسی اور تیرے بھائی کے واسطے ہو یا بھیرے کے واسطے ہو **ف** یعنی اگر تو اوسکو نہ پکڑ لیا تو اور کوئی آدمی لیو گیا
 اور اگر کوئی نہ لیو گیا تو بھیجا لیا جاوے گا **ق** جابر بن خالد یاجاج بن قُصْبَ عَلِیٌّ وَفَلَ یَسْمِعُ اللّٰہُ یَقْبِیْ حَآءَ کَانَ فِیْ عَمْرٍ
 کا قصہ بخاری اور مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لای جابر اور بانی ذال مجھ اور مسلم کہ مراد وہ بانی جو انصاری
 کی قبوٹی مشک میں تھا **ق** عائشہ خُذِیْ فِرْصَةً مِنْ فِرْسَتِیْ وَفِیْ مَشْکِیْ فَتَطْطَعِیْ بِیْ دِجَاجِیْ بخاری اور مسلم
 میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم کو اکپٹے کا مشک ہے اودہ پھر اوس سے پاکی حاصل کرو **ف** ایک عورت نے پوچھا
 کہ یا حضرت میں چھینکے بعد کس طرح طہارت کیا کروں حضرت نے فرمایا کہ غسل کے بعد تیرے میں مشک لگا کر رکھ لیا کہ یعنی تاکہ خون کی بدبو
 دفع ہو **ق** عائشہ خُذِیْ مِنْ مَّاءٍ بِالْمَعْرُوفِ مَا یُکْفِیْکَ وَیُکْفِیْ وَلَکَ وَیَنْدِیْ خُذِیْ مَا یُکْفِیْکَ
 وَلَکَ بِالْمَعْرُوفِ **ق** عائشہ بنت عتبہ اُمِّ اَبِی سَفْیَانَ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے
 روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا لے لیا کہ خاوند کے مال سے دستور کے موافق جتنا چکواور تیری اولاد کو کفایت کرے یہ حضرت نے ہندو عشب کی
 سفیان کی جو کہ **ف** ہندو کہ کہ حضرت سفیان مروخیل ہوا تھا سرچ نہیں دیتا جو چکواور تیری اولاد کو کفایت کرے
 مگر یہ ہو سکتا ہے کہ اوسکی نادانستگی میں بہتر حاجت لے لوں یعنی اس طرح لینا درست ہے یا نہیں یہ حضرت نے حدیث فرمائی اسکو ہر وہ کہ
 عورت خاوند کے مال سے اگر بہتر حاجت ضروری بدوں اوسکی اجازت ایسے تو درست ہے اسواسطے کہ اوسکا حق و نذر فرض نہ
ق اِنَّ عَتَابَیْ عَوْنِیْ فَاَلَدِیْ اَنَافِیْہِ حَیْنٌ وَاَوْصِیْکُمْ بِثَلَاثِ اَخْرَجَ الْمُشْرِکِیْنَ مِنْ جَنْزِیْنِ قَالَا لَمْ
 وَاجِیْنِ وَالْقَوْلُ فَاِنْ یَخْشَوْنَ مَا کُنْتَ اُجِیْنُہُمْ قَالَا وَسَکْتَ عَنِ الثَّلَاثَةِ اَوْ قَالَا فَاَنْسِیْہَا هَذَا مِنْ
 قَوْلِ سَلِیْمَانَ بْنِ اَبِی مُسْلِمٍ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پیچھو و چکواور حسین کے سر پہن بہتر
 اور میں کو تین چیز کی وصیت کرتا ہوں کہ نکال دو چکواور سرکین کو عرق ٹاپو سے اور انعام دیا کہ راکر الیچوں کو جس طرح میں اونکو انعام دیتا تھا
 راوی نے کہا کہ تیسری چیز سے حضرت نے سکوت کیا یا کہ اوسکو فرمایا مگر میں بھول گیا یہ قول ہے سلیمان بن ابی مسلم کا جو اس حدیث کا راوی ہے
ف اسکا پورا قصہ حدیث قرطاس میں اسی باب میں ہو چکا ہے اَبُو ہُرَیْرَہُ قَالَ کَذَبَ عَلَیَّ مَا اَنْتُمْ تَقُولُ اَنْتُمْ اَهْلَاکَ مِنْ
 کَانَ فَبَلَکُمْ سَوَ اَلْجَوِّ وَ اَخْتَارَ فَمُتَّحُوْا عَلَیْ اَنْبِیَاۤءِہِمْ قَاذِ اَلْہِیْمَہِمْ عَنْ شَیْءٍ فَاجْتَنِبُوْا وَاِذَا اَخْبَرْتُمْ شَیْئًا
 بِاَمْرِ فَاَنْتَقُوا مِنْہُ مَا اسْتَطَعْتُمْ بخاری میں ابورسید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھے سوال کرنا چھوڑ دو جب تک کہ تمکو چھوڑ دو
 اور نہ بتلاؤں تم سے اگلی باتوں کو تو ان کے سوال اور اختلاف ہی نے غارت کیا کہ اپنے پیغمبر پر اختلاف کرنے سے سوچے کہ میں کو کسی چیز سے
 منع کروں اوس سے بجا کرواؤ جب کہ میں کسی چیز کے حکم کروں اوسکو کیا کرو جتنا کہ تم سے ہو **ف** حضرت نے خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ لوگو
 پیچھو فرض جو اسو تم حج کو ادا کرو لیا کہ شخص نے کہا کہ یا حضرت کیا ہر سال حج فرض ہے حضرت نے کہا کہ ہاں یہاں تک کہ اوسنے تین بار پوچھا پھر
 حضرت نے فرمایا کہ اگر میں اُن کو کہتا تو تم پر ہر سال حج کرنا فرض ہو جاتا اور تم سے کبھی نہ ہو سکتا پھر یہ حدیث فرمائی یعنی یہودہ سوال کیا کہ

ہوئے پاس نہ آئے حضرت جنگ خندق کی رات فرمایا **حَدَّثَنَا** ثُمَّ رَأَوْا مَآثِرَ **قَالَ** کہ صلیحہ لکھو
 اگر کھن ایسے میں خذیفہ سچے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ اوشو اور موسیٰ حضرت خذیفہ رضی اللہ عنہما جنگ خندق کی فتح کے
 میں جنگ خندق میں کائنات کے کئی دن تک نہ گزیرا ایک ات نہایت سرد ہوا پہلی لوگوں میں سے تھے حضرت خذیفہ کو پھر کے
 واسطے جیسا پھر خذیفہ کو اپنا کتل اور حایا اور کو خوب نہیں غفلت کی گئی تھی حضرت نے حدیث فرمائی باقی مفصل تصدیق ہے باب گن
 جہا بن سید قولا اللہم صل علی محمد عبدک ورسولک کما صلیت علی ابراہیم وبارک علی محمد
 ال محمد کما بارکت علی ابراہیم وال ابراہیم بخاری میں ابو نعیم روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ یوں درود پڑھو
 کہ الہی اپنی ہر ہر محمد پر جو تیرا بندہ اور تیرا پیغمبر ہے تو ابراہیم پر ہر کی اور برکت کر محمد پر اور محمد کی آل پر جیسے تو برکت کی ہر ہر
 پڑا اور ابراہیم کی آل پر **قَالَ** اَبُو حَمِيدٍ رَأَى الشَّاهِدِيَّ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَذُرِّيَّتِهِمْ كَمَا
 صَلَّيْتَ عَلَى اَبْرَاهِيمَ وَبَارَكْتَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَذُرِّيَّتِهِمْ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى اَبْرَاهِيمَ اَمَّا
 حَمِيدٌ فَحَمِيدٌ بخاری اور مسلم میں ابو حمید روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ درود کو یوں کہہ کر کہ الہی اپنی ہر ہر محمد پر اور ابراہیم کی بیویوں
 اور اوسکی اولاد پر جیسے تو ہر کی ابراہیم پر اور برکت کر محمد پر اور اوسکی بیویوں پر اور اوسکی اولاد پر جیسے تو برکت کی ہر ہر ہر ہر
 تو سب بیویوں سر ابراہیمی والہی **قَالَ** سَلِّطْ لِي اللَّهُمَّ اعْقِبْنِي وَلَهُ وَاعْقِبْنِي مِنْهُ عَقِبِي حَسَنَةً **قَالَ**
 لَهَا حِينَ صَاتَ اَبُو سَلَمَةَ مَسْلَمٌ مِنْ حَضْرَتِهِ رَوَيْتُ عَنْ اَبُو سَلَمَةَ رَوَيْتُ عَنْ اَبُو سَلَمَةَ رَوَيْتُ عَنْ اَبُو سَلَمَةَ رَوَيْتُ عَنْ اَبُو سَلَمَةَ رَوَيْتُ عَنْ اَبُو سَلَمَةَ
 اور اوسکے بعد چھو اوسکا نیک لائے حضرت نے حضرت ام سلمہ سے فرمایا جبکہ ابوسلمہ کا انتقال ہوا **فَ** حضرت ام سلمہ کے اول
 خاوند یعنی ابوسلمہ کا جانا انتقال ہوا تب حضرت نے انکو یہ تعلیم کی جو تعالیٰ نے دعا قبول کی حضرت ابو کا کاح ہوا **قَالَ** اَبُو سَلَمَةَ
قَالَ مَوَدَّ اِلَى سَيِّدِكُمْ اَوْ اِلَى خَدِيكُمُ يَعْنِي سَعْدُ بْنُ مَعَاذٍ فَقَعَدَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ اِنَّ هَؤُلَاءِ مِنْ اَوْلِيَائِ عَلِيٍّ حَكَمَاتُ بخاری اور مسلم میں ابو نعیم روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ اوشو اپنے سردار کی طرف بیان
 فرمایا کہ اپنے سے افضل اور بہتر کی طرف یعنی سعد بن معاذ کی طرف پھر سعد حضرت پاس بیٹھے تو حضرت نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے یہودی تیری تجویز
 راضی ہو کر اور یہ ہیں **فَ** بھی قرآن ایک قوم بھی یہودی حضرت ابو نعیم نے محمد شکنی کی تھی حضرت ابو کا قلعہ گھیرا تھا کہ لوگ
 اس بات پر راضی ہو کہ سعد بن معاذ جو ہمارے حق میں تجویز کریں ہو کہ تو قبول ہی سعد زخمی تھے حضرت نے انکو دینے سے بلاا جب کو آئے
 حضرت نے انصار سے یہ حدیث فرمائی سعد انکے قتل کرنے کا حکم دیا پناچہ اوس قوم کے ہر قتل پوے اور عورتیں ان کے لوندی غلام ہو
 بعض حکماء کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سردار اور عطا کی تعظیم کے واسطے قیام کرنا درست ہے اور بعضوں نے جواب دیا ہے کہ قیام تعظیم
 کے واسطے نہ تھا بلکہ سعد زخمی تھے انکے سنبھالنے کے واسطے حضرت قیام کا حکم کیا تھا چنانچہ دوسری حدیث میں آیا ہے کہ یوں کہ
 کے واسطے نہ قیام کیا کہ جیسے عجم کے لوگ کرتے ہیں اور بعض حکماء نے فرمایا ہے کہ قیام افراد تعظیم کے واسطے کر دہ وادراہل علم اور میں کی
 تاکہ ہم کے واسطے درست ہو **قَالَ** اَلَسْ قَوْلُكَ اِلَى جَنَّةٍ عَزَّ وَجَلَّ السَّمَوَاتِ وَكَأَنَّكَ رَضَّ **قَالَ** حِينَ ذَكَرَ
 الْمَشْرُوقُ كُنْ يَوْمَ بَدْرٍ مَسْجِدٍ مِّنَ الْمَسْجِدِ رَوَيْتُ عَنْ اَبُو سَلَمَةَ رَوَيْتُ عَنْ اَبُو سَلَمَةَ رَوَيْتُ عَنْ اَبُو سَلَمَةَ رَوَيْتُ عَنْ اَبُو سَلَمَةَ رَوَيْتُ عَنْ اَبُو سَلَمَةَ
 زمین کے برابر ہی حضرت اوس وقت فرمایا جس وقت جنگ بدر میں شریک نہ رہا گئے **فَ** یعنی انکو قتل کر دہا واسطے کہ انکا

غیروں کی نسبت برادری کے لوگ مقدم ہیں یہ باغ میں سے من نہایت عمدہ تھا حضرت کی سجد کے سنے تھا اور سکا پانی نہایت شہتیں
حضرت اکثر اس طرح کیف لیتے تھے اور اس کا پانی پیتے تھے ایمان کا دل کی یہی علامت ہے کہ اپنی نہایت پیاری چیز کو راہ خدا میں نثار کرے
ہے جابری بن جہل سنی نکلتا فَاَنَّا نَكْتُبُ عَلٰی اَنْ تَصَدَّقَ فِیْ اَوْ تَقْعَلِ مَقْعَرًا فَاَلَا لَیْلَہُ جَابِرٌ مَّقْدُ طَلَقَتْ
فَاَكَادَتْ اَنْ تَجْلِسَ لَمْ تَخْلُصْ اَفَنْ جَعَلَ هَا جَعَلَ اَنْ فَكَمْ مَعَ سَلَمٍ جَابِرٌ رَوٰی ہر کہ حضرت نے فرمایا کہ یوں نہیں تو کھڑے اپنے
خرموں کو شاید کہ تو خیرات کرے یا اور کوئی نیک بات کرے حضرت نے جابر کی مثال سے فرمایا اور اس کو طلاق ملا تھا سو اچھا کہ اپنے
خرموں کو درست توڑے تو ایک خرما ہر کھنے سے ٹوٹتا ہے امام شافعی کا یہی مذہب ہے کہ عورت کو ضرورت حدت میں کہہ کر
باہر نکلنا درست ہے ہر عائشہ بیٹھ کر کھانسی فیتہ و جیاع اھلہ مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس
میں خرما نہیں اس کے لوگ جو کھے ہر ایک کو اسودگی نہیں ہے حضرت نے اہل مینہ کے حق میں فرمایا اس واسطے کہ اوکلی خدا اکثر خیرات
ہے جابری بن جہل سنی نکلتا فَاَنَّا نَكْتُبُ عَلٰی اَنْ تَصَدَّقَ فِیْ اَوْ تَقْعَلِ مَقْعَرًا فَاَلَا لَیْلَہُ جَابِرٌ مَّقْدُ طَلَقَتْ
ترک کرنے سے کہ فرق فی نہیں ہے ہاں یعنی ایمان کی علامت نماز ہے جب آدمی نے نماز چھوڑی تو کفر میں آگیا اور اس میں کچھ صلہ نہ رہا
کافر ہو گیا اور یہی مذہب ہے امام احمد اور اسحاق و عبد اللہ بن مبارک کا اور امام مالک اور شافعی کے مذہب میں کافر نہیں ہونے لیکن اگر قبل
ہو گیا اور زیری اور امام عظیم کے مذہب میں عمدہ ترک نماز سے نہ کافر ہو نہ واجب القتل بل کہ جب تک نماز نہ پڑھے اس کو مارنا اور قید کرنا چاہیے
تو امام عظیم کے نزدیک اس حدیث کا یہ مطلب ہے کہ اگر انکار سے نماز ترک کرنے تو کافر ہے نہ ضرورت ترک نماز کفر ہے یا شاید کہ کفر کے بعد اسلام لانے
کہ اس کو آسان سمجھے فرصت کو غنیمت جانے کہ جو توبہ کرے اور نماز پڑھے ہر عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما روایت ہے کہ اذ انکبوا صلوٰۃ بائن کل اذان
صلوٰۃ ثم قال فی الثالثۃ لیس بشاۃ مسلم من عبد اللہ بن مسعود روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ہر اذان اور اقامت کے درمیان
نماز ہو ہر اذان اور اقامت کے درمیان نماز ہی ہے حضرت نے تیسری بار فرمایا کہ جو کچھ یعنی واجب بنی ق عبد اللہ بن مسعود
تِلَاٰتِ الرَّوْضَةِ مَرْفُوعَةٌ اِسْلَامٌ وَذٰلِكَ اَلْمَوْحُوْدُ اَلْاِسْلَامُ وَتِلَاٰتِ الرَّوْضَةِ اَلْعَصْرُ وَذٰلِكَ اَلْمَوْحُوْدُ اَلْعَصْرُ وَذٰلِكَ اَلْمَوْحُوْدُ اَلْعَصْرُ وَذٰلِكَ اَلْمَوْحُوْدُ اَلْعَصْرُ
عَلٰی اَلْاِسْلَامِ حَتّٰی تَمُوْتُ **سَآلَہُ** کہ حین قص رؤیا کہ علیہ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا وہ باغ تو اسلام کا باغ ہے اور ویتون اسلام کا ستون ہے اور وہ حلقہ مضبوط حلقہ دیر کا ہے اور تو اسلام پر قائم ہو گیا کرتے
وتم کہ خیر ہے عبد اللہ بن سلام سے فرمایا جب کہ اونھوں نے اپنا خواجہ حضرت بیان کیا **ف** خواب میں باغ اور ستون اور حلقہ
دیکھا تھا حضرت نے اس کی تعبیر کی چنانچہ اسکا مفصل بیان ساتویں باب میں ہو چکا **اَلْبَن اَعْرَبُوْنِ عَاَزِبِ تِلَاٰتِ الْمَلٰٓئِکَہِ**
کَانَتِ لِمَنْ کَانَ لَوْ فِیْ اَنْتَ کَاجِبَتْ مِیْنِ اَحَا الْکَاسِ مَا تَسْتَمِیْنُہُمْ **سَآلَہُ** کہ سید بن
حضرت حین فی اسوۃ کا الکف باللیل وعینہ کہ فی سن فربو طریطین ففقتہ سحابہ
فجسکت لک اوانک لک اوجل فی سہ یفتر منہا بخاری اور مسلم میں براء بن عازب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں نے فر
تھے تیرا قرآن پڑھنا سنتے تھے اور اگر تو پڑھے جاتا تو فجر کو لوگ فرشتوں کو دیکھتے فرشتے اونسے بھیجتے حضرت نے اسید بن خنیس سے فرمایا
جب کہ وہ سو رہا کہ کتب پڑھتے تھے اور ان کے پاس گھوڑا اور بچہ وہ میں بندھا تھا تو اسید کو ایک ل نے بچھالیا اور اس میں جہانگیر
تھے تو وہ سبم بنی فرشتہ کی جاتی تھی اور ان کا گھوڑا اس سے بڑھتا تھا **ف** بخاری میں ہر واقعہ یوں ہے کہ اسید بن خنیس کا ہوا

نہایت عالی مرتبت سے اس شخصیت پر ایسا حال آدھلا کہ انجنت یعنی سورہ کو خدا صبح بخاری میں اس شخص سے
روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ سورہ اخلاص کی محبت کچھ بہشت میں داخل کر لی **ف** ایک شخص نے حضرت سے کہا کہ اجازت
میں روانا خلاص یعنی قرآن مجید بہت محبت رکھتا ہوں حضرت نے حدیث فرمائی **ہے** **مُتَابِدَةٌ بَيْنَ الْحَصْبِيِّ وَالْحَصْبِيِّ** اور
المجاهدين على القاعدین کچھ صحفہ انھما تھوہ وما بینہما جہل من القاعدین یختلف مرجا لا یت
المجاهدين فی احلہ فیحقن دمه فیہم ولا یقف لہ ینکم القیمۃ فیأخذ من عملہ ما شاء فقد لفت
النبا رسولہ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال فما خلک من مسلمین برید بن حبیب روایت ہے کہ حضرت
فرمایا کہ غازیوں کی بیسیوں کی حرمت غارت نشین لوگوں پر ایسی ہے جیسے ایک باؤں کی حرمت ہے اور جو غارت نشین مرد مجاہدین مردوں کے
گھبراہٹ کے کام خدمت میں رہے پھر ان میں نیابت کے بقیاست دن کھڑا کیا جاوے گا پھر مجاہد اور سکے نیک عمل سے جو چاہے گا سولہ
پھر حضرت ام حجاب کی طعن موعود ہو اور فرمایا کہ تمھارا کیا گمان ہے **ف** یعنی اسلوح جلتے ہو یا کچھ رد و قبول غلطی
حساب کا علی اللہ احد کما کاذب لا سبیل لک علیہ صا **ل** لک لا عنین بخاری اور مسلم میں اس شخص سے
روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ تم دونوں کا حساب اب پر تم دونوں میں ایک تم جو ٹھہراؤ چکا اور عورت کچھ قیاد میں **ف** ایک شخص نے
اپنی جو رو کو بدکاری کا عیب لگا یا او سنا سنا کر کہ دونوں آپس میں قسم کھا جو ٹھکے کو بدکاری کے جدا ہو گئے حضرت نے حدیث فرمائی کہ میں نے
ایک مقرر جو ٹھہراؤ کر خیر میں کسی پر جو ٹھہر نہ ثابت ہو لیکن قیامت میں جس حساب کر لگا پھر مرد اپنا مال نکال جو جو رو کو دیا تھا جہت
نے فرمایا تم کو اب دس کے دیے مال پر قابو اور اختیار نہیں اگر تو سنا چکا تو مال صحبت اس کی مل گیا اور اگر عورت سچی تو مال کا لینا اور سنا
بعید ہے **ف** ابو ہریرہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن رجل من الانبیاء قال لا یمنع من الذنوب الا ما یمنع من الذنوب
اللہ عنہ ولتتحدث القاطن بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا مسلمان حق دوسرے مسلمان پر پانچ چیزیں
سلام کا جواب دینا اور بیمار کو پوچھنا اور جنازہ کو پہنچانے اور دعوت کو قبول کرنا اور جھینکنے والے کو دعویٰ دینا یعنی یہ حکم اللہ کے
ہے **ابن ہریرہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم** یارسول اللہ قال اذا فیئۃ فیسلم علیک فیسلم علیک
وإذا دعاک فأجبہ وإذا استنصحتک فانصرت وإذا أعطس فحمد الله فسمیۃ وإذا ارض فعدۃ وإذا
مات فالتبعہ مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ حق مسلمان کے مسلمان پر چھ ہیں لوگوں کو چھاکے کو حق کون ہیں
یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ جب تو اس سے ملے تو اس کو سلام کر اور جب کچھ وہ بلاؤ اور دعوت کے تو قبول کر اور جب تجھے کسی نے مہین
چاہے تو اس کو نیک نصیحت کر اور جب کہ وہ جھینکے اور اچھلے تو اس کے جواب دے یعنی یہ حکم اللہ کے ہیں کہ وہ بیمار پر تو اس کو جا کر چھ
اور جب کہ مر جاوے تو اس کے جنازہ کے ساتھ چل **ف** پہلی حدیث میں پانچ حق فرماتے اور دوسری میں چھ تو ظلت ہے کہ پانچ یا چھ
سخن نہیں بلکہ سلام کے حق بہت ہیں مگر جس کی زیادہ ضرورت دیکھی او سکھو فرمادیا کبھی پانچ کبھی چھ کم و زیادہ نسخہ ابو ہریرہ سے
حق اللہ علی کل مسلم ان یغتسل فی کل سبۃ آیام یغتسل رأسہ وجسدہ ویروی اللہ علی کل مسلم
حق ان یغتسل فی کل سبۃ آیام یغتسل ما بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ خدا کا حق ہر مسلمان پر یہ ہے
کہ ہر ہفتے میں غسل کرے اپنے ہر اور بدن کو دھو کر اور دوسری روایت میں ہے کہ ہر مسلمان پر خدا کا حق ہے کہ ہر ہفتے میں غسل کرے

انکے پاس نہ تھا کہ وہ سے بھر گئے تھے کہ کہیں لڑکا نہ کھل جاوے قرآن پڑھنا سو فوٹ کیا بدلی بھی نہ ہو گئی صبح کو حیل
 حضرت عرض کیا جس نے حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ قرآن کے سنے کو فرشتے حاضر ہوتے ہیں یہ کہ فرشتہ ہوتا ہے **هَكَذَا شَهِدَتْ**
الْحِكْمَةُ الْحَقُّ بِخَطْفَةِ الْحَقِّ فَبَقِيَ فَمَا فِي أَذْنٍ وَلَيْسَ فَمِنْ يَدٍ فِيهِ إِعْمَاءٌ كَذِبَةٌ قَالَتْ لَهَا حَتَّى قَالَتْ
إِنَّ الْكَلْبَانَ كَانُوا يُحَدِّثُونَ سَبَابَ النَّبِيِّ فَنَجَلُ كَسْطًا مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اس سچ
 بات کو فرشتوں نے سنا تھا کہ ہر سو اس کو اپنے دوسرے کان میں ڈال دیتا ہے تو وہ دوسرے اور سوجھوٹے زیادہ کرتا ہے یہ حضرت نے
 حضرت عائشہ سے کہا جب انھوں نے کہا کہ کاہن لوگ ہر کوئی چیز کی خبر دیتے تھے تو اس کو ہم سچ پلے تھے **ف** عرب میں چند لوگ
 تھے جن سے راہ کہتے تھے وہ دریافت کر کے آئندہ خبریں لوگوں کو بتلاتے تھے دین اسلام میں حکم ہوا کہ سو کھد کھیب فی نہیں جانتا
 کاہن چھوٹے اور بے حقیقت ہیں اور سب حال دریافت کرنا درست نہیں حضرت عائشہ نے پوچھا کہ حضرت اگر کاہن چھوٹے ہیں تو اس کا کیا سبب ہے
 کہ ان کی بات سچ بھی ہوتی تھی حضرت نے حدیث فرمائی یعنی جو اس عالم میں ہوتا ہے اور اس کا حکم فرشتوں کو ہوتا ہے فرشتے اول آسمان پر آپس میں
 گفتگو کرتے ہیں شیطان اور جن مان جا کر سن لیتے ہیں اور اپنے پوجنے والے دوستوں کو بتلاتے ہیں کہ لوگ ایک سچ کے ساتھ سوجھوٹے ملا کر
 لوگوں سے کہتے ہیں یہ ایک بات تو سچ ہوتی ہے اور باقی وہ انبیاء نادان لوگ اسی ایک سچ بات کو دلیل بنا لیتے معتقد ہوتے ہیں اور ان کی
 اکثر جھوٹی باتوں کو اپنی نادانی اور حماقت سے یاد نہیں کرتے **هَٰذَا مِنْ مَّسْخُوفَاتِكَ هَٰذَا مِنْ لَيْمَانَ الْقِسْطِ سَا**
مَالَهُ حَتَّى مَسَّلَ عَمَّا وَهِيَ مَا يَجِلُّ أَوْ لَنَسَانٍ فِي نَفْسِهِ مَا يَنْتَظِمُ أَنْ يَتَكَلَّمَ مِثْلَ مِثْلِ
حَرِّ النَّارِ كَمَا يَمَانُ كَمَا أَوْ هَرَيْنَ كَمَا تَقَرَّرُ كَمَا مَسْلَمٌ كَمَا يَنْصَرُّ مسلم میں عبد اللہ بن مسعود روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
 کہ ہر سوسے کو بد جانتا تو محض بیان ہے حضرت نے اس وقت فرمایا جب کہ سو کا حضرت سے سوال ہوا تو سوسے اس کو کہتے ہیں کہ کاحیا
 آدمی اپنے ولیدین پاتا ہے اور اس کے کہنے کو بڑا جانتا ہے اور دوسری روایت ابو ہریرہ سے ہے کہ یہ تو صریح ایمان ہے اس حدیث کو بھی صرف
 مسلم نے روایت کیا **ف** مشکوٰۃ میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ چند صحابہ حضرت پاس کر کے پوچھا کہ حضرت ہمارے دلوں میں
 نہایت بڑے بڑے خیالات ہیں کہ ہم ان کو زبان پر لانا بڑا گناہ جانتے ہیں حضرت نے حدیث فرمائی یعنی بڑے خیالات کو بڑا جانتا ہے اور
 زبان پر نہ لانا ایمان کی نشانی ہے اگر دل میں ایمان نہ ہو تو لوگوں کو کتنا اور یہ طلب نہیں کہ بڑے خیالات ان صریح ایمان پر چھنا چھ
 ابو الدرداء میں عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سے کہا کہ میرے دل میں بعض ایسا بڑا خیال آتا ہے کہ اگر میں جیل کے کوٹھڑی میں
 تو بھی باقی نہ نکالوں حضرت نے فرمایا شکر خدا کو جس نے شیطان کا کام دوسو ہی پر لایا یعنی شیطان کا فروغ تو شرک اور بت پرستی کو
 لیکن ہمیں پر سوا بڑے خیالات کے اس کا کچھ زور نہیں چلتا اس سے کاحیا علاج یہ ہے کہ اس کی طرف دھیان نہ کرے اور التجا کرے پنا
 مانگے لاجل ہے اور لا الہ الا اللہ کی کثرت کرے کہ اس سے بڑے دفع بن خدیجہ ثمن الکلب حدیث و ہذا البغی
 حدیث و کسب التجام حدیث مسلم میں بن خدیج سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیمت گتے کی حرام ہے اور خبری
 حرام کا دعوت کی حرام ہے اور بھنے لگانے والے کا کسب بید **ف** امام شافعی کے نزدیک سوجھوٹے سچ گتے کی قیمت حلال نہیں
 اور امام عظیم کے نزدیک حلال ہے تو ان کے نزدیک حدیث کا یہ طلب ہے کہ اگر کتا شکاری اور حفاظت کے واسطے نہ ہو تو اس کی قیمت حرام ہے اور
 غریب یا انصاف حرام ہے اور بھنے لگانے والے کا کسب بید حدیث امام احمد کے نزدیک حرام ہے اور اماموں کے نزدیک حرام نہیں کہ وہ کہے

داخل ہوا کہ اسے الاستغفار نصیحت میں فرمایا کہ دو مہینے عیسٰی کے نہیں پورے رمضان اور نہ ہی الحج **ف** امام احمد بن مسعود کا مطلب یوں کہ ایک سال میں دو دن عیسٰی کے نہیں پورے اگر ایک اور تیس دن کا ہو گا تو دوسرا تیس دن کا ہو گا اور اسے فرمایا کہ اگر ان دنوں میں کافراں کو قتل کیا جائے تو ان کے گناہوں کو چھوڑ دینا اور یہی قول شعیب بن عبد اللہ اعلم ہے حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کہا کہ میں نے ایک شخص کو قتل کیا ہے اور اس کے گناہوں کو چھوڑ دینا چاہتا ہوں تو آپ نے فرمایا نماز کا قصد کر کہ تمہارے قصد کیا ہو سو اس کے قصد کو قبول کر یعنی ان کی حالت میں بھی نماز کا قصد فرمیں یہاں تک کہ نماز چار رکعت نماز کو دو رکعت پڑھنے کا حکم ہو یہ خدا کی طرف سے تخفیف اور رحمت ہے تو منافقین کے خدا کی رحمت نہ مانیں اور پوری پڑھیں اور یہی نہ ہے امام عظیم کا کہ سفر میں پوری نماز پڑھنا درست نہیں **ہ** زید بن ارقم صلوٰۃ الاوابین اذ اذ وصفت لفصال مسلم بن یزید بن ارقم سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ صلوٰۃ الاوابین اوس وقت ہے جب کہ اوست کیونکہ تلوع جلنے لگیں **و** یعنی چاشت کے وقت تک کہ گرم ہوتی ہو کیونکہ تلوع جلنے لگتے ہیں وہ طرف سے بھاگ کے اونٹوں کی گردنوں پر مشائخ لوگ مگر کعبہ چھپر رکعت نماز کو صلوٰۃ الاوابین کہتے ہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صلوٰۃ الفجر اور نماز چاشت کا نام صلوٰۃ الاوابین ہے اور ابین ان کا کہتے ہیں جبکہ ادا عبادت الہی کی طرف جھکا رہتا ہے **ہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ صلوٰۃ الحجاء افضل من صلوٰۃ احدکم و احد کا یہ بخمسہ و عشرین جن **ز** مسلم بن ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا جماعت کی نماز میں کسی سے افضل ہے محمد بن عمر و ابو سعید صلوٰۃ الحجاء افضل صلوٰۃ الفجر بخمسہ و عشرین درجہ ہذا روایت ہے ابی سعید سے روایت ہے ابن عمر سے روایت ہے ابو سعید و عشرین بخاری میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جماعت کی نماز میں آدمی کی نماز بخمس حصے افضل ہے ابو سعید کی روایت ہے اور عبد اللہ بن عمر کی روایت میں ستائیس درجے کا ذکر ہے **ح** ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ صلوٰۃ الرجل فی جماعۃ ترید علی صلاتہ فی بیتہ و صلاتہ فی سوقہ یضعاف عشرین درجہ و ذلک ان احدکم اذا توضا کا حسن انی شقوا فی المسجد لا یجوز ان لا الصلوٰۃ لو خطبوا الا ان یرفع اللہ ہذا درجہ و خطب عنہ یا خطب عنہ فدخل المسجد فاذا دخل المسجد کان فی الصلوٰۃ ما کان الصلوٰۃ یحبسہ والملائکہ یصلون علی احدکم ما دام فی مجلسہ الذی صلی فیہ یعقون اللہ ما ارحمہ اللہ ثم اعظم اللہ ربک علیہ ما لا یؤخذ فیہ ما لا یجوز فیہ بخاری اور مسلم بن ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ مرد کی نماز جماعت میں اوسے گھر اور بازار کی نماز سے بیس اور چند درجے زیادہ ہے یعنی چھتیس ستائیس اور اس کا سبب یہ ہے کہ جب آدمی نماز پڑھتا ہے تو اس کا دل ہر حال میں کہ سو نماز کے اوس کی جنبش کا کوئی سبب ہو تو ایسا شخص کوئی ٹوٹ نہ چلا گا بلکہ اگر خدا اوس کے سبب اوس کا ایک جہنم کا دروازہ اور اوس کی جنت کا دروازہ دور کر دے گا یہاں تک کہ سبب میں جسے پھر جب چاہے آتا تو نماز میں داخل ہو جائے تاکہ اوس کو نماز کے پڑھنے کی ضرورت نماز کے انتظار میں نہ کرے کی وہ نماز میں شمار ہوگی نماز پڑھنے کے برابر انتظار کا ثواب ملیگا اور فرشتہ اوس کو دعا کرے پھر جب کہ اوس کا دل میں ہتھیار ہوگا جس میں نماز پڑھنے کا فرشتہ کہتے ہیں انہی اوس پر رحم کرے گی انہی اوس کی مغفرت کرے گی انہی اوس کی توبہ قبول کرے اور پھر جنت میں ہو یہ وعدہ اوس پر ہے جب تک کہ سبب میں کسی کو نہ ہو جب تک کہ سبب میں کسی کو نہ ہو یا وہ فرشتہ **ط**

ام قیس بن محسن روایت ہے کہ حضرت غوث فرمایا کہ کیوں نالو اور خلق ملتی ہو اپنی اولاد کا اس گھانچی سے تم پر نہیں پڑو
 اس کوٹ کو ہوا سے کہ حسین سات بیماری کی شفا ہو انہیں ایک ذات الحجب ہی یعنی باجگر کا درخلق کے ورم میں ناک میں ڈالو اور
 ذات الحجب میں جلنے کے اندر ڈالو **ف** عرب کی عورتیں روم خلق میں اپنے لڑکوں کو گھانچی دیتی تھیں حضرت نے اس سے منع کیا
 اور فرمایا کہ کوٹ کی گھانچی دیا کرو پھر فرمایا کہ کوٹ میں سات بیماریوں کی شفا ہو دو کو بیان کیا یعنی ورم خلق اور ذات الحجب کو باجگر کا
 کوٹ میں پڑ کر کیا ہو لیکن معلوم کیا جاتا ہے کہ کوٹ گرم خشک ہے جیسا کہ کوٹ جاری کرتا ہے اور نہ ہر کو دفع کرتا ہے اور جامع کی قوت
 زیادہ کرتا ہے اور پیت کے کپڑوں کو قتل کرتا ہے جب کہ شہد کے ساتھ بھیجے اور جگر اور معدے کے ضعف کو دفع کرتا ہے اور تباہی کے
 بخار کو شفا دیتا ہے لڑکوں کو اکثر سردی کا خطر ہوتا ہے اس واسطے حضرت نے یہ دو تجویز کی اہل حدیث خود ہندی کو قسط یعنی کوٹ کوٹتے ہیں
 لیکن اطباء خود ہندی کو اگر کہتے ہیں اگر بھی گرم و خشک ہو داغ اور دل و اسجدہ اور جگر کو قوت دیتا ہے اور بچ کو تحلیل کرتا ہے اور
 کھانسی اور دمہ اور غشی اور سرد خفقان کو اور ہمال اور ہستنا کو دور کرتا ہے **ق** ابن عمر علی السراء المسلم السمیع
 والطاعة فیما احب وکریہ کہ ان یؤمن بمعصیۃ فاذ امر بالمعصیۃ فلا سمع وکذا طاعة بخاری اور مسلم
 میں عبد اللہ بن عمر روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ ہر مسلمان پر امام کی اطاعت اور فرمان برداری واجب ہے خواہ اس کو چھٹا
 یا بڑا اگر اوس صورت میں کہ جب گناہ کا مامور ہو پھر جب گناہ اور خلاف شرع کا اس کو حکم ہو تو اس وقت میں اطاعت اور فرمان برداری ہے
ف خوشی اور ناخوشی میں حاکم کی اطاعت واجب ہے لیکن خلاف شرع کام میں اطاعت نہیں **ق** ابو ہریرہ علی
 اقطاب المذنبۃ ما رآہ کما یدک خلاصا الطاعون وکذا الدجال بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ روایت ہے کہ حضرت
 فرمایا کہ مینے کی ماہون پر فرتے مقرر ہیں اوس میں باور دجال نہ داخل ہو گا **ش** ابو ہریرہ بن کعب بن اشج بن قمعہ بن
 خدیج ابوہریرہ روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ عمر بنی کا بیٹا قمعہ کا پوتا خدیج کا پوتا خدیج کا پوتا
 باپ ہے **ف** یعنی خراسان کی قوم عمر بنی کی اولاد ہیں لوگ بنی نہیں مگر گروہ میں داخل ہیں خراسان کی قوم میں کچھ اختلاف
 حضرت نے اس کو بیان کر دیا عرب میں بت پڑی اور سادہ چھوڑنا عمر بنی سے شروع ہوا **ھ** ابو یوسف عبد وہ فی سبیل اللہ
 اور رخصۃ خین و ما طلقت علیہ الشمس فی عشر بیت مسلم میں ابو یوسف روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ راہ خدا یعنی ہمارا
 صبح یا شام کو کوشش کرنا ہرگز اوس سے جیسے آفتاب طلوع اور غروب کیا یعنی تمام دنیا سے افضل ہے کہ اس کو ثواب باقی ہو اور دنیا کا
ھ حابر غلط القلوب فی اهل المشرق واکثرہم فی اهل الحجاز مسلم میں ابو ہریرہ روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ
 کہ لوگوں کی سختی مشرقی لوگوں میں ہے اور ایمان حجاز کے لوگوں میں ہے **ف** مینے کی جانب مشرق مگر کی قوم بتی تھی نہ
 سخت لوگ تھے عرب میں حجاز اوس ملک کا نام ہے حسین کہ اور مدینہ ہے **ھ** اللہ اس بن سہمان عن الدجال اخو فقی
 علیکم ان یخرج وانا فیکم فان اخرجکم دونکم وان یخرج ولست فیکم فانم یخرجکم فاعلموا انکم فیکم واللہ خلقکم
 علی کل مسلم انہ شاک فطط حینہ طافیہ کان اسبغہ یعبدا العن ہی بن یطین فعن ادرک کہم منکم فلیقر علیہ
 فواتح سورۃ الکہف انہ خلد بخلہ بالنام والارواح تبت علیہا کما یأمنہ اللہ فامضوا قلنا یا رسول اللہ
 وما البشۃ فی کھرض نال از بقوان بن ما یوم کسندہ ویوم کشتہ ویوم کجھہ و سائر ایاامہ کا یا اومکہ

ان یمنون مع یثوبن معلوم ہوا کہ جماعت کی نماز شہزاد کی نماز سے پیش درجے افضل اور ثواب میں زیادہ ہو اور اگر نیت یا وہ خالص ہو تو
 ستائیں جس کی نیت بھی نوبت ہو بخوبی جو حضورؐ کے اسکا سبب ارشاد کیا کہ کامل وضو کرنا اور مسجد میں صرف نماز ہی کے واسطے جانا مستحب
 ہر قدم پر ثواب پانا اور مسجد کا توقف اور انتظار نماز میں داخل ہونا اور فرشتوں کا دعا دینا اور مسجد میں ظاہر اور باادب ہرنا فضول کلام
 اور تکلیف نام سے بچنا اس فضیلت اور ترقی کا سبب ہے تنہا نماز پڑھنے میں یہ امور حاصل نہیں **ق** ابن عمر رضی اللہ عنہما
 متنی متنی فاذا اخففت الضميمة فاقرب من دعا واحدة بخاری ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ حضرتؓ فرمایا کہ رات کا
 نماز دو رکعتیں میں پھر چوتھے فجر کے سے اترے تو ایک رکعت کی ہر رکعت **ف** امام شافعیؒ اور ابو یوسفؒ اور محمدؒ کے نزدیک تجمل نماز و
 افضل ہے اور یہی حدیث انکی دلیل ہے **ہ** ابوہریرہؓ کہ صیاح الماعز لو جئنا یقع نك غة من الشيطان سلم ابن ہریرہ
 روایت ہے کہ حضرتؓ فرمایا کہ چنانچہ اس کے جب کہ پیدا ہوتا ہے اور زمین پر گرنا ہی شیطان کے ٹھوکے کے سبب ہے **و** ابوہریرہؓ کہ
 من من الکافر مثل أحد غلط جلد ۲ مسند ۲ مسلم میں ابو ہریرہؓ روایت ہے کہ حضرتؓ فرمایا کہ کافر کا دانت جس کے پھا
 برابر ہوگا اور وہ کسی کمال کی بات اور گندگی میں ان کی راہ برابر ہوگی **ف** یعنی دفع میں کافر کا قد نہایت لمبا چوڑا ہوگا تاکہ
 عذاب یاد ہو اور اگر بن پرست ہی پلٹے **ہ** حاتم طہام الواحد یکنفی کو ثنائین وطہام الاثنین یکنفی اکثر حجة
 وطہام الاثنین یکنفی الثمانین سلم من جابرؓ روایت ہے کہ حضرتؓ فرمایا کہ ایک شخص کا کھانا دو کو کفایت کرتا ہے اور دو
 کھانا چار کو کفایت کرتا ہے اور چار کا کھانا آٹھ کو کفایت کرتا ہے **و** یعنی مومن کو حصہ سچا اپنے کھانے میں دوسرے کو بھی بھائی
 مسلمان کے شرک کر کے ایک دوسرا سودگی نہ سہی بقدر ضرورت پر کفایت کرے انصاف ہے بعد جو کہ اپنا تو یہیت بھر لے اور دوسرا
 مسلمان جو کھانے اور دیکھا کرے **ہ** صہیب بن سنان عجباً کہ امر المؤمن ان آثمہ کلہ کہ خیر من ان یس
 ذلک کہ حدیث اللہ من ان اصابتہ سیراء مشکوکان بخیر اللہ وان اصابتہ ضلأ صبرا فکان خیر لہ
 سلم من صہیب بن سنان روایت ہے کہ حضرتؓ فرمایا کہ طرفہ ناجز ہو مومن کا سقر اور سکا ہر حال اسکے واسطے بہتر ہے اور یہ بات سیکو
 حال زمین سوا سورج اگر اس کو خوشی ہو شکر کرے تو شکر گزار ہے اور اسکے حق میں بہتر ہے اور اگر اس کو سحر اور تکلیف ہو صبر کرے تو بھی
 اسکے حق میں بہتر ہے **و** یعنی مومن کا کسی طرح نقصان نہ ہو خوشی میں اگر کسی طرح نقصان ہو تو غم میں اگر غم میں صبر کرے
 خدا کا قبول ہو اور جو سنا ہے اور کافر کو یہ بات حاصل نہیں خوشی میں اس کی خدا کی طرف نظر ہوتی ہے غم میں ہر جہاں غم میں
 علی صائق مؤمن یأید بکمالہا اذنا بخیل شہیں فیہا یکنفی احدکم ان یضیع یکہ علی فیخداہ شہ
 یسہ علی آخیرہ من علی یمینہ فشکالہ سلم من جابر بن جہرہؓ روایت ہے کہ حضرتؓ فرمایا کہ حق پر اشارہ کرتے ہو اپنے ہاتھوں
 سے گویا کہ تمہارا ہاتھ خیال کھڑوں کی زمین میں یعنی جیسے سر گھوڑا سر زمین میں اور دھڑلا ہوا ہے ویسے تمہارا ہوا اور آدمی کو تو
 اتنا کفایت کرتا ہے کہ اپنے ہاتھ کو ران پر رکھے پھر اپنے مسلمان بھائی کو سلام کرے جو اسکے داہنے اور بائیں پر ہوں **ف** ہمارے
 انچیزوں نے بغیر لوگ ہاتھ اٹھا کر اپنے بائیں کو گون کہ سلام کرتے تھے حضرتؓ نے حدیث فرمائی اور نماز میں سلام کے وقت ہاتھ اٹھا
 سہ کیا **ق** ام قیس بنت حصین عوام نہ عمن اوکادکن یجسدن الوداق علیکین یضرا العود الہندی
 فان فیہ سبعة اشغیہ منہا اذات الجنب یسقط من العذرہ ویکل من ذات الجنب بخاری اور سلم

من اوسکو الزام دیا اور انکو اوسکے شہر سے بھاگوا دیا اور اگر وہ نکلا اور میں تم کو کون میں جو نہوا تو ہم مرد مسلمان اپنی طرف سے اوسکو الزام
اور حق تعالیٰ میرے غلطیہ اور گنہگار بن کر مسلمان پر اکتہ دیا حال تو جو ان کے گناہ کے بالوں والا ہے اوسکی اکٹھ میں میں نے شہر کو کراہ میں اوسکی شہر
دیا ہوں عبد العزیز بن قیس کے ساتھ عبد العزیز ایک کافر تھا جو شخص کہتم میں سے اسکو پاؤ تو چاہیے کہ نہ کہرت سہری آئین یا نہ سہری
مقدونیکہ شام و عراق کے درمیان کی راہ تو خرابی ڈالیکا دینا اور فساد دینا سیکھا یا نہیں اور خدا کے بند و ایمان پر ثابت ہوا ہے
ہوئے یا رسول اللہ اور قس راو سکون میں پروردگار کی اور اقامت ہوگی حضرت نے فرمایا چالیس دن اور پچیس ایک دن قس سال کے برابر اور دوسرا دن
چیسے مہینہ اور تیس دن چیسے ہفتہ اور باقی دن چیسے کے بے شمار دن ہیں احباب ہو یا رسول اللہ سو وہ دن جو سال کے برابر ہوگا کیا ہوگا
ایک ہی دن کی نماز کا نیت کر لی حضرت نے فرمایا کہ نہیں تم اندازہ کر لیتا اوس دن میں بعد از اوسکے یعنی چوتھی بار کے بعد ان دنوں میں نماز چھوٹے
اوسی طرح اوس دن میں بھی کل کر کے چھوٹے احباب ہو یا رسول اللہ اور اوسکی شہر میں کوئی نہ کرے حضرت نے فرمایا چیسے وہ چیسے ہوگا
چیسے سے اور باقی ہی سو وہ اگر قوم پاس آوے گا تو اوکو کفر کی طرف بلاوے گا سو اوکا ایمان لاوے گا اور اوسکی بات مانے تو آسمان کو کھڑکے
سو وہ بانی برساوے گا اور زمین کو حکم کرے گا سو وہ گھاس اور راج حاد کی تو شام کو اوکے مواشی آوے گے نہایت سب کے دواز کو مان ہوگا
اور کشادہ تھیں کہ اور کو کھینچ بہن کرے گی سو تانے ہو جائیگے پھر دجال دوسری قوم بلانے گا تو اوکو کفر کی طرف بلاوے گا تو اوکے
قول کو اوپر رکھنے یعنی اوسکی بات ماننے کے تو اوکی طرف سے ہٹ جاوے گا تو اوپر قحط اور خشکی پڑے گی اوکے ماتھوں میں اوکے بالوں میں
کچھ باقی رہے گا اور دجال میرا ان میں پہنچے گا تو اوسکے کہے گا کہ ایز میں اپنے خزانے کمال تو دیکھ حال اور حضرت ظاہر ہوگا اوسکے پاس
جمع ہو جائیگے جیسے شہر کی گھنسیاں بڑی کھی کے گرد جمع کرتی ہیں پھر دجال ایک چران مرد کو بلاوے گا تو اوکو تلوار سے مارے گا سو اوکو
قتل کرے کہ وہ کوکے کر ڈالیکا جیسا نشانہ دو ٹوک ہو جائے پھر اوکو زندہ کرے کہ بلاوے گا سو وہ جوان سے آوے گا چہرہ دکھتا ہوا اور ہنستا
سو دجال اسی حال میں ہوگا کہ ناگاہ حق تعالیٰ عیسیٰ بن مریم کو بھیجے گا تو عیسیٰ اور ترے سفید سینا پر شہر و مشرق کے مشرق کی طرف زرد زمین
جو اپنے اپنے اپنے دونوں ہاتھ دو فرشتوں کے پر دن پر رکھے ہو تو جب عیسیٰ اپنا سر جھکا دینگے تو پسینا ٹپکے گا اور جب کہ اپنا سر اٹکے گا
تو نوئی سے بندہ ہر گے سو جس کا فر پاس عیسیٰ اور ترے اور اوسکو اٹکے دم کی بھاپ لگی کی سو وہ میر جاوے گا اور اوکا دم پونچھ جائے گا کہ ان کی نظر
پونچھ جائے پھر عیسیٰ دجال کو تلاش کرے گا یہاں تک کہ اوسکو باب کہ پاس پاوے گا کہ شام میں ایک پہاڑ کا نام ہے سو قتل کرے گا پھر عیسیٰ
بن مریم پاس لوگ آدینگے جو کو خدا دجال سے بچا یا سو شفقت سے انکے چہروں کو سہلا دینگے اور اوکو اٹکے ہنستے دجالت کی خبر دینگے
سو اسی حال میں ہونے کہ ناگاہ حق تعالیٰ عیسیٰ کو حکم کرے گا کہ سینہ اپنے اپنے سینے کے آگے لے کر آوے کی طاقت نہیں ہے پناہ میں لجا
میں مسلمان ہندوں کی طرف اور خدا بھیجے گا یا جوج اور ماجوج کو اور ہر ایک ہند کی کل بڑے کے تو انکے پہلے لگے مسلمان کے دربار
اگر دینگے تو پانی جاوے گا جتنا پانی کراوے گا اور انکے کچھ لوگ جٹ مان آوینگے تو کھینچے گئے اس میں بھی بانی تھا پھر چلیں گے یہاں
کہ اوں پہاڑ کاٹ پونچھیں گے جہاں رختوں کی کثرت ہے یعنی بہت المقدس کا پہاڑ تو نے کہیں کے البتہ ہم زمین والوں کو تو قتل کرے گا تو اب
آسمان والوں کو قتل کریں تو اپنے تیروں کو آسمان پر مار دینگے سو خدا اوکے تیروں کو جو ان کو وہ کرے ڈالیکا اوکے پیچھے عیسیٰ اور او
احباب کے رہنے کے یہاں تک کہ انکے نزدیک بیل کا سر فضل ہوگا سو اشرافی سے آج تمہارے نزدیک یعنی کھانے کی نہایت تنگی ہوگی پھر
خدا کا رسول عیسیٰ اور اوسکے اصحاب ہمارے سو خدا اوں یا جوج ماجوج پر عذاب بھیجے گا اوں کی گردنوں میں کڑی پید ہوگا تو سچ کہ خدا نے

فَلَمَّا يَارَسُوهُ اللَّهُ فَنَالَتْ الْيَوْمَ إِلَهِي كَسَنَةً أَتَكْفِيَانِ فِيهِ صَلَوَةُ يَوْمٍ قَالِ لَا أَقْدُرُ وَلِلَّهِ قُدْرَةٌ قُلْنَا
يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا أَسْرَاعُهُ فِي الْأَرْضِ قَالَ كَالْعَيْنِ اسْتَدْبَرْتُهُ الرِّجْلُ فَيَا نَبِيَّ عَلَى الْقَوْمِ قَدْ عُوْهُمْ
يَوْمَ مَنُونٍ بِهِ وَلَيْسَتْ حَيَاتُهُ لَهُ فَيَا مَرَّ السَّمَاءُ فَطُطِرَ وَالْأَرْضُ فَتَنَّتْ فَتَرَوْحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَةً أَطْوَلَ
مَا كَانَتْ دَرَسِي وَأَسْبَغَتْ خُرُوعًا وَأَمَلَتْ خَوَاصِرَهُمْ يَارَبِّي الْقَوْمِ قَدْ عُوْهُمْ فَتَرَوْحُ عَلَيْهِمْ قَوْلَهُ
فَيَصْرَفُ عَنْهُمْ فَيْضُهَا فَتَحْلِلُ لَيْسَ بِأَيْدِيهِمْ نَبِيٌّ مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَكَيْفَ بِأَخْرَجَهُ فَيَقُولُ لَهَا أَخْرَجِي
لَقَدْ نَشِئْتُهَا لِقَوْلِهِ مَا كَيْفَ سَيَبِ الْخَلْقُ ثُمَّ يَدْعُو رَجُلًا مُتَلَبِّسًا بِأَبْضِرْبَهُ بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُ
جَنْبَ اللَّيْنِ رَمِيَةِ الْغُرُصِ ثُمَّ يَدْعُوهُ فَيُقْبِلُ يَهْلِكُ وَجْهَهُ وَيَضْحَكُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللَّهُ
الْمَسِيحَ بْنَ مَرْيَمَ فَنَزَلَ عِنْدَ الْمَنَارِ وَالْبَيْضَاءِ شَرِيفٍ دَمَشَقَ بَنِي هَمُرُودَ تَيْنَ وَاضْعَاكُهُ عَلَى الْجَنَّةِ
الْمَلَكَيْنِ إِذَا طَاطَرَ أَسْفَهُ قَطَرٍ وَإِذَا رَفَعَهُ لَحْدًا لَمَعَتْهُ جَنَّاتُ كَاللُّؤْلُؤِ فَلَا يَحِلُّ لِكُلِّ فِيهِ جِدَارٌ يَجْرِي نَفْسُهُ
الْأَمَاتِ وَنَفْسُهُ يَلْبَسُ حَيْثُ يَلْبَسُ طَرَفُهُ فَيَطْلُبُهُ حَتَّى يَدْرِي كَيْفَ بَابِ اللَّهِ فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يَأْتِي عِيسَى بْنُ
مَرْيَمَ قَوْمٌ قَدْ عَصَوْهُمْ اللَّهُ مِنْهُ فَيَمْسِكُهُمْ عَنْ رُوحِهِمْ وَيُجَادِلُهُمْ بِدَرْجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ
إِذَا وَحَى اللَّهُ إِلَى عِيسَى أَنْ قَدْ أَخْرَجْتُ عِبَادَكَ إِلَى كَيْدَانٍ لَا خَدِيفَةَ لَهُمْ فَحَرَّ عِبَادِي إِلَى الطُّورِ
فَبَعَثَ اللَّهُ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ وَهُوَ مَرَجٌ كُلُّ حَدَابٍ يَنْسَلُونَ فِيمَا أَوَّلَهُمْ عَلَى بَحْرَيْنِ وَطَرِيْقَةٍ
فَيَسْتَبْرُونَ مَا فِيهَا وَكَيْفَ أَخْرَجْتُمْ فَيَقُولُ لَقَدْ كَانَ يَحْدِثُ مَرَّةً مَاءٌ نَسَمَ بَسِيرُونَ حَتَّى يَنْتَهَوْا إِلَى الْجَبَلِ الْحَمْرِ
وَهُوَ جَبَلُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَيَقُولُ لَوْ كُنَّا قَتَلْنَا مَنْ فِي الْأَرْضِ هَلُمَّ فَلَنَقْتُلَ مَنْ فِي السَّمَاءِ فَيَذَرُوتُ
بَشَائِرَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ فَيَبْزُ اللَّهُ نَشَائِبَهُمْ فَخُضُوبُهُ وَيُخْصِرُنِي اللَّهُ عِيسَى وَأَصْحَابَهُ حَتَّى يَكُونَ رَأْسُ
التُّورِ لِأَحَدِهِمْ خَيْرٌ مِمَّا عِنْدَ بَنِي إِسْرَءِيلَ لَكُمْ الْيَوْمَ فَيَنْعَبُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ فَيُرْسِلُ اللَّهُ
عَلَيْهِمْ السَّيْفَ فِي رِقَابِهِمْ فَيَصْدَحُونَ فَيَسِي كَمْ تَوَتَّ نَفْسٌ وَاحِدَةً ثُمَّ يَهْطِلُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ
إِلَى الْأَرْضِ فَلَا يَجِدُونَ فِي الْأَرْضِ مَوْجِعَ شَيْءٍ إِلَّا مَا كَانُوا يَكُونُونَ وَنَشَئُهُمْ فَيَنْعَبُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ
إِلَى اللَّهِ فَيُرْسِلُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ طَائِفًا كَاعْتِاقَ الْبَحْرِ فَيَحْمِلُهُمْ فَتَطْلُجُ حُجُوبُهُمْ حَيْثُ شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ يُرْسِلُ اللَّهُ
مَطَرًا لَا يَكُنْ مِنْهُ بَيْتٌ مَدِيرًا وَلَا وَبٍ فَيَغْشَى الْأَرْضَ حَتَّى يَتْرُكَهَا كَالْقَالِقَةِ ثُمَّ يَقُولُ لِلْأَرْضِ أَنْتِ
تَمْرٌ وَرِيٌّ وَرِيٌّ بَيْنَ كَتَاكِ فَيُفْرِغُ نَارُ كُلِّ الْحَصَابَةِ مِنَ الْبُحْرِ ثَلَاثِينَ وَكَيْفَ تَطْلُوْنَ أَنْ تَحْمِلُنَّ أَوْسَارَكُمْ فِي الرِّسْلِ
حَتَّى أَنْ الْقَحْطَ مَنْ لَا يَلِ الْكُفَى الْقَتَامُ مِنَ النَّاسِ وَالْقَحْطَ مِنَ الْبَقَرِ لَتَكْفِي الْقَبِيلَةَ مِنَ النَّاسِ
وَالْقَحْطَ مِنَ الْغَنَةِ لَتَكْفِي الْغَنَ مِنَ النَّاسِ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللَّهُ رِيحًا طَائِفَةً فَتَأْخُذُ بِهِمْ
تَحْتِهَا بِأَطْلُسِهِمْ فَتَقْضِي رُوحَ كُلِّ مُؤْمَرٍ وَبِكُلِّ مُسْلِمٍ وَتَقْضِي شَرَارَ النَّاسِ يَهْرَأُ حَتَّى لَا يَبْقَى فِيهَا أَحَدٌ مِمَّا
أَجْمَعَ فَعَلَيْهِمْ يَقُومُ السَّاعَةُ مُسْلِمِينَ لَوْ أَنَّ بَنِي إِسْرَءِيلَ كَانُوا يَدْرُسُونَ فَمَا يَكُونُ تَحْتَهُ أَوْ يَدْرُسُونَ فَمَا يَكُونُ تَحْتَهُ
يَكُونُ رَاهُ يَدْرُسُونَ فَمَا يَكُونُ تَحْتَهُ أَوْ يَدْرُسُونَ فَمَا يَكُونُ تَحْتَهُ أَوْ يَدْرُسُونَ فَمَا يَكُونُ تَحْتَهُ أَوْ يَدْرُسُونَ

فرض اذکرے اور تالے تو ہر اسم یا اور اگر محتاج قرضہ کسی مالدار سے اپنا قرض لائے تو لازم ہے کہ ماں ایسے زیادہ تنگ نہ کرے
 ھذا ین معاذ اللہ ان یخجلک الذکاء اقل اصحابی لان هذا واصحابہ یقرؤن القرآن ھذا
 حنا یحس ھم یقرؤن من الذین کا یقرؤن السورۃ من الناحیۃ مسلمین جابر رحمہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں نے
 بنا دیا کہ ہوں اس کو کہ یہ چچا کر کے میں اپنے ساتھیوں کو قتل کرنا ہوں البتہ یہ شخص اور اس کے ساتھی قرآن پڑھتے ہیں ان کے نزدیک
 سے نیچے نہیں اور تاہی قرآن کی دل میں تاثیر نہیں ہوتی یہ لوگ ہیں سب کے جیسے تیر جاؤں سے بار ہو جاتا ہے **ف** اذی الخویشہ وایک نافر
 اونٹنے حضرت کے کہ اگر آپ انصاف سے نہیں تقسیم کرتے حضرت نے فرمایا کہ اگر میں انصاف کر دے گا تو کون کرے گا عمار و قی نے کہا یا حضرت اگر حکم ہو تو
 اس نافر کو مار ڈالوں مجھے رہنے دیتے فرمائی یعنی ہر چند یہ دین لائق قتل کے ہے لیکن اس میں نامی ہوگی کہ بغیر اپنے ساتھیوں کو قتل نہ کرے
 تو لوگ ملاقات و دست کرینگے اسلام محمد مہر سینگے معلوم ہے کہ حاکم کو صلح کا لحاظ بھی ضروری بعضی جگہ پر لانا چاہیے **س** لکھتے ہیں
 عامر بن الضبی مع الغدوم عقیقۃ فاکھر یقول عنہ دما و امیطوا عنہ کہ آدمی مسلم بن سلمان بن عامر سے روایت ہے
 کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر کا پیدا ہوئے کہ ساتھ اس کا عقیقہ سنت ہو تو یہ ماؤ اس کے عوض خن اور دو روکے اس کے سے ملکیت اور نجاست کو نبی
 کے بال بونڈا وغسل و **ف** جب ایک کا پیدا ہو تو ساتویں دن عقیقہ کرے اگر کا ہو تو دو ہریان اور اگر کی ہو تو ایک بکر و خن کرے
 ھکب بن جیس کہ عقیقہ کرے کہ یخرب قائلین او فاعلین دہا کل صلوة ثلاث وثلثین لستینہ و ثلاث
 وثلثین شہیدۃ واذیج وثلثین تکبیریں کہ مسلم بن کعب بن مجرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر کے چند الفاظ پڑھ کر
 ہر نماز کے بعد کہے میں ان کا کہنے والا یا کرنے والا نقصان نہیں پاتا ہے الفاظ یہ ہیں تیس بار سبحان اللہ اور تیس بار لا الہ الا اللہ
 اللہ اکبر اللہ رب العرش الاعلیٰ من ربی وامن و احب الحکایت الی اصدقہ فانتحار ولا اعتد بالثانی **ف**
 اما المال واما السبی وقد کنت استأثمت بک **ف** لای قد یحوان بن جابر جانی ہمسلمین
 فسألوا عن یوم الذی حرموا اللہ و سبیلہم بخاری میں سور بن خمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا یہ ساتھ کے لشکر کو
 تم دیکھتے ہو اور میرے نزدیک سچی بات پسند ہو سو تم دو باتوں سے ایک بات اختیار کرو یا مال لویا جو روٹ کے اوپر سے تمہاری انتظار کی تھی حضرت نے
 ہوا زن کی ایچو سے فرمایا جب کہ حضرت اس سلمان ہو کر آئے پھر اونھوں نے یہ سوال کیا کہ حضرت یہاں مال اور جو روٹ کے بھیر میں **ف**
 جنگ خنین میں ہوا زن کی قوم پیش ہوئی ان کے جو روٹ کے گرفتار ہوئے اول حضرت نے ان کی انتظار کی کہ اگر مسلمان ہو تو ان کے مال اور آدمیوں
 پھر دیوں جب ان کے آئے میں یہ ہوئی حضرت نے ان کے مال اور آدمی لشکر کو تقسیم کر دیے بعد اس کے وہ لوگ مسلمان ہو کر آئے اور اپنے مال اور
 آدمی مانگنے لگے حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر اونھوں نے مال چھوڑا اپنے آدمی لینا اختیار کیا حضرت نے لشکر کو راضی کر کے ان کے جو روٹ کے پھیر
 خمر ابن عمر معاذ اللہ عن النبی خمس لا یكلمہا الا اللہ لا یكلمہ احد ما یكلم فی خلد الا اللہ ولا یكلم احد
 ما یكلم فی الا دحام وما تكلّم نفس ماذا تكلّم خذ او ما تکرر فی نفس باقی انض مؤث وما یدکر
 احد منی **ف** المصل بخاری میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کنجیاں غیب کی پانچ ہیں ان کو کوئی نہیں جانتا
 سوا خدا کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا ہوگا سوا خدا کوئی نہیں جانتا کہ عورت کے پردہ میں کیا ہوگی یا اگر کا اور کوئی بھی نہیں جانتا
 کہ کل کیا ہوگا اور کوئی بھی نہیں جانتا کہ کن میں ہر مہر کا اور کوئی نہیں جانتا کہ سینہ کپ و **ف** یعنی غیب کی بات باقین

حضرت سلیمؑ ہذا کے ہونا کرنا نماز کے واسطے واجب ہو گئے کے واسطے واجب نہیں، بعض کہانے سے پہلے مانتے دھونا مستحب۔
 لیکن حضرت اس واسطے مانتے نہ دھوئے تاکہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ اگر ہاتھ پاک ہوں تو دھونا واجب نہیں **ق** ابن عباسؓ کہتے ہیں
 اَلْمُحْتَمِلُ مَعْنَى حَبِّ الْقَوْلِ كَانَ لَمْ يَكُنْ كَلَامَهُ لَكَ عَالِمْ فِيهِ يَعْنِي لَا هَلْ مَكَلَهُ حَتَّى دَعَا لِحَقِّهَا هَيْئَةً عَلَيْهِ السَّلَامُ
 بخاری اور مسلم میں عبد الباقی بن عباسؓ روایت ہے کہ حضرتؑ فرمایا کہ مکہ والوں پاس اس راہ میں اپنا جناح تھا اور اگر اپنا جناح ہوتا تو براہِ کرم
 علیہ السلام کو مکہ واسطے اپنا جناح میں بھی مانگتے **ف** حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ والوں کے واسطے کثرتِ سیوجات کی دعا
 کی اور اس وقت وہ مکانِ راعت نہ تھے اگر ہو تو اس کی بھی دعا کرتے **ق** عائشہؓ کہتے ہیں رَجُلًا صَاحِبًا مِّنْ أَصْحَابِنِي كُنْزِ
 النَّبِيِّؐ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ روایت ہے کہ حضرتؑ فرمایا کہ کاش کوئی نیک مرد میرے اصحاب آج کی رات میری مجلس الیٰ ذکر
ف حضرتؑ لیلۃ التعرّیس میں فرمایا پھر سعد بن ابی وقاصؓ اختیار باندہ کے آئے حضرتؑ نے پوچھا تو کیوں آیا یہ سجدہ کیا کہ حضرت
 تین باپ کی محافظت کے واسطے آیا ہوں پھر حضرتؑ اپنے لختی میں دعا خیر کی معلوم ہوا کہ محافظت اور نگہبانی کرنا توکل کے مخالف نہیں
 هَذَا بَقَاءُ قَتَادَةَ مَتَى كَانَ هَذَا اَمْسَيْنَ لَمْ يَمْنِي **س** لَمْ يَكُنِي قَتَادَةَ سَحَرًا لِّكَ لَيْلَةَ التَّعْرِيسِ حِينَ دَعَا
 ثَلَاثَةَ اَسْمَاءَ مِّنْ اَبْقَادَةِ رَتِّهِ رَوَيْتَ هُوَ حَضْرَتُ فَرَمَا يَا كَبْتِ تِيرِي بِحَالٍ سِيرَ سَاحَتِهِ تَحِيَّ حَضْرَتُ اَبْقَادَةِ لَيْلَةَ التَّعْرِيسِ كِي فَجُو
 فرمایا جب کہ اس نے تیسری بار حضرت کو تمام لیا **ف** حضرت رات بھر منزل کی نیند کے غلبہ سے جگنے لگے اَبْقَادَةُ تَقِينُ بَا
 حضرت کو تمام لیا تیسری بار حضرت جاک پڑے تب یہ حدیث فرمائی جب کہ اَبْقَادَةُ یہ حال معلوم ہوا تو حضرتؑ اَبْقَادَةُ کے حق میں
 دعا کی کہ خدائے ربی محافظت کرے جیسے تو نے اپنے پیغمبر کی محافظت کی **ق** ابن عباسؓ کہتے ہیں اَوَّلُ مَا اَلْفَقُّمُ اَوَّلُ مَا اَلْفَقُّمُ
 عَلَيْنَا مَنَ اَيَاؤُكَ اَلْحَمْدُ اَلْحَمْدُ عِبَادَةُ الْقَيْسِ حَتَّى قَالَ كَتُمُّمُ مِّنَ الْقَوْمِ اَوْ مَنَ الْوَقْدُ فَقَالُوا اَرَبِيعَةً
 بخاری اور مسلم میں عبد الباقی بن عباسؓ روایت ہے کہ حضرتؑ فرمایا کہ خوشحال قوم یا یوں فرمایا کہ خوشحال الطبیان ذلیل ہوں میں شریک
 حضرتؑ عبد القیس کے الطبیون سے فرمایا جب کہ اس نے پوچھا کہ تم کون قوم یا کون الطبی ہو تو انھوں نے جواب دیا کہ ہم ربیعہ کی قوم ہیں **ف**
 عبد القیس ربیعہ کی قوم سے گردہ کا نام ہے جب حضرتؑ کی خدمت میں مسلمان ہو گئے تب حضرتؑ یہ حدیث سن کر ان کی توفیق کی **ق**
 اَبْقَادَةُ الْحَارِثُ بْنُ رَبِيعٍ مُّسْتَسْتَحْ وَهُوَ قَالَ اَيَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْمُسْتَسْتَحْ وَالْمُسْتَدَّحْ
 مَعَهُ فَقَالَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَسْتَحْ وَالْعَبْدُ الْفَاجِسُ يَسْتَدَّحْ يَسْتَسْتَحْ اَلْعِبَادَةُ اَلْاِبَادَةُ اَلْاِبَادَةُ
 وَالشَّيْخُ وَالْاَبْدَانِ بخاری اور مسلم میں اَبْقَادَةُ رَتِّهِ جکا حارث بن ربیع نامی ہے روایت ہے کہ حضرتؑ فرمایا کہ یہ مرد آرام پا والا ہے
 یا آرام دینے والا اصحابؓ نے کہا یا رسول اللہ آرام پا والا اور آرام دینے والا کیسا تو حضرتؑ فرمایا کہ ایماندار بندہ دنیا رنج اور مصیبت
 آرام پاتا ہے اور ظالم فاسق رب سے آدمی اور بستیان اور درخت اور جانور آرام پا نہیں **ف** حضرتؑ نے ایک جنازہ نکلا
 حضرتؑ یہ حدیث فرمائی یعنی اوسن تہی کے حق میں نیا قید خانہ ہے جو انہیں مگر کیا عذاب ہے چھوٹا ایمان اور عبادت کی برکت ہے قبر میں
 بہشت کی لذت کا نمونہ پانے لگا اور ظالم فاسق بے قید ہوتا ہے یہ ایک مخلوق کو ناحیہ تکلیف دیتا ہے تو اس کی موت عالم کو آرام ہے
ق اَبْقَادَةُ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظَلَمٌ وَاِذَا اَشْبَحَ اَسَدُكَ عَلَى اَصْلِهِ فَلْيَتَّبِعْ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ روایت ہے کہ
 حضرتؑ فرمایا کہ مالدار کا مالنا ستم ہے اور جب قرضدار تمھارے قرض کو کسی مالدار پر اوتارے تو ان لینا چاہیے **ف** یعنی مالدار کو

حکایت رستم الا و تیسرین و یا مثل الکتاب تھا کہ الیٰ کذا سوا حکایت کا وہ نہیں کہ الیٰ کذا کہ الیٰ کذا
 ولا شتر کہ وہ شتر الیٰ قولہ فقہوا الشتر و یا یا کذا مستحق کہ کتاب الیٰ قیسی بخاری اور سلم بن عبداللہ بن عمر
 روایت ہے کہ حضرت رستم کے پادشاہ کو اس شخص کا خط لکھا کہ یہ خط ہے محمد بن رسول کا ہر قل کی طرف جو روم کا سردار ہے اور سپہ سالار ہے جو
 راہ راست پر چلے گا اسے میں نیکو بلا تا میں اسلام کی دعوت اسلام قبول کرے تاکہ تو دین میں امن سلامت ہے اور تو مسلمان ہو جائے انکو کہ
 ثواب نیکو یعنی ایک ثواب سیوی دین قبول کرنے کا اور دوسرا ثواب محمد بن رسول کا اور اگر تو نے اسلام قبول کیا تو میرے اور میری امت اور اہل بیت کا
 گناہ پر گناہ یعنی جب تو مسلمان ہوا تو میری بھی برائیاں کی تو ان کی گناہ کی گناہ تجھے ہو گا اور اسی کتاب الیٰ آجاؤ اس بات پر جو ہر ایک کو
 درمیان برابر ہو بات یہ کہ ہم اور تم خدا کے سوا کسی کی عبادت اور پرستش نہ کریں اور کسی چیز کو اس کے ساتھ نہ کرنا نہ تھوڑا اور ہم میں سے
 بعض آدمی بعضوں کو خدا کے سوا اپنا رب اور مالک بنا دیں۔ اگر اہل کتاب جیسے سونہ موثرین اور مسلمان کہہ دو کہ تم کوادہ ہو کہ ہم تو مسلمان
 حکم الہی کے مطیع ہیں **ف** صحیح بخاری میں عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ ابو سفیان نے مجھے قصہ نقل کیا کہ جب ہم سے اور حضرت
 حدیبیہ میں صلح ہوئی تو ہم شام کے ملک میں تھا اسی دن میں حضرت نے وحیدہ کلبی کے ہاتھ روم کے پادشاہ کو خط بھیجی اسوہ خط لکھی جو روم کے
 سردار کو خط لکھا دینے روم کے پادشاہ کو کہ ہر قل یعنی روم کا پادشاہ اوقت میں کہ ہر قل نے ہر قل کے گناہ اگر اس شخص کا جو آپ کے پیغمبر جانتا ہے
 کوئی اہل قوم ہو تو بلاؤ سو میری طلبی ہوئی مع چند قریش کے ہر قل نے پوچھا کہ تم لوگوں میں اس پیغمبر کا رشتہ میں کون شخص زیادہ تر قریب دیکھتے
 کہا کہ میں نے جو لوگوں نے پادشاہ کے سے بھلا یا اور میرے ساتھی سے پیچھے بیٹھے پیچھے تھے یعنی دو بھائی یا پادشاہ کے کہ اس کے تھیں
 سے کہ میں اس شخص سے کچھ پوچھتا ہوں اگر یہ جھوٹ ہو تو تم اسکو بھلاؤ ابو سفیان نے کہا کہ قسم خدا کی اگر دروغ کوئی شہور ہو گا تو نہ تو
 تو میری خبر کے حال میں کچھ جھوٹ بولتا پادشاہ نے پوچھا کہ اس پیغمبر کا نسب کیسا ہے میں نے کہا ہم لوگوں میں یہ نہایت شریف اور
 عمدہ خاندان ہے پادشاہ نے پوچھا کہ اس کے باپ کے نام کون ہے پادشاہ نے بھی پوچھا کہ اس کا نسب کیسا ہے میں نے کہا ہم لوگوں میں یہ نہایت شریف اور
 کبھی جھوٹ بولنے کی تمہت بھی اسکو لگی ہے میں نے کہا کہ نہیں پادشاہ نے کہا کہ سردار لوگ اس کے تابع ہوئے ہیں یا غریب لوگ میں نے کہا غریب اس کے
 تابع ہوئے ہیں پادشاہ نے کہا اس کے ساتھی بڑھتے جاتے ہیں یا گھٹتے ہیں میں نے کہا نہیں بلکہ بڑھتے جاتے ہیں پادشاہ نے کہا کہ کوئی اور میں سے
 اس کے دین پر بھی جاتا ہے یا خوش ہو کر میں نے کہا کہ نہیں پادشاہ نے کہا کہ تم سے اور اس سے لڑائی بھی ہوتی ہے میں نے کہا ہاں پادشاہ نے لڑائی
 کا حال پوچھا کیا ہے میں نے کہا کبھی وہ ہم پر غالب ہوتا ہے کبھی ہم اس پر غالب ہوتے ہیں پادشاہ نے کہا کبھی تو لڑ کر کے دعا بھی کرتا ہے میں نے کہا کہ نہیں لیکن
 اب سے اور اس سے صلح ہوتی ہے ہر کوئی نہیں جھوٹ کہ اب کیا کرنے والا ہے ابو سفیان نے کہا والدہ تہی باکے سو اگلی اور بات کو میں نہلا کا
 پادشاہ نے کہا کہ تم لوگوں میں اس طرح نبوت کا دعویٰ کیسے آگے بھی کیا ہے یا نہیں میں نے کہا کہ نہیں چہر پادشاہ نے دو بھائی سے کہا
 کہہ کہ میں نے اس کا حسب نسب پوچھا تو نے کہا کہ شریف اور عالی خاندان ہے سو پیغمبر لوگ اسی طرح بنی قوم میں شریف اور عالی خاندان
 ہوتے آئے ہیں میں نے پوچھا کہ اس کے باپ دادا میں کی پادشاہ تھا کہ اس کا نہیں ہو اگر کوئی پادشاہ ہوا ہوتا تو میں کہتا کہ یہ شخص نبوت کے پروردگار ہے
 باپ دادا کی سلطنت چاہتا ہے اور میں نے اس کے تابع داروں کا حال پوچھا کہ سردار میں یا غریب کہ اس کا غریب ہے میں نے کہا کہ اس کا غریب ہے میں نے کہا کہ
 اول غریب لوگ اطاعت کرتے ہیں یعنی بڑے آدمی غرور سے بے نیابت ہوتے ہیں اور میں نے پوچھا کہ نبوت سے قبل کبھی اس کی دروغ کوئی بھی نہیں ہوئی
 تو نے کہا کہ نہیں تو میں نے جانا کہ کبھی آدمیوں پر جھوٹ باندھ دیا بھلا وہ خدا پر کوئی جھوٹ باندھ دیا اور میں نے پوچھا کہ اس کے لوگ کون سے

کی یا اح الضیف مما صفا و قد صفا کما ذکر یعنی الفان مسلم بن خالد بن سیر روایت ہے کہ حضرت نے فستق اور فستقون کے ذکر کیا
 کہ ان میں سے تین تھیں یہ ہیں کہ نہیں لگتا کہ کچھ بھی حضور میں اور ان میں سے ایسے فستق جیسے گرمی کی آندھیاں کہ بعضی میں سبج چھوٹی ہیں اور
 بعضی بڑی ہیں یعنی تین فستق عالم گیر ہونگے اور باقی مختلف کوئی کم کوئی زیادہ معلوم نہیں کہ تین فستق اور ان کو فستق اور فستقون کہ بعض
 کہتے ہیں کیا فستق تو قوم ترک کی خونریزی یعنی جنگی نشان اور ہلاک کے وقت کا قتل عام دوسرے جال کا ٹھکانا تیسرا جوج کا طائر ہونو اسلام
 ق ابو ہریرہ ؓ کہ نادر کوجن سبوحین جبرئیل من تاجہ ثم قالوا واللہ یارسول اللہ ان کانت لکافیۃ قال فاما
 فضلت علیہم بدستہ و دستہ جبرئیل کلہا کمثل حجر ہذا اذا الخادعی نادر کوجن ہذا القی یوقد ابن ادم بخاری
 مسلم ابو ہریرہ روایت ہے کہ حضرت نے یہ ایک تھاری آگ ایک حصہ ہر دوزخ کی آگ کے شتر حصے سے احباب کہنا قسم نہ کی یا رسول اللہ کہ کوئی
 آگ نہایت کرتی تھی حضرت نے فرمایا کہ البتہ دوزخ کی آگ دنیا کی آگوں سے اچھتر حصے زیادہ کہتی ہے یہ ایک حصے کی گرمی اس آگ کی گرمی برابر ہونے لگا
 اتنی روایت زیادہ کی کہ یہی تھاری آگ جسکو آدمی جلاتا ہے ایک حصہ ہر دوزخ کی آگ کے شتر حصے سے یعنی دوزخ کی آگ کے برابر ہونے لگا
 آگ کی گرمی نہایت کمتر ہے پھر جیس آگ کی گرمی کی آدمی کو تائب بن دوزخ کا کیا حال ہو گا خاک کی پناہ ق ام حرام بنت ملحان
 ناس من اہل بیتي حرموا علی عن اہل فی سبیل اللہ یحکمون شجرہ هذا البیض صلیو کا علی کا سینہ او مثل الملوک
 علی کا سینہ بخاری اور مسلم میں ام حرام بنت ملحان روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ چند لوگ یہی است یہ سانسے کیے گئے اسے خاک کی
 راد میں اس مندر کے اندر سوار بادشاہ تختوں پر یا جیسے بادشاہ تختوں پر ف ام حرام سے روایت ہے کہ حضرت سیر گھر میں کرتے تھے
 جگہ کہیں کہ یا رسول اللہ آپ کو ہونے سنستے میں تھے سیرت حدیث فرمائی خدا نے خواب میں کھلا دیا کہ تیری امت کی ایسی ترقی ہوگی کہ جہازوں پر
 سوار ہو کر جہاد کریں گے بادشاہوں کی طرح اتم حرام نے کہا کہ حضرت سیر واسطے دعا کیجیے کہ خدا مجھ کو بھی اون غازیوں میں شریک کرے کہ حضرت
 نے دعا کی چنانچہ معاذ بن جبل نے میں جہاز پر سوار ہو کر جہاد ہوا اتم حرام بھی غازیوں میں داخل تھیں پھر جہاد سے اتر کر سوار سیر گھر میں تھے
 ق ابو ہریرہ ؓ کہ حق بالشاہون انما ہذا اذ قال رب اری کیا کیف شعی المؤمن قال او لم یؤمن
 قال بلی ولكن یموت فلی ویحکم اللہ طالق کان یا و حی الی الذین شدید لولہ لکنت فی الشجن
 طولہ لکنت یومئذ سہون لا کجبت الداعی بخاری اور مسلم ابو ہریرہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر ہم سے زیادہ عمر شکر
 کے لائق ہیں جب کہ ابراہیم نے کہا کہ ابراہیم کو بچھو کہلاو کہ تو مردوں کو کیونکر زندہ کرتا ہے خدا نے فرمایا کیا تجھ کو اسکا یقین نہیں ابراہیم نے کہا
 یقین کیون نہیں لیکن یہ تمنا اس واسطے ہے کہ سیر گھر کو اطمینان ہو جاوے اور خدا رحم کرے لو پھر اسنے آرزو کی تھی کہ مضبوط مکان میں نہاؤ
 بکڑے اور اگر مجھ کو فیدہ فائزین دے لگتی بقدر رازی دینی ہو سکے تو میں بکڑے واپس آتی بات لیٹا یعنی تکرار کرنا اس کے ساتھ چلا جاتا
 حضرت نے حضرت ابراہیم کا ذکر کر کے ایک شبہ دفع کیا یعنی اگر کوئی کہے کہ حضرت ابراہیم کو مردہ جلائے میں شک تھی اسی واسطے
 دیکھنے کی درخواست کی اور ہمارے بھی لکھی ایسی درخواست نہیں کی سو حضرت نے شبہ اس سے دفع کیا کہ مجھ کو تو مردہ زندہ ہونے میں کچھ
 اور شک نہیں ہے ابراہیم کو بطریق اولیٰ تھی اور اگر انکو شک ہو تو یہ مجھ کو بھی المبتہ ہوتی اور حضرت لو ط کا قصہ یہ ہے کہ جب کافروں نے حضرت کو
 جہانوں کی بے عزتی چاہی تو حضرت لو ط نہایت ٹھگین ہوئے اور گھبراے اور یہ تمنا اس وقت کی کہ کاش مجھ کو دفع کا زور ہو تا یا کہ واسطے
 کوئی محفوظ مکان ملتا حضرت نے اس قصے کی طرف اشارہ کیا کہ خدا لو ط پر رحم کرے کہ غیر خدا پر ایمانی محفوظ مکان کی تمنا کرنا شہ

ناخوش ہو کر پھر غم و غم میں نہایت حال ہوا ایمان کو نور کا جبل میں سچ گیا یعنی ایمان کی یہی خاصیت ہے کہ اس کو بغیر نور سے
اور سینے سے بوجھا کہ اس کے لوگ زیادہ ہوتے ہیں یا کم تو نہ کما زیادہ ہوتے ہیں یہی حال ایمان کا ہو کہ اس کو ترقی ہوتی ہے ایمان نہ کہ محال کو
بہو بخشا ہے اور سینے کے اس کی لڑائی کا کیا حال ہو تو نے کہا کہ کبھی وہ غالب ہوتا ہے اور کبھی ہم سو بھی سنت ہو پھر جن کی کہ اوائل ایمان لائی
آزمایش ہوتی ہے پھر انجام کو فتح نصیب ہے نہیں اور سینے کو چھنا کہ وہ غالب ہو تو نے کہا کہ نہیں یہی عادت ہوتی ہے پھر جن کی کہ وہ
ہرگز غامض نہیں کرتے اور سینے کو چھنا کہ ایسا دعویٰ اس کی قوم میں کسی شخص نے بھی کیا تھا تو نے کہا کہ نہیں اگر ایسا کہیں دعویٰ ہو گیا
تو یوں جانے کہ یہ شخص بھی اپنی قوم کی راہ پر چلا اگلوں کی طرح اس کو بھی ہوس لیا پھر بادشاہ نے کہا کہ کیا پھر شکوہ بتا تا ہے سینے کے کہ اس کو
نماز اور زکوٰۃ اور بار بار پروری اور پرہیزگاری سکھاتا ہے بادشاہ نے کہا کہ اگر سب باتیں سچ ہیں تو بیشک یہ شخص بہتر ہے اور میں
اگے سے جانتا تھا کہ اس وقت میں بغیر ظاہر ہوا چاہتا ہے لیکن میرا یہ گمان تھا کہ تم عرب لوگوں میں ہو گا اور اگر میں یہ جانتا کہ میں
اوس تک پہنچ سکوں گا تو میں اوس کے دیدار کا عاشق ہوتا اور اگر میں اوس کے پاس نہ ہوتا تو میں اوس کے قدم دھوتا اور البتہ اوس کی سلطنت
حکومت سے قدم کے نیچے تک پہنچ گیا پھر بادشاہ نے حضرت کا خط مانگا اور پڑھا جب خط پڑھا تو اہل دربار بہت گفتگو اور نہایت
غل اور شور مچا پھر ہم لوگوں کے دربار سے نکالے گئے ابوسفیانؑ کے کہ ان کے اخراج ہوا تو میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ محمدؐ کا یہ رتبہ پہنچا کہ بادشاہ روم
اوس سے ڈرتا ہے سو جسے مجھ کو یقین ہو گیا تھا کہ حضرت سب پر غالب ہونگے یہاں تک کہ خدا نے مجھ کو سلام میں داخل کیا اور آگئی کہ کہا کہ پھر پھر قتل
روم کے سردار اپنے ایک مکان میں جمع کیے اور دروازوں میں قتل دیے پھر اوس کے کہ اس کا روم کے لوگوں کو اقسامت تک اپنی ہدایت اور
بہتری چاہتا ہے اور اپنی سلطنت کا قیام چاہتا ہے ہو تو اس نے خبر کا ایمان لاؤ سوروم کے سردار سب بڑے اور گورخروں کی طرح بڑے
اور چھلکے لیکر دروازے بند پڑے پھر بادشاہ نے اُن کو بلایا اور کہا کہ سینے سے تھکا کر دین کی مضبوطی آزمائی تھی شاہنشاہ جو بات مجھ کو
پسند تھی وہی تمہاری ہے پھر تو اُن کو گونج بادشاہ کو سجد کیا اور خوش گئے **ف** پھر قتل و م کا بادشاہ نصرانی تھا اپنے دین کا بڑا عالم تھا
اور پھر حضرت کی نبوت کی حقیقت ثابت ہو گئی تھی لیکن اپنے قوم کے خوف سے مسلمان نہ ہوسکا ہجری چھٹے سال حضرت نے بادشاہوں کو خط لکھے
اسلام کی دعوت کی سب بادشاہوں میں تین بادشاہ بدون لڑائی کے اسلام کو حق جان کر مسلمان ہوئے ایک شہنشاہ کا بادشاہ نصرانی سردار
میں کا بادشاہ قیس اعظم کا بادشاہ اور مقتدر قس اس کے ریتا اور پھر بادشاہ جبکہ کا دین عیسوی تھا حضرت نے خط کا یون جواب لکھا کہ تمہارا
کیا خوب دین ہے تم کو حیدر الہی کی دعوت کرتے ہو اور بت پرستی چھوڑنے پر بلا شک ایک پیغمبر عیسیٰ کے بعد بننے والا ہے میرا گمان یہ تھا کہ شاید یہی
اور اوس نے کچھ سونا اور ایک ٹمچہ کا دل نام تھا اور دو عورتیں یعنی ماریہ قریظہ اور شیر حنن کو تحفہ بھیجا گاؤٹ کی لیکن مسلمان نہیں ہوا
اور ایران کا بادشاہ فرورد سے حضرت کا نام پچھا ڈالا حضرت کی بددعا اوس کے بیٹے نے اُس کا بیٹ بچا اور فرار ہو کر حضرت عثمان کی
خلافت میں سب مل کر فتح ہو گئے کسی بادشاہ کا زور نہ رہا اسلام ہو گیا ہندوستان میں نصاریٰ کہتے ہیں کہ عیسےؑ کے بعد کسی پیغمبر کے ہونے کی خبر
سوغا یہ کہتے ہیں ہوا اس لئے کہ خود انجیل میں خبر موجود ہے کہ عیسےؑ کے بعد قریظہ یعنی اہل ہما کہ حضرت آویس کے دوری دلیل یہ کہ حضرت کے وقت آنی
بادشاہ نے عیسےؑ کے بعد نبی کے ہونے کا اقرار کیا چنانچہ پھر قتل اور مقتدر قس کے کلام سے صاف ثابت ہوا اور حبش کا بادشاہ تو حکمران مسلمان ہوا
اور کسی بادشاہ نے حضرت پر نہیں کہا کہ عیسےؑ کے بعد کسی پیغمبر کا وجود نہیں ہے کیونکہ پیغمبر کا دعویٰ کرتے ہو تو صاف ثابت ہوا کہ عیسےؑ کے
پہلے پیغمبر کی انکار کا تصریحاً حق پوشی اور انصاف ہی ہے **و** صدیقہ عظیمہ میں ثلاث لا یکن لکین ذن شیعہ و شیعہ و ذن

اور جنگ کو ایجا ہوتا ہی باقی قصہ ابو بصیر کا جسے باب میں گذرا ہے صحابہؓ و انک من یفکد ل اذا لم اعد ل لغد حضرت
 و حضرت ان لو کان اعدا مسلمین جابرؓ کہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تمہیں خرابی پر سکون انصاف کر گیا جبکہ میں نے نہایت
 البتہ تمہیں نصیحتان اور پوچھا اگر میری نصیحت نہوائے ایک منافق نے نہ اہل سے کہا کہ اس حضرت آپتہ تقسیم انصاف نہیں کرتے جس نے
 یہ حدیث فرمائی اسکا قصہ کئی بار میں کتاب میں ہو چکا **عبد اللہ بن عیسیٰ** و **ابو ذر** و **ابو عقیابہ بن النضر** غازی اور **اسلم**
 بن **عمر** کہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خرابی پر ایڑیوں کو دوزخ سے **ف** حضرت نے چند لوگوں کو دیکھا کہ وضو کرنا وضو کرنا وضو کرنا
 ایڑیاں خشک کہ نہیں تھیں ان بانی نہ لگا تھا جس نے تہذیب فرمائی اور فرمایا وضو کیا کرو کہ میں خشک نہ ہوں **یا وق** ابو ہریرہؓ
 و **ابو ذر** و **ابو عقیابہ بن النضر** غازی اور **اسلم** و **ابو ہریرہ** کہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خرابی پر جو کچھ دوزخ سے یعنی اگر وضو میں کوئی خشک
 رہے تو دوزخ میں جلیں گے **ف** ان دونوں حدیثوں سے صاف معلوم ہوا کہ تمام قدم کا دھونا وضو میں فرض ہے خصوصاً ابھی خشک نہ
 ایسا گناہ ہے کہ اسکا انجام دوزخ ہے ان دونوں حدیثوں سے معلوم ہوا کہ وضو کی آیت سے شیعہ جو قدم کا مسح سمجھتے ہیں غلط ہے قرآن کا
 حضرت نے بتوں سمجھ سکتا ہے **ق** **زینب بنت جحش** قبل **للحرب** من شئ قد اقبلت **ب** فتح **الایوم** من ہزم **یوم** **یوم**
وما جوج و **غسل** **ہذہ** و **خلق** **یا** **ضبیعیہ** **الابھام** **والنبی** **تلیہا** **فقال** **زینب بنت جحش** **قلت** **یا رسول اللہ**
انہ لک **وفینا الصالحون** **قال** **لعمرا** **اذ اکثر الخبیث** غازی اور **اسلم** حضرت **زینب بنت جحش** کہ روایت ہے کہ حضرت نے
 فرمایا خرابی پر جو کچھ اوس بلا جو نزدیک ہو چلے یا جوج ماجوج کی دیوار سے آج کھل گیا اس کے برابر اور حضرت نے اپنے انگوٹھے اور گلے کی اوٹھی کا ہاتھ
 بنایا یعنی اس حلقے کے برابر اوس دیوار میں سوراخ ہو گیا تو حضرت نے یہ کہا کہ یہ حضرت کیا ہم مٹا دیں گے اور حال تکہ ہم میں یہ کہہ کر پوچھا
 حضرت نے فرمایا ان جبے بکاری غالب ہو جاوے گی یعنی جب گناہ اور بدکاری عالم میں کثرت ہوتے اور نیک لوگ کم ہو گئے تو نیک لوگ بربط ہاں آجائیں
ف حضرت نے یہ روایت ہے کہ حضرت نے سوئے جاگ پرے چھو مبارک خوف سے سرخ تھا فرماتے تھے **لا اذ الالہ** سچ یہ حدیث فرمائی
 حضرت کے وقت سے اوس دیوار میں سوراخ پڑا روز بروز اسکی ترقی ہو رہی تھی کہ کہ قیامت کے قریب آہو جاوے گی یا جوج ماجوج کل کرے گا
 کو تباہ کرے گا یہ چند وہ بلا عالم گیر ہیں کہ حضرت نے عرب کا نام خاص اس واسطے لیا کہ عرب سے یا جوج ماجوج کو حضرت کے سبب سے زیادہ تضرع ہوتا
ہو **ابو سعید** **ہذا** **اعظم** **التاس** **شہادۃ** **عند** **کرب** **العالمین** **یعنی** **الرجل** **الذی** **یجادل** **الذی** **جال** **سلم**
 لا **وسعد** کہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ شخص سب لوگوں سے بڑا شہید ہے یا عالمین کے نزدیک یعنی وہ شخص جو دجال سے جھگڑے گا **ف**
 صحیح مسلم میں روایت ہے کہ **دجال** ظاہر ہو گا تو ایک مرد یا مہاراد اسکے پاس آویگا اور لوگوں سے کہے گا کہ یہ تو دجال ہے جس کا ذکر حضرت کرچکے ہیں
 سو دجال اوس میں کو خوب دلوک کر دے گا اور لوگ کہیں گے کہ اب بھی تو میرا ایمان لاویگا مومن کہیں گے تو مسیح کذاب ہے یہ دجال
 اوس کے سر پر آ رہے اور دجال اسیکا بعد اوس کے زندہ کرے گا پھر کہے گا کہ تو میرا ایمان لا مومن کہیں گے تو مجھ کو زیادہ تر قیدی ہو گیا ہے کذاب اور
 کہہ کر یعنی اسکی بھی حضرت خبر کر گئے ہیں کہ دجال ایک شخص کو مارے زندہ کرے گا مومن ہوا کہ وہ شخص مومن کہیں گے کہ اس کو گواہ
 ہے یہ بعد اوس کو کسی کے ماننے والے کی طاقت نہ ہوگی یہ دجال اوس کو بڑے گناہ کے ذبح کرے گا پھر اوس کو آگ میں ڈالے گا اور دجال
 کہ وہ آگ میں ڈالے گا وہ باغ میں ہو گا پھر حضرت نے حدیث فرمائی یعنی خدا کے نزدیک اس میں کی شہادت نہایت عمدہ ہے **خ** **ابو سعید**
ہذا **الانسان** **وہذا** **الاسی** **فحیط** **یہ** **اوقد** **احاط** **یہ** **وہذا** **الذی** **ہو** **خارج** **املہ** **وہذا** **الخط** **الوصف**

تخصیص یعنی وہ گشت جبرہ کو صلاحتہ و صلاحتہ کی غرض سے علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کو کھانا
اور یہ فرمایا یعنی جب کوہ کا ول محتاج مالک ہوا پھر اس غنی بابائی کو دیا تو درست ہے کہ حضرت بن عمرؓ کے پاس بھی رخصتہ
من اللہ فمن اخذها فحسن ومن احب ان يصوم فلا جناح عليك قال له حين قال يا رسول الله احب
فوق على الصيام في الشهر فهل على جناح مسلم من تركه بن عمرؓ نے روایت ہے کہ حضرتؓ فرمایا کہ میں نے افطار کرنا رخصت و خدا کی
طرح سے جو اس رخصت کو کیوں نہ تھا چاہے تو وہ بچہ کچھ دنوں تک حضرتؓ کے خدمت میں رہے کہ جب اس نے کھانا کھا یا
رسول اللہؐ میں اپنے اندر سفر میں روزہ رکھنے کی قوت پاتا ہوں سو کیا مجھ پر گناہ ہو روزہ رکھنے میں فی بعض تخفیف آسانی کے واسطے
خدا نے روزہ کھانے کی سفر میں اجازت دی ہو چکر فرض نہیں سفر میں نہ رکھنے میں آدمی کو اختیار ہے ہر ایک کو موسمی ہی صاحبان
ان یجلس الإمام إلى أن تقضى الصلوة یعنی سنا کر اجماعاً مسلم بن ابی موسیٰ نے روایت ہے کہ حضرتؓ فرمایا کہ مجھے کیوں
ساعت امام کے بیٹھنے سے نماز کے ادا ہونے تک ہر بہت احادیث میں ثابت ہے کہ جمعہ میں ایک ایسی ساعت ہے کہ اگر وہ میں ملے
جو دعا کرے سو قبول ہوتی ہو لیکن اس میں اختلاف ہے کہ وہ ساعت کون سی ہو دو قول ہیں میں نہایت صحیح ہیں ایک تو یہ کہ وہ ساعت
اوس وقت ہے کہ امام منبر پر بیٹھے یہاں تک کہ نماز ہو چکے اس وقت کی سنی یہی حدیث ہے دوسرا قول یہ کہ وہ ساعت جمعے کی چھ ساعت
جس کا قاتل جوینے لگے چنانچہ عبداللہ بن سلام اس مضمون کی حدیث منقول ہے اکثر علماء کے نزدیک دوسرا قول نہایت قوی ہے چنانچہ اس کی
تفصیل صراط المستقیم فقیر السعادت کی شرح میں موجود ہے جس کو تحقیق کا شوق ہو اس کو دیکھ سکے اہل ہر مکتبہ کا یہ حدیث اللہ
مکمل کی کہ تقضیہا تقضیہ سکا لیل والنہار ارا یا مومن ما اتفق مبدل خلق السموات والارض واثابہ ان فی فضل
مکافی یومینہ وعمر شہ علی الماء ویدہ الا حشر القبض او الفیض یمنع ویخفف بخاری ابن ابی شیبہ نے روایت ہے کہ
حضرتؓ فرمایا کہ خدا کی قدرت کا دامن ہاتھ پر خرچ کرنا اس کو کم نہیں کرتا دست قدرت شب روز اوٹیلنے والا ہے یعنی ہر دم فیض کا
ربا جاری ہے بلکہ اوٹیلے تو کہ جو کہ خدا نے خرچ کیا جیسے کہ آسمانوں اور زمین کو بنایا کہ اتنے خرچ نہ تو اس کے دانے ہاتھ پر کچھ نہیں
کم کیا اور حال انکہ یہ فیض اوس وقت ہے کہ عرش خدا پانی پر تھا یعنی ازل سے اور خدا کے دوسرے ہاتھ میں تو کہ پانیوں نے نہ پایا کہ
فیض ہو سیکو اٹھا تا ہی اور سیکو چھکا تا ہی ہر ایک یعنی کسائش اور تنگی دونوں خدا کی صفات ہیں ہر ایک ہر مکتبہ کا یہ حدیث
یمینک علی ما یصلد فک یہ صاحبک و فی روایہ یصلد فک علیہ صاحبک مسلم بن
ابو ہریرہؓ نے روایت ہے کہ حضرتؓ فرمایا کہ تیری قسم کا عبت بار تیرے ساتھی کی تصدیق پر ہے اور دوسری روایت یوں ہے کہ تیری
قسم ہی ہے تیرے ساتھی تصدیق کرے فی یعنی یہی کہ مراد قسم کھانے کے تب متبہ ہو چنانچہ اس کا بیان ساتویں باب میں ہے

الباب الحادي عشر

فی الحکایات القدسیۃ التي اخبرنا رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم عن كرامه جل جلاله
 انما هو في باب من قدس عشرين ہر جنکی حضرت اپنے رب کی طرف سے روایت کی اس باب میں صنف صرف قدسی عشرين الیاسی قدسی شد
 اور کو کثیر ہیں کہ حضرت یونس کہیں کہ خدا یونس فرمایا قرآن اور قدسی حدیث میں یہ فرق ہے کہ قرآن کا فہم ہون اور حفظہ دونوں کا طرف سے
 ہیں اور حدیث قدسی میں نہیں ہون کا اور لفظ حضرت کے خدا ایک مطلب شہور الامام کے حضرت کے دل میں الی الاحقر نے اس کو اپنی عبارت سے

حدیث غیثی للادب

شیخکے اور البتہ اس کے پاس شیطان آئے اسوا کو ان کے پیدائشی سینے پر ڈالا اور اسے حرام کیا جو میں نے اور نبی جلال کر دیا تھا اور شیطانوں
 او کو بلایا کہ میرے ساتھ اور جو چیز کو شریک شہراور جو جبر میں کوئی دلیل نہیں اور تارای ف یعنی اگر شیطان اور کفار سیکو
 نہ ہو گئے تو ہر آدمی اپنے پیدائشی دین پر رہتا یعنی شرک کرتا اور حلال چیز کو بدون حکم الہی کے حرام نہ جانتا کفار پر کا معمول تھا کہ
 ہون کے نام پر ساند چھوڑا اور اس کا کھانا حرام جاسو فرمایا کہ شیطان بات کہ حلال کو حرام کہتے ہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نہ
 تیار کے کھانے کو جسکو عورتین اچھوتا کہتی ہیں بدون فاتحہ پڑھنے نہ کھانا یا حضرت فاطمہ کے فاتحہ کے کھانے کو مردوں کو نہ دینا ہرگز درست نہیں
 یہ بھی شیطان بات ہے کہ شرح میں اسکا کچھ حکم نہیں ہے لکن ہرگز کہ کلمۃ یعنی البصیرۃ فی وین وادی البصیرۃ ان یقولہ انا
 خیر من ابوشی بن مکی مسلم بن ابی ہریرہ روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ خدا فرمایا کہ میرے بند کو لائق نہیں بن کرنا کہ میں تجھے
 ہرگز سے بہتر ہوں ف حضرت یونس بن جناد اپنی قوم سے کل گئے تھے سو اگر کوئی انکو بے صبر جان کر اپنے متین بہتر
 تو ہرگز درست نہیں اسواسے کہ بغیر وک کوئی بہتر نہیں ہو سکتا ہ ابھریں کہ مَا اَلْعَمْتُ عَلَىٰ عِبَادِي مِنْ نَّحَاۃٍ اِلَّا
 اَصْلَحَ فِیْ رُفْقٍ مَّعَهُمْ بَعَاۤفَرِیْنِ یَقُولُوْنَ اَلَا الْکُفُّ بِالْکُفِّ وَ بِالْاِثْمِ بِالْاِثْمِ مسلم بن ابی ہریرہ روایت ہے کہ حضرت فرمایا خدا فرمایا
 میں اپنے بندوں پر کوئی ایسی نیت نہیں دیتا جسکے بعضے بند منکر ہوئے ہیں کہ میں فلاں ستارے نے بانی برسیا اور فلاں تارے کے
 سے پانی برسا ف یعنی میں نے تو خدا برساتا ہرگز اور نادان لوگ اسکو تارے اور کھٹ کی تاثیر سے جانکر خدا کا شکر نہیں کرتے
 منہ ابھریں کہ مَا اَزَالَ عِبْدِي یَتَّقَرَّبُ اِلَیَّ بِالْاِثْمِ اِلَّا حَتّٰی اَحْبَبْتُہُ فَکُنْتُ مَعَهُ الَّذِیْ یَتَمَعُّہُ وَ یَتَمَعُّہُ
 الَّذِیْ یُجْعَلُ لَہٗ وَ یُکَلِّمُہُ اَلَّذِیْ یُطِیْشُہُ وَ اَوْرَجَ لَہٗ اَلَّتِیْ یُکَشِّیْہُ بِجَاۤءِ اَلَّذِیْ سَاۤءَ لَیَّ کُلُّ عَظِیْمَۃٍ وَ اَرَاۤءَ کُنْتَ
 اَلَّذِیْ یُحَدِّثُ اَنَّہٗ غَارِیْ مِّنْ اَبْرِیْرَہٗ روایت ہے کہ حضرت فرمایا خدا فرمایا کہ میرا بند ہمیشہ میری نزدیکی نفل عبادتوں واسطے سے ہمارا راز
 زمانہ کان کر میں اسکو چاہئے لگتا ہوں تو میں اسکا کان ہوجاتا ہوں جس سے سنتا ہوں اور اسکی آنکھ ہوجاتا ہوں جس سے دیکھتا ہوں
 اور اسکا ہاتھ ہوجاتا ہوں جس سے پکارتا ہوں اور اسکا پاؤں ہوجاتا ہوں جس سے چلتا ہوں اور اگر مجھے وہ کچھ بلکہ تو مقرر میں اسکو دل و راز
 مجھے پناہ مانگے تو البتہ اسکو پناہ میں کھوں ف ابن حدیث میں اس تمام کا بیان ہے جسکو علم شلوک میں فانی اندر لقا با
 کہتے ہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب بندہ کثرت عبادت سے مقبول ہوا تو خدا اس کے دل و جوارح کا یعنی آنکھ کان ہاتھ پاؤں کا فط
 ہوجاتا ہوں اسکو روکتا ہوں اور بعضے کہتے ہیں کہ خدا اپنے بند مقبول کی حاجت والی پروا سے کان اور آنکھ اور پاؤں سے بھی
 زیادہ تر متوجہ ہوتا ہے لیکن تحقیق مطلب یہ ہے کہ جب محبت الہی سے برسیا ڈالا تو اسکو خدا اس کے کسی پیر تعلق اور وابستگی نہیں رہتی
 اور ہجر ہوتا الہی کے کوئی آرزو اور تمنا اس کے دل میں نہیں رہتی باقی تو کوئی کام جس میں خدا کی مرضی نہ ہو اس سے نہیں ہو سکتا آنکھ کا
 ہاتھ پاؤں مرضی خدا کے تابع ہوجاتے ہیں اسکی مرضی کسی چیز کو دیکھنے نہ کوئی بات کہنے سوائے عہدہ و محال کرنے کا طریقہ اس حدیث
 میں اشارہ فرمایا کہ دوام نوافل سے حاصل ہوتا ہے یعنی جب بندے نے خدا کو قربا الہی اور خدا کی نزدیکی کا بدو عبادت کوئی طریق نہیں ہے
 اس لئے عبادت پر کمر باندھتا ہے اور عبادت دو قسم ہے فرض و نفل مگر فرض عبادت تو ہر وقت میں نہیں ہوتی لہذا اس کے وقت پر
 ہر وقت مشتاق ہے اور نفل عبادت میں جو فرض سے خالی ہیں شغل اور خالی نہیں ہوجاتا اسواسے اور نفل عبادت کو نفل عبادت سے سمجھو
 لگتا ہے جو جب قدرت کمال شوق و خلوص سے اسی طرح نوافل پر مستعد رہا تو مجبوری سے اس کے مقبول گاہ صدی اور محبوب الہی ہو کر

الباب الحادی عشر فی تفسیر آیات الکفر و النفاق و غیر ذلک
 او سکا چلائے غم خراک فلا یکن من کذا نفس مسلمین ابو ذر روایت ہے کہ حضرت فریاد فرمایا اے میرے بندے تم
 نے راہ ہو کر جسکو میں نے راہ بنائی تو مجھے ہدایت مانگو کہ ٹھوکر لگاؤں اسی سے بندہ تم سب جو کچھ ہو کر جسکو میں نے کھانا یا تو مجھے
 کھانا مانگو کہ ٹھوکر لگاؤں اسی سے بندہ تم سب ہو کر جسکو میں نے پناہ یا تو مجھے لباس مانگو کہ ٹھوکر لگاؤں اسی سے بندہ تم کھانا دیکھ کر تے بدلتے
 اور میں سب گناہوں کے شے برقرار ہوں تو مجھے نفرت مانگو کہ ٹھوکر لگاؤں اسی سے بندہ تم سب جو کچھ ہو کر جسکو میں نے پناہ یا تو مجھے لباس مانگو کہ ٹھوکر لگاؤں اسی سے بندہ تم کھانا دیکھ کر تے بدلتے
 اور کچھ ہو کر فائدہ نہیں پہنچا سکتے کہ ٹھوکر لگاؤں اسی سے بندہ تم سب جو کچھ ہو کر جسکو میں نے پناہ یا تو مجھے لباس مانگو کہ ٹھوکر لگاؤں اسی سے بندہ تم کھانا دیکھ کر تے بدلتے
 مستی پر یہ گرا دل کے برابر ہو جاوین تو یہ سب کا تقویٰ اور پیر کا مری پری طہنت میں کچھ نہ رہا اور پیر بندہ اگر تمہارے گلے اور چٹے اور
 تمہارے آدمی اور جن تم میں ایک ہو کہ نہایت بڑا گندہ کار دل کے برابر ہو جاوین تو یہ سب کا فسق اور گندہ کاری میری بادشاہی کچھ نہ گھسا
 اسی سے بندہ اگر تمہارے گلے اور چٹے اور تمہارے آدمی اور جن ایک میدان میں کھڑے ہوں اور مجھے اپنے اپنے سوال کریں اور میں ہر ایک
 آدمی کو اوکی بالکی چیر کو دوں تو ایسا دنیا اوس کے کچھ نہ گھسا و جو میرے پاس ہو کر جیسے سوئی گشتا ہی ہے جب کہ اوسکو ہند میں ڈالے
 یعنی ایسی عطاسے بھی میری قدرت کے خزانہ میں کی نہیں پڑتی اسی سے بندہ وہ تو تمہارے ہی اعمال میں جو تمہارے لیے بنا کر رہا ہے
 پھر تم کو اور ان اعمال کا اور بدلہ لا دو گا سو جو شخص تیرے بدلہ لاپاؤ تو چاہیے کہ خدا کا شکر کرے کہ اوسکی کمانی کو ضائع کیا اور جو اسے سوا ہوا
 بدلہ لاپاؤ تو وہ اپنی جان سوا کر کے لاپاؤ لا ہوا نہ دیو کہ اوسنے جیسا کیا ویسا ہی پایا **ف** اس حدیث میں تمام بندوں کی حاجت
 اور عاجزی اور خدا کی شوکت اور شاہد ہنشاہی اور بیرواہی اور کبریٰ اور عدالت کا بیان ہے یعنی بدوین میری التجا تمہارے کوئی کام نہیں
 چل سکتا نہ دنیا میں نہ دینی اور پام اور لباس ٹھوکر لگتا ہے نہ آخرت میں گناہوں کی مغفرت بدوین میرے ہو سکتی ہے تو تم کو میرے کمرے
 اگر گرا دانا اور دعا کرنا ہر حال میں لازم ہوا اور میری پوری کا تو یہ حال ہو کہ اگر تم سب کے سب نمبر کے برابر بنی ہو جاو تو اس پر میری طہنت
 کچھ رونق و قوت نہیں اور اگر تمام جہان ابو بل اور فرعون کے برابر ہو جاو تو میرے نقصان نہیں پھر اپنی عطاسے جیسا کہ مثال دی
 کہ اگر تمام جہان کے طرح کے سوال پور کچھ نہ بھی ہوا کچھ کی کاحرف نہیں پھر اپنی عدالت بیان فرمائی کہ آخرت کا ثواب اور خدا کا
 سبب تمہارے اعمال ہیں ہر ایک کی طرف کچھ ظلم نہیں **ق** ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ ابو محمد لائی اذ افضیت قضاء فائزہ لا یرد
 وانی اعطیت انک کہ ھیک ان کا اھلکم یستغاث عامۃ و کہ اسلطان علیہ صعد و ان سواہی انفسہم
 یستغاث بعضہم و لو اجتمع علیہم من بافطارھا و قال من بدین افطارھا حتی یكون بعضہم یفطار
 بعضا و بعضہم یفطر بعضا بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ روایت ہے کہ حضرت فرمایا خدا فرمایا کہ اے محمد میں جیسا کہ حکم کیا ہے
 اوسکو کوئی نہیں پھر سکتا اور البتہ میں نے جو کچھ دیا یعنی تیری امت کے واسطے یہ تجھ پر احسان کیا کہ اوسکو میں عالمگیر قحط سے
 نہ مار ڈالوں گا اور اوس کے سواے اور کسی دشمن کو اوپر نہ غالب کروں گا اس طرح پر کہ اوسکی چڑھ کر اوسکا طرہ ڈالے اگر چہ اوپر
 تمام دنیا کے اطراف جو آپ کے کافر جو کریں کافروں کا علیہ سواستے ہو گا تاکہ اس کے بعض لوگ بعضوں کو ہلاک کر دیں اور
 بعض انکو بعضوں کو قید کریں **ف** یعنی قضا و قدر میں یہ پھن چکا ہو کہ امت محمدی قیامت تک قائم رہے گی نہ اس قحط
 پر کچھ جینیں سب سب مر جاوین گے ایسے کافران پر غالب ہونگے کہ بالکل انکو نیست اور لا بد کر ڈالیں ہر چند جبکہ یہ زمانہ نہ ہو

مشاہرت کرتے ہیں حال انکے ایسے عاجز ہیں کہ جاندار تو ایک طرف ہر ذرہ یا جوہر اپنے جان حقیر چیز کو بھی نہیں بنا سکتے ہر کوئی نہیں
یا ابن آدم اتَّقِ اللَّهَ اتَّقِ اللَّهَ عَلَيَّكَ سَلَّمَ مِنْ ابْنِ ابْنِ سَلَّمَ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ اے آدم کے بیٹے مال کو خرچ کیا کرتے ہیں
بھی بھکھو دیا کرو گاف اس حدیث میں سخی کو خدا کا لکھنا مال کو خرچ کیا ہے یہی سبب ہے کہ سخی کو محتاج نہیں سمجھا لیکن بکھو دیا
کیا چاہیے کہ سخاوت خدا کو پسند ہے اور ہر طرف پسند ہے سخاوت یہ کہ شرح کے موافق نیک کاموں میں خرچ کرنا اور ہر طرف یہ کہ خلافت میں
بھکا کاموں میں مال کو اور مال جیسے نالچ رنگ میں یا نمود کے مقام میں ہر کوئی ہر کوئی یا ابن آدم مَرَّضْتُ فَكَمْ تَقْدَرُ فِي قَالِ
يَا رَبِّ كَيْفَ أَعُوذُ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ أَمَّا عِلَّتْ أَنْ عَبْدِي فَلَا تَا مَرَضَ فَلَمْ تَقْدَرْ أَمَّا عِلَّتْ
أَنْكَ لَوْ جَدْتُ عِنْدِي يَا ابْنِ آدَمَ اسْتَطَعْتُمْ فَكَمْ تَقْدَرُ قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ أَطْعَمُكَ
وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ أَمَّا عِلَّتْ أَنْكَ اسْتَطَعْتُمْ عَبْدِي فَلَا تَا فَكَمْ تَقْدَرُ أَمَّا عِلَّتْ أَنْكَ لَوْ
أَطْعَمْتَهُ لَوْ جَدْتُ ذَلِكَ عِنْدِي يَا ابْنِ آدَمَ اسْتَطَعْتُمْ فَكَمْ تَقْدَرُ قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ أَسْقِيكَ
وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ اسْتَطَعْتُ عَبْدِي فَكَمْ تَقْدَرُ اسْقِهِ أَمْ لَا أَنْكَ لَوْ سَقَيْتَهُ لَوْ جَدْتُ
ذَلِكَ عِنْدِي سَلَّمَ مِنْ ابْنِ ابْنِ سَلَّمَ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ اے آدم کے بیٹے میں بیمار ہوا تھا سو تو مجھ کو
نہ تو چھپا بندہ کہیگا کہ اے میرے رب میں کیونکر بھکھو پوچھتا اور تو تو سارے جہان کا مالک پالنے والا ہے یعنی بیمار ہونا مجھ کو کی شان ہے تو
بیمار اور بیمار ہی کیا نسبت خدا فرمائیگا کہ کیا مجھ کو معلوم نہیں کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہوا تھا سو تو او کی بیمار رہی کی کیا مجھ کو معلوم
کہ اگر تو او کی بیمار رہی کرتا تو مجھ کو او سے کیا پانی یا بیسی پیری رحمت اور ثواب پاتا اے آدم کے بیٹے میں نے تجھے کھانا مانگا تھا تو مجھ کو
نہ کھانا پابندہ کہیگا کہ اے میرے رب میں کیونکر بھکھو کھانا کھانا اور تو تو سارے جہان کا مالک پالنے والا ہے تو خدا فرمائیگا کہ کیا مجھ کو معلوم
کہ فلاں بیمار رہنے کے تجھے کھانا مانگا تھا سو تو نے او کو نہ کھلایا مجھ کو معلوم تھا کہ اگر تو او کو نہ کھانا کھانا تو او کا ثواب میرا ہے
پاتا اے آدم کے بیٹے میں نے تجھے پانی مانگا تھا سو تو مجھ کو نہ پلایا پابندہ کہیگا کہ اے میرے رب میں کیونکر بھکھو پانی پانی پاتا اور تو تو سارے جہان کا مالک پالنے والا
خدا فرمائیگا کہ میرے رب نے تجھے پانی مانگا تھا سو تو نے نہ پلایا تھا یا جان کہ اگر تو او کو نہ کھانا پانی پاتا تو او کا ثواب میرا ہے پانی پاتا
اہل ایمان کی حد کہ تو ایک اتنی بڑی عزت ہے کہ لو کی احتیاج اور ضرورت کو اپنی ذات پاک کی طرف نسبت کیا حال انکو وہ مقدس ذات
سب احتیاجوں پاک ہر اس حدیث میں اور حقوق مسلمین اور احسان کی ترغیب ہے اَللّٰهُ ذِي الْعِزَّةِ اَعْبَادِيْ كُلُّكُمْ خَسَالٌ
اَلَا مَنْ هَدَيْتُهُ فَاسْتَقْدَمَ فِيْ اَهْدِكُمْ اَعْبَادِيْ كُلُّكُمْ جَانِعٌ اَلَا مَنْ اَطْعَمْتُهُ فَاسْتَطْعَمَنِيْ اَطْعَمْتُمْ
اَعْبَادِيْ كُلُّكُمْ عَادِلٌ اَلَا مَنْ سَقَيْتُهُ فَاسْتَسْقَى نِيْ اَسْقَمُ اَعْبَادِيْ اَلَا مَنْ نَخَّطَنِيْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ
وَ اَنَا اَعْفُو الذَّنْبُ جَمِيعًا فَاسْتَغْفِرْ فَنِيْ اَغْفِرْ لَكُمْ اَعْبَادِيْ اَلَا مَنْ بَنَى لِيْ خَيْرًا فَنِيْ فَتَقَبَّلْ فَنِيْ وَ اَنَا اَعْفُو
نَعْيِيْ فَتَقَبَّلْ فَنِيْ اَعْبَادِيْ لَوْ اَنْ اَوْ لَكُمْ وَاخِرُكُمْ وَاخِرُكُمْ وَ لَكُمْ كَانُوا عَلَيَّ اَقْنَى قَلْبٍ رَّحِمٌ لِّمَا رَحِمْتُمْ
مَا زَا اَكْمَالِكُ فَنِيْ مُلْكِيْ شَيْئًا اَعْبَادِيْ لَوْ اَنْ اَوْ لَكُمْ وَاخِرُكُمْ وَاخِرُكُمْ وَ لَكُمْ كَانُوا عَلَيَّ اَقْنَى قَلْبٍ رَّحِمٌ
وَ اَحَدٌ وَاخِرُكُمْ مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِنْ مُلْكِيْ شَيْئًا اَعْبَادِيْ لَوْ اَنْ اَوْ لَكُمْ وَاخِرُكُمْ وَاخِرُكُمْ وَ لَكُمْ قَامُوا فَنِيْ
مَعْنِيْ وَ اَحَدٌ فَسَا لَوْ اَنْ فَاعْطَيْتُ كُلَّ اِنْسَانٍ مِّسْكَنَةً مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِنْ اَعْبَادِيْ اَلَا كَمَا يَنْصَرُّ اَحَدٌ

حضرت فرمایا کہ اے مین تیری پناہ مانگتا ہوں بخوبی سے اور پناہ مانگتا ہوں بڑی اور نامزدگی اور پناہ مانگتا ہوں بڑی اور تیری
زیست اور پناہ مانگتا ہوں جہاں کے فتنے فساد اور پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے **و** فتنی عمر یعنی میری اس واسطے بنا دانی
کہ اس وقت آدمی کے ہاتھ پاؤں کے مین ہوتے نہیں غفلت ٹھکانے رہتی ہو تو گویا آدمی دیوار بن جاتا ہو **اِنَّ السَّعْيَ الْاَلْمَلِكُ**
اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَلْحَبِیْثِ وَ اَلْخَبَاثَةِ کَانَ یَقُوْلُ **اِذَا دَخَلَ اَلْجَنَّةَ** بخاری اور مسلم میں اس سے
روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ اے مین تیری پناہ مانگتا ہوں بوجہ موت اور غیبتوں کے شہر سے یہ دعا حضرت پانچے میں داخل ہوئے فرماتے
و یا جانے میں کا نام نہ کر نہیں جو اس واسطے شیطان ہاں ہے میں اس سے حضرت یہاں **ق** **اَبُو سَعْدٍ اَلْمَدَنِیُّ**
اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَلْهَمِّ وَ اَلْحَزَنِ وَ اَلْجُبْنِ وَ اَلْکَسَلِ وَ اَلْبَغْلِ وَ اَلْجُبْنِ وَ ضَلَعِ الدِّیْنِ وَ غَلَاةِ اَلْجَبَالِ بخاری اور مسلم
میں ابو سعید اور انس سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ اے مین تیری پناہ مانگتا ہوں تشویش اور غم سے اور جان کی مانگی اور بدن کی کاہلی سے
اور غمیل اور نامزدگی اور فرض کی بوجہ اور مردوں کے غلبے سے **و** مردوں کا غلبہ یہ کہ بادشاہ ظالم ہو یا جاہلوں کا بھڑکنا کہ شہوت
پرستی مردوں پر غالب ہو **اِنَّ عَمْرَ اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَ تَحَوُّلِ عِلْمَتِكَ وَ مَحْضِ قُدْرَتِكَ**
و کھینچ سہکتا مسلم میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ اے مین تیری پناہ مانگتا ہوں تیری نعمت کے زوال سے اور تیری
دی عافیت اور آرام کے ہلنے سے اور ناگہانی تیرے عذاب اور سب تیرے غضب کا ہون **ہ** **عَیْشَةُ اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ**
مِنْ عَذَابِ اَلْقَبْرِ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الَّذِیْ جَالٍ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ اَلْحِیَا وَ اَلْمَمَاتِ اَللّٰہُمَّ
اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَلْمُنَاثِرِ وَ اَلْمَغْرَمِ مسلم میں حضرت عایشہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ اے مین تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کے
عذاب سے اور پناہ مانگتا ہوں جہاں کے فتنے فساد اور تیری پناہ مانگتا ہوں زندگی اور موت کے فتنے سے اے مین تیری پناہ مانگتا
گناہ اور دائرے سے **و** زندگی کا فتنہ یا ساری اور مال اور اولاد کا نقصان یا کثرت مال کی جو فتنہ غافل کرے یا کفر اور گمراہی اور
فتنہ اس وقت کی شدت اور دہشت یا معاذ اللہ خاتمہ یہو **ہ** **عَیْشَةُ اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَ مِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ**
صحیح مسلم میں حضرت عایشہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا اللہ میں پناہ لیتا ہوں تیرے ساتھ کسی اور کسی جو مینے کیا اور بد کسی اور کسی جو مینے نہیں کیا
ہ **اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ وَ قَلَمٍ لَا یُحْصِیْ وَ عِلْمٍ لَا یُفْقِدُ وَ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ** مسلم میں اس سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا
کہ اے مین تیری پناہ مانگتا ہوں اس علم جو فائدہ نہ کرے اور اس قلم جو کچھ نہیں چکھتا اور اس کا جو مینے سبک دینی قبول نہوا اور اس کے جس کو مینے
نہو یعنی لاہجہ و قلیل و قناعہ کرے **و** علم غیر نافع یعنی علم عمل اور جسکی شرح میں اجازت نہو جیسے سحر اور جہم اور رمل اور جھوڑا و آخرت میں
بلکہ ضرر کرے جیسے یونانی حکمت کا علم اور علم نافع وہ جو دنیا میں یا آخرت میں یا دونوں میں فائدہ کرے مین کا فائدہ علم اب و علم حساب اب و صرف
آخرت کا فائدہ علم صرف اور علم سلوک اور علم اخلاق مین اور دنیا اور آخرت دونوں کا فائدہ شریعت کے علم اب و صرف جو علم نفع کرے نہو جیسے حاجت زیادہ علم سنا
اور علم لغت مین یا مدہ و خوراک **ہ** **عَیْشَةُ اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَ عَذَابِ النَّارِ وَ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ فِتْنَةِ الْقَبْرِ**
وَ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الَّذِیْ جَالٍ مسلم میں حضرت عایشہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا
کہ اے مین پناہ مانگتا ہوں دوزخ کے فتنے اور دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے فتنے اور قبر کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہوں دوزخ کے فتنے کی
سے اور حجابی کے فتنے کی بڑائی سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں جہاں کے فتنے کی بڑائی سے **و** الداری کا فتنہ غفلت اور غم

لائی نہیں سو اچھا کہ وہ اکیلا ہو کوئی اور شکر کہ نہیں اسی کا ملک ہو اور وہی کو قہر ہے اور وہ ہر چیز کو سکتا ہے الہی جس سے
اس بات کی خبریت اور اس کے بعد ان کی خبریت مانگتا ہوں اور تیری پناہ مانگتا ہوں احسان کی بڑائی اور اس بات کے بعد ان کی بڑائی
الہی تیری پناہ مانگتا ہوں سستی اور تیری بڑائی سے الہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں دوزخ کے عذاب اور قبر کے عذاب سے خبریت
فرماتے تھے شام کے وقت اور صبح ہوتی تھی تو بھی اسی طرح فرماتے تھے مگر اسناد اسی ملک کے مقام پر آج کا صبح ملک میں
فرماتے تھے یعنی صبح کی اور خدا کی ملک نے صبح کی **عائشہ رضی اللہ عنہا** اللہ تعالیٰ عنہا **عائشہ رضی اللہ عنہا** والی **عائشہ رضی اللہ عنہا**
وَاللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ جسے مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ خدا کے نام سے فرج کرنا ہوں الہی کو قول کرنا کہ
طرف اور حجر کے آل کی طرف اور حجر کی است کی طرف یہ حضرت قرانی فرج کرنے کے وقت **وَرَأَى** حضرت عائشہ سے روایت ہے
کہ حضرت ایک سینہ خاسینک لایا جس کے سونہ اور تھکے ہونے سے منع کیا یا پھر فرمایا کہ ای عائشہ چھری لا اور اسکو تیرے حجر حضرت
چھری لیکر اسکو فرج کیا اور یہ فرمایا **عائشہ رضی اللہ عنہا** **عائشہ رضی اللہ عنہا** **عائشہ رضی اللہ عنہا** **عائشہ رضی اللہ عنہا** **عائشہ رضی اللہ عنہا**
رَبِّكَ كَانَتْ إِذَا اشْتَكَيْتَ إِلَى شَيْءٍ مِنْهُ أَوْ كَانَتْ بِهِنَّ مَحْضَةً أَوْ حَجَّ قَالَ يَسْتَأْذِنُ بِكَ كَأَنَّكَ رَمَعْتَ
بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا بسم اللہ یعنی یہ چار زمین کی لہجی ہے چار حصے کے لہجے ہیں چار گائی
ہے چار کو چار کے حکم سے حضرت کا معمول تھا کہ جب کوئی حضرت بیماری کی شکایت کرتا یا اس کے ریم کا زخم ہوتا یا کہین گناہ ہوتا
حضرت میں برکت کی کوئی لکھ لکھ پھر اٹھایا اور یہ فرمایا **وَالْعَابِ** ہر اور خاک سے شفا ہونا حضرت کی دعا کی ہر کس دعا کی
میں کی مٹی کو خاک شفا کتے ہیں **قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ** **عَالِي الْعَظِيمِ** **عَالِي الْعَظِيمِ** **عَالِي الْعَظِيمِ** **عَالِي الْعَظِيمِ** **عَالِي الْعَظِيمِ**
عَالِي الْعَظِيمِ **عَالِي الْعَظِيمِ** **عَالِي الْعَظِيمِ** **عَالِي الْعَظِيمِ** **عَالِي الْعَظِيمِ** **عَالِي الْعَظِيمِ** **عَالِي الْعَظِيمِ** **عَالِي الْعَظِيمِ** **عَالِي الْعَظِيمِ** **عَالِي الْعَظِيمِ**
بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ نہیں کوئی بندگی کے لائق سو اچھا کہ جو اونچا بڑائی والا صاحب علم
نہیں کوئی عبادت لائق سو اچھا کہ جو عرش کا مالک نہیں کوئی پرستش کے لائق سو اچھا کہ جو آسمان اور زمین کا رب ہو اور عزت
عرش کا رب ہو حضرت اسکو بیچ اور کمال یعنی میں فرماتے **قَالَ الْخُفِيُّ** **عَالِي الْعَظِيمِ** **عَالِي الْعَظِيمِ** **عَالِي الْعَظِيمِ** **عَالِي الْعَظِيمِ** **عَالِي الْعَظِيمِ**
عَالِي الْعَظِيمِ **عَالِي الْعَظِيمِ** **عَالِي الْعَظِيمِ** **عَالِي الْعَظِيمِ** **عَالِي الْعَظِيمِ** **عَالِي الْعَظِيمِ** **عَالِي الْعَظِيمِ** **عَالِي الْعَظِيمِ** **عَالِي الْعَظِيمِ** **عَالِي الْعَظِيمِ**
عَالِي الْعَظِيمِ **عَالِي الْعَظِيمِ** **عَالِي الْعَظِيمِ** **عَالِي الْعَظِيمِ** **عَالِي الْعَظِيمِ** **عَالِي الْعَظِيمِ** **عَالِي الْعَظِيمِ** **عَالِي الْعَظِيمِ** **عَالِي الْعَظِيمِ** **عَالِي الْعَظِيمِ**
کہ نہیں کوئی مسجد درجی سو اچھا کہ وہ اکیلا ہو کوئی اور شکر کہ نہیں اسی کا ملک ہو اور وہی کو قہر ہے اور وہ ہر چیز کو سکتا ہے الہی
کوئی نہ کہنے والا نہیں تیری ہی چیز کو اور کوئی نہیں والا نہیں تیری ہی چیز کو اور تیرے روبرو نصیب ہو گا کو اسکا نصیب کے نفع نہیں
اس کو ہر نماز کے بعد فرماتے **قَالَ جَابِرٌ** **عَالِي الْعَظِيمِ** **عَالِي الْعَظِيمِ** **عَالِي الْعَظِيمِ** **عَالِي الْعَظِيمِ** **عَالِي الْعَظِيمِ** **عَالِي الْعَظِيمِ** **عَالِي الْعَظِيمِ** **عَالِي الْعَظِيمِ** **عَالِي الْعَظِيمِ**
عَالِي الْعَظِيمِ **عَالِي الْعَظِيمِ** **عَالِي الْعَظِيمِ** **عَالِي الْعَظِيمِ** **عَالِي الْعَظِيمِ** **عَالِي الْعَظِيمِ** **عَالِي الْعَظِيمِ** **عَالِي الْعَظِيمِ** **عَالِي الْعَظِيمِ** **عَالِي الْعَظِيمِ**
عَالِي الْعَظِيمِ **عَالِي الْعَظِيمِ** **عَالِي الْعَظِيمِ** **عَالِي الْعَظِيمِ** **عَالِي الْعَظِيمِ** **عَالِي الْعَظِيمِ** **عَالِي الْعَظِيمِ** **عَالِي الْعَظِيمِ** **عَالِي الْعَظِيمِ** **عَالِي الْعَظِيمِ**
علی الصفا بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ کوئی بندگی کے سزاوار نہیں خدا سو اچھا کہ وہ اکیلا ہو کوئی اور
شرک نہیں اسی کا ملک ہو اور اسکو حمد اور وہ ہر چیز پر قادر ہے نہیں کوئی بندگی کے لائق خدا سو اچھا کہ وہ اکیلا ہو کوئی اور اس سے اپنے
کو اور خدا کی اپنے بندگی یعنی حضرت کی اور تمنا اسی اہل رب کو یعنی ان کے کہ وہ ہوں کو سکتا ہے حضرت نے صفا فرمایا **وَالْعَابِ**

خضر غم افسردہ کو پروردگار	الفست نیا سے آج سزدگر	تیری ہی نعمت کی کو ہر دم	تیرے غم عشق میں خرم رہے
یار باس عاجز کی دعا قبول	خاتمہ باخیر بحق رسول		

خاتمة الطبع خدای کو حمد سزاوار ہے اور نعمت اللہ انجمن حق کا ہوا جس نے ہماری ہدایت کے لیے قرآن نازل فرمایا اور اس کے مضامین کو جماعت پر صاف بتایا اور ہمیں جو باتیں ہماری سمجھ سے باہر تھیں بزرگانِ دین کے اہل کمال اور اہل علم کے روایت سے کلی بیان کر دیں۔ ہر مذکورہ قرآن پر عمل کی اور جاننا احادیث صحیحہ کا لازم ٹھہرا اور اپنے دین کے خیر اور ہونے پر کوشش کی۔ بھلائی کے مضامین پر ہوشیار ہونے کو واجب کیا کہ کوئی حدیث کی کتاب نہ پڑھے اور جو عربی نہ جانتے ہوں تو اردو ترجمہ مطالعہ کریں اس صورت میں چاہیے کہ کوئی کتاب تصدیق و احادیث اس کے صحیح اور سب امور دین کی بیان کرے اور تجلی پر کان سلام کی تصریح کرے اور اس کے ساتھ صحت ترجمہ بھی لکھا ہو تا پڑھنے والا جہت سمجھ جائے کہ کون سا شائق اور سکا ہوا ایسی کتاب ہو کہ تحفۃ الاخبار ترجمہ بشارت الانوار کے کوئی نسخہ بھی جناب حاجی محمد حسین معجز اور برادر معظم محمد مصطفیٰ خان سبرو نے یہ کتاب چھاپی بحق یہ کہ اوں دنوں نسخوں سے مسلمانوں کو بڑا فیض ہوا اور لوگوں کا بہت مطلب نکلا اور اسب اعطایا ان دنوں کہ جزا خیر ہو اور ان کے درجہ عالی کیسے داب ان میں کوئی نسخہ نہیں ملتا اور مسلمانوں کو اس کا شوق بہت تھا عطا فی جناب سید احمد اداو العلی صاحب بریلوی سلمہ اللہ الواسع المعنی نے اس کا ہر امور خیر اور نیک طبیعت پر اور دیکار سیلمان کی اوکی طیت پر اس سید وار حشر شایر زدنمان محمد عبد الرحمن بن حاجی محمد رسول شرف لکھا اس امر خیر کے پھیلائی کی ترغیب دی یعنی اس کے چھاپنے کی فرمائش کی۔ سو پہلے تین نسخوں پر چھپو قلمیہ سے اس کا مقابلہ ہوا جو ان زیادہ نکلا اور سکو بعد مطالب کر کے کچھ نسخے پر بطور نسخہ لکھا اور دو حدیثیں اور نسخوں میں یادہ پائین ہوا اندر کتاب کے بڑھائیں اور اوپر سے علامت شیعہ کے ہر جہاد حدیث پر مرتب ہر سو نم ہو واسطے نشان کے نہیں لکھا بلکہ رقم سیاقی اور کا نشان لکھا جب کتاب طبع مرتب اور طیار ہوئی اور اوسمیں کوئی حالت متطرہ باقی نہیں رہی فقیر نے حسب فرمائش خطی مروج کے اس کا چھاپنا شروع کیا اب کہ میں ناچار جب الحرب ۱۲۵۲ ہجری ہو چھپنا اور اس کا مطبع نظامی واقع کانپور میں تمام کی کو پونجا بنا طریق اس سید کی کہ جس کتاب کے مطالعے سے فائدہ اور ٹھائیں فقیر اور اس کے چھپنے کے مددگاروں کو بدعا کے فلاح دارین یا دوسرے مائیں دیہ و عا احسان ہر ان اللہ کا یصیح آجر المحسنین

قطعہ تاریخ اختتام طبع این کتاب مطاب ابن جناب حافظ نظام الدین جو شش ساکن کول سلمہ اللہ الواسع

مشارق طبع جو شش	شکر ادا شش ساش شسا	اوکر داکش قسبیاں رختند	چھ مطبع و داکش شدہ این کتاب
۱۲۸۱	۱۲۸۱	۱۲۸۱	۱۲۸۱

وجہ مہر کی خاتمہ پر

واسطے سند اس بات کہ کیتاب جمعی ہوئی مطبع نظامی کی ہو مہر و دستخط ہتم کے کیے گئے

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

محمد علی احمد علی

محمد علی احمد علی

فهرست بعضی از فوائد و مطالب این کتاب که از این دین را شوق دریافت آن کرده اند

۱۰	تحقیق مفهوم غربت و ذکر بعضی از بزرگداشت	۲۸	ثواب حاجت رسانی مسلم	۲۹	بیان علامات عشره قبل از قیامت
۱۱	فضیلت سهل طلبی فرض می نمودن	۲۹	ثواب عای اذان	۳۰	فضیلت صدق و درست گزین
۱۲	بعض آن	۳۰	امادیت تفصالی تسبیح و تحمید و تهلیل	۳۱	علل خیر سبب کثرتش از حق است
۱۳	فضیلت جنت اودن بشارت صدق و اگر	۳۱	ثواب عبادت شب قدر	۳۲	پشت نام حضرت کا
۱۴	بشارت تعبیر سجد	۳۱	بیان تمام شهرت	۳۲	فضیلت صدق اگر رضی الله عنه
۱۵	بیان سزای کسی که خود را درست خود کشد	۳۲	تا کی خود را از حق العباد	۳۲	علم موافقه و مساوی بودن قول و فعل
۱۶	فضیلت خیرات مال اگر چه کمتر باشد	۳۲	بیز غدایتعالی قسم دیگری رو نیست	۳۳	دلیل غرضیت سلوک بر روی
۱۷	فضیلت خدمت و مساعدت از گزاری آنها	۳۲	تحقیق متعه و بیان جواب شهرات	۳۴	فضیلت هدیه ای اگر رضی الله عنه
۱۸	دعای بیداری شب فضیلت نماز تعجد	۳۲	درست تعریف و مدحی و بیان طریقه صحیح	۳۴	معجزه اخبار فتوح اسلام
۱۹	فضیلت نماز جمعه با آداب	۳۵	بیان حقوق همان همسایه تا کی گفتن	۳۵	بیان فرضیت احسان
۲۰	فضیلت ثواب و منو	۳۵	استماع نرد شیر و چهره و خنجر و خنجره	۳۵	بیان حجت ابرو و سوسن و کافور و نعناع
۲۱	فضیلت حضرت عثمان رضی الله عنه	۳۵	استماع نرد و خنجره	۴۱	نقظه اول و عیاد و جل صدق است بر بزرگوار
۲۲	فضیلت حج مبرور	۳۵	دعای ساف و وقت ورود منزل		ادای فرض
۲۳	بیان عذاب قسم و صوغ	۳۸	مصیبت مومن علامت حجت الهی است	۴۱	فضیلت حاکمان عادل
۲۴	بیان ثواب دیان و عذاب گناه کنندگان	۳۸	فضائل یاری و امداد مسلم	۴۲	مع علاج بحیثیت و قضا یعنی کوشت
۲۵	بیان عذاب باغیان و تارکان جماعت	۳۸	بیان افعالی که سبب اهل بهشت اند و فضیلت صدق اگر	۴۵	بیان شاکرین و کافران نعمت
۲۶	بیان طرق نهی عن المنکر	۳۹	بیان جنگ احد	۴۸	نصائح عام در حجه الوداع
۲۷	بیان عذاب حوال بی حاجت	۴۰	بشارت بهشت برای عثمان رضی الله عنه	۴۸	فرض دادن انعامت خدا و جوار اهل زمین
۲۸	بشارت طلب علم و توفیق	۴۰	بیان جنگ بدر	۴۹	معجزه انطباق خبر آمیزه
۲۹	ثواب و بجز اگر چه شرعاً مستحب است و عذاب و بجز اگر چه شرعاً مستحب است	۴۱	بشارت مجاهدین	۴۹	در تعریف حکم و نامل
۳۰	بشارت کلمه گویان	۴۵	حرکت تصویر ساز و استماع و آتش و در میان	۴۹	بیان مال در ونگ و بمان که وضع احادیث
۳۱	دلیل موجب قرائت فاتحه و عدم فرضیت	۴۹	مدینه مرصع مومنین اشاره باینکه هرگاه غلبه		کرد ۱۵ نرد و تا کی تفش احادیث
۳۲	ثواب در و خوانی		کفر بجزت مسوی مدینه باید کرد	۴۹	فضیلت حفظ نمودن نام باری تعالی و ترجمه
۳۳	ثواب نماز سنهت های پنجگانه	۴۹	تحقیق تقوی		اسمای حسن
۳۴	بیان عذاب مصورین	۴۹	تذییر از لذات دنیا	۴۸	بیان وسعت رحمت الهی
۳۵	ثواب پرورش منتران	۴۸	خبر صفت اسلام و بشارت مستعدان دین	۴۹	فضیلت ذکر آیه و برکت صحبت اهل الله

تحریرت ابواب فصول مشارق الانوار سے سہولت استخراج احادیث مطلوبہ

باب در احادیث مصدراۃ بہ صریح	۲۴۹	فصل	۲۴۱	فصل
فصل من شرطیہ	۳۸	فصل من استغفرامید	۲۴۸	باب
باب در احادیث مصدراۃ بہ	۲۴۰			
فصل ان منسورہ	۹۱	فصل ائی بالکسر	۲۴۹	فصل معرفت بلازم
فصل انا بالکسر	۹۹	فصل ائو بالکسر	۳۰۰	فصل ایکم
فصل انما بالکسر	۱۰۳	فصل ائھا بالکسر	۳۰۲	فصل ہمزہ استفہامیہ
فصل انک بالکسر	۱۰۷	فصل ائکم بالکسر	۳۱۲	فصل اکم
فصل انکن بالکسر	۱۰۹	فصل انما بالکسر	۳۱۴	فصل ہمزہ واو
باب در احادیث	۱۱۵			
باب در احادیث اذا واد	۱۲۸			
فصل اذا	۱۷۷	فصل اذا	۳۲۲	فصل انا
باب	۱۷۷			
فصل ما نافیہ	۱۹۳	فصل نوع آخر	۳۳۹	فصل عد د
فصل ما موصولہ	۱۹۷	فصل نوع آخر	۳۴۷	فصل قسم بلفظ واللہ
فصل ما موصولہ	۱۹۹	فصل یا	۳۴۹	فصل مضارع معرف
فصل نوع آخر	۲۱۹	فصل نوع آخر	۳۷۲	باب
فصل نوع آخر	۲۲۳	فصل نوع آخر	۳۷۲	فصل ما ضی معرف
باب	۲۲۸			
فصل کسر	۲۳۳	فصل فتم ویتن	۲۴۱	فصل ما ضی مجهول
فصل یتنا ویتما	۲۴۲	فصل کعن	۲۵۲	فصل حکایت نفس حکام
فصل لوق	۲۵۳	فصل کوو	۲۵۲	فصل لام تاکید
فصل لان وکن	۲۵۹	فصل تحیر	۲۶۸	باب
فصل اول التفضیل	۲۶۶	فصل کل	۲۹۵	باب

۱۹۱	زکوة موجب نقصان و ان نیت حق و عظم	۲۲۵	بیان کسانیکه بعد حضرت مرتضی و شریف و شریف	۲۶۱	فضیلت و جمیع بحیث خصوصیت انجمن
۱۹۲	سبب خیریت	۲۲۶	فضیلت عمر فاروق رضی الله عنه		انسان
۱۹۳	مخبره در حق شیر	۲۲۷	فضیلت صدیق و فاروق و اشاره و اشاره	۲۶۲	کلامی از عشاء و فخر از علامات انبیا
۱۹۴	نقادی چند شایسته صدیق اکبر		ایشان	۲۶۳	فضیلت دوم عباد
۱۹۵	بیکان ایضا و کمال و کمال و کمال	۲۲۸	بشارت بهشت فاروق عظم	۲۶۴	فضیلت اعتدال در عباد
	و آخر کلام عبادت	۲۲۹	قصه معراج	۲۶۵	گناه پوشیده از بنای ظاهر است
۱۹۹	بیان جوار سر و مشروط	۲۳۰	در زمیت آری که عجب مغرور و متعجب کند	۲۶۶	اعانت در دم هم و صدقات و عمل شایسته
۲۰۰	فضیلت صدیق اکبر رضی الله عنه	۲۳۱	مالعت قرار دادن مساجد و بر او نیت		اقسام صدقات
۲۰۱	تتمیل آفتاب بساعت یعنی گهری		شریکه بر قبول	۲۶۷	بیان فضل انبیا و فضل اصحاب
۲۰۲	فضیلت ایمان و جهاد	۲۳۲	مناجاة و والدین و نوح برای غرض و نیت	۲۶۸	بیان بعضی از کیفیت معراج
۲۰۳	فضیلت اصحاب که خلفای اربعه گردانیدند		احسن تفهیم فی شایسته ای من لغت و تاریخ	۲۶۹	استحسان و نیت و صدق نبوت حضرت
۲۰۴	برهان ایمان برادر می باشد بر کمالی	۲۳۳	در مصیبت اطلاع کس نباید کرد	۲۷۰	حدیث شرفات و تحقیق انیکه عشاء و شریف
۲۰۵	مخبره و خبر آمده بوقوع فتح ایران و دفع	۲۳۴	قصه سیه و کذاب		بر شمش قسم است
	قتل الطریق و عریب	۲۳۵	فضیلت ایمان و ایمان بر ایمان	۲۷۱	فضیلت کلمات الهیه
۲۰۶	فضیلت حضرت سمرقانی و در شریف		و در و برین شان	۲۷۲	بیان مصائب کشی مومنین اعم سال و آخر
۲۰۷	حاجت سوال در صورت	۲۳۶	اروزن کردن غله وقت بیع و شرا و علم		فتوح اسلام و وقوع آن که از عده معجزات است
۲۰۸	تمت انک عایشه صدیق علیه السلام		وزن کردن وقت خرج	۲۷۳	بیان خبر آنحضرت برانداختن کفایت و شرف
۲۰۹	الکرمین ان روز خیان و بیعت گوئی	۲۳۷	گواه بر مد و قسم بر عاقل و فاعله طلب		بلا کی شان با وجود اجازت الهی
	و ناشکری شوهران	۲۳۸	فضیلت مسواک پنجگانه کردن	۲۷۴	و لیل فریضه جمعه
۲۱۰	کمال طلب حلال	۲۳۹	فضیلت صبر	۲۷۵	و لیل حقیقت خلافت صدیق اکبر رضی الله عنه
۲۱۱	بسیار از کمال مثل عطر که خوشبو است	۲۴۰	قصه جنگ سوره و امارت و اجماع و دلیل	۲۷۶	حدیث جبریل و در ان حقیقت اسلام ایمان
۲۱۲	بیان اثر مجرب آنحضرت و در مقام گرفتن		خلافت صدیق اکبر باجماع حاصل شده	۲۷۷	و احسان که عبادت و تقوی و در شرف
	از ساحر با وجود قدرت	۲۴۱	بیان اصول علاج فتنه و کمال فتنه	۲۷۸	و بیان خلوص نیت نذر است یاکار
۲۱۳	خوف آنحضرت از یزید و ابر		در کلام روزی و در کلام ممنوع	۲۷۹	بیان خیال مجلس بیع و توقف بکتب بیع
۲۱۴	تاکید بر قرآن و همیشه در نو و نیت	۲۴۲	بیان روزه نهم و دهم محرم	۲۸۰	قصه ایمان بلال بن امیه
	خفت که بسبب نسیان است	۲۴۳	خیریت قرون ثلثه و ثلثه و ثلثه و ثلثه	۲۸۱	کرامت جبرئیل و کنگر
۲۱۵	فضیلت عمر فاروق رضی الله عنه		و بیان حقیقت بدعت	۲۸۲	جواز فریب جنگ

۸۳	فضیلت محمد بن ابراهیم رضی الله عنه	۱۲۹	بیان نظم و سحر و جادو و تحلیف و کتب و وفای	۱۲۹	استماع گفتگوی آیات متشابهات
۸۲	فکر خواجه	۱۳۰	داب و خوراک و پوشاک و غیره	۱۲۵	فضیلت ورود و فضیلت حضرت سید جلال عالم
۸۴	قدسه حضرت موسی و حضرت علیهما السلام	۱۳۱	منجیه بركت طعام	۱۲۷	منجیه خیر فتح ایران دوم و وقوع حوادث
۸۸	بیان قتل مغول آنحضرت صلی الله علیه و سلم	۱۳۲	ترغیب سجاد و منع بخل	۱۷۱	سکده رست که بعد موت هم نفع آن باب
۹۱	دلیل ختم نبوت	۱۳۳	بیان عدم پراش پیغمبران و دشمنش قریه فیک	۱۷۲	علاج ناشکری و غرور
۹۲	دعای حضرت زبیر بن عوف مقبول	۱۳۴	دعای محبت آنحضرت صلی الله علیه و سلم و علامت محبت	۱۷۴	منجیه خیر فتح روم و ایران
۹۵	منجیه سلام نمودن سنگ	۱۳۵	منجیه زیادتى آب	۱۷۵	نماز استخاره و دعای آن
۱۰۰	فضیلت اصحاب بدر رفیع	۱۳۶	تقدیم محبت آنحضرت بر محبت پدر و سایر	۱۷۷	استحباب قرآن بخوش الحافی خواندن
۱۰۲	تبدیل ایدی سبب تبدیل حکم	۱۳۷	دعای محبت الفار	۱۷۸	فضیلت عشره ذیحجه
۱۰۵	تاکید رنگا در شنبال برای اولاد و زیاده	۱۳۸	علم جواز قتل مسلم گریه صورت	۱۸۰	بیان کمال شجاعت آنحضرت صلی الله علیه و سلم
	پرسووم خصم خیرات نکردن و منجیه خبر آئینه	۱۳۸	بیان علم آنحضرت با وجود قدرت مقام		تیز قدم شدن اسب بطی القدم
	دادن و بچنان واقع شدن و دعا بر	۱۳۸	علم جواز سفر زن الا با حرم	۱۸۱	فکر سنت بودن تزیین و رشوه شیعه
	اصحاب مهاجرین نمودن	۱۳۸	دلیل حرمت سوگ	۱۸۱	مع نرم زراحی و زنت به خلق
۱۰۷	منجیه زیاده شدن آب	۱۳۹	بیان حقیقت غرور و جواز خوش بکا	۱۸۲	رشوه و فساد که پیغمبر زمان بسیار است
۱۰۸	منجیه خبر آئینه و تطابق آن	۱۴۲	فضیلت آوکلن مینه و کشتی آنجا	۱۸۳	و فضیلت آنجا و قرآن مبین بر معجزات
۱۰۹	بیان است حدیثی که با آنحضرت صلی الله علیه و سلم	۱۴۳	در بیان حقیقت نهی بکینه فقهائى اهل سنت		انبیای سابقین
۱۱۰	بیان فضیلت است محمد بنی از حدیثی اهل	۱۴۴	فضیلت اگرین	۱۸۴	در عذاب تارکان زکوة
۱۱۲	حاکم است سابقه در جانب ارس	۱۴۵	بیان اسما خلاف شرح	۱۸۵	در عذاب که زکوة و بیان حاجت بخیلان
۱۱۳	کیفیت تیمم و جواب از حقیقت	۱۴۷	امر گمان نیک و شستن وقت سرگ		و نصایح مسلمانان
۱۲۲	حیله دفع ربا با دخال جنس دیگر	۱۵۸	بیان حرمت آلتی بر مسلم نیکو کار	۱۸۶	فضائل وضو
۱۲۵	قصه فدک و عدم پراش پیغمبران علیه السلام	۱۵۱	سائل سگ شکار	۱۸۷	بیان تقدیر حل شبهه بیانیت عمل با تقدیر
۱۲۵	بیان نصاب سرقه که در آن قطع ید شود	۱۵۲	آداب طعام خوردن	۱۸۷	فکر بعد از وضو
۱۲۶	جواز سرودن شادی و نغمه غیب از غیر خدا	۱۵۷	سائل عتدا است امیر المسلمین	۱۸۸	نماز بخجگانه کفار و گنا مان
۱۲۶	منجیه خیر آئینه بطریق آتش مرینه	۱۵۹	حقیقت اجتماع و وجه حضرت امیر	۱۸۸	بیاری و تکلیف کفار و گنا مان است
۱۲۷	منجیه خیر آئینه	۱۶۰	بیان حال یونان کافر بعد خروج روح از بدن	۱۸۸	نقاب درخت نشاندن
۱۲۸	خبر قسطنطنیه و قیامت و ظهور حضرت	۱۶۱	سائل عت و دیمه و غیره	۱۹۰	شجاعت خلفان و حرمت کوشش مجاهد
	امام محمد و نزول حضرت علی علیه السلام و قتل ج	۱۶۲	ذکر خواب بر ایشان		نمودن با ایشان

۲۵۷	قصه حضرت اویس قرنی رحمه الله علیه	۲۸۰	زست حرمین قرین غازی کلام که در لای	۲۱۸	جواز بریت خطبه که از حضرت باقی می ماند
۲۵۸	بیان مراتب امامت		امیر باشد	۲۱۸	قصه طلب قرطاس مرد و شبیه شیه
۲۵۹	تمشیل اول اولاد و عمل یکدیگر بر عمل دیگر	۲۸۲	اسلام علیک که من منیت آدم علیه السلام	۲۲۲	ذکر گناهایان کبیره
	تخجاری نیست	۲۸۲	علاست فکله ایمانی	۲۲۲	تفصیل جوارح و علم جوارح
۲۵۹	مبادله فرشته گان اخبار نوص	۲۸۴	ویل متناع ساجی ارام نام و منندی	۲۲۲	سجده خیر آینه و کتک آب
۲۶۰	حدیث شفاعت کبری و تمام محمود		غوث الاعظم	۲۲۲	سجده ادوی قرض جابر و کلمه فذلک
۲۶۲	زست تهمت کن گان انبیا و اولیا	۲۸۴	ثواب خیرات ضایع نشود اگر چه بنا بشکست	۲۲۲	حسرت نوحه گری
۲۶۴	فصلت نماز چاشت		صرف شود	۲۲۵	کرامت لباسیکه در خشک و دل خن ازار شود
۲۶۶	ترغیب خیرات و ترهیب بد اخار	۲۸۸	بیان ابتدای آفرین عالم	۲۲۶	دعای تعذیل ارکان
۲۶۶	بیان وسعت رحمت الله	۲۹۲	قصه قبولیت تو که یکسکه خون کس تا حق بود	۲۲۶	در صورت عدم قدرت ادای نماز واجب
۲۶۷	نعت اهل بیت است محمدی خواهد بود	۲۹۵	قصه درویش ساحر که است ملن و ناله و ناله	۲۲۷	تعلیم طریق معالیه از زبان
۲۶۷	خبر دوازده عالم که بعد از حضرت صلی الله علیه و آله		آسی	۲۲۸	کفارش موجب ثواب است
	خواهند بود	۲۹۶	ویل عدم جوارح نام بر می خیزد	۲۲۹	سجده شوق التمر و دفع شبهات
۲۶۸	نمای اهل بیت بقای نعم	۲۹۷	خوار بنیاد علیهم السلام حق باشد اما گاهی	۲۳۰	سجده اخبار حوادث آینده و مطالب آن
۲۶۸	رفع امانت از روی و کلام بدیاتی		تعلیمین نام است بخانی قند و همچنین کافه اولیا	۲۳۱	جواز قیله بی شرک در آن شرک نباشد
۲۶۹	فصلت آخر شب که وقت استعجاب است	۲۹۷	حکایت ابو ترخ برایت حضرت علیه السلام	۲۳۱	ثواب نفع رسانی مسکین
۲۶۹	خیر قرین بنی امیه		قصه یازده زن	۲۳۱	ذکر کلمه و محاربت آنحضرت صلی الله علیه و آله
۲۷۰	در تخط زین ننداری را بر اهل بیت و جلال	۲۹۹	کرامت طبعی حضرت در خوردن و سوار شدن	۲۳۵	بیان ثواب قرائت قرآن و فصلت سوره
	نعم باید داشت	۲۹۹	جواز زیارت قبور بعد از مناسحت		بقرة و سوره آل عمران
۲۷۱	تعداد فرشته گان کشته شده و دفع	۳۰۰	نوازش بائی حضرت بر بابا است غولش	۳۳۷	قاعدۀ شکر گذاری و دفع حسد
۲۷۲	گوای است محمدی بر جوی نفع علیه السلام		بشراف صحبت بر سیده	۳۳۷	ذکر خواجه
۳۷۲	عجالت مرد و عاقل قبولیت است	۳۱۱	در فضیلت جهاد	۳۳۷	نسی الوالقه گفتم گفتن بر نیت
۳۷۱	بیان الزام فضا بسبب ترک خنده	۳۱۱	حدیث روایت آبی ذکر دفع و برشت و برشت	۳۳۷	فصلت اهل فکر
۳۷۱	سجده خیرا شهادت نیکو و خیر و عید و انبیا		و قد نه شخصیکه بعد از همه در برشت و برشت	۳۳۷	دعای شفای مرض
۳۷۲	بیان قبول تو که اگر چه چیدار تو شکست	۳۱۱	بیان جزا کتابانی و سوره و تار عمل	۳۳۷	سبب تاکید طرف پوشی
۳۷۲	ویل فضیلت است سحر یا برست و سوره و سوره		بر قرآن	۳۳۷	میان در خواستیار کردن
	از حدیث و تخیل	۳۱۲	شنیدن آنحضرت اشعار امیه را	۳۳۷	دعای جامع مطالب درین

۲۸۷	بیان حقیقت بالیعی سود و بیاج	۲۰۹	تسبیح فاطمه که برای دفع عاجز و مانده	۲۲۳	در نجات و کوری و ناکار و ناکار و ناکار
۲۸۸	بیان و بیان و خواب بر نشان این خواب	۲۰۹	محراب است	۲۲۴	عمل و حدیث و تفسیر و حدیث و حدیث
۲۸۸	فصلیست طاعت و الی محتاجان	۲۱۰	بیشتر است	۲۲۹	نیست
۲۸۹	بیان بیانی و غیر بعضی و بعضی که دوا می باشد	۲۱۲	اعمال گانه که مخطایا و دفع و جات نماید	۲۲۹	حسرت لباس برای یک برای زمان
۲۹۰	مجلس شنبه بعضی از طحیران که دوا می کند	۲۱۳	بیان حسرت سجده قبور	۲۳۱	حلاوت ایام و سینه سینه بیان حاجت
۲۹۰	چگونگی مرض طره را مفید خود هر بود	۲۱۵	متوهم شدن بای حضرت از کثرت قیام	۲۳۲	خدا و رسول
۲۹۰	اعتبار صبر بر ابتدای مصیبت است	۲۱۷	شکایت کردن و غیره و آخرت و آخرت	۲۳۲	علامت اتفاق و تقسیم منتهین
۲۹۰	بیان کفراست صحت	۲۱۷	بر حیوانات	۲۳۳	جواز قتل پنج جانور مودی و در حرم نیر
۲۹۱	بیان ضیافت	۲۱۹	فصلیست از کربن	۲۳۳	بیان هفت کس و قیامت و قیامت و قیامت
۲۹۱	فصلیست طهارت و تحمید تسبیح و نماز و روزه	۲۲۰	بهترین صیغه وقت صحت است و نیکو است	۲۳۵	تغییب سلام علیکم کن آنکه سلام محبت است
۲۹۱	وصدقه و صبر و قرآن	۲۲۰	در حالت نزع	۲۳۶	کسری و قتل و قتل و قتل و قتل
۲۹۲	نزدای حج و بر و بر و بر	۲۲۱	استماع طلب مغفرت برای الباطل	۲۳۶	در وقت نزل حضرت عیسی خواهد بود
۲۹۳	شمار گناه کبیره که هفده اند	۲۲۲	در جویانی عن النکرة و النکرة و النکرة	۲۳۷	فصلیست فاروق عظیم و بعضی از کثرت و کثرت
۲۹۵	مع قوت ایمان و تحریک امور و تحریک امور	۲۲۳	در موت عدم استماع و در عذاب شریک اند	۲۳۸	از وی در و شنبه شنبه
۲۹۵	فصلیست کسی که با قرآن است و ثواب کسکه	۲۲۳	مومنان با هم مثل حسنا بدن اند و شریک اند	۲۳۸	معجزه اخبار فتح و قتل و قتل
۲۹۵	زبان می شنید	۲۲۴	حقوق رهبا	۲۳۹	معجزه اخبار فتح آئینه یعنی آندهی
۲۹۶	بشارت محبت خدا و رسول	۲۲۴	دلیل سیادت حضرت از انجیل	۲۳۹	استماع سماع سخنان و کثرت و کثرت
۲۹۶	و ترکیب کعت است و سه هم آمده	۲۲۵	جواب اعتراض انصار بر جاد و اثبات نبوت	۲۴۰	اگر حضرت در باقیه فایده را از این بدر
۲۹۶	حقیقت غیبت	۲۲۵	آنحضرت از زبور	۲۴۰	و جهات و اول بر امر آنحضرت و اصل و اصل
۲۹۶	است محرمی نصف این است خواهد بود	۲۲۵	اعتقاد بآز حوائج تمت اظهار بر خدا و خدا	۲۴۱	کیفیت غسل حیض
۲۹۶	دلیل استماع مغل تعزیه داری	۲۲۶	نوافل مشروط بنشاند و اند و اند و اند	۲۴۱	بیان درجه شهادت
۲۹۶	حدیث عیسی که در فقه مشهور است	۲۲۶	بیان شفقت حضرت بر خود و خود	۲۴۱	درست اتفاق و دور و دور
۲۹۶	در شدن گناهان از نماز و نجوان	۲۲۶	یقینی الاجابة بر برای شفاعت شان	۲۴۲	حدیث تیم و در بیان و کثرت و کثرت
۲۹۶	حدیث فوایدین و بیان سهو حضرت در نماز	۲۲۶	ساخت صلی الله علیه و سلم	۲۴۲	جواز ارتکاب یزی و وزن قلب
۲۹۶	بیان ثم صبر بار سبحان الله و الفتن	۲۲۶	در مشورت عیسی بل و حامله بیان کردن	۲۴۲	معجزه فتح عرب فارس و فارس
۲۹۶	جائز است	۲۲۶	جائز است	۲۴۲	و فوج و موت و کثرت و کثرت

صحیحاً مرتبہ تحفۃ الاخبار ترجمہ مشارق الانوار									
صحیح	غلط	۳	۴	صحیح	غلط	۳	۴	صحیح	غلط
۱	۱۷	۸۳	۲۵	۱	۱۷	۸۳	۲۵	۱	۱۷
۲	۱۸	۵۵	۲۰	۲	۱۸	۵۵	۲۰	۲	۱۸
۳	۱۹	۸۵	۲۷	۳	۱۹	۸۵	۲۷	۳	۱۹
۴	۲۰	۹۲	۲۳	۴	۲۰	۹۲	۲۳	۴	۲۰
۵	۲۱	۹۳	۲۴	۵	۲۱	۹۳	۲۴	۵	۲۱
۶	۲۲	۹۴	۱۵	۶	۲۲	۹۴	۱۵	۶	۲۲
۷	۲۳	۹۵	۱۶	۷	۲۳	۹۵	۱۶	۷	۲۳
۸	۲۴	۹۶	۱۷	۸	۲۴	۹۶	۱۷	۸	۲۴
۹	۲۵	۹۷	۱۸	۹	۲۵	۹۷	۱۸	۹	۲۵
۱۰	۲۶	۹۸	۱۹	۱۰	۲۶	۹۸	۱۹	۱۰	۲۶
۱۱	۲۷	۹۹	۲۰	۱۱	۲۷	۹۹	۲۰	۱۱	۲۷
۱۲	۲۸	۱۰۰	۲۱	۱۲	۲۸	۱۰۰	۲۱	۱۲	۲۸
۱۳	۲۹	۱۰۱	۲۲	۱۳	۲۹	۱۰۱	۲۲	۱۳	۲۹
۱۴	۳۰	۱۰۲	۲۳	۱۴	۳۰	۱۰۲	۲۳	۱۴	۳۰
۱۵	۳۱	۱۰۳	۲۴	۱۵	۳۱	۱۰۳	۲۴	۱۵	۳۱
۱۶	۳۲	۱۰۴	۲۵	۱۶	۳۲	۱۰۴	۲۵	۱۶	۳۲
۱۷	۳۳	۱۰۵	۲۶	۱۷	۳۳	۱۰۵	۲۶	۱۷	۳۳
۱۸	۳۴	۱۰۶	۲۷	۱۸	۳۴	۱۰۶	۲۷	۱۸	۳۴
۱۹	۳۵	۱۰۷	۲۸	۱۹	۳۵	۱۰۷	۲۸	۱۹	۳۵
۲۰	۳۶	۱۰۸	۲۹	۲۰	۳۶	۱۰۸	۲۹	۲۰	۳۶
۲۱	۳۷	۱۰۹	۳۰	۲۱	۳۷	۱۰۹	۳۰	۲۱	۳۷
۲۲	۳۸	۱۱۰	۳۱	۲۲	۳۸	۱۱۰	۳۱	۲۲	۳۸
۲۳	۳۹	۱۱۱	۳۲	۲۳	۳۹	۱۱۱	۳۲	۲۳	۳۹
۲۴	۴۰	۱۱۲	۳۳	۲۴	۴۰	۱۱۲	۳۳	۲۴	۴۰
۲۵	۴۱	۱۱۳	۳۴	۲۵	۴۱	۱۱۳	۳۴	۲۵	۴۱
۲۶	۴۲	۱۱۴	۳۵	۲۶	۴۲	۱۱۴	۳۵	۲۶	۴۲
۲۷	۴۳	۱۱۵	۳۶	۲۷	۴۳	۱۱۵	۳۶	۲۷	۴۳
۲۸	۴۴	۱۱۶	۳۷	۲۸	۴۴	۱۱۶	۳۷	۲۸	۴۴
۲۹	۴۵	۱۱۷	۳۸	۲۹	۴۵	۱۱۷	۳۸	۲۹	۴۵
۳۰	۴۶	۱۱۸	۳۹	۳۰	۴۶	۱۱۸	۳۹	۳۰	۴۶
۳۱	۴۷	۱۱۹	۴۰	۳۱	۴۷	۱۱۹	۴۰	۳۱	۴۷
۳۲	۴۸	۱۲۰	۴۱	۳۲	۴۸	۱۲۰	۴۱	۳۲	۴۸
۳۳	۴۹	۱۲۱	۴۲	۳۳	۴۹	۱۲۱	۴۲	۳۳	۴۹
۳۴	۵۰	۱۲۲	۴۳	۳۴	۵۰	۱۲۲	۴۳	۳۴	۵۰
۳۵	۵۱	۱۲۳	۴۴	۳۵	۵۱	۱۲۳	۴۴	۳۵	۵۱
۳۶	۵۲	۱۲۴	۴۵	۳۶	۵۲	۱۲۴	۴۵	۳۶	۵۲
۳۷	۵۳	۱۲۵	۴۶	۳۷	۵۳	۱۲۵	۴۶	۳۷	۵۳
۳۸	۵۴	۱۲۶	۴۷	۳۸	۵۴	۱۲۶	۴۷	۳۸	۵۴
۳۹	۵۵	۱۲۷	۴۸	۳۹	۵۵	۱۲۷	۴۸	۳۹	۵۵
۴۰	۵۶	۱۲۸	۴۹	۴۰	۵۶	۱۲۸	۴۹	۴۰	۵۶
۴۱	۵۷	۱۲۹	۵۰	۴۱	۵۷	۱۲۹	۵۰	۴۱	۵۷
۴۲	۵۸	۱۳۰	۵۱	۴۲	۵۸	۱۳۰	۵۱	۴۲	۵۸
۴۳	۵۹	۱۳۱	۵۲	۴۳	۵۹	۱۳۱	۵۲	۴۳	۵۹
۴۴	۶۰	۱۳۲	۵۳	۴۴	۶۰	۱۳۲	۵۳	۴۴	۶۰
۴۵	۶۱	۱۳۳	۵۴	۴۵	۶۱	۱۳۳	۵۴	۴۵	۶۱
۴۶	۶۲	۱۳۴	۵۵	۴۶	۶۲	۱۳۴	۵۵	۴۶	۶۲
۴۷	۶۳	۱۳۵	۵۶	۴۷	۶۳	۱۳۵	۵۶	۴۷	۶۳
۴۸	۶۴	۱۳۶	۵۷	۴۸	۶۴	۱۳۶	۵۷	۴۸	۶۴
۴۹	۶۵	۱۳۷	۵۸	۴۹	۶۵	۱۳۷	۵۸	۴۹	۶۵
۵۰	۶۶	۱۳۸	۵۹	۵۰	۶۶	۱۳۸	۵۹	۵۰	۶۶

۲۴۲	تعلیم و عبادت کلمات توحید	۲۴۳	تذکره انفقہ اہل خیال الخرج جہاد	۲۹۵	دعای وقت سفر
۲۴۹	ترغیب زہد و فاضل		و توفیق صدقہ افضل است	۲۹۶	دعای وقت حج از سفر
۲۵۰	باید کہ متصل امام و صف اہل علم باشد	۲۴۳	رج گنہامی و خاکساری	۲۹۶	دعای حضرت کہ رزق اہل بیت نبوی
۲۵۱	امارت صدیق و حیات اخیر صلی علیہ السلام	۲۴۵	از ملکیت پیرین خوان ابیخوف		بقدر بقای حیات باشد
۲۵۲	فضیلت علی مرتضی رضی اللہ عنہ	۲۴۵	فضائل دعای سید الاستغفار	۲۹۷	دعای وقت خواب
۲۵۳	در قیامت میآید از ان ہم انصاف خواهد شد	۲۴۶	فضیلت شلوکہ چاکہ از اسلوہ اوایلین	۲۹۷	دعای بعد فراغ از طعام و عورت
	چہ جای آدمیان	۲۴۶	فضیلت جہا سبب پیچ در پیچ است	۲۹۸	معجزہ بارش ابر بر دعا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
۲۵۳	قد تمیز شدن عوام این امر بدو بست	۲۴۷	فضیلت جماعت	۲۹۹	دعای جہاد کہ جامع معنوی مطالب است
۲۵۴	شیوع احوال عمرہ	۲۴۸	منازع قسطنطنیہ کوٹ و خود ہند یعنی اگر	۵۰۰	او کہیہ آنحضرت در روز نماز معصوم یعنی بعد
۲۵۴	شیوع خانہ جنگی و خرمیزی بلا سبب	۲۵۰	قصہ قبائل و ماجراج		توجیہ در کتب و تجرید و بعد تشہد
۲۵۵	با کید و جہد و عید شدید تر از آن	۲۵۰	مکمل اور اندازہ کر لیا اوقات نماز کا جبکہ در	۵۰۱	دعای وقت خواب
۲۵۷	حرمت اکل درندگان		برابر ریاست اہل اکہ منی یا ایک شہر یا آباد	۵۰۳	دعای وقت دریدن ہوا ی سخت
۲۵۸	محبت اور رسول عمدہ وسیلہ نجات	۲۵۳	در فساد زمانہ مصالح نفس خویش مشغول	۵۰۴	دعای وقت دخول بیت الخلا
۲۵۹	منور کی زیادہ تاج و تہمت و چون جس		باید از قبل قبول عوام سکوت باید رزید	۵۰۵	دعا بعد تشہد و ورود
	و کبر شد سو و نماد	۲۵۶	علم غیب مخصوص است و شبہا عوام	۵۰۸	دعای وقت تہجد
۲۵۹	ذکر محبت آنحضرت کہ باعث شدہ صدقہ و ثروت	۲۵۸	نامہ حضرت بسوی ہر قل پادشاہ روم	۵۱۱	ذکر مبارک و فضیلت اہل بیت و شہر شریفہ
۲۶۰	بیان خندان مجتہدین برین کہ ترک مملو		و ذکر قصہ آن مفسلا	۵۱۱	دعای شام و صبح
	کفرست یا نہ	۲۶۱	خط ابیہشم و دنیا تون و شہرستان خود	۵۱۲	دعای کرب و شدت
۲۶۱	بیا و سو و انکہ سو را بدو استن انقاضا ایما	۲۶۸	بیان قیاسی عت مقبولہ و در جمیعہ	۵۱۲	ذکر بعد نماز
۲۶۲	حقوق اسلام	۲۶۸	ذکر وسعت حرمت لطمی برندگان	۵۱۳	وظیفہ بعد نماز
۲۶۳	دعای غیبت مقبولست	۲۹۵	دعا بعد از فراغ طعام		

تست

صحیح	غلط	صحیح	غلط	صحیح	غلط	صحیح	غلط
۱۰۰	۵	الناس	الناس	۱۰۰	۵	الناس	الناس
۳۶۱	۱۱	شروع کرونگا	شروع کرونگا	۳۶۱	۱۱	شروع کرونگا	شروع کرونگا
۳۶۲	۱۲	اللہ عز	اللہ عز	۳۶۲	۱۲	اللہ عز	اللہ عز
۳۶۳	۱۳	او	او	۳۶۳	۱۳	او	او
۳۶۴	۲۰	نفسی	نفسی	۳۶۴	۲۰	نفسی	نفسی
۳۶۵	۱۸	نفسی	نفسی	۳۶۵	۱۸	نفسی	نفسی
۳۶۶	۲۰	بعضہ	بعضہ	۳۶۶	۲۰	بعضہ	بعضہ
۳۶۷	۲۱	بعدی	بعدی	۳۶۷	۲۱	بعدی	بعدی
۳۶۸	۲۱	جوان	جوان	۳۶۸	۲۱	جوان	جوان
۳۶۹	۱۶	ناس	ناس	۳۶۹	۱۶	ناس	ناس
۳۷۰	۱۳	مقبول	مقبول	۳۷۰	۱۳	مقبول	مقبول
۳۷۱	۹	توبہ کرنا	توبہ کرنا	۳۷۱	۹	توبہ کرنا	توبہ کرنا
۳۷۲	۱۴	لیعذبہ	لیعذبہ	۳۷۲	۱۴	لیعذبہ	لیعذبہ
۳۷۳	۹	عذابا	عذابا	۳۷۳	۹	عذابا	عذابا
۳۷۴	۱	الدابة	الدابة	۳۷۴	۱	الدابة	الدابة
۳۷۵	۱۳	روایت	روایت	۳۷۵	۱۳	روایت	روایت
۳۷۶	۲۰	حذیفہ	حذیفہ	۳۷۶	۲۰	حذیفہ	حذیفہ

صحیحنامہ حاشیہ

صحیح	غلط	صحیح	غلط	صحیح	غلط	صحیح	غلط
۳۷۷	۲	عزور	عزور	۳۷۷	۲	عزور	عزور
۳۷۸	۱	حقیقت	حقیقت	۳۷۸	۱	حقیقت	حقیقت
۳۷۹	۲	نفس	نفس	۳۷۹	۲	نفس	نفس
۳۸۰	۱	نہمت	نہمت	۳۸۰	۱	نہمت	نہمت
۳۸۱	۱	فرضیت	فرضیت	۳۸۱	۱	فرضیت	فرضیت
۳۸۲	۱	بہا	بہا	۳۸۲	۱	بہا	بہا
۳۸۳	۱	فصیلت	فصیلت	۳۸۳	۱	فصیلت	فصیلت
۳۸۴	۱	فودرم	فودرم	۳۸۴	۱	فودرم	فودرم

۲۸	او	اور	۱۹۸	۷	یعنی	یعنی	۲۷۲	۱۲	النفس	النفس	صحیح
۹	دو زخ مین	دو زخ مین	۱۹۸	۱۴	بھی	بھی	۲۸۳	۱۱	مین	مین	صحیح
۱۶	سے	سے	۱۹۸	۲۲	خدا	خدا	۲۸۷	۷	فرمایا	فرمایا	صحیح
۱۸	اود تارخ	اور تارخ	۱۹۹	۱۷	مدینے	مدینے	۲۸۵	۱۲	روایت	روایت	صحیح
۲۴	اوتارے	اوتارے	۲۰۱	۲۷	بھوٹا	بھوٹا	۲۹۱	۷	نماز نہ پڑھی	نماز نہ پڑھی	صحیح
۱۵	تھو	تھو	۲۰۷	۲۷	چیز	چیز	۲۹۶	۲۰	واجب	واجب	صحیح
۱۹	ساتھ	ساتھ	۲۰۵	۲۳	الخطاب	الخطاب	۲۹۶	۲۷	فتح	فتح	صحیح
۲۲	رزق	رزق	۲۱۶	۱۰	موسنی	موسنی	۳۰۱	۱۸	-	-	صحیح
۹	چوٹی	چوٹی	۲۱۶	۵۰	نہیں	نہیں	۳۰۵	۱۲	القراطی	القراطی	صحیح
۳	منہما	منہما	۲۲۰	۵۰	تو	تو	۳۱۷	۸	اصحاب	اصحاب	صحیح
۱۴	او	اور	۲۲۷	۱۳	بدعا	بدعا	۳۲۰	۵	مواخذہ	مواخذہ	صحیح
۲۱	برتر	بدتر	۲۲۷	۲۷	اور دوسری	اور دوسری	۳۲۲	۲۲	او کما	او کما	صحیح
۱۲	وجوہا	وجوہا	۲۲۸	۱۲	عبد	عبد	۳۲۲	۲۳	مثل	مثل	صحیح
۷	انباب	ازاب	۲۳۵	۴	ابن عمر	ابن عمر	۳۲۳	۱۶	کمثل	کمثل	صحیح
۲۱	بات	بات	۲۳۵	۸	آب	آب	۳۲۳	۱۷	بھی کر	بھی کر	صحیح
۳	نمکو	نمکو	۲۳۵	۲۰	کیا	کیا	۳۲۳	۱۸	اور سمین	اور سمین	صحیح
۱۸	غذاب	غذاب	۲۴۰	۲۰	پھر آیا	پھر آیا	۳۲۷	۲۷	البیع	البیع	صحیح
۲	گھر	گھر	۲۴۷	۵	ایمان لے	ایمان لے	۳۳۳	۷	بن حکم	بن حکم	صحیح
۹	او	اور	۲۴۷	۳	بات	بات	۳۳۷	۱۲	جیر	جیر	صحیح
۲۵	سے	سے	۲۵۷	۲۵	اسمین	اسمین	۳۳۷	۱۷	عصم	عصم	صحیح
۲۱	بن حکم	بن حکم	۲۵۵	۱۲	زیل	زیل	۳۳۷	۸	کسی	کسی	صحیح
۱۸	نہیں کرتا	نہیں کرتا	۲۵۵	۲۱	بعد اللہ	بعد اللہ	۳۳۷	۱۶	او بہتر	او بہتر	صحیح
۲	یغرس	یغرس	۲۵۹	۱۲	اور اس	اور اس	۳۳۹	۲	حلبہ	حلبہ	صحیح
۲	مکتوب	مکتوب	۲۶۱	۱۹	نسائجا	نسائجا	۳۳۹	۶	بھرم	بھرم	صحیح
۱۸	تقوب	بالقوب	۲۶۱	۲۷	ہونا	ہونا	۳۳۹	۹	ذہب	ذہب	صحیح
۱۸	پچھ	پچھ	۲۶۸	۵	شراب	شراب	۳۳۹	۱۷	نہیں	نہیں	صحیح